عمران سیریز
ایکسٹو کا راز
Pakistanipoint
Waqar
Azeem
ظہیر احمد

محترم قارئین!
السلام علیکم:۔

میرا نیا ناول ''ایکسٹو کا راز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی طرز کا انوکھا اور انتہائی حیرت انگیز ناول ہے جس میں تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح اس قدر عروج پر ہے کہ مجھے یقین ہے کہ جب تک آپ پورے ناول کا مطالعہ نہیں کر لیں گے اس وقت تک آپ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

میرا یہ نیا ناول ان قارئین کے لئے ہے جو میرے ناولوں کو ہاتھ تک لگانا پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ایک بار اس ناول کو پڑھیں اور پھر اس بات کا فیصلہ کریں کہ کیا پاکستان میں لکھنے والوں بلکہ اچھا لکھنے والوں کی کوئی کمی ہے البتہ کچھ لکھنے والوں کو اپنی اہمیت منوانے کے لئے انتھک محنت کرنی پڑتی ہے اور اس میں وقت بھی کافی لگتا ہے اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ میری محنت آپ کے سامنے ہے اور اب بچوں کی کہانیوں کے بعد عمران سیریز بھی لکھتے ہوئے مجھے کافی وقت ہو چکا ہے۔ اب ناولوں کی کردار نگاری اور سچوئشنز کنٹرول کرنے میں مجھے مہارت کا درجہ حاصل ہو چکا ہے اور میں اس نہج پر پہنچ چکا ہوں کہ میں قارئین کو اس بات کا یقین دلا سکوں کہ ایک بار میرا لکھا ہوا ناول ضرور پڑھیں اور پھر اس کے بعد فیصلہ آپ کا ہی ہو گا کہ میں نے جو کہا

ہے وہ درست ہے یا غلط اور میرا خیال ہے کہ اکثریت کی رائے میرے ہی حق میں ہو گی کہ میں بھی جاسوسی دنیا کا ایک مصنف ہوں جسے عمران سیریز لکھنے میں مہارت حاصل ہو گئی ہے اور میں اپنے تمام پڑھنے والے کے دلوں میں اپنے لئے خصوصی جگہ بنانے پر بھی کامیاب ہو چکا ہوں۔ اگر یقین نہیں تو میرا یہ ناول۔ ''ایکسٹو کا راز'' پڑھ لیں اور پھر فیصلہ کر لیں کہ میرا کہا درست ہے یا نہیں۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

رات کا وقت تھا۔ ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ شہر کا یہ حصہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے پہلے ہی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اوپر سے آسمان پر چھائے ہوئے سیاہ بادلوں نے تاریکی میں اس قدر اضافہ کر دیا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی ہی نہیں دیتا تھا۔

بادلوں میں بجلی کی لہریں چمکتیں تو ایک لمحے کے لئے ماحول منور ہو جاتا اس کے بعد پھر سے تاریکی پھیل جاتی۔ مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر اس وقت ٹریفک نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے پھوار سی برسی تھی جس سے مضافات کی طرف جانے والی سڑک بھیگ گئی تھی اور بھیگنے کی وجہ سے سڑک بھی سیاہ ہو کر رات کی تاریکی کا حصہ بن گئی تھی۔ اس سیاہ سڑک پر سیاہ رنگ کی ایک کار سبک رفتار سے مضافات کی جانب دوڑی جا رہی تھی۔ کار کی ہیڈ لائٹس آن تھیں جس سے سڑک کے ایک مخصوص حصے پر روشنی کے ہالے سے بنتے دکھائی

دے رہے تھے۔ مضافات کی طرف جانے والی اس سڑک کے کئی موڑ تھے۔ ہر دس منٹ کے بعد سڑک سانپ کی طرح کبھی دائیں طرف مڑ جاتی تھی اور کبھی بائیں جانب۔

کار میں ڈرائیور سمیت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک سائیڈ سیٹ پر تھا اور باقی دو پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں نے لباسوں کے اوپر سیاہ رنگ کے ہی اوور کوٹ پہن رکھے تھے جن کے ساتھ ٹوپیاں منسلک تھی اور یہ ٹوپیاں ان کے سروں سے آگے تک پھیلی ہوئی تھیں جن سے ان کے چہرے چھپ گئے تھے۔ تاریکی ہونے کے باوجود ان چاروں نے آنکھوں پر سیاہ رنگ کے ہی چشمے لگا رکھے تھے۔

وہ چاروں خاموش تھے اور ڈرائیور انتہائی مہارت سے اس خطرناک سڑک پر کار دوڑا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص ادھیڑ عمر تھا جبکہ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد نوجوان تھے۔ وہ دونوں آپس میں بھی بات چیت نہیں کر رہے تھے لیکن ان دونوں کے چہروں پر بے چینی اور فکر مندی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بار بار تاریکی میں کار کے بند شیشوں سے باہر کی طرف دیکھتے تھے اور پھر اپنی ریسٹ واچز کو دیکھنا شروع کر دیتے تھے جیسے انہیں کہیں پہنچنے کی جلدی ہو۔

''ہم کب تک قبرستان پہنچ جائیں گے''...... پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے رہا نہ گیا تو اس نے خاموشی کا بندھن توڑتے

ہوئے ڈرائیور کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بس دس منٹ کا فاصلہ اور ہے۔ اس کے بعد ہم قبرستان میں ہوں گے''...... ادھیڑ عمر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے باس کہ وہ ہمیں اسی قبرستان میں ملے گی''...... دوسرے نوجوان نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے مجھے خود فون کیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ وہ ہمارا قبرستان میں ہی انتظار کرے گی''...... باس نے جواب دیا۔

''لیکن اس نے ہم سے ملنے کے لئے قبرستان ہی کیوں منتخب کیا ہے اور وہ بھی شہر سے دور ایک ویران اور بے آباد علاقے میں''...... پہلے نوجوان نے کہا۔

''وہ احتیاط پسند ہے جیمز اور جن کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہو انہیں تو اپنے سائے سے بھی محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ انسانی آبادی سے دور اس ویران علاقے میں موجود ہے تاکہ کسی کو اس کے بارے میں پتہ نہ چل سکے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے''...... ادھیڑ عمر باس نے کہا۔ جس کا نام ڈی سلوا تھا اور وہ ایکریمین سفارت خانے کا سیکورٹی چیف تھا۔

''یس باس۔ اس نے آپ کو خود فون کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے اور اسے بلیو ڈائمنڈ مل گیا ہے جسے وہ آپ کے حوالے کرنے کے لئے آئی ہے''...... دوسرے

نوجوان نے کہا۔

''ہاں۔ وہ وعدے کی پکی ہے اور ایک بار جو ڈیل کر لیتی ہے اسے ہر صورت میں پورا کرتی ہے۔ مجھے اس کی یہی خوبی تو پسند ہے کہ اس کے پیچھے موت بھی لگی ہو تو وہ اس سے بھی نہیں گھبراتی اور ہر حال میں اپنی ڈیل پوری کر کے ہی دم لیتی ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''لیس باس لیکن اس کے بارے میں آج تک یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ وہ ہے کون اور اس کا تعلق کس گروپ یا کس سینڈیکیٹ سے ہے''...... دوسرے نوجوان نے کہا۔

''وہ اپنی ذات میں خود ایک سینڈیکیٹ ہے مسٹر مورس ۔ وہ انتہائی ذہین، تیز اور نہایت چاک و چوبند ہے۔ اپنا کام وہ خود کرتی ہے۔ اپنی معاونت کے لئے اس نے آج تک کسی کو بھی اپنے ساتھ نہیں ملایا ہے اور نہ وہ یہ بات پسند کرتی ہے کہ اس کے کام میں کوئی اس کا ہاتھ بٹائے یا اس کی معاونت کرے''...... ڈی سلوا نے دوسرے نوجوان کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہر بار اس کا کوڈ نام ہی سامنے آتا ہے۔ اور اس کا کوڈ نام بھی اس کی طرح عجیب وغریب اور پراسرار سا ہے''...... جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ وہ خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہے''...... مورس نے کہا۔

''کہیں سچ مچ اس کا تعلق بھوتوں کی دنیا سے تو نہیں ہے۔ وہ

چھلاوے کی طرح آتی ہے اور چھلاوے کی طرح ہی غائب ہو جاتی ہے۔ ہم نے بھی کتنی بار اسے پکڑنے، اس کا تعاقب کرنے اور اس کے ٹھکانے تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن آج تک ہم اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکے ہیں''...... جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ وہ واقعی گھوسٹ ہی ہے اور کسی گھوسٹ کو پکڑنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہوتا ہے اور پھر یہ گھوسٹ تو لیڈی بھی ہے''۔ ڈی سلوا نے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔ اسی لمحے ڈرائیور نے سائیڈ میں ایک چھوٹی اور کچی سڑک پر کار موڑی۔ یہ سڑک دور تک بل کھاتی ہوئی جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس سڑک کے دائیں بائیں سرکنڈے اُگے ہوئے تھے۔ ان سرکنڈوں کی لمبائی کافی زیادہ تھی۔ کچی سڑک آمد و رفت کے لئے سرکنڈوں کو کاٹ کر ہی بنائی گئی تھی۔

سڑک چونکہ کچی اور ناہموار تھی اس لئے کار نے بری طرح سے اچھلنا اور ڈگمگانا شروع کر دیا تھا لیکن وہ سب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''اب خاموش بیٹھنا۔ ہم قبرستان پہنچنے ہی والے ہیں''۔ ڈی سلوا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کار ٹیڑھے میڑھے راستے سے گزرتی ہوئی ایک کھلے میدان میں داخل ہوئی اور ایک بڑے ٹیلے کے گرد گھومتی ہوئی ایک اور میدان میں پہنچ گئی جہاں ہر طرف قبریں پھیلی ہوئی تھیں۔ قبروں کے کتبے رات کی

تاریکی میں بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑے دکھائی دے رہے
تھے۔ وہاں ہر طرف گہری اور پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی۔
قبرستان قریب آتے ہی ڈرائیور نے کار سائیڈ میں روک لی۔ اسی
لمحے آسمان پر بادل گرجا اور پھر یوں بجلی کڑکی جیسے آسمان پر ایک
ساتھ ہزاروں میزائل پھٹ پڑے ہوں۔ بادلوں کی گرج اور بجلی کی
کڑک نے ماحول کو اور زیادہ بھیانک بنا دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ
وہ کار کے دروازے کھول کر کار سے باہر نکلتے اسی لمحے اچانک تیز
اور موسلا دھار بارش ہونا شروع ہو گئی۔

''بارش شروع ہو گئی ہے۔ اب ہم قبرستان کے اندر کیسے جائیں
گے''...... جیمز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہمارے پاس چھتریاں ہیں۔ انہیں نکالو اور نکلو باہر۔ ہمارے
پاس پانچ منٹ ہیں۔ اگر ہم اس کی بتائی ہوئی جگہ پر بروقت نہ
پہنچے تو وہ واپس چلی جائے گی اور ہم بلیو ڈائمنڈ سے محروم ہو جائیں
گے جس کے لئے میں نے لیڈی گھوسٹ کو لاکھوں ڈالرز دے
رکھے ہیں''...... ڈی سلوا نے کہا اور اس نے قدموں کے پاس رکھی
ہوئی چھتری اٹھائی اور کار کا دروازہ کھول کر اس نے پہلے چھتری
باہر نکال کر کھولی اور پھر وہ کار سے نکل کر چھتری کے نیچے آ گیا۔
اس کے پیچھے جیمز اور مورس نے بھی اپنی سائیڈوں کے دروازے
کھولے اور چھتریاں تان کر کار سے نکل آئے۔ ڈی سلوا نے اپنے
پیروں میں رکھا ہوا ایک بریف کیس بھی اٹھا لیا تھا۔ جو کافی بھاری

معلوم ہو رہا تھا۔

''تم یہیں رکنا۔ ہم جلد ہی واپس آ جائیں گے''...... ڈی سلوا
نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ ڈی سلوا نے جیب سے ایک طاقتور ٹارچ نکالی اور اسے روشن
کر کے قبرستان کی طرف کر کے دیکھنے لگا۔

''کیا وہ ہم سے ملنے یہاں آئے گی''...... مورس نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہمیں قبرستان کے اندر جانا ہے۔ قبرستان کے سنٹر میں
سنگ مرمر کا بنا ہوا ایک مزار ہے۔ لیڈی گھوسٹ ہمیں اسی مزار کے
احاطے میں ملے گی''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''لیکن تیز بارش کی وجہ سے قبرستان کی نرم مٹی کیچڑ میں بدل
جائے گی۔ ہم اس کیچڑ سے گزریں گے کیسے''...... جیمز نے پریشانی
کے عالم میں کہا۔

''کچھ نہیں ہوتا۔ چلو تم''...... ڈی سلوا نے ناگواری سے کہا اور
پھر وہ ٹارچ کی روشنی میں راستہ دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ جیمز اور
مورس بھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔ تیز بارش کی وجہ سے واقعی
قبرستان کی مٹی کیچڑ بنتی جا رہی تھی۔ شروع شروع میں تو انہیں چلنے
میں کوئی دشواری نہیں ہوئی لیکن وہ جوں جوں قبروں کے درمیان
بنے ہوئے راستوں سے آگے بڑھتے گئے ان کے پیر کیچڑ میں
دھنستے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کیچڑ سے بھری
ہوئی کسی دلدل میں چل رہے ہوں۔ ہر طرف سے تیز اور ناگوار سی

بو آ رہی تھی جو پرانی اور کھلی ہوئی قبروں سے آ رہی تھی۔ بارش رکنے کی بجائے تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی اور بار بار بادلوں کے گرجنے اور بجلی کی کڑکنے کی آوازوں سے ان کے دل بری طرح سے دہل جاتے تھے۔ چونکہ تاریکی زیادہ تھی اس لئے ڈی سلوا کے ساتھ ساتھ جیمز اور مورس نے بھی جیبوں سے ٹارچیں نکال کر آن کر لی تھیں اور وہ راستے پر نظر رکھتے ہوئے دائیں بائیں قبروں پر بھی روشنی ڈال رہے تھے جیسے انہیں ڈر ہو کہ کہیں کسی قبر سے سچ مچ کوئی بھوت ہی نکل کر ان کے سامنے نہ آ جائے۔

بادلوں کی گھن گرج اور بجلی کی کڑک کے ساتھ چونکہ تیز موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اس لئے آوارہ کتوں کی بھی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی وہ بھی شاید بارش سے بچنے کے لئے قبروں کے کتبوں کے پیچھے جا چھپے تھے۔

''ہمیں سامنے بنے ہوئے سنگ مرمر کے مزار کے چبوترے کی طرف جانا ہے''...... ڈی سلوا نے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹے سے احاطے میں سنگ مرمر کے بنے ہوئے ایک چبوترے کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے کہا تو مورس اور جیمز بھی اس چبوترے پر روشنی ڈالنے لگے۔

''لیکن وہاں تو کوئی دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ یہیں کہیں موجود ہو گی۔ ہم چبوترے پر جائیں گے تو وہ

خود ہی ہمارے سامنے آ جائے گی''...... ڈی سلوا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ قبروں کے درمیان بنے ہوئے اونچے نیچے راستوں سے گزر کر وہ مزار کے احاطے میں پہنچ گئے اور پھر وہ سائیڈ میں موجود سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سنگ مرمر کے بنے ہوئے چبوترے پر پہنچ گئے اور ٹارچوں کی روشنی سے چاروں طرف دیکھنے لگے۔

''کہاں رہ گئی لیڈی گھوسٹ۔ اسے تو ہم سے پہلے یہاں ہونا چاہئے تھا''...... جیمز نے ٹارچ کی روشنی ارد گرد موجود قبروں پر ڈالتے ہوئے کہا۔

''آ جائے گی۔ اس کے آنے میں ایک منٹ باقی ہے۔ وہ اصول پسند ہونے کے ساتھ ساتھ وقت کی بھی پابند ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''اگر کسی نے ہمیں یہاں اس حالت میں دیکھ لیا تو ہم انہیں کیا جواب دیں گے''...... مورس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس ماحول میں اور اس طوفانی بارش میں یہاں اس وقت کون آ سکتا ہے نانسنس۔ جو ہمیں دیکھ بھی لے گا اور پہچان بھی لے گا کہ ہم کون ہیں''...... ڈی سلوا نے غرا کر کہا۔

''یہاں چور اور لیٹروں کے بھی ٹھکانے ہوتے ہیں باس۔ اگر چوروں کا کوئی گروہ یہاں ہوا اور وہ اچانک قبروں کے پیچھے سے نکل کر یہاں آ گیا تو ہم کیا کریں گے''...... مورس نے کہا۔

''چور اور لٹیرے یہاں نہیں ہوتے۔ البتہ قبروں کے مردوں کی بات کرو جن سے تم ڈر رہے ہو اور تمہیں ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے ابھی قبروں کے کتبے کھلیں گے اور ان سے مردے نکل کر تم پر جھپٹ پڑیں گے''...... جیمز نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں مُردوں سے نہیں ڈرتا''۔ مورس نے کہا۔

''مُردوں سے نہیں تو پھر چوروں اور لٹیروں سے کیوں ڈرتے ہو نانسنس''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مُردوں کے پاس اسلحہ نہیں ہوتا جبکہ چور لٹیرے مسلح ہوتے ہیں''...... مورس نے دھیمے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے اچانک انہیں عقب سے کھٹکے کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ تینوں چونک کر پلٹے اور ساتھ ہی ٹارچوں کے رخ اس طرف کر دیئے جس طرف سے انہیں کھٹکے کی آواز سنائی دی تھی اور پھر وہ ایک لمبے قد کی لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑے۔ لڑکی چبوترے کے دوسرے کنارے پر کھڑی تھی۔ اس نے چمڑے کا سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا جس سے اس کا سر بھی ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر چمڑے کا ہی بنا ہوا نقاب تھا۔ اس نقاب کے پیچھے سے اس کی آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ چمڑے کی ٹوپی پر باقاعدہ دو سینگ بھی نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو اس انداز میں دائیں بائیں نکلے ہوئے

تھے جیسے اصلی سینگ ہوں۔ لڑکی ٹانگیں پھیلائے اور دونوں ہاتھ پہلوؤں پر رکھے فلمی ایکشن کے انداز میں کھڑی تھی۔ اس کے پیروں میں جوتیاں بھی اونچی ایڑیوں والی تھیں اور اس کے دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر لگے ہوئے تھے جن میں بھاری دستوں والے ریوالور جھانک رہے تھے۔ یہی نہیں اس لڑکی کی دونوں پنڈلیوں میں دو بڑے بڑے شکاری خنجر بھی اڑسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اندھیرے میں اس کا وجود چھپا ہوا تھا اور ٹارچوں کی روشنی میں وہ واقعی کسی گھوسٹ سے کم دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''لیڈی گھوسٹ''...... ڈی سلوا نے لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس۔ آئی ایم لیڈی گھوسٹ''...... لڑکی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ڈی سلوا ہوں۔ ایکریمین سفارت خانے کا چیف سیکورٹی آفیسر''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''تم کیوں آئے ہو۔ میرے پاس تو ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری نے آنے کا وعدہ کیا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیڈی گھوسٹ اور پھر ان کے سارے کام میں ہی کرتا ہوں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھیج دیا ہے۔ ویسے بھی ہم دونوں میں پہلے بھی کئی ڈیلز ہو چکی ہیں۔ تم

مجھے اور میں تمہیں بخوبی جانتا ہوں''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ۔ مال کہاں ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''میرے پاس ہے لیڈی گھوسٹ۔ میں ساتھ ہی لایا ہوں''۔ ڈی سلوا نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس لیڈی گھوسٹ کی طرف بڑھا دیا۔ بریف کیس کافی بھاری معلوم ہو رہا تھا۔ لیڈی گھوسٹ آگے بڑھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈی سلوا سے بریف کیس لے لیا اور ہاتھ سے اس کا وزن کرنے لگی۔

''پورے دو لاکھ ڈالرز ہیں لیڈی گھوسٹ''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''اوکے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور بریف کیس لے کر واپس جانے کے لئے مڑی۔

''ارے ارے۔ کہاں جا رہی ہو لیڈی گھوسٹ۔ تم نے معاوضہ تو لے لیا ہے لیکن بلیو ڈائمنڈ''...... اسے مڑتے دیکھ کر ڈی سلوا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ اپنے وعدے سے کبھی منحرف نہیں ہوتی ڈی سلوا۔ لیڈی گھوسٹ اپنے کلائنٹس سے معاوضہ تب ہی لیتی ہے جب وہ اس کی مطلوبہ چیز اس تک پہنچا دے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''لیکن تم نے ہمیں بلیو ڈائمنڈ تو دیا نہیں''...... مورس نے کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ تمہاری کار میں موجود ڈرائیور کے پاس ہے''۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر چبوترے سے چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے بجلی چمکی۔ اس کا بھوت جیسا وجود ایک لمحے کے لئے دکھائی دیا اور پھر جیسے ہی تاریکی ہوئی وہ بھی تاریکی میں ضم ہوتی چلی گئی۔

''یہ کیا باس۔ آپ نے اسے جانے کیوں دیا۔ وہ ڈالرز بھی لے گئی ہے اور اس نے بلیو ڈائمنڈ بھی آپ کو نہیں دیا ہے''۔ جیمز نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس نے کہا تو ہے کہ ڈائمنڈ اس نے ہماری کار میں پہنچا دیا ہے اور ڈرائیور کے پاس ہے''...... ڈی سلوا نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ جھوٹ ہوا تو''...... مورس نے کہا۔

''نہیں۔ میری آج تک لیڈی گھوسٹ سے جتنی بھی ڈیلنگ ہوئی ہیں اس میں اس نے ایک بار بھی مجھے دھوکہ نہیں دیا ہے''۔ ڈی سلوا نے کہا۔

''کیا اس سے پہلے آپ نے لیڈی گھوسٹ سے اتنی بڑی ڈیل کی ہے''...... جیمز نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ پہلی بڑی ڈیل ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''دو لاکھ ڈالرز دیکھ کر اس کے دل میں بھی لالچ آ سکتا ہے باس۔ بہرحال میری دعا ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے سچ کہا ہو کہ اس نے بلیو ڈائمنڈ راجر تک پہنچا دیا ہو''...... مورس نے کہا۔ ڈی سلوا

نے اس بار کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سیڑھیاں اترا اور پھر وہ تینوں ایک بار پھر کیچڑ سے گزرتے ہوئے انہی راستوں پر چلنا شروع ہو گئے جن سے وہ آئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں انہیں اپنی کار دکھائی دی۔ کار دیکھ کر ان کے چہروں پر سکون آ گیا۔ کار کی تمام لائٹس بند تھیں لیکن بار بار بجلی کی چمک سے چمکتی ہوئی کار اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈرائیور انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا ڈرائیور نے کار کی سیٹ سے سر لگا کر آنکھیں بند کر رکھی تھیں جیسے ان کے جانے کے بعد اسے کچھ دیر ریسٹ کرنے کا موقع مل گیا ہو۔ ان تینوں نے کار کے پاس آتے ہی اپنی ٹارچیں آف کر لی تھیں۔

وہ تینوں کار کے قریب پہنچے تو ڈی سلوا نے کار کی کھڑکی کے پاس آ کر شیشے پر انگلی کا ہک بنا کر دستک دی۔ اس کی دستک کی آواز سن کر ڈرائیور کی آنکھ کھل جانی چاہئے تھی لیکن ڈرائیور شاید گہری نیند سو رہا تھا۔

''یہ نانسنس۔ سو کیوں رہا ہے''...... ڈی سلوا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ تھک گیا ہو اس لئے اسے آرام کرنے کا موقع مل گیا ہو''...... جیمز نے کہا۔

''دیکھو۔ کار کے دروازے کھلے ہیں یا یہ نانسنس سب دروازوں کو لاک کر کے سویا ہے''...... ڈی سلوا نے کہا تو جیمز اور مورس سائیڈ کے دروازوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے دروازے

کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازے لاکڈ تھے۔

''دروازے تو لاکڈ ہیں باس''...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''ہونہہ۔ اس نانسنس کو جگاؤ۔ ہم کب تک اس کے جاگنے کے انتظار میں بارش میں کھڑے رہیں گے''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا تو جیمز نے آگے بڑھ کر ڈرائیور کی سائیڈ والے شیشے پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

''راجر۔ راجر۔ اٹھو۔ اٹھو راجر۔ ہم واپس آ گئے ہیں''۔ جیمز نے کھڑکی کے شیشے پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارتے ہوئے ڈرائیور کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن راجر کے جسم میں کوئی جنبش تک نہ ہوئی۔

''کیا ہوا ہے اسے۔ کیا یہ نشہ کر کے سویا ہے''...... مورس نے منہ بنا کر کہا اور اس نے دوسری سائیڈ سے کھڑکی سے اندر جھانکتے ہوئے شیشے پر ہاتھ مارتے ہوئے راجر کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اسی لمحے زور سے بادل گرجا تیز بجلی چمکی اور اس بجلی کی چمک سے کار میں موجود ڈرائیور کا سارا جسم دکھائی دیا۔ مورس کی نظریں جیسے ہی ڈرائیور کے سینے پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت خوف ابھر آیا تھا۔

''تمہیں کیا ہوا۔ تم اس طرح کیوں اچھلے ہو''...... ڈی سلوا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو اس

کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

''بب بب۔ باس۔ راجر''...... مورس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''باس راجر۔ کیا بکواس ہے۔ باس میں ہوں۔ راجر نہیں۔ وہ ڈرائیور ہے صرف ڈرائیور''...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے راجر کو باس نہیں کہا ہے باس۔ وہ وہ''...... مورس نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ کیا وہ وہ کر رہے ہو۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو''۔ ڈی سلوا نے بھی کہا اور اس نے بھی جھک کر سائیڈ کھڑکی سے اندر جھانکا تو اچانک بجلی چمکی اور ماحول تیز روشنی سے بھر گیا۔ اس روشنی میں ڈی سلوا کی نظریں راجر کے سینے پر پڑیں تو اسے بھی ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بھی بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ راجر کو کیا ہوا ہے۔ اس کے سینے میں تو خنجر گڑا ہوا ہے''...... ڈی سلوا نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر جیمز بھی چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ روشن کی اور پھر اس نے روشنی کار میں موجود ڈرائیور پر ڈالی تو یہ دیکھ کر اس کی بھی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کہ واقعی راجر کے سینے میں ایک خنجر دستے تک گڑا ہوا تھا۔ راجر کا سینہ خون سے بھرا ہوا تھا اور خون بدستور خنجر کے ارد گرد سے رس رہا تھا جیسے اسے خنجر مارے زیادہ دیر نہ گزری ہو۔

''اوہ گاڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ اس نے ہم سے رقم لے لی ہے اور ہمیں بلیو ڈائمنڈ دینے کی بجائے ہمارے ڈرائیور کو ہی ہلاک کر کے نکل گئی ہے''...... جیمز نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ لیڈی گھوسٹ مجھے اس طرح دھوکہ نہیں دے سکتی''...... ڈی سلوا نے بری طرح لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اس نے ایسا ہی کیا ہے باس۔ اس نے جھوٹ کہا تھا کہ اس نے بلیو ڈائمنڈ راجر کو دے دیا ہے۔ وہ یہاں آئی ضرور تھی لیکن اس نے راجر کو بلیو ڈائمنڈ دینے کی بجائے اس کے سینے میں خنجر اتار دیا تھا اور اسے ہلاک کر کے وہ چبوترے پر آ گئی تھی اور آپ سے رقم لے کر فرار ہو گئی''...... مورس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ مورس ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ دیکھیں گاڑی کے پاس ایڑی والی جوتیوں کے نشان بھی صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ایسے ہی جوتیوں کے نشان ہیں جیسی لیڈی گھوسٹ نے پہن رکھی تھیں''...... جیمز نے کار کے دروازے کے پاس زمین پر ٹارچ سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا تو ڈی سلوا اور مورس تیزی سے اس کی طرف آ گئے اور زمین پر لڑکی کی ایڑی والی جوتیوں کے نشان دیکھ کر ان دونوں کے بھی جبڑے بھنچ گئے۔

''اب میں فرسٹ سیکرٹری کو کیا جواب دوں گا۔ کیا وہ یہ بات

مان لیں گے کہ میں نے لیڈی گھوسٹ کو دو لاکھ ڈالرز دے کر بھی اس سے بلیو ڈائمنڈ نہیں لیا تھا“...... ڈی سلوا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”یس باس۔ کیوں نہیں مانیں گے وہ۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہاں جو کچھ ہوا ہے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ فرسٹ سیکرٹری صاحب ہماری بات جھٹلا سکیں۔ ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے“...... مورس نے فوراً کہا۔

”نہیں۔ تم دونوں میرے ساتھ کام کرتے ہو۔ وہ تمہاری گواہی نہیں مانیں گے اور......“ ڈی سلوا نے کہا۔

”اور۔ اور کیا“...... جیمز نے پوچھا۔

”نہیں۔ کچھ نہیں۔ چلو واپس چلو۔ جلدی۔ اب ہم یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتے“...... ڈی سلوا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”کار کے دروازے کھولنے کے لئے ہمیں ایک کھڑکی کا شیشہ توڑنا پڑے گا باس“...... جیمز نے کہا۔

”توڑ دو نانسنس۔ جب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے تو کیا کیا جا سکتا ہے“...... ڈی سلوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیسے توڑیں باس۔ کار کے تمام شیشے بلٹ پروف ہیں“۔ جیمز نے کہا تو ڈی سلوا کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔

”اوہ اوہ۔ یہ کیا ہوگیا۔ اب ہم اس کار کو یہاں سے کیسے لے جائیں گے“...... ڈی سلوا نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ

اچانک اسے ایک جھٹکا سا لگا۔ جھٹکا لگتے ہی اس کا نہ صرف منہ کھل گیا بلکہ اس کی آنکھیں بھی پھٹ پڑیں۔ وہ لہرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔

”ارے ارے۔ کیا ہوا باس۔ باس“...... جیمز اور مورس نے ڈی سلوا کو اس طرح گرتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے ڈی سلوا پر جھکے لیکن اسی لمحے انہیں بھی زوردار جھٹکے لگے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کمروں میں یکے بعد دیگرے لوہے کی گرم سلاخیں اترتی جا رہی ہوں۔ ان کے منہ بھی کھلے اور آنکھیں یوں پھٹ گئیں جیسے ابھی ابل آئیں گی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بھی لہراتے ہوئے یکلخت ڈی سلوا کے اوپر گرتے چلے گئے جو پہلے ہی ساکت ہو چکا تھا۔

''سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب''...... عمران نے ڈرائنگ روم کے صوفے پر اچھل کر بیٹھتے ہوئے اونچی آواز میں سلیمان کو آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن جواب میں سلیمان کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

عمران ابھی سو کر اٹھا تھا اور اٹھتے ہی وہ واش روم چلا گیا تھا اور نہا کر واپس آیا تھا۔ نہانے کے بعد عمران سیدھا ڈرائنگ روم میں آ جاتا تھا جہاں اس کے لئے میز پر نہ صرف اخبار موجود ہوتا تھا بلکہ اس کے ڈرائنگ روم میں آتے ہی سلیمان بھی عمران کی ایک آواز پر اس کے لئے گرما گرم چائے کا کپ لے کر پہنچ جاتا تھا۔

''ارے۔ یہ کیا۔ صبح کا اخبار کہاں ہے۔ روز تو مجھے اس میز پر پڑا ملتا ہے لیکن میز تو خالی ہے''...... عمران نے حیرت سے میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھ کر ایک بار پھر سلیمان کو آوازیں دینے لگا۔

''سلیمان۔ سلیمان۔ آج کا اخبار کہاں ہے۔ کہیں تم نے اس کا بل بھی اتنا تو اپنے سر پر نہیں چڑھا لیا کہ ہاکر نے اخبار دینے سے ہی انکار کر دیا ہو''...... عمران نے کہا لیکن سلیمان کی جواب میں پھر کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''حیرت ہے۔ میز پر نہ اخبار ہے اور نہ ہی سلیمان کی جوابی آواز سنائی دے رہی ہے کہیں اخبار کے ساتھ سلیمان کی آواز بھی تو غائب نہیں ہو گئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سلیمان۔ سلیمان۔ کیا تم میرے آواز سن رہے ہو''...... عمران نے ایک بار پھر سلیمان کو آواز دی لیکن اس بار بھی جواب ندارد۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے اس نے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی ہے جو میری آواز ہی نہیں سن رہا۔ ابھی کچن میں جا کر اس کے کان کھینچتا ہوں اور اس کے کانوں سے روئی نکالتا ہوں''...... عمران نے ایک جھٹکے سے اُٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ کچن کے سامنے آ کر وہ رکا اور پھر اس نے دبے قدموں کچن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا کہ اچانک کچن کا دروازہ کھول کر اندر جائے گا اور وہ سلیمان کی گردن دبوچ لے گا۔ کچن میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''لگتا ہے کمبخت خاموشی سے اندر بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف ہے اسی لئے اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے

دروازے کا ہینڈل پکڑا اور اسے گھمایا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

"میں آ گیا"...... عمران نے دروازہ کھول کر چھلانگ لگا کر کچن میں داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ کچن خالی تھا۔ سلیمان وہاں موجود نہیں تھا۔

"ارے۔ سلیمان تو کچن میں نہیں ہے۔ کہاں گیا۔ اس وقت تو وہ کچن میں میرے لئے ناشتہ بنا رہا ہوتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا اور اس نے بے اختیار اپنا سر پیٹ لیا۔

"لاحول ولا قوۃ"۔ لگتا ہے میں اب واقعی بوڑھا ہو گیا ہوں اور بوڑھا ہونے کی وجہ سے ہی یادداشت کمزور پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ میں بھول ہی گیا تھا کہ سلیمان رات کو مجھے بتا کر نجی کام سے اپنے گاؤں گیا تھا"...... عمران نے کہا۔ سلیمان نے واقعی رات کے وقت اسے آ کر بتایا تھا کہ اس کا دور کا ایک رشتہ دار بیمار ہے جس کی تیمار داری کے لئے وہ گاؤں جانا چاہتا ہے۔ عمران اس وقت بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس پر نیند کا خمار تھا اس لئے اس نے اسی عالم میں سلیمان کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اخبار ابھی دروازے کے پاس پڑا ہو گا اور اپنے لئے چائے بھی مجھے خود ہی بنانی پڑے گی"۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ کچن صاف ستھرا تھا۔ کوئی برتن بھی

دھونے والا نہیں تھا۔ ہر چیز اپنے ٹھکانے پر موجود تھی۔ سلیمان بے حد صفائی پسند تھا۔ وہ اپنا سارا کام کر کے ہی وہاں سے گیا تھا۔ عمران کو اب بس چائے کا برتن سٹوو پر رکھ کر اس میں پانی گرم کرنا تھا، چینی اور پتی ڈالنی تھی اور چائے ابلنے تک کا انتظار کرنا تھا لیکن صبح صبح یہ چھوٹا سا کام کرنا بھی عمران کو سوہان روح معلوم ہو رہا تھا۔ اس لئے اس نے برے برے منہ بنانے شروع کر دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ آج مجھے چائے نہیں پینی چاہئے۔ اگر چائے میں شکر اور پتی کے ساتھ ساتھ میں نے دودھ زیادہ ڈال دیا تو واپسی پر مجھے سلیمان کو ان ساری چیزوں کا حساب دینا مشکل ہو جائے گا وہ پھوہڑ مزاج بیویوں کی طرح میرے پیچھے پڑ جائے گا کہ میں کسی بھی چیز کا ڈھنگ سے استعمال کرنا نہیں جانتا اور ہر چیز ضائع کر دیتا ہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں اخبار پڑھوں اور پھر باہر جا کر کسی ریسٹورنٹ میں اچھی سی چائے بھی پی لوں اور ڈٹ کر ناشتہ بھی کر لوں گا"...... عمران نے چائے بنانے سے جان چھڑانے کے لئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیزی سے کچن سے نکل گیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بیرونی دروازے کے پاس آج کا اخبار پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اخبار اٹھایا اور اسے لے کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ ڈرائنگ روم میں پہنچا ہی تھا کہ اسی لمحے ڈور بیل بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔

"اب کون آ گیا۔ آج تو مجھے بھی چائے پینے کو نہیں ملی ہے۔ کوئی جاننے والا ہوا تو اسے میں چائے کیسے پلاؤں گا"...... عمران نے کہا۔ اس نے ایک نظر اخبار کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اخبار میز پر رکھا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے پاس جا کر اس نے ڈور آئی سے باہر دیکھا۔ باہر دیکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا۔ باہر جولیا کھڑی تھی اور اس کے پیچھے اسے صفدر بھی کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے باپ رے۔ یہ دونوں بھائی بہن صبح صبح یہاں کیسے آ گئے"...... عمران نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر ڈور آئی سے آنکھ لگائی تو اسے سائیڈ میں کیپٹن شکیل اور اس کے قریب صالحہ بھی کھڑی دکھائی دی۔

"لگتا ہے ساری بارات مع دلہن کے باہر موجود ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی۔

"کون ہے"...... عمران نے کچھ سوچ کر نسوانی آواز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ عمران کے فلیٹ سے نسوانی آواز کیوں سنائی دی ہے"...... تنویر کی حیرت بھری آواز سن کر عمران اپنے دیدے گھما کر رہ گیا گویا باہر ساری ٹیم ہی موجود تھی۔

"عورت کا عمران کے فلیٹ میں کیا کام"...... جولیا کی حیرت بھری اور قدرے غصیلی آواز سنائی دی اور ایک بار پھر بیل بجا دی

گئی۔

"ارے میں نے پوچھا ہے کون ہے۔ کیوں بار بار بیل بجا کر میرے سرتاج کی نیند خراب کر رہے ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کون سرتاج اور تم کون ہو"...... باہر سے جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"سرتاج میرے دولہے راجہ جو ساری رات جاگنے کے بعد ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئے ہیں۔ ساری رات ان کے پیٹ میں درد رہا تھا اور وہ ایک پل بھی نہیں سو سکے تھے اب وہ خواب آور گولیاں کھا کر سوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں پوچھ رہی ہوں تم کون ہو"۔ باہر سے جولیا نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

"مسز عمران"...... عمران نے کہا۔

"مسز عمران۔ کون مسز عمران"...... جولیا نے جیسے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کون ہو اور یہاں کس سے ملنے آئی ہو۔ اگر تم سلیمان سے ملنے آئی ہو جو میرے سرتاج کا منہ چڑھا ملازم تھا تو سن لو میں نے اسے رات کو ہی جوتیاں مار مار کر نکال دیا تھا۔ کمبخت خود ایک سے بڑھ کر ایک کھانے کھاتا تھا اور میرے سرتاج کو دال روٹی پر ٹرخا دیتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں سلیمان سے نہیں عمران سے ملنے آئی ہوں۔ دروازہ کھولو تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرے سرتاج کا حکم ہے کہ جب تک وہ جاگ نہ جائیں میں کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں چاہے وہ ان کی اماں بی یا ڈیڈی ہی کیوں نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"رہنے دیں عمران صاحب۔ آپ آواز بدل کر دوسروں کو احمق بنا سکتے ہیں ہمیں نہیں"...... باہر سے صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ عمران آواز بدل کر بول رہا ہے"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس جولیا۔ آپ بھی بے حد بھولی ہیں۔ عمران صاحب کو آپ بخوبی جانتی ہیں۔ وہ آوازیں بدلنے کے ماہر ہیں۔ انہوں نے یقینی طور پر ہمیں ڈور آئی سے دیکھ لیا ہے اور وہ آپ کو چڑانے کے لئے جان بوجھ کر عورتوں کی طرح بول رہے ہیں"...... صالحہ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیوں عمران۔ صفدر اور صالحہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کیا"...... جولیا نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"کون صفدر، کون صالحہ۔ میرے سرتاج کے رشتہ داروں میں تو دور تک ایسے ناموں والے کوئی نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اپنا یہ ڈرامہ بند کرو سمجھے تم۔ فوراً دروازہ کھولو ورنہ میں یہ

دروازہ توڑ دوں گی"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہائے میرے اللہ۔ تم کیسے دروازہ توڑ سکتی ہو۔ آواز سے تو تم مجھے کمزور اور معصوم سی لڑکی معلوم ہو رہی ہو۔ کمزور اور معصوم لڑکی غیر مرد کے فلیٹ کا دروازہ بھلا کیسے توڑ سکتی ہے"...... عمران نے اٹھلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ایک بار تم دروازہ کھولو پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں کس قدر معصوم اور کمزور ہوں"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"اچھا۔ رکو میں اپنے سرتاج سے پوچھ لوں۔ کہیں تم اس کی پہلی بیوی تو نہیں ہو۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں دروازہ کھول دوں گی اپنی سوتن کے لئے ورنہ......" عمران نے کہا۔

"یہ نہیں چاہتا کہ ہم اندر آئیں۔ اسی لئے یہ دروازہ نہیں کھول رہا ہے۔ میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ عمران کے پاس آنا حماقت کے سوا کچھ نہیں"...... تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"یہ جو بول رہا ہے یہ میرے سرتاج کا بڑا سالا ہے یا چھوٹا"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ دروازہ کھولو ورنہ اس بار میں واقعی دروازہ توڑ دوں گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے باہر غنڈے اور بدمعاش ٹائپ کے افراد موجود ہیں۔ اگر میں نے دروازہ کھولا تو سب کے سب مجھ پر جھپٹ پڑیں گے اور مجھے اغوا کر کے کسی ویرانے میں لے جائیں گے اور وہاں

جاتے ہی مجھے ہلاک کر دیں گے۔ نہ بابا نہ۔ اب تو میں بالکل بھی دروازہ نہیں کھولوں گی۔ اگر تم دروازہ توڑ دو گے تو میں بھاگ کر دوسرے پھر تیسرے اور پھر چوتھے کمرے میں گھس جاؤں گی۔ تم دروازے توڑتے رہنا اور میں تم سب سے بچنے کے لئے بھاگتی رہوں گی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ چلو یہاں سے۔ اس سے واقعی بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ مس جولیا۔ میں بات کرتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''جلدی کرو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم آپ سے ایک بے حد اہم اور ضروری بات کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پلیز دروازہ کھولیں ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے''...... صفدر نے دروازے کے نزدیک آ کر کہا۔

''میرے پاس وقت ہی نہیں ہے کم یا زیادہ کی کیا بات ہے''۔ عمران نے جیسے بے خیالی میں اپنی اصلی آواز میں کہا اور پھر اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں فوراً منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اس کی بات سن کر باہر صفدر، کیپٹن شکیل، صالحہ اور صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔

''مم مم۔ میرا مطلب ہے میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں جو

تم جیسے اٹھائی گیروں کو وقت دیتی رہوں''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بس رہنے دیں۔ اب آپ کا پول کھل گیا ہے عمران صاحب۔ پلیز اب دروازہ کھول دیں''...... صدیقی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایک شرط پر دروازہ کھولوں گا''...... عمران نے اصلی آواز میں کہا۔

''کیسی شرط۔ بولو۔ اب تم ہم سے شرطیں منواؤ گے۔ نانسنس۔ کیا ہم یہاں اسی لئے آئے ہیں''...... جولیا کی بھڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ارے ارے''...... عمران نے بوکھلا کر کہا اور لاک ہٹا کر فوراً دروازہ کھول دیا۔ جولیا اس کے سامنے کھڑی تھی اور اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ باہر واقعی فور سٹارز سمیت سیکرٹ سروس کے سارے ممبر موجود تھے۔

''اب کیوں کھولا ہے دروازہ۔ بولو اور کہاں گئی اب لڑکی کی آواز۔ تم ہمیں احمق بنانے کی کوشش کر رہے تھے''...... جولیا نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ وہ''...... عمران نے اخبار اٹھاتے ہوئے ہکلا کر کہا۔

''ہٹو پیچھے۔ اب اندر آنے دو گے یا میں واقعی یہاں سے چلی جاؤں''...... جولیا نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"دلہنیں ایک بار پیا گھر آ جائیں اور وہ بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ تو واپس جانے کی باتیں نہیں کرتیں"...... عمران نے اسے راستہ دیتے ہوئے کہا تو جولیا فوراً اندر آ گئی اور رکے بغیر آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کی نظریں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں جیسے وہ اس بات کی تسلی کرنا چاہتی ہو کہ واقعی عمران آواز بدل کر لڑکی کے انداز میں بول رہا تھا یا واقعی اس کے فلیٹ میں کوئی لڑکی موجود تھی۔ صفدر اور باقی سب جولیا کو اس طرح فلیٹ میں جاتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اندر آ گئے۔

"حیرت ہے۔ سلام نہ دعا سب کے سب اونٹوں کی طرح منہ اٹھائے اندر گھسے چلے آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اندر چلیں پھر ہم سب مل کر آپ کو ایک ساتھ سلام بھی کریں گے اور آپ کو دعائیں بھی دیں گے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیسا سلام اور کیسی دعائیں"۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"آپ اندر تو چلیں"...... صفدر نے اسی انداز میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک لگا کر بڑے مردہ قدموں سے چلتا ہوا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا جہاں وہ سب جا کر صوفوں اور کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"ہم سب کو یہاں ایک ساتھ دیکھ کر تمہارے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں"...... جولیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"صبح صبح میرے فلیٹ میں ایک ساتھ اتنے افراد آ جائیں اور گھر کا ملازم بھی ہمسایہ کی ملازمہ کو لے کر بھاگ چکا ہو مع میری زندگی بھر کی کمائی چوری کر کے تو پھر مجھ جیسے انسان کے چہرے پر بارہ نہیں تو کیا اٹھارہ بجیں گے"...... عمران نے روہانسی آواز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا سلیمان بھاگ گیا ہے"...... خاور نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی ہمسائے کی ساٹھ سالہ ملازمہ کے ساتھ جس کے پہلے سے ہی آٹھ بچے ہیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم سلیمان کو بخوبی جانتے ہیں۔ وہ اس ٹائپ کا انسان نہیں ہے کہ آٹھ بچوں والی عورت کو لے کر کہیں بھاگ جائے"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں۔ آٹھ بچوں کی ماں اسے لے کر بھاگی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اور سلیمان آٹھ بچوں کی ماں کے ساتھ آپ کی ساری جمع پونجی بھی لے گیا ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور نہیں تو کیا۔ میں اپنی شادی کے لئے ایک ایک پیسہ جمع کر رہا تھا اور میں نے ساری جمع پونجی گھر کے کاٹھ کباڑ اور خفیہ جگہوں میں چھپا رکھی تھی لیکن نجانے اس کمبخت کو ان جگہوں کا کیسے پتہ چل گیا۔ چند روپے بھی نہیں چھوڑے ہیں کہ میں صبح صبح کہیں جا کر ایک کپ چائے بھی پی سکوں"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ کتنی جمع پونجی تھی آپ کی"...... صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"بچپن سے لے کر اب تک نو سو ننانوے روپے ساٹھ پیسے جمع ہوئے تھے۔ بس چالیس پیسوں کی کمی تھی۔ دو چار دنوں میں، میں سلیمان سے بھیک منگوا کر وہ بھی اکٹھے کروا لیتا تو پورے ایک ہزار روپے ہو جاتے"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بچپن سے اب تک آپ نے صرف اتنی ہی رقم اکٹھی کی تھی اور وہ بھی شادی کرنے کے لئے"...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کون سی دھوم دھام سے شادی کرنی تھی۔ ایک ہزار بھی بہت تھے میرے لئے۔ اس سے میں نے چھوہارے ہی منگوانے تھے۔ نکاح پڑھانے کے فرائض صفدر سعید نے ادا کرنے تھے۔ باقی تم سب باراتی بن جاتے اور جہاں میری دلہن کا بھائی ہو وہاں مجھے کسی چیز کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔ جہیز میں یہ مجھے اور کچھ نہیں تو دس بیس کروڑ اور کوٹھی کے ساتھ دو چار زیرو میٹر گاڑیاں بھی

دے دیتا جن میں سے ایک آدھ کار بیچ کر میں تم سب کو اپنا ولیمہ کھلا دیتا۔ کیوں جولیا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔ جبکہ تنویر اسے غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے جولیا اور باقی سب کے سامنے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ عمران پر ٹوٹ پڑے۔

"اچھا فضول باتیں چھوڑو اور یہاں آ کر بیٹھو۔ ہم تم سے ایک ضروری بات کرنے آئے ہیں"...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"شادی سے بڑھ کر ضروری بات اور کون سی ہو سکتی ہے۔ اگر تمہارا بھائی تم سے ایسے ہی جان چھڑانا چاہتا ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں ایسے بھی گزارا کر لوں گا"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان سب کو شاید پتہ چل گیا ہو گا کہ سلیمان مجھے لوٹ کر جا چکا ہے اور شادی کرنے کے لئے میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے اس لئے یہ سب باراتی بن کر تمہیں یہاں چھوڑنے کے لئے چلے آئے ہیں۔ یہ سب باراتی بھی ہوں گے اور نکاح کے گواہ بھی"...... عمران نے کہا تو وہ سب پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

"تمہیں تو خواب میں بھی ہر طرف چھچھڑے دکھائی دیتے ہیں"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں میاؤں میاؤں ہوں جو مجھے خواب میں بھی چھچھڑے نظر آتے ہیں۔ دیکھ لو جولیا تمہارا بھائی مجھے کس جانور سے منسوب کر رہا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا، تنویر کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھنے لگی۔

''سوچ سمجھ کر اور تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کیا کرو سمجھے تم''...... جولیا نے تنویر کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''نہیں نہیں۔ اب کیوں ہونٹ بھینچ رہے ہو۔ اب بھی کہو کہ میں......'' عمران نے اسے جان بوجھ کر چڑانے والے لہجے میں کہا۔

''بکو مت۔ اور چپ چاپ بیٹھ جاؤ''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور بڑی شرافت کے ساتھ جولیا کے سامنے بیٹھ گیا جیسے وہ واقعی جورو کا غلام ہو۔ اسے اس انداز میں بیٹھے دیکھ کر وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''اس سے پہلے کہ تم کچھ کہو میں ایک بات کروں''...... عمران نے کہا۔

''بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں۔ اگر تم نے اب کوئی احمقانہ بات کی تو میں یہاں سے سچ مچ اٹھ کر چلی جاؤں گی''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

''ارے نہیں۔ تم سب کے ساتھ آئی ہو وہ بھی میری وہ بن کر

میں تمہیں ایسے ہی تھوڑی جانے دوں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''کہنا کیا ہے وہ بولو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''وہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر ان باراتیوں میں سے کسی کو چائے بنانی آتی ہے تو وہ کچن میں چلا جائے یا چلی جائے اور میرے لئے ایک کپ چائے ہی بنا کر لا دے۔ صبح سے بیڈ ٹی نہیں پی ہے نا اس لئے نہ آنکھیں کھل رہی ہیں اور نہ ہی دماغ کام کر رہا ہے''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا تو وہ سب ایک مرتبہ پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''میں بنا کر لاتی ہوں''...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کچن میں اتنی چینی، دودھ اور پتی نہیں ہے۔ بمشکل میرے لئے ہی ایک کپ بنے گا''...... عمران نے کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

''مارے گئے۔ اگر اس نے کچن میں سب کے لئے چائے بنائی تو ساری چینی پتی اور دودھ ختم ہو جائے گا پھر میں واپسی پر سلیمان کو کیا جواب دوں گا''۔ عمران نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''عمران پلیز سنجیدہ ہو جاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''میں تو سنجیدہ ہو جاؤں گا لیکن یہ پلیز کون ہے جسے تم میرے ساتھ سنجیدہ ہونے کا کہہ رہی ہو''...... عمران نے اردگرد بیٹھے ہوئے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نے کبھی بلیو ڈائمنڈ کا نام سنا ہے''...... جولیا نے عمران کو حماقت کے جامے سے نہ نکلتے دیکھ کر انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

''ہاں سنا ہے''......عمران نے کہا۔

''کہاں سنا ہے تم نے اس کا نام''...... جولیا نے کہا۔

''ابھی ابھی تم نے ہی تو بتایا ہے''......عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''لگتا ہے ابھی تک عمران صاحب نے آج کا اخبار نہیں دیکھا ہے''......صفدر نے جولیا کو منہ بناتے دیکھ کر کہا۔

''کیوں۔ کیا اخبار والے نے آج اخبار کے ساتھ ہر گھر میں ایک ایک بلیو ڈائمنڈ بھی پھینکا ہے''......عمران نے چونک کر کہا۔

''اخبار میں بلیو ڈائمنڈ کے حوالے سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔صفدر اس کی بات کر رہا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''لگتا ہے بلیو ڈائمنڈ کسی خاتون کا نام ہے اور اس نے اخبار میں اپنے رشتے کا اشتہار چھپوایا ہوگا''......عمران نے اپنی دانست میں دور کی کوڑی لاتے ہوئے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

''اگر آپ کو بلیو ڈائمنڈ کا علم نہیں تو پھر آپ لیڈی گھوسٹ کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتے ہوں گے''...... صدیقی نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب۔ کیا بھوتوں کی بھی محبوبائیں ہوتی

ہیں جو خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہیں''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے سر پر حماقتوں کا بھوت سوار ہے۔ یہ ہماری کوئی بات نہیں سنے گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسے چھوڑیں اور ڈائریکٹ چیف سے بات کریں۔ اگر چیف نے ہمیں اجازت دے دی تو ہم لیڈی گھوسٹ کو بھی ڈھونڈ لیں گے اور اس سے بلیو ڈائمنڈ بھی حاصل کر لیں گے''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ بھتنی ہے کون اور تم سب کس بلیو ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہو''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور اسے کھول کر مخصوص خبر کی نشاندہی کرتے ہوئے اخبار عمران کی جانب بڑھا دیا۔ اخبار عمران نے ہی لا کر وہاں رکھا تھا۔

''آپ یہ پڑھ لیں تب آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ہم کس بھتنی اور کس بلیو ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہیں''......صفدر نے کہا تو عمران نے اس سے اخبار لیا اور پھر وہ اخبار کی وہ خبر دیکھنے لگا جس کی نشاندہی صفدر نے کی تھی۔

خبر کی ہیڈ لائن پڑھ کر عمران چونک پڑا۔ ہیڈ لائن تھی کہ لیڈی گھوسٹ کا ایک اور کامیاب چیلنج۔ نیچے خبر کچھ اس طرح تھی کہ چند روز قبل لیڈی گھوسٹ نے اعلان کیا تھا کہ وہ دارالحکومت کے سب سے بڑی نیشنل میوزیم میں موجود دنیا کا سب سے قدیم اور قیمتی ہیرا

جو بلیو ڈائمنڈ تھا کو چوری کرے گی۔ اس کا اعلان سن کر دارالحکومت
میں ہلچل سی مچ گئی تھی اور نیشنل میوزیم کی انتظامیہ نے بلیو ڈائمنڈ کو
لیڈی گھوسٹ سے بچانے کے لئے حکومت سے مدد مانگ لی تھی۔
حکومت نے میوزیم انتظامیہ کی درخواست پر نیشنل میوزیم کے لئے
فول پروف سیکورٹی کا انتظام کیا تھا اور اگلے چند روز کے لئے عام
پبلک کے لئے نیشنل میوزیم کو کلوز کر دیا گیا تھا لیکن گزشتہ رات
نیشنل میوزیم میں ٹائٹ سیکورٹی اور ٹاپ سیکرٹ رکھا جانے والا بلیو
ڈائمنڈ غائب ہو گیا تھا۔ بلیو ڈائمنڈ کو جس سیکرٹ بلاک اور سیکرٹ
باکس میں رکھا گیا تھا وہ دونوں کھلے ہوئے تھے اور وہاں بلیو ڈائمنڈ
کی جگہ ایک کارڈ پڑا ملا تھا جس پر ایک عورت کے سیاہ بھوت کی
شکل بنی ہوئی تھی جس کے نیچے باقاعدہ لیڈی گھوسٹ لکھا ہوا تھا۔
جو اس بات کا ثبوت تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے نیشنل میوزیم سے جس
بلیو ڈائمنڈ کو چوری کرنے کا اعلان کیا تھا وہ اپنے مقصد میں
کامیاب ہو چکی ہے اور اس نے نیشنل میوزیم میں انتہائی حفاظتی
انتظامات کے باوجود داخل ہو کر بلیو ڈائمنڈ چوری کر لیا ہے۔
خبر کے مطابق بلیو ڈائمنڈ کی چوری سے حکومت میں ہلچل سی مچ
گئی ہے۔ اعلیٰ سیکورٹی ادارے لیڈی گھوسٹ اور بلیو ڈائمنڈ کی تلاش
میں مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے ہیں لیکن ابھی تک نہ انہیں بلیو
ڈائمنڈ مل سکا ہے اور نہ ہی وہ لیڈی گھوسٹ کو تلاش کر سکے ہیں۔
ساری خبر پڑھ کر عمران نے ایک طویل سانس لی اور اخبار میز پر

رکھ دیا۔
''آیا کچھ سمجھ میں''...... جولیا نے عمران کو اخبار رکھتے دیکھ کر
اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
''صرف یہی سمجھ میں آیا ہے کہ کوئی لیڈی گھوسٹ ہے جس نے
چند دن پہلے اعلان کیا تھا کہ وہ نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ چوری
کر لے گی۔ اس نے حکومتی اداروں کو چیلنج کیا تھا کہ اگر وہ اس
سے بلیو ڈائمنڈ کو بچانا چاہتے ہیں تو وہ نیشنل میوزیم میں جس قدر
چاہیں حفاظتی انتظام کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ نہ صرف
نیشنل میوزیم میں پہنچ جائے گی بلکہ وہاں سے بلیو ڈائمنڈ بھی چوری
کر لے جائے گی اور وہ اپنا چیلنج پورا کرنے میں کامیاب ہو گئی
ہے۔ اب یہ لیڈی گھوسٹ کون ہے اور ایک بلیو ڈائمنڈ کے لئے
حکومت اس قدر بوکھلاہٹ کا شکار کیوں ہو رہی ہے اس بات کا
سمجھنا باقی ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہے تو تم بتا دو''...... عمران نے کہا۔
''کیا آپ نے پچھلے چند ہفتوں کے اخبارات کا مطالعہ نہیں کیا
تھا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''نہیں۔ میں رات کو ہی لوٹا ہوں۔ میں چیف کے حکم پر سر
سلطان کے ساتھ ایکریمیا میں ایک عالمی کانفرنس میں شرکت کے
لئے گیا ہوا تھا اور وہاں سے دو ہفتوں کے بعد ہی لوٹا ہوں۔ ظاہر
ہے ایکریمیا میں ہونے کی وجہ سے میں یہاں شائع ہونے والے
اخبارات کا مطالعہ کیسے کر سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔ اس بار اس

کے لہجے میں قدرے سنجیدگی کا عنصر تھا۔ اسی لمحے صالحہ ٹرے اٹھائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔ ٹرے میں چائے کے کپ تھے۔ اس نے آگے بڑھ کر ان سب کے سامنے چائے کا ایک ایک کپ رکھنا شروع کر دیا۔

''اتنے کپ۔ اگر یہ سب تمہارے ساتھ نہ آتے تو میں ایک ایک کر کے ان سے کئی دن بیڈ ٹی پی سکتا تھا''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں پٹڑی پر چڑھا ہی کہاں تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

''پچھلے دو ہفتوں سے پاکیشیا میں آفت کی ایک پرکالہ جو خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہے نے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ وہ دنیا کی ماہر ترین تھیف ہے۔ دنیا کی کسی بھی چیز کو چوری کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ جس چیز کو وہ چوری کرنا چاہے اسے اگر پاتال میں بھی چھپا دیا جائے تو وہ آسانی سے اس تک پہنچ سکتی ہے اور اسے وہاں سے نکال کر لا سکتی ہے۔ اس نے دو ہفتے قبل پاکیشیا کے تمام اخبارات میں اپنے حوالے سے ایک خبر شائع کرائی تھی۔ اس کے بعد اس نے واقعی جو کہا وہ سچ کر دکھایا تھا۔ اس کی پہلی شائع ہونے والی خبر کیا تھی اور اس نے کیا کیا تھا اس کے بارے میں، میں ان تمام اخبارات کی کٹنگ اپنے ساتھ لے آیا

ہوں۔ آپ ساری کٹنگز دیکھ لیں تب آپ کو خود علم ہو جائے گا کہ لیڈی گھوسٹ کون ہے''...... صفدر نے کہا اور اس نے اپنے کوٹ کے اندر بغل میں دبی ہوئی ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ فائل خاصی پھولی ہوئی تھی۔

''اس میں تمام مقامی اخبارات کی کٹنگز موجود ہیں جنہیں میں نے ترتیب سے لگا دیا ہے۔ آپ اطمینان سے انہیں دیکھ لیں پھر ہم اس پر ڈسکس کریں گے''...... صفدر نے کہا۔ عمران نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ فائل میں مقامی اخبارات کی متعدد کٹنگز تھیں جنہیں صفدر نے کلپڈ کر رکھا تھا۔

''یہ تو خاصا مواد ہے۔ اسے پڑھتے پڑھتے تو کافی وقت لگ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ آپ کو یہ سب پڑھنے میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اگر آپ پڑھنا چاہیں تو''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا ایک گھنٹے تک تم سب یہیں میرے سر پہ بیٹھے رہو گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ لیڈی گھوسٹ کے حوالے سے ہمیں تم سے کچھ اور بھی باتیں کرنی ہیں لیکن یہ سب باتیں تب ہوں گی جب تم لیڈی گھوسٹ کے اب تک سرانجام دیئے ہوئے تمام کارناموں کے بارے میں نہیں جان لیتے''...... جولیا نے تلخی سے کہا۔

"اگر یہ میری ہونے والی کا حکم ہے تو میں بھلا کون ہوتا ہوں اس کا حکم ٹالنے والا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر وہ سب چائے کے سپ لینے لگے جبکہ عمران فائل کھول کر اس میں اخبارات کی کٹنگز دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

پہلی کٹنگ میں لیڈی گھوسٹ کی طرف سے ایک چھوٹا سا اشتہار شائع ہوا تھا جس میں ایک لڑکی کی تصویر بھی تھی۔ تصویر میں لڑکی نے مشہور انگریزی فلم بیٹ مین کے طرز کا لباس پہن رکھا تھا جو چمڑے کا بنا ہوا اور انتہائی چمک دار تھا۔ اس لباس کے ساتھ ایک ٹوپی بھی منسلک تھی جو لڑکی کے چہرے تک جھکی ہوئی تھی اور ٹوپی پر دو سینگ بھی بنے ہوئے تھے۔ لڑکی نے اپنا چہرہ بھی سیاہ نقاب میں چھپا رکھا تھا۔ صرف اس کی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں جو نیلے رنگ کی تھیں۔ لڑکی دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھے اور اونچی ہیل والی سینڈل پہنے بڑے سٹائل میں کھڑی تھی۔ اس کے پہلوؤں میں ہولسٹر لگے ہوئے تھے جن میں بھاری ریوالوروں کے دستے جھانک رہے تھے۔ اسی طرح اس کی ٹانگوں پر چمڑے کی پیٹیوں میں دو بڑے خنجر بھی اڑسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چند لمحے غور سے اس لڑکی کو دیکھتا رہا پھر اس نے تصویر کے نیچے لگا اشتہار پڑھنا شروع کر دیا جسے صفدر نے ایک سادہ کاغذ پر چپکا رکھا تھا۔

اشتہار کی ہیڈنگ لیڈی گھوسٹ تھی نیچے لکھا تھا کہ میں لیڈی گھوسٹ ہوں اور میرا کام چوری کرنا ہے۔ میں زمین کی گہرائیوں

میں چھپائی گئی چیزوں کو بھی آسانی سے تلاش کر سکتی ہوں اور اسے وہاں سے نکال کر بھی لا سکتی ہوں اور میں پاکیشیا میں عوام کی مدد کرنے کے لئے آئی ہوں۔ کسی بھی پاکیشیائی کو اپنے کسی دشمن یا اپنے دوست کی کوئی چیز پسند ہو اور وہ اسے چوری کرانا چاہے تو میں اس کے لئے اپنی خدمات پیش کرتی ہوں۔ وہ چیز قیمتی ہو یا بے وقعت، اس چیز کو اگر خفیہ سے خفیہ جگہ یا ہارڈ سٹرانگ روم میں بھی رکھا گیا ہو گا تو میں اسے آسانی سے چوری کر لوں گی۔ چوری کرنے کے لئے میرا مختصر سا معاوضہ ہو گا جسے ہر آدمی آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ میں معمولی سے معاوضے کے عیوض بڑی سے بڑی اور قیمتی سے قیمتی چیز چوری کر سکتی ہوں۔ عوام الناس کو اپنے وجود کا یقین دلانے اور ان کے اعتماد کے لئے میں آج رات ایک خصوصی چوری کروں گی۔ میری پہلی چوری پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہو گی۔ پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کے پاس ایک ایسا قلم ہے جو سونے کا بنا ہوا ہے اور جس کی ٹپ ہیرے کی ہے۔ یہ قلم پریذیڈنٹ صاحب کو حال ہی میں عرب ایمرٹس کے شاہ نے تحفے میں دیا تھا جس کی پچھلے دنوں میڈیا میں خبریں عام تھیں۔ پریذیڈنٹ آف پاکیشیا اس قلم کو ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہیں۔ میں پریذیڈنٹ آف پاکیشیا اور پاکیشیا کی تمام فورسز کو چیلنج کرتی ہوں کہ پریذیڈنٹ آف پاکیشیا اپنا سونے کا قلم کہیں بھی چھپا کر رکھ لیں اور اس کی حفاظت کا جو چاہیں انتظام کر لیں لیکن ان کا یہ قلم رات بارہ بجے تک ان کے

پاس رہے گا اور جیسے ہی رات کے بارہ بجیں گے وہ قلم ان کے پاس سے غائب ہو جائے گا۔

یہ خبر پڑھ کر عمران حیران ہوا اور اس نے دوسرا صفحہ دیکھا جس میں اگلے دن کی نیوز کی کٹنگ تھی۔ خبر میں لیڈی گھوسٹ کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا تھا جس میں لکھا تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے کل پریذیڈنٹ آف پاکیشیا اور پاکیشیائی سیکورٹی اداروں کو جو چیلنج کیا تھا اس نے اپنا چیلنج پورا کرتے ہوئے تمام سیکورٹی اداروں کو ناک آوٹ کر دیا تھا اور ان کے بے پناہ حفاظتی انتظامات کے باوجود لیڈی گھوسٹ نہ صرف پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی بلکہ اس نے پریذیڈنٹ کو عرب ایمرٹس سے گفٹ میں ملا ہوا سونے کا قلم بھی چوری کر لیا تھا جسے پریذیڈنٹ آف پاکیشیا نے انتہائی حفاظت کے ساتھ اور اپنی نگرانی میں ایک انتہائی خفیہ جگہ چھپا دیا تھا۔ بارہ بجنے کے بعد جب پریذیڈنٹ صاحب نے اس خفیہ جگہ جا کر دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ پریشان ہوگئے کہ قلم وہاں سے غائب تھا۔ اس قلم کو پریذیڈنٹ صاحب نے خود چھپایا تھا اور اس قلم کا اس طرح غائب ہو جانا خود ان کے لئے بھی انتہائی حیران کن اور ناقابلِ یقین تھا۔

اسی صفحے پر ایک اور کٹنگ لگی تھی جس میں لیڈی گھوسٹ نے بتایا تھا کہ اس نے پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کے سونے کے قلم کے لئے کل جو چیلنج کیا تھا وہ اس نے پورا کر دیا ہے۔ ایک تصویر میں

بیٹ مین جیسے لباس میں ملبوس لیڈی گھوسٹ کے ہاتھ میں سونے کا وہ قلم بھی دکھایا گیا تھا جو پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کے پاس موجود تھا۔ اسی صفحے پر ایک اور خبر تھی جو لیڈی گھوسٹ کے حوالے سے ہی تھی۔ اس خبر میں لیڈی گھوسٹ نے اپنی دوسری واردات کے بارے میں اعلان کیا تھا کہ آج رات بارہ بجے وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں نقب لگائے گی اور پرائم منسٹر ہاؤس سے وہ ڈائمنڈ کا سگار باکس چوری کرے گی۔ یہ سگار باکس بھی پرائم منسٹر ہاؤس کے لئے کسی عرب شہزادے نے دیا تھا جو عرصہ دراز سے پرائم منسٹر ہاؤس کی زینت بنا ہوا تھا۔ اگلے صفحے میں لیڈی گھوسٹ نے اپنا دوسرا چیلنج بھی بغیر کسی پریشانی کے پورا کر دیا تھا۔ انتہائی حفاظت میں اور انتہائی خفیہ جگہ رکھا جانے والا ہیروں کا بنا ہوا سگار باکس بھی انتہائی حیرت انگیز طور پر چوری کر لیا گیا تھا۔ اسی طرح اگلی کٹنگز میں بھی لیڈی گھوسٹ کے حوالے سے بہت سی خبریں تھیں۔ ان خبروں میں لیڈی گھوسٹ نے انٹرنیٹ پر لیڈی گھوسٹ کے نام پر ایک ویب سائٹ بنا رکھی تھی۔ لیڈی گھوسٹ کا کہنا تھا کہ جسے بھی اس کی مدد کی ضرورت ہو وہ اس ویب سائٹ کے ذریعے اس سے رابطہ کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں بہت سے لوگوں نے لیڈی گھوسٹ کو آزمایا بھی تھا اور اس سے چوریاں بھی کروائی تھیں۔ لیڈی گھوسٹ کا ایک واضح پیغام یہ بھی تھا کہ وہ سوائے چوری کرنے کے اور کوئی کام نہیں کرتی۔ اس لئے اس کی خدمات حاصل کرنے کے لئے

وہی رابطہ کرے جو اس سے چوری کرانا چاہتا ہو چاہے وہ کوئی قیمتی چیز ہو یا کوئی بے معنی چیز۔

''حیرت ہے۔ یہ کس قسم کی چورنی ہے جو قیمتی چیزیں بھی چوری کرتی ہے اور بے معنی چیزیں بھی اور اسے جو چیز بھی چوری کرنی ہوتی ہے اس کا وہ باقاعدہ اعلان کرتی ہے اور پھر وہ اس چیز کو مقررہ وقت پر جا کر چوری بھی کر لیتی ہے''...... عمران نے ساری اخباری کٹنگز دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تو اس چورنی کا خاصہ ہے۔ وہ حیرت انگیز طور پر کام کرتی ہے اور اس نے اب تک جو چیلنج کیا ہے اسے پورا کیا ہے۔ اخبارات میں لیڈی گھوسٹ اور اس کے چوری کے کارنامے بھرے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن یہ ہے کون اور یہ سب کیوں کر رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نام سے تو وہ کسی بھوت کی ہی رشتہ دار معلوم ہوتی ہے لیکن ہمارے خیال کے مطابق یہ چورنی عام چورنی نہیں ہے۔ چوری کی واردات کے لئے یہ خاص طریقے استعمال کرتی ہے اور وہ خاص طریقے سائنسی جادو ہی ہوسکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سائنسی جادو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ سائنسی تکنیک سے کسی بھی عمارت میں نقب لگاتی ہے اور سائنسی آلات سے اس خاص چیز کو ٹریس بھی کر لیتی ہے اور

پھر وہ سائنسی طریقے سے ہی ان چیزوں کو وہاں سے غائب کرتی ہے۔ اس کی مثال بلیو ڈائمنڈ سے دی جا سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیسی مثال''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ دارلحکومت کے سب سے بڑے اور پرانے عجائب گھر سے چوری کیا گیا ہے۔ اس ڈائمنڈ کے بارے میں چونکہ لیڈی گھوسٹ نے پہلے ہی چوری کرنے کا اعلان کر دیا تھا اس لئے اس عجائب گھر اور عجائب گھر میں موجود بلیو ڈائمنڈ کو خاص اہمیت دی جا رہی تھی۔ اس ڈائمنڈ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بلیو ڈائمنڈ فرعون سوم رامسس کے تاج کا حصہ ہے جو مصر کے ایک قدیم مقبرے سے سوم رامسس کے تاج کے ساتھ دریافت ہوا تھا۔ اس مقبرے اور فرعون سوم کو دریافت کرنے کا سہرا چونکہ پاکیشیا کے ایک ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر شرجیل کے سر تھا اس لئے مصری حکومت نے پاکیشیائی ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر شرجیل کو اعزازی طور پر یہ ہیرا تحفے میں دے دیا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر شرجیل محبّ وطن تھا اس لئے اس نے یہ ہیرا پاکیشیائی حکومت کے حوالے کر دیا تھا۔ ڈاکٹر شرجیل کی خواہش پر یہ ہیرا دارالحکومت کے بڑے عجائب گھر کو دے دیا گیا تھا جسے دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے سیاح پاکیشیا آتے تھے۔

بلیو ڈائمنڈ کو عجائب گھر میں انتہائی حفاظت سے رکھا گیا تھا اور

اس ہیرے کی سیکورٹی کے لئے بھی بے حد انتظامات کئے گئے تھے۔
اس ہیرے کو ایک ہارڈ باکس میں عوام سے کافی فاصلے پر رکھا گیا تھا
تاکہ کوئی ہیرے کے ہارڈ باکس کو بھی چھو نہ سکے۔ جب لیڈی
گھوسٹ نے اس ہیرے کی چوری کا اعلان کیا تو عجائب گھر کی
سیکورٹی میں مزید اضافہ کر دیا گیا اور ہیرے کے گرد حفاظتی
انتظامات بھی انتہائی سخت کر دیئے گئے۔ لیڈی گھوسٹ نے ہیرا تین
دن میں چوری کرنے کا کہا تھا اس لئے نیشنل میوزیم کو عام و خاص
کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا گیا لیکن کل رات انتہائی ٹائٹ
سیکورٹی ہونے کے باوجود ہارڈ باکس سے ہیرا غائب تھا۔ ہارڈ باکس
سے ہیرا نکالنے کے لئے صرف ہارڈ باکس کو ریز کٹر سے کاٹا گیا تھا
جبکہ وہاں کئے گئے کسی بھی حفاظتی سسٹم کو چھیڑا تک نہیں گیا تھا۔
عام خیال یہ کیا جاتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ یا تو کوئی جادوگرنی ہے یا
پھر اس کا تعلق واقعی بھوت پریت کی دنیا سے ہے۔ جس کے لئے
حفاظتی سسٹم کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔ وہ غیبی حالت میں آتی ہے
اور اپنی مطلوبہ چیز لے کر نکل جاتی ہے۔ اس کا تاثر اس بات سے
زیادہ پڑ رہا ہے کہ اب تک جو کچھ بھی لیڈی گھوسٹ نے چوری کیا
ہے ان کی حفاظت اور ان چیزوں پر نظر رکھنے کے لئے ہر طرف
کیمرے بھی لگائے گئے تھے لیکن ان کیمروں میں بھی لیڈی گھوسٹ
کی کوئی تصویر نہیں آئی ہے۔ کیمروں میں نظر آنے والی مطلوبہ چیز
اچانک غائب ہو جاتی تھی جیسے کسی نے جادو کے زور سے اسے

غائب کیا ہو“...... جولیا نے کہا۔

”تب تو واقعی یہ کام کوئی بھوت یا اس کی سہیلی ہی کر سکتی ہے جو
خود کو لیڈی گھوسٹ کہتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”بظاہر ایسا ہی لگتا ہے لیکن ہمارا خیال یہی ہے کہ لیڈی گھوسٹ
جو بھی ہے یہ سب وہ سائنسی طریقے سے کرتی ہے۔ اب ان
کاموں کے لئے وہ کون سے سائنسی آلات استعمال کرتی ہے اس
کے بارے میں ہم کوئی اندازہ نہیں لگا سکے“...... صدیقی نے کہا۔

”کیا تم نے ان مقامات کا جائزہ لیا ہے جہاں جہاں لیڈی
گھوسٹ نے چوری کی وارداتیں کی تھیں“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ چونکہ یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دائرے میں
نہیں آتا اس لئے ہم نے میڈیا کوریج سے استفادہ حاصل کرنے
کے اور کچھ نہیں کیا ہے“...... چوہان نے کہا۔

”کسی چور کے پیچھے بھاگنا واقعی سیکرٹ سروس کے دائرہ اختیار
میں نہیں آتا لیکن یہ کام فور سٹارز تو کر سکتے ہیں“...... عمران نے
صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کر تو سکتے ہیں لیکن......“ صدیقی نے کہا اور کہتے کہتے رک
گیا۔

”کر بھی سکتے ہو اور لیکن بھی۔ یہ لیکن کیوں“...... عمران نے
حیرت سے کہا۔

”پچھلے دنوں فور سٹار سے ایک غلطی سرزد ہو گئی تھی جس کا چیف

کوعلم ہو گیا تھا اور چیف نے ہماری اس غلطی کی وجہ سے فوری طور
پر فور سٹارز ختم کر دی تھی‘‘...... صدیقی نے کہا تو عمران جو صوفے
سے کمر لگائے بیٹھا تھا صدیقی کی بات سن کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے
اسے صدیقی کی بات سن کر واقعی دھچکا لگا ہو۔

’’چیف نے فور سٹارز تنظیم ختم کر دی ہے لیکن کیوں۔ کیا غلطی
ہوئی تھی تم سے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں بتاتی ہوں‘‘...... جولیا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی
طرف دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی اسی لمحے اچانک
عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی جو سامنے میز پر ہی رکھا ہوا تھا۔
فون کی گھنٹی کی آواز سن کر سب کی نظریں عمران کے سیل فون کی
طرف اٹھ گئیں اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں سکرین کے ڈسپلے پر
پڑیں وہ سب چونک اٹھے۔ سکرین پر ایکسٹو کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو ایک گنجے سر والے اور مضبوط جسم کے مالک
ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں
کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا جس پر
لگا ہوا ایک بلب بھی سپارک کر رہا تھا۔ ادھیڑ عمر کا چہرہ بے حد بڑا
اور بلڈاگ جیسا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں مگر ان میں
بلا کی چمک تھی جو اس کی ذہانت کا غماز تھی۔

’’یس۔ کرنل اسکاٹ چیف آف سوپر ایجنسی سپیکنگ‘‘...... ادھیڑ
عمر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’گرے بول رہا ہوں چیف‘‘...... دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

گرے۔ کیا مطلب۔ تم تو پاکیشیا میں موجود تھے۔ کب آئے
پاکیشیا سے اور مجھے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی تم نے‘‘۔ کرنل
اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں غصے کا

عنصر بھی شامل تھا۔

”میں سب کچھ آپ کے پاس آ کر بتانا چاہتا ہوں چیف۔ آپ مجھے ہیڈ کوارٹر آنے کی اجازت دیں پلیز“...... گرے نے کہا۔

”کہاں ہو تم اس وقت“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”اپنے فلیٹ میں ہوں چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بیس منٹ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا“...... گرے نے کہا۔

”ٹھیک ہے آ جاؤ“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”تھینک یو چیف۔ میں بس پہنچ رہا ہوں“...... گرے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے او کے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”یہ نانسنس پاکیشیا سے کب آیا ہے اور اس نے آنے سے پہلے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی“...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سیل فون اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کر کے اس نے کالنگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”لیس چیف۔ کارٹر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کارٹر۔ کیا تم جانتے ہو کہ گرے پاکیشیا سے اسرائیل پہنچ گیا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”گرے پاکیشیا سے اسرائیل پہنچ گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی دو روز قبل تو میری اس سے بات ہوئی تھی اور وہ پاکیشیا میں ہی موجود تھا۔ پھر وہ اچانک اور اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گیا“۔ کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں نانسنس۔ تم میرے نمبر ٹو ہو۔ کیا تمہیں آنے سے پہلے گرے نے اطلاع دی تھی“...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے پوچھا۔

”نو چیف۔ مجھے تو اس نے کوئی اطلاع نہیں دی تھی“...... کارٹر نے فوراً کہا۔

”ہونہہ۔ تو پھر وہ یہاں کیوں آیا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ یہ تو گرے خود ہی بتا سکتا ہے کہ وہ واپس کیوں آیا ہے اور اس نے آنے سے پہلے مجھے یا آپ کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی“...... کارٹر نے کہا۔

”وہ مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اگر اس کی واپسی میں کوئی حماقت آمیز وجہ ہوئی تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں گا“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”لیس چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے پاس آ جاؤں۔ گرے کی اچانک اور غیر متوقع واپسی پر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے“...... کارٹر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ وہ بیس منٹ تک میرے پاس پہنچ رہا ہے تم بھی آ جاؤ“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ تھینک یو چیف۔ میں اس سے پہلے آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا“...... کارٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔ چند لمحے وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جس کا وہ پہلے سے مطالعہ کر رہا تھا۔ پندرہ منٹ کے بعد دروازے پر دستک کی آواز سن کر اس نے فائل سے سر اٹھایا۔

”یس“...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کا چہرہ دکھائی دیا جس نے گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا اور وہ کسی انگریزی فلم کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا میں اندر آ سکتا ہوں“...... نوجوان نے جو کارٹر تھا بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نوجوان پورا دروازہ کھول کر اندر آ گیا اور کرنل اسکاٹ کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر تھینکس کہتا ہوا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

”آیا نہیں ابھی گرے“...... کارٹر نے پوچھا۔

”ابھی پانچ منٹ باقی ہیں اس کے آنے میں“...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل اسکاٹ ایک بار پھر فائل پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پانچ منٹ بعد پھر دروازے پر دستک ہوئی تو کرنل اسکاٹ نے سر اٹھا لیا۔

”یس“...... کرنل اسکاٹ نے اپنے مخصوص غراہٹ بھرے انداز میں کہا تو دروازہ کھلا اور وہاں ایک اور نوجوان کا چہرہ دکھائی دیا۔

”میں اندر آ سکتا ہوں جناب“...... نوجوان نے کہا۔

”آؤ“...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا پورا دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ اس نے بھی قیمتی لباس پہن رکھا تھا لیکن وہ عام سی شکل صورت کا مالک تھا البتہ اس کی پیشانی چوڑی اور آنکھیں روشن تھیں جو اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔ اندر آ کر وہ کرنل اسکاٹ کے سامنے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل اسکاٹ اور کارٹر کو مؤدبانہ انداز میں سلام بھی کیا تھا۔

”بیٹھو“...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو نوجوان بھی تھینکس کہہ کر کارٹر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”گرے۔ تم اچانک اسرائیل کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں تو چیف نے بطور فارن ایجنٹ پاکیشیا بھیجا تھا تاکہ وہاں رہ کر اپنی جگہ بنا سکو اور پاکیشیا سے اسرائیل کے لئے اہم معلومات حاصل کر سکو“...... کارٹر نے آنے والے نوجوان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے قدرے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... گرے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر کے بچے یہ بتاؤ کہ تم اتنی جلدی واپس کیوں آئے ہو اور تم نے واپس آنے سے پہلے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی"۔ کرنل اسکاٹ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کچھ کہنے سے پہلے میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں"۔ گرے نے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"کیا دکھانا چاہتے ہو تم مجھے"...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا تو گرے نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سی تھیلی نکال کر اٹھتے ہوئے کرنل اسکاٹ کی طرف بڑھا دی۔ تھیلی کے منہ پر سیاہ رنگ کی ڈوری لگی ہوئی تھی۔

"کیا ہے یہ"...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس سے تھیلی لے لی۔

"اسے کھول کر دیکھیں"...... گرے نے بے حد مطمئن لہجے میں کہا۔ کرنل اسکاٹ غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گرے کے چہرے پر اسے غیر معمولی چمک دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ پاکیشیا میں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے کر آیا ہو۔ چند لمحے کرنل اسکاٹ اس کی جانب غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے تھیلی کے منہ پر بندھی ہوئی ڈوری کھولی اور تھیلی کو نیچے سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ پر اسے پلٹ دی۔ تھیلی سے نیلے رنگ کا ایک ہیرا نکل کر کرنل اسکاٹ کی

ہتھیلی پر آ گرا۔ ہیرا ماچس کی ایک ڈبیہ جتنا بڑا تھا۔ اس ہیرے سے نیلے رنگ کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں جس سے کمرے کی روشنی بھی نیلے رنگ کی ہو گئی تھی۔

"بلیو ڈائمنڈ۔ یہ تو بلیو ڈائمنڈ معلوم ہوتا ہے"...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کارٹر بھی حیرت سے کرنل اسکاٹ کے ہاتھ میں نیلے ہیرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"یس چیف۔ یہ بلیو ڈائمنڈ ہی ہے"...... گرے نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے یہ ہیرا کیوں دکھا رہے ہو"...... کرنل اسکاٹ نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ ہیرا دنیا کے ان چند قدیم اور نایاب ہیروں میں سے ہے چیف جس کی قیمت عالمی منڈیوں میں اربوں ڈالرز ہے"۔ گرے نے کہا۔

"کیا یہ تم پاکیشیا سے لائے ہو"...... کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ یہ ہیرا پاکیشیا کے سب سے بڑے نیشنل میوزیم میں رکھا گیا تھا اور اس ہیرے کے بارے میں کہا جا رہا تھا کہ یہ دنیا کا قدیم ترین ہیرا ہے جس کا تعلق مصر کے قدیم دور کے فرعون رامسس سوم سے ہے۔ یہ ہیرا رامسس سوم کے تاج پر لگا ہوا تھا اور اس تاج اور ہیرے کی تلاش میں پاکیشیا کے ایک ماہر آثار قدیمہ کا ہاتھ تھا اس لئے یہ ہیرا مصری حکومت نے اعزازی طور پر

اس ماہر آثار قدیمہ کو تحفے میں دے دیا تھا۔ جس نے ہیرا اپنے
پاس رکھنے کی بجائے پاکیشیا کے بڑے نیشنل میوزیم میں رکھوا دیا
تھا۔ چونکہ یہ ہیرا انتہائی قدیم اور تاریخی حیثیت کا حامل تھا اس لئے
اسے پوری دنیا کے عجائب گھر اپنے لئے حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن
پاکیشیا کسی بھی قیمت پر یہ ہیرا فروخت کرنے کے لئے رضا مند
نہیں ہو رہا تھا۔ اس ہیرے کو پاکیشیائی عجائب گھر سے کئی بار چوری
بھی کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن پاکیشیائی حکومت نے ہیرے کی
حفاظت کے لئے عجائب گھر میں خاطر خواہ انتظامات کر رکھے تھے
جس کی وجہ سے کوئی ہیرے کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا تھا۔
ہیرے کی اہمیت کا مجھے بھی اندازہ تھا اس لئے میں بھی اس ہیرے
کو دیکھنا چاہتا تھا۔ چونکہ آپ نے مجھے پاکیشیا بھیج دیا تھا۔ پاکیشیا
میں جاتے ہی میرا بریف کیس اور میرا سامان چوری ہو گیا تھا جس
میں میرا پاسپورٹ اور دوسرا سامان تھا اس لئے میں نے وقتی طور پر
ایکریمین سفارت خانے میں پناہ حاصل کر لی تھی اور کافی دنوں سے
وہیں تھا تاکہ میرے کاغذات مکمل ہو کر آئیں تو میں پاکیشیا میں
اپنی جگہ بنا کر اپنا کام شروع کر سکوں۔ چونکہ میرے پاس کرنے
کے لئے کوئی کام نہیں تھا اس لئے میں بلیو ڈائمنڈ دیکھنے کے لئے
ایک دن نیشنل میوزیم میں چلا گیا۔ بلیو ڈائمنڈ کو عجائب گھر کے ایک
الگ اور انتہائی حفاظتی مقام پر رکھا گیا تھا۔ میں نے اس ہیرے کو
دیکھا تو اسے دیکھتے ہی میرے دل میں بھی لالچ جاگ اٹھا کہ اس

قدر خوبصورت اور قیمتی ہیرا ہمارے پاس ہی ہونا چاہئے۔ میں دل
ہی دل میں اس ہیرے کو چوری کرنے کا پروگرام بنا رہا تھا لیکن
جب میں نے دیکھا کہ وہاں ہیرے کی حفاظت کے لئے انتہائی
سخت سیکورٹی انتظام کیا گیا ہے تو میں مایوس ہو گیا۔ اس سیکورٹی
حصار کی وجہ سے کسی بھی طرح یہ ممکن نہیں تھا کہ ہیرے کے قریب
بھی پہنچا جا سکے۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا۔

سفارت خانے میں مجھے اسرائیلی ایجنٹ ہونے کی وجہ سے
خاصی مراعات حاصل تھیں اور میں ایکریمین سفارت خانے میں
آزادی سے گھوم پھر سکتا تھا۔ ایک دن میں فرسٹ سیکرٹری کے
آفس سے ملحقہ کمرے میں بیٹھا تھا۔ جہاں سے مجھے فرسٹ سیکرٹری
کے ساتھ ایک آدمی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس آواز کو سن کر
مجھے ایسا لگا جیسے میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا
تھا۔ میں نے جب اندر جھانکا تو وہ شخص مجھے دکھائی دے گیا جو
فرسٹ سیکرٹری سے بات کر رہا تھا۔ وہ شخص میک اپ میں تھا لیکن
میں نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ وہ ایڈورڈ تھا جس کا تعلق
ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی زیرو نائن سے تھا۔ میں ایک کیس
کے سلسلے میں ایڈورڈ کے ساتھ کام کر چکا تھا۔ اسے وہاں دیکھ کر
مجھے حیرت ہو رہی تھی لیکن وہ چونکہ ایکریمین سفارت خانے میں تھا
اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔ البتہ میں ان کی باتیں
دھیان سے سن رہا تھا پھر جب ایڈورڈ کے منہ سے میں نے بلیو

ڈائمنڈ کا نام سنا تو میں بے اختیار چونک پڑا اور میں فوراً اٹھ کر فرسٹ سیکرٹری کے آفس کے دروازے کی سائیڈ دیوار کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تاکہ ان کی آوازیں بخوبی سن سکوں اور میں نے جب فرسٹ سیکرٹری اور ایڈورڈ کی ساری باتیں سنیں تو میں حیران رہ گیا“...... گرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا باتیں کر رہے تھے وہ“...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ایڈورڈ، فرسٹ سیکرٹری کو بتا رہا تھا کہ اس نے پاکیشیا کا ایک بے حد سیکرٹ اور اہم راز حاصل کر لیا تھا۔ اسے پاکیشیا کے راز کی ایک فائل ملی تھی جس کی اس نے اپنے پاس موجود ماسٹر گن جو کہ ایک لیزر کیمرے والے قلم جیسی تھی سے تصویریں بنا لی تھیں۔ لیزر کیمرے والا قلم جسے ماسٹر گن کہا جاتا ہے، کی یہ خاصیت ہے کہ اس میں ایک طاقتور کیمرہ لگا ہوتا ہے جس کی ساری میموری لیزر میں ہی سیف ہوتی رہتی ہے جسے ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر پرنٹر سے آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور ماسٹر گن کی ایک اور خصوصیت ہے کہ اگر اس میں ایسا ڈیٹا ہو جو انتہائی سیکرٹ ہو اور اسے دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچانا ہو تو ماسٹر گن سے لیزر کے ذریعے سارا ڈیٹا کسی بھی عام سی چیز میں آسانی سے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ جیسے اگر ماسٹر گن میں تصویری ڈیٹا ہو یا اور کوئی دوسرا مواد اور ماسٹر گن کا دشمن کے ہاتھوں میں جانے کا خطرہ ہو تو پھر ماسٹر گن سے لیزر

کے ذریعے ہی اس سارے ڈیٹا کو کسی عام سے پتھر میں بھی محفوظ کیا جا سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اس پتھر سے لیزر کے ذریعے ہی اس ڈیٹا کو اس خاص ماسٹر گن میں واپس بھی حاصل کیا جا سکتا تھا۔ ایڈورڈ کے پاس بھی ایسی ہی ماسٹر گن تھی۔ اس نے پاکیشیا کا جو راز حاصل کیا تھا وہ تصویری شکل میں اس کے پاس موجود ماسٹر گن میں تھا لیکن خفیہ تصاویر لیتے ہوئے وہ اچانک وہاں کی سیکورٹی کی نظروں میں آ گیا تھا۔ سیکورٹی نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن ایڈورڈ وہاں سے بھاگ نکلا۔ سیکورٹی ایڈورڈ کے تعاقب میں تھی اس لئے وہ بھاگتا ہوا اس نیشنل میوزیم میں پہنچ گیا جہاں بلیو ڈائمنڈ موجود تھا۔ میوزیم میں زیادہ رش نہیں تھا اور ایڈورڈ جانتا تھا کہ اگر وہ جلد یہاں سے نہ نکلا تو سیکورٹی ادارے والے نیشنل میوزیم میں پہنچ کر اسے پکڑ لیں گے اور اس کے پاس موجود ماسٹر گن سے وہ تمام تصاویر آسانی سے ان کے سامنے آ جائیں گی جس سے اس کا غیر ملکی ایجنٹ ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اس لئے احتیاط کے پیش نظر ایڈورڈ ماسٹر گن لے کر بلیو ڈائمنڈ کے قریب آ گیا اس نے انتہائی احتیاط سے ماسٹر گن سے لیزر ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کر دیا۔ چونکہ ماسٹر گن سے نکلنے والی لیزر دکھائی نہیں دیتی ہے اس لئے ایڈورڈ نے آسانی سے گن میں موجود سارا ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کر دیا تھا۔ اس نے ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کیا ہی تھا کہ پاکیشیا کی ایک ایجنسی اسے تلاش کرتی ہوئی نیشنل میوزیم پہنچ

گئی۔ ایجنسی کے افراد کو نیشنل میوزیم میں آتے دیکھ کر ایڈورڈ نے ماسٹر گن زمین پر گرا کر اس پر پاؤں رکھ کر اسے توڑ دیا اور وہاں سے ہٹ گیا۔ پاکیشیائی فورس نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ انہیں چکمہ دے کر نیشنل میوزیم سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور بھاگتا ہوا وہ ایکریمین سفارت خانے میں پہنچ گیا۔ جہاں وہ محفوظ ہو گیا تھا۔ ایکریمین فرسٹ سیکرٹری، ایڈورڈ پر برہم ہو رہا تھا کہ اگر اسے میوزیم سے بھاگ نکلنے کا موقع مل ہی گیا تھا تو اس نے ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں کیوں منتقل کیا تھا اور اگر اس نے ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کر ہی دیا تھا تو اسے ماسٹر گن توڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ جس پر ایڈورڈ کا کہنا تھا کہ نیشنل میوزیم میں جس طرح اچانک پاکیشیائی فورس داخل ہوئی تھی اس وقت اسے اپنے بچاؤ کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اگر وہ ثبوت کے ساتھ پکڑا جاتا تو اس کے لئے مشکل ہو جاتی۔ فورس کو دیکھ کر اس نے ماسٹر گن توڑی اور فورس سے بچنے کے لئے وہ عجائب گھر کے عقبی حصے کی طرف چلا گیا جہاں ایک دیوار مرمت کے لئے توڑی گئی تھی۔ اس دیوار کو ٹوٹا ہوا دیکھ کر اسے وہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا تھا اور اسے بھی اس بات کا افسوس ہو رہا تھا کہ اسے قلم نہیں توڑنا چاہئے تھا۔ وہ قلم لے کر دوبارہ نیشنل میوزیم میں آتا اور ڈائمنڈ میں ٹرانسفر کئے ہوئے ڈیٹا کو دوبارہ اس قلم میں ٹرانسفر کر کے آسانی سے لے جا سکتا تھا۔ ایڈورڈ اور فرسٹ سیکرٹری کی پریشانی اس بات کی تھی کہ ان کے

پاس ایسی دوسری ماسٹر گن نہیں تھی جس سے وہ بلیو ڈائمنڈ سے تصویری ڈیٹا واپس نکال سکتے تھے اس کے لئے انہیں ایکریمیا سے نئی ماسٹر گن منگوانی پڑے گی جس میں وقت لگ سکتا تھا''...... گرے نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ایکریمین ایجنٹ ایڈورڈ نے جو پاکیشیائی راز تصویری شکل میں حاصل کیا تھا وہ اس بلیو ڈائمنڈ میں ہے''...... کرنل اسکاٹ نے گرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ابھی تک سارا ڈیٹا اسی ڈائمنڈ میں موجود ہے۔ اسی لئے تو میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں''...... گرے نے جواب دیا۔

''لیکن وہ راز ہے کیا۔ اس کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو''۔ کارٹر نے پوچھا۔

''پاکیشیا میں ایک نیا اور جدید میزائل اسٹیشن تیار کیا جا رہا ہے جہاں پاکیشیا نئے اور انتہائی تیز رفتار میزائل لانچ کرنے جا رہا ہے اس میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا، اسرائیل سمیت کئی مخالف ممالک کو ٹارگٹ پر لے سکتا ہے۔ ان میزائلوں میں ایک ایسا میزائل بھی شامل ہے جس سے خصوصی طور پر ایکریمیا کے ان بحری بیڑوں کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے جو ایشیا کے خلیج میں موجود ہیں تاکہ اگر ان بیڑوں سے پاکیشیا کے خلاف کوئی عملی کارروائی عمل میں لائی

جانے کا پروگرام بنایا جائے تو پاکیشیا نئے اور طاقتور میزائلوں سے ان بیڑوں کو سمندر برد کر سکے اس بات کی خبر ایکریمین کو ہوگئی تھی اس لئے ایکریمیا سے اس میزائل اسٹیشن کی انفارمیشن حاصل کرنے کے لئے ایڈورڈ کو بھیجا گیا تھا جس نے اپنی تگ و دو اور ذہانت سے میزائل اسٹیشن تک رسائی حاصل کر لی تھی اور وہ میزائل اسٹیشن کے محل وقوع کی تصاویر بھی لینے میں کامیاب ہوگیا تھا''...... گرے نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو اس ڈائمنڈ میں اس میزائل اسٹیشن کی تصاویر ہیں جہاں سے پاکیشیا اسرائیل کو بھی ٹارگٹ بنا سکتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہ سب باتیں سن کر اس ڈائمنڈ کو حاصل کرنا اور بھی ضروری ہوگیا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں نیشنل میوزیم سے آخر ڈائمنڈ کیسے حاصل کروں۔ نیشنل میوزیم کی ٹائٹ سیکورٹی میرے لئے مسئلہ تھی اور اس ڈائمنڈ کی اہمیت ایکریمیا کے لئے بھی بڑھ گئی تھی۔ میں نے فرسٹ سیکرٹری اور ایڈورڈ کی باتیں سننے کے بعد خاص طور پر فرسٹ سیکرٹری کی مصروفیات پر نظر رکھنا شروع کر دی کہ وہ نیشنل میوزیم میں موجود بلیو ڈائمنڈ سے لیزر ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے اب کون سا اقدام کرے گا۔ آیا کہ وہ ایکریمیا سے ماسٹر گن منگوائے گا یا وہ نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کرنے کا فیصلہ کرے گا''...... گرے نے کہا۔

''پھر''...... کارٹر نے اس کی باتیں دلچسپی سے سنتے ہوئے پوچھا۔

''میں اسرائیلی ایجنٹ کے طور پر پاکیشیا گیا تھا اس لئے میرے پاس کچھ سائنسی آلات بھی تھے جس سے میں کسی کی بھی نگرانی کر سکتا تھا۔ میں نے ان آلات سے فرسٹ سیکرٹری کی نگرانی شروع کر دی۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ فرسٹ سیکرٹری نے نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ چوری کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس نے نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ چوری کرانے کا ٹاسک لیڈی گھوسٹ کو دینے کا فیصلہ کیا تھا''...... گرے نے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ۔ یہ لیڈی گھوسٹ کون ہے''...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر پوچھا تو گرے نے اسے پاکیشیا میں چوری کے سلسلے میں ہلچل مچانے والی لیڈی گھوسٹ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ یہ خبر ہم نے بھی اخبار میں پڑی تھی کہ کسی لیڈی گھوسٹ نے پاکیشیا کے نیشنل میوزیم سے ایک تاریخی اور قدیم ہیرا بلیو ڈائمنڈ چوری کر لیا ہے''...... کارٹر نے کہا۔

''ہاں۔ لیڈی گھوسٹ نے فرسٹ سیکرٹری سے ہیرا چار لاکھ ڈالرز میں چوری کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ جس کے لئے اس نے فرسٹ سیکرٹری سے ایک خفیہ اکاؤنٹ میں دو لاکھ ڈالرز منتقل کرانے کے لئے کہا تھا اور دو لاکھ ڈالرز اس نے ڈائمنڈ کی ڈیلوری کے

وقت مانگے تھے چونکہ فرسٹ سیکرٹری کے لئے میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا حاصل کرنا بے حد ضروری تھا اس لئے اس نے لیڈی گھوسٹ کی تمام باتیں مان لی تھیں۔ اگلے ہی دن میوزیم سے حیرت انگیز طور پر ہیرا چوری کر لیا گیا اور صبح فرسٹ سیکرٹری صاحب کو لیڈی گھوسٹ کا پیغام آ گیا کہ ہیرا اس کے پاس ہے۔ وہ معاہدے کے مطابق دو لاکھ ڈالرز اسے دے اور آ کر اس سے ہیرا لے جائے۔

اس روز اتفاق سے فرسٹ سیکرٹری کی طبیعت خراب تھی اس لئے اس نے دو لاکھ ڈالرز دے کر سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے اعتماد کے دو افراد اور ایک ڈرائیور کو لیڈی گھوسٹ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر بھیج دیا۔ چونکہ مجھے بھی اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے انہیں کہاں بلایا ہے تو میں چیف سیکورٹی آفیسر کے جانے سے پہلے ہی وہاں جا کر چھپ گیا جہاں لیڈی گھوسٹ نے انہیں بلایا تھا۔

لیڈی گھوسٹ نے انہیں رات کے وقت ایک قبرستان میں بلایا تھا۔ میں چونکہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھا اس لئے میں خفیہ جگہ سے نکل کر ٹھیک ان کی کار کے پاس آ کر چھپ گیا تھا تاکہ جیسے ہی چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھی لیڈی گھوسٹ سے بلیو ڈائمنڈ لے کر واپس آئیں تو میں انہیں وہیں ہلاک کر دوں اور بلیو ڈائمنڈ لے کر وہاں سے نکل جاؤں۔ قبرستان میں تیز بارش ہو رہی تھی۔ چیف سیکورٹی آفیسر کی کار جہاں کھڑی تھی میں اس سے کچھ

فاصلے پر ایک گھنے درخت پر چھپا ہوا تھا۔ چیف سیکورٹی آفیسر اپنے دو ساتھیوں کو لے کر بارش میں ہی قبرستان کے اندر کی طرف چلا گیا تھا۔ کار میں صرف ان کا ڈرائیور ہی موجود تھا۔ میں اسی انتظار میں تھا کہ جب تک چیف سیکورٹی آفیسر لیڈی گھوسٹ سے بلیو ڈائمنڈ لے کر نہیں آئے گا میں وہیں چھپا رہوں گا۔ ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ میں نے اندھیرے میں ایک سایہ سا کار کی طرف بڑھتے دیکھا۔ اندھیرے میں ایک لمحے کے لئے مجھے ایسا لگا جیسے کوئی لمبا اور پتلا سا بھوت کار کی طرف بڑھ رہا ہو۔ اسی لمحے بجلی چمکی تو میں نے اس بھوت کو دیکھا تو میں حیران رہ گیا۔ وہ بھوت نہیں ایک لڑکی تھی جس نے مشہور انگریزی فلم بیٹ مین کے ہیرو جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ لڑکی نے کار کے پاس پہنچ کر کھڑکی پر دستک دی تو ڈرائیور چونک پڑا اور پھر وہ خوفناک لڑکی کو دیکھ کر ڈر گیا لیکن لڑکی نے اس سے کچھ کہا تو ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے کار کی کھڑکی کا دروازہ کھول دیا اور لڑکی نے لباس کی جیب سے ایک تھیلی نکال کر ڈرائیور کو دی اور اس سے کچھ کہتی ہوئی قبرستان کی طرف بھاگ گئی۔ مجھے اس لڑکی پر بے حد حیرت ہو رہی تھی کہ وہ کون تھی اور اس نے ڈرائیور کو جو تھیلی دی تھی اس میں کیا تھا۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ ڈرائیور نے تھیلی کھول کر اس میں سے ہیرا نکالا تو کار میں ہیرے کی نیلی روشنی بھر گئی۔ ڈرائیور کے ہاتھ میں بلیو ڈائمنڈ دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ میں سوچنے لگا کہ جو لڑکی آئی

تھی وہ یقیناً لیڈی گھوسٹ تھی جس نے میوزیم سے ڈائمنڈ چوری کیا تھا اور اس نے ہیرا چیف سیکورٹی آفیسر یا اس کے کسی ساتھی کو دینے کی بجائے ڈرائیور کو کیوں دے دیا تھا۔ شاید اس نے اپنی حفاظت کے پیش نظر ہیرا ڈرائیور کو دیا تھا۔ ہیرا میری آنکھوں کے سامنے تھا اس لئے میں بھلا اب وہاں کیسے رک سکتا تھا۔ میں فوراً درخت سے اترا اور تیزی سے کار کے پاس پہنچ گیا۔ ڈرائیور مجھے پہچانتا تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور مجھ سے ہیرا چھپانے کی کوشش کی لیکن میں نے فوراً اس کی گردن دبوچ لی اور اس کے سینے میں ایک خنجر مار دیا اور پھر میں نے اس سے ہیرا اور تھیلی لے لی۔ میں نے چونکہ چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھ جانے والے افراد سے ہیرا حاصل کرتے ہی انہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا اس لئے میں وہاں پوری تیاری سے گیا تھا۔

میں نے کار کے پاس گیلی زمین پر اپنے پیروں کے نشان مٹائے اور ان نشانوں کو ویسا ہی چھوڑ دیا جو لیڈی گھوسٹ کے آنے سے بنے تھے۔ میں دوبارہ اس درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا تاکہ جب چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھی واپس آئیں تو میں انہیں بھی ہلاک کر دوں۔ ڈرائیور کو ہلاک کر کے میں نے کار کی کھڑکی کے شیشے چڑھا کر دروازے لاکڈ کر دیئے تھے۔ جب چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے دونوں ساتھی واپس آئے تو میں نے سائیلنسر لگے ایک ریوالور سے باری باری ان تینوں کو ہلاک کیا اور

وہاں سے نکل گیا۔ بلیو ڈائمنڈ چونکہ میرے قبضے میں آچکا تھا اس لئے میں بھلا وہاں کیسے رک سکتا تھا۔ میں اسے جلد سے جلد لا کر آپ کو دینا چاہتا تھا اور میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ میں آپ کو فون یا ٹرانسمیٹر پر بلیو ڈائمنڈ اور اپنی واپسی کے بارے میں بتاتا اس لئے میں خاموشی سے پاکیشیا سے میک اپ کر کے نکلا اور مختلف ممالک سے ہوتا ہوا یہاں پہنچ گیا''...... گرے نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور خاموش ہو گیا۔

''اور وہ ایڈورڈ۔ اس کا کیا ہوا۔ کیا وہ ابھی تک پاکیشیا میں ہی موجود ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ چونکہ وہ پاکیشائی فورس کی نظروں میں آچکا تھا اس لئے فرسٹ سیکرٹری نے اسے فوری طور پر ایکریمیا واپس جانے کی ہدایات کر دی تھیں۔ فرسٹ سیکرٹری نے کہا تھا کہ وہ زیرو نائن ایجنسی کے چیف سے بات کرے گا اور اس سے دوسری ماسٹر گن منگوا کر خود نیشنل میوزیم جائے گا اور وہاں سے بلیو ڈائمنڈ میں موجود میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا نکال لائے گا۔ اس نے ایڈورڈ کو اسی رات وہاں سے بھیج دیا تھا اور پھر اس نے زیرو نائن ایجنسی کے چیف سے بات کرنے کی بجائے لیڈی گھوسٹ سے رابطہ کر کے میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ ہی چوری کرانے کا ارادہ کر لیا جس کے لئے اس کا لیڈی گھوسٹ سے معاہدہ بھی ہو گیا تھا''...... گرے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تم جس طرح سے اچانک اور بغیر بتائے وہاں سے چلے آئے ہو کیا فرسٹ سیکرٹری یا پھر ایکریمین ایجنسی کو اس بات کا علم نہیں ہو جائے گا کہ ایکریمین سفارت خانے کے سیکورٹی چیف اور اس کے تین ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں تمہارا ہاتھ ہے اور ان سے بلیو ڈائمنڈ بھی تم نے حاصل کیا ہے"...... کارٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب مجھے پتہ چلا کہ لیڈی گھوسٹ نے میوزیم سے ہیرا چوری کر لیا ہے اور وہ اسی رات ہیرا فرسٹ سیکرٹری صاحب کو دینا چاہتی ہے اور فرسٹ سیکرٹری نے ہیرا حاصل کرنے کی ڈیوٹی چیف سیکورٹی آفیسر کو دے دی ہے تو میں نے فرسٹ سیکرٹری سے کہا تھا کہ مجھے میرا ٹھکانہ مل گیا ہے اور میں اب وہاں جا رہا ہوں۔ میں چونکہ عارضی طور پر وہاں رکا ہوا تھا اس لئے فرسٹ سیکرٹری کو میرے جانے پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ اب بھی یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں ابھی پاکیشیا میں ہی ہوں اور میں نے اسے اپنا کوئی رابطہ نمبر بھی نہیں دیا تھا"...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی دلیری اور عقل مندی کا کام کیا ہے۔ ایکریمین ایجنٹوں کی موجودگی میں تم نے یہ ہیرا حاصل کر کے اور یہاں لا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم ہماری ایجنسی کے انتہائی قابل اعتماد اور ذہین ایجنٹ ہو۔ گڈ شو"...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور کرنل

اسکاٹ سے اپنی تعریف سن کر گرے کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"لیکن چیف۔ ہم بلیو ڈائمنڈ میں موجود میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا چیک کیسے کریں گے۔ ماسٹر گن کا تو میں نے بھی سنا ہے لیکن یہ گن ابھی ایکریمیا کی مخصوص ایجنسیوں تک ہی محدود ہے۔ جب تک ہمارے پاس ماسٹر گن نہیں ہو گی تب تک ہم اس ہیرے سے ڈیٹا نہیں نکال سکیں گے"...... کارٹر نے کہا۔

"میں کسی نہ کسی طریقے سے ایکریمیا سے ماسٹر گن حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس ہیرے سے میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا نکال کر ہم اپنی ایک ٹیم تشکیل دیں گے جو پاکیشیا جائے گی اور جاتے ہی وہاں تیز رفتاری سے کارروائی کرتے ہوئے اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دے گی جہاں سے اسرائیل کو ٹارگٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن پھر بھی ہمیں احتیاط برتنی ہو گی"...... کارٹر نے کہا۔

"کیسی احتیاط"...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر پوچھا۔

"ایکریمیا کسی بھی صورت میں یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ اس کی کوئی بھی چیز ہم زبردستی حاصل کر لیں۔ نائن زیرو ایجنسی بے حد تیز رفتار اور انتہائی ذہین ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔ اگر ان ایجنٹوں نے تحقیقات کی تو انہیں کسی نہ کسی طرح سے یہ علم ہو جائے گا کہ بلیو ڈائمنڈ کہاں ہے اور کس طریقے سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس لئے

احتیاط کے طور پر ہمیں گرے کو واپس پاکیشیا بھیج دینا چاہئے۔ یہ پاکیشیا جا کر اسی طریقے سے اپنا کام کرتا رہے تاکہ اگر نائن زیرو کے ایجنٹ اس تک پہنچیں تو انہیں اس بات کا کوئی ثبوت نہ مل سکے کہ ایکریمین سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں اس کا ہاتھ ہے اور یہ ان سے بلیو ڈائمنڈ چھین لایا تھا۔ گرے پاکیشیا جا کر ایسے تمام ثبوت مٹا سکتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ یہ بلیو ڈائمنڈ لے کر اسرائیل پہنچ گیا تھا''...... کارٹر نے کہا۔

''یس گرے۔ کارٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا حامی ملک ایکریمیا ہی ہے اور ہم اسے کسی بھی صورت میں ناراض نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمہارا فوری طور پر پاکیشیا واپس جانا ہی اچھا ہو گا تاکہ کسی کو بھی اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ بلیو ڈائمنڈ تمہارے پاس تھا جسے تم نے اسرائیل میرے پاس پہنچایا ہے۔ پاکیشیا میں جا کر تم اسرائیل آنے کے بھی تمام ثبوت ضائع کر دینا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ میں آج ہی واپس چلا جاتا ہوں اور آپ بے فکر رہیں اگر ایکریمین نائن زیرو ایجنسی مجھ تک پہنچ بھی گئی تو وہ کبھی میرا منہ نہیں کھلوا سکے گی''...... گرے نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تمہاری یہ کامیابی بہت بڑی کامیابی ہے گرے۔ تم بھی بے فکر رہو۔ میں جلد ہی تمہاری اس کامیابی کا تمہیں بہت بڑا

انعام دوں گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''آپ کی تعریف ہی میرے لئے سب سے بڑا انعام ہے چیف''...... گرے نے مسکرا کر کہا تو جواب میں کرنل اسکاٹ بھی مسکرا دیا۔

''اب جا کر جلد سے جلد پاکیشیا پہنچنے کی تیاری کرو۔ تم جتنی جلد وہاں پہنچ جاؤ گے تمہارے لئے اتنا ہی اچھا ہو گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو گرے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کرنل اسکاٹ اور کارٹر کو سیلوٹ کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آفس سے باہر نکلتا چلا گیا۔

''کیا آپ اسے ایسے ہی جانے دیں گے''...... گرے کے جاتے ہی کارٹر نے کرنل اسکاٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ابھی جانے دو اسے۔ پاکیشیا میں ہمارا دوسرا ایجنٹ ڈائمر بھی موجود ہے۔ اسے کال کرو اور اسے گرے کی واپسی کے بارے میں بتا دو اور اسے میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ گرے کے پاکیشیا پہنچنے پر وہ اس کا خود استقبال کرے اور......'' کرنل اسکاٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا تو کارٹر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا''...... کارٹر نے کہا اور وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل اسکاٹ کو سیلوٹ کیا اور پھر وہ بھی اس کے آفس سے نکلتا چلا گیا۔ بلیو ڈائمنڈ بدستور کرنل اسکاٹ کے ہاتھوں میں تھا جسے وہ بغور اور انتہائی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"چیف کی کال ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور اس کا کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کر کے اسے کان سے لگا لیا۔

"یس چیف۔ علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع اہل و عیال سپیکنگ"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور مع اہل و عیال کا سن کر جولیا سمیت سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اس کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ اس کی اور چیف کی باتیں اس کے ساتھی بھی سن سکیں۔

"یس چیف۔ جب آپ کی کال آئی تھی تو یہاں کے در و دیواریں لرزنا شروع ہو گئی تھیں۔ در و دیوار لرزتے دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ آپ کی ہی کال ہو سکتی ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے

میں کہا۔

"فضول باتیں مت کرو اور یہ بتاؤ کہ ممبران تمہارے فلیٹ میں کیا کر رہے ہیں"...... ایکسٹو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو چیف کی بات سن کر نہ صرف ممبران بلکہ خود عمران بھی چونک پڑا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"چچ۔ چچ۔ چیف آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ممبران یہاں موجود ہیں۔ کیا آپ نے میرے فلیٹ میں مجھ پر نظر رکھنے کے لئے خفیہ کیمرے لگا رکھے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔ میں سب پر نظر رکھتا ہوں کون کس وقت کہاں ہوتا ہے اور کیا کرتا ہے مجھے سب علم ہے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے واش روم میں جا کر لائٹس آف کر کے ہی نہانا پڑے گا ورنہ......" عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں واش روم اور باتھ رومز میں نہیں جھانکتا نانسنس"۔ ایکسٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ آپ کی بات سن کر تو میرے ہوش کے طوطے ہی اُڑ گئے تھے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ سب تمہارے پاس کیوں آئے ہیں"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''جب آپ یہ جانتے ہیں کہ سب میرے فلیٹ میں موجود ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں کیونکہ آپ ہی کہتے ہیں نا کہ آپ کو ہر بات کی خبر رہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ غلط نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تم نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ۔ میں جانتا ہوں کہ وہ تم سے لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں تاکہ اس عجیب و غریب چور لڑکی کو پکڑا جا سکے جس نے پاکیشیا میں ان دنوں آفت برپا کر رکھی ہے''...... ایکسٹو نے کہا اور عمران سمیت وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کک کک۔ کمال ہے۔ آپ تو واقعی سب کچھ جانتے ہیں چیف۔ آپ واقعی وچ ڈاکٹر ہیں بلکہ افریقہ کے فادر جوشوا کی طرح پاکیشیا کے فادر ایکسٹو ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھ آئے تمام ساتھیوں کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ سب بھی اس بات سے حیران ہو رہے ہوں کہ چیف کو اس بات کا کیسے علم ہوا کہ وہ عمران کے فلیٹ میں موجود ہیں اور وہ اس سے کس سلسلے میں ملنے کے لئے آئے ہیں۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے نانسنس۔ مجھ میں اتنی عقل ہے کہ میں یہ سمجھ سکوں کہ کون کہاں ہو سکتا ہے اور ان دنوں اس کی کیا سرگرمیاں ہیں''...... ایکسٹو نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ سمجھ گیا۔ آپ فادر نہیں ہیں بلکہ میری طرح کنوارے ہی ہیں''...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

''شٹ اپ نانسنس۔ میں جینئس کی بات کر رہا ہوں''۔ ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

''مطلب آپ خود کو جینئس کہہ رہے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ ایکسٹو جینیس ہی ہے۔ کوئی شک ہے تمہیں اس میں''۔ ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

''نن نن۔ نو چیف۔ مجھے شک ہو بھی تو میں اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے ایسا کیا تو جس طرح آپ ہم پر نظر رکھتے ہیں اسی طرح آپ نے ہمارا خفیہ شکار کرنے کا بھی ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کر رکھا ہو گا۔ اگر میرے منہ سے آپ کے خلاف کچھ نکلا تو ادھر کسی خفیہ جگہ چھپی ہوئی گن سے گولی نکل کر میرے دماغ میں آ گھسے گی اور مجھے مرنے کے بعد بھی پتہ نہیں چل سکے گا کہ مجھے کس نے اور کس طرح سے گولی ماری ہے''...... عمران نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور تم نے ان سے جو بات کرنی ہے وہ کرو اور ایک گھنٹے بعد ان سب کو لے کر دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جانا۔ مجھے بھی لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں تم سب کو کچھ بتانا ہے''...... چیف نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک

پڑے۔

’’ہم عمران سے بعد میں بات کر لیں گے چیف۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم پہلے میٹنگ روم میں آ کر آپ سے بات کر لیں‘‘۔ جولیا نے اونچی آواز میں کہا۔

’’نہیں۔ ابھی میں مصروف ہوں۔ ایک گھنٹے تک دانش منزل پہنچ جانا۔ مجھے جلدی نہیں ہے‘‘...... ایکسٹو نے کہا۔

’’یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم‘‘...... جولیا نے کہا اور ایکسٹو نے رابطہ ختم کر دیا۔

’’یہ کیا۔ چیف نے مجھے کال کی تھی اور تم نے مفت میں ہی ٹانگ اڑا دی اور چیف نے تم سے بات کرتے ہی رابطہ ختم کر دیا۔ میں اسے اپنا حال دِل بتانا چاہتا تھا کہ میں کل شام کو ہی آیا ہوں اور ابھی تک مجھ پر سفر کی تھکان ہے میں دانش منزل نہیں آ سکتا چیف اپنی میٹنگ ایک دو روز کے لئے ٹال دے‘‘...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’چیف کی باتیں سن کر ایسا لگ رہا ہے جیسے اس نے بھی لیڈی گھوسٹ کی وارداتوں کا نوٹس لے لیا ہے اور اس کے پاس ضرور کوئی ایسی بات پہنچی ہے جس کا تعلق پاکیشیا کے مفاد سے ہے ورنہ چیف لیڈی گھوسٹ جیسی چور پر توجہ دے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ہاں۔ شاید‘‘...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’چیف کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم مجھے کیا بتا رہے تھے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’لیڈی گھوسٹ کی عجیب وغریب اور انوکھی وارداتوں نے ہمیں بھی اس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ ہم اس میں دلچسپی لیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آخر لیڈی گھوسٹ ہے کون اور وہ اس قدر انوکھے اور حیرت انگیز انداز میں چوریاں کیوں کر رہی ہے اور اس کے پاس آخر ایسا کون سا جادو ہے جس کے ذریعے وہ بڑے بڑے سیکورٹی انتظامات کو ڈاج دے دیتی ہے اور اپنے مطلب کی چیز حاصل کر کے کسی کی نظروں میں آئے بغیر نکل جانے میں بھی کامیاب ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ لیڈی گھوسٹ کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دائرہ اختیار سے باہر تھا اس لئے ہم بغیر چیف کی اجازت کے اس کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے اور معاملہ صرف چوریوں کی حد تک محدود تھا اس لئے ہمیں یقین تھا کہ اگر ہم نے اس سلسلے میں چیف سے بات کی تو چیف نے ہمیں اس معاملے میں کام کرنے کی اجازت ہی نہیں دینی ہے اور چیف نے چونکہ فور سٹارز کو بھی معطل کر رکھا ہے اس لئے وہ بھی اس کیس پر کام نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم سب ایک ساتھ سر جوڑ کر بیٹھ گئے تھے کہ لیڈی گھوسٹ کے معاملے کو ہم کس طرح سے ہینڈل کریں۔ جب کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو ہم نے تم سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا کہ تمہاری ریڈی میڈ کھوپڑی اس معاملے میں ہماری مدد کر

سکتی ہے اور اگر تم چاہو تو چیف سے ہمارے لئے لیڈی گھوسٹ
کے کیس پر کام کرنے کی اجازت لے سکتے ہو۔ اس لئے سب
پلان کے مطابق میرے فلیٹ میں آئے اور میں انہیں لے کر
تمہارے فلیٹ میں آ گئی''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو تم سب لیڈی گھوسٹ کو تلاش کرنا چاہتے ہو''...... عمران
نے جولیا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں صرف تمہاری شکل دیکھنے کے لئے آئے
ہیں''...... جولیا نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر عمران کو دیکھتے ہوئے طنزیہ
لہجے میں کہا۔

''پیاری ہے نا۔ دیکھ کر دل کو سکون ملا''...... عمران بھلا ایسا
کہاں تھا جو فوراً موقع کا فائدہ نہ اٹھاتا۔ اس کی بات سن کر وہ سب
ہنس پڑے۔

''نہیں۔ اتنی بھی پیاری نہیں ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر
کہا۔

''چلو۔ اتنی نہیں تو کچھ تو ہے اسی لئے تو تم اپنے بھائیوں کی
موجودگی میں بار بار میری طرف ہی دیکھ رہی ہو''...... عمران نے کہا
تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ انہیں ہنستا دیکھ کر تنویر نے منہ بنا
لیا تھا۔

''احمقوں کی باتوں پر ہنسنے والا بھی احمق ہی کہلاتا ہے''...... تنویر
نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''اور جو احمقوں کی باتیں سن کر جان بوجھ کر نہ مسکرائے اسے کیا
کہتے ہیں''...... عمران نے شرارتی لہجے میں کہا۔

''سب سے بڑا احمق''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار
جبڑے بھینچ لئے وہ جولیا کی طرف احتجاجی نظروں سے دیکھنے لگا کہ
اسے زچ کرنے کے لئے ایک عمران ہی کافی نہیں تھا کیا جو اس
نے بھی اسے رگیدنا شروع کر دیا ہے۔ جولیا کی بات پر وہ سب پھر
ہنس پڑے تھے۔

''اچھا یہ تو سمجھ میں آ گیا کہ تم سب لیڈی گھوسٹ کے لئے
یہاں اکٹھے ہوئے ہو لیکن ابھی تک تم نے یہ نہیں بتایا کہ فور سٹارز کو
کس جرم کی سزا ملی ہے جو چیف نے ان کی تنظیم ختم کر دی ہے''۔
عمران نے پوچھا۔

''ہمیشہ کے لئے نہیں۔ چیف نے ان کی تنظیم وقتی طور پر معطل
کی ہے۔ ان سے جو غلطی ہوئی ہے چیف اس کی خود انکوائری کر رہا
ہے۔ اگر ان کی غلطی میں ان کی کوتاہی ہوئی تو پھر وہ فور سٹارز
ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے اور اگر اس غلطی میں ان کا ہاتھ نہ ہوا
تو پھر وہ فور سٹارز کو دوبارہ بحال کر دیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''آخر ہوا کیا ہے''...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''چند روز پہلے چیف نے فور سٹارز کی ڈیوٹی ایک نو گو ایریا میں
لگائی تھی۔ اس ایریا میں پاکیشیا کا ایک اہم اور بڑا میزائل اسٹیشن
تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میزائل اسٹیشن کو دنیا کی نظروں اور خاص

طور پر جاسوس سیاروں سے چھپانے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ نو گو ایریا میں سپیشل ملٹری فورس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے تاکہ اس طرف کسی بھی غیر متعلق شخص کو نہ آنے دیا جائے۔ چیف نے فور سٹارز کو بھی حکم دیا تھا کہ وہ نو گو ایریا میں جا کر چیکنگ کریں کہ وہاں کوئی غیر ملکی جاسوس نہ ہو۔ جب فور سٹارز وہاں پہنچے تو ملٹری انٹیلی جنس کی فورس ایک ایسے شخص کے پیچھے بھاگ رہی تھی جسے ایک خفیہ جگہ چھپ کر میزائل اسٹیشن کی عجیب و غریب قلم جیسے کیمرے سے تصویریں بناتے چیک کیا گیا تھا۔ وہ شخص اس وقت وہاں سے نکل رہا تھا جب صدیقی اپنے ساتھیوں کے ساتھ خصوصی پاس لے کر نو گو ایریا میں پہنچا تھا۔ اس شخص نے ایک جگہ کار چھپائی ہوئی تھی۔ وہ کار میں بھاگ رہا تھا۔ صدیقی اس بھاگنے والے شخص کے پیچھے جانا چاہتا تھا لیکن چونکہ فورس کی گاڑیاں فوری طور پر اس آدمی کی کار کے پیچھے بھاگنا شروع ہو گئی تھیں اس لئے صدیقی تنگ راستہ ہونے کی وجہ سے اپنی کار فورس کی گاڑیوں کے پیچھے سے نہیں نکال سکتا تھا۔ اتفاق سے ایک جگہ صدیقی کو راستہ ملا تو وہ کار بھگانے والے کے پیچھے پہنچ گیا لیکن پھر نجانے کیسے اس کی کار کا ایک ٹائر برسٹ ہو گیا اور صدیقی بھاگنے والی کار کا تعاقب جاری نہ رکھ سکا اور اسے وہیں رکنا پڑ گیا۔ چیف کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے صدیقی سے سخت باز پرس کی اور اسے حکم دیا کہ جب تک وہ اس واقعے کی خود تحقیقات نہیں کرلے گا اس وقت تک فور سٹارز تنظیم

غیر متحرک رہے گی‘‘...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’تو کیا وہ آدمی فورس کے ہاتھوں سے بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا‘‘...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اطلاع کے مطابق اس آدمی کو نیشنل میوزیم میں جاتے دیکھا گیا تھا۔ فورس اس کے پیچھے میوزیم میں گئی تو وہ آدمی میوزیم کے ایک عقبی راستے سے نکل گیا تھا۔ جس کا تاحال پتہ نہیں چل سکا ہے کہ وہ کہاں ہے‘‘...... صدیقی نے جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ وہ شخص غیر ملکی جاسوس بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نے سیکرٹ میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنا لیں ہیں تو یہ بات پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتی ہے‘‘...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

’’اسی بات کا تو چیف کو فور سٹارز پر غصہ ہے کہ وہ شخص میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنا کر نکل گیا ہے اور فور سٹارز بھی اس تک پہنچنے کے باوجود اسے پکڑنے میں ناکام رہے تھے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’کار کا ٹائر برسٹ ہو گیا تھا تو پھر یہ میزائل اسٹیشن کی تصاویر بنانے والے کا تعاقب کیسے کر سکتے تھے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہم نے چیف کو یہی بات بتائی تھی لیکن چیف کو نجانے کس بات کا غصہ ہے وہ ہماری کوئی بھی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے‘‘...... چوہان نے کہا۔

’’غیر ملکی ایجنٹ پاکیشیا کا اتنا بڑا راز لے کر نکل گیا ہے۔ چیف

کو اس پر غصہ نہیں آئے گا تو اور کیا ہوگا۔ بہرحال شکر کرو کہ چیف
نے وقتی طور پر فور سٹارز کو معطل کیا ہے۔ اگر وہ تمہیں سیکرٹ سروس
سے ہی فارغ کر دیتا تو تم کیا کرتے''...... عمران نے کہا۔
''ہاں۔ یہ تو ہے''...... چوہان نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔
''بہرحال میں جانتا ہوں کہ اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں
ہے۔ تم اس وقت نوگو ایریا میں پہنچے تھے جب میزائل اسٹیشن کی
تصاویر بنانے والا بھاگ رہا تھا اگر تم پہلے سے وہاں ہوتے اور وہ
شخص تمہاری موجودگی میں تصویریں بنا کر وہاں سے نکل جاتا تو یہ
تمہاری کوتاہی ہوتی اور تمہاری اس کوتاہی کے بدلے میں چیف
تمہارے ڈیتھ آرڈرز بھی جاری کر سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔
''جی ہاں۔ ہم جانتے ہیں۔ میں نے تو فورس کو اس کار والے
کے پیچھے جاتے دیکھ کر ان کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی۔ اصل
صورتحال کا علم تو مجھے بھی بعد میں ہوا تھا کہ وہ شخص سیکرٹ میزائل
اسٹیشن کی تصاویر بنا کر لے جا رہا ہے ورنہ میں اسے منی میزائل گن
سے نشانہ بنا کر وہیں جہنم واصل کر دیتا''...... صدیقی نے کہا۔
''تو کیا فورس نے اس کی کار کو نشانہ بنانے کی کوشش نہیں کی
تھی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
''نہیں۔ فورس اسے زندہ پکڑنے کے لئے بھاگ رہی تھی۔ اگر
فورس کی طرف سے کار پر فائرنگ بھی کی جاتی تو میں سمجھ لیتا کہ کار
والے نے کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہے جسے فورس وہاں سے بھاگنے سے

روکنے کے لئے اسے ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ میں نے بتایا ہے نا کہ
مجھے بعد میں ان سب باتوں کو علم ہوا تھا''...... صدیقی نے جواب
دیا۔
''بہرحال مجھے یقین ہے کہ چیف کو اپنی تحقیقات سے سچائی کا
علم ہو جائے گا اور وہ جلد ہی تمہاری تنظیم بحال کر دے گا''۔ عمران
نے کہا۔
''لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ چیف کو اچانک لیڈی
گھوسٹ میں کیا دلچسپی ہو گئی ہے کہ اس نے ہمیں لیڈی گھوسٹ
کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے میٹنگ روم میں بلایا ہے''۔ خاور
نے کہا جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
''ہو سکتا ہے کہ چیف کو لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کوئی اہم
بات معلوم ہو گئی ہو یا پھر لیڈی گھوسٹ نے کچھ ایسا کر دیا ہو جس
سے پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور
وہ لیڈی گھوسٹ کو مزید چوریاں کرنے سے روکنا چاہتا ہو''۔
صالحہ نے کہا۔
''چیف اگر ہم پر نظر رکھ سکتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے ملکی
حالات کا علم نہ ہو۔ اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں اور وہ جرم کی بو
بھی دور سے سونگھ لیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چیف کو لیڈی گھوسٹ
کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے اور وہ
ہمیں لیڈی گھوسٹ کے ٹھکانے پر ریڈ کرانے کے لئے بلا رہا

ہو“......نعمانی نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ چیف اب دانش منزل کو آباد کرنا چاہتا ہے۔ ایک گھوسٹ کو لیڈی گھوسٹ ہی پسند آ سکتی ہے۔ اب اسے لیڈی گھوسٹ کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم ہوا ہے تو وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور تمہارے ذریعے لیڈی گھوسٹ کو اپنی منکوحہ بنانا چاہتا ہے۔ ہاں۔ ہاں۔ یقیناً یہی بات ہے“......عمران نے زور زور سے سر ہلاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی برے برے منہ بنانے لگے۔

”فضول باتیں مت کرو۔ ویسے ہونے کو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن اصل بات کا علم تو میٹنگ روم میں جا کر پتہ چلے گا کہ چیف کو لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کیا علم ہوا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تو کیا خیال ہے۔چلیں گھوسٹ منزل“...... جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا۔

”چیف نے ایک گھنٹے تک ہمیں وہاں آنے کے لئے کہا ہے ابھی تو آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوا ہے۔ ہم انتظار کریں گے اور اطمینان سے وہاں جائیں گے“...... جولیا نے عمران کی باقی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو باقی سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے عمران کی نظریں اب میز پر پڑے ہوئے اخبار پر جمی ہوئی تھیں۔

”تم اب کیا سوچ رہے ہو“...... جولیا نے پوچھا۔

”کچھ نہیں“......عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر

اخبار اٹھایا اور اس کے نچلے حصے میں لگی ہوئی ایک خبر دیکھنے لگا۔

”کیا تم نے اس خبر کو دیکھا ہے“......عمران نے پوچھا۔

”کون سی خبر“...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

”ایکریمین سفارت خانے کے چار افراد کو ایک مقامی قبرستان میں ہلاک کیا گیا ہے۔ جن میں سفارت خانے کا چیف سیکورٹی آفیسر اس کے دو ساتھی اور ایک ڈرائیور شامل تھے“......عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے یہ خبر سرسری انداز میں پڑھی تھی“...... جولیا نے کہا۔

”اور تم سب نے“......عمران نے ان سب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”ہم نے بھی سرسری انداز میں یہ خبر دیکھی تھی اس کی تفصیل نہیں پڑھی تھی“......سب نے جواب دیا۔

”اس خبر کو غور سے پڑھا ہوتا تو تمہیں علم ہو جاتا کہ چیف نے ہمیں میٹنگ کے لئے کیوں بلایا ہے“......عمران نے کہا تو وہ سب حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا مطلب۔ اس خبر میں ایسا کیا ہے کہ چیف نے ہمیں اس خبر کے حوالے سے میٹنگ کے لئے بلایا ہو گا“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ چار غیر ملکی ہیں اور ان چاروں کا تعلق ایکریمین سفارت خانے سے ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ان کا تعلق ایکریمیا سے ہے پھر انہیں رات کے وقت کسی قبرستان میں جانے کی کیا ضرورت تھی اور وہ بھی شہر سے دور ایک ویران علاقے میں موجود ایک قبرستان میں جہاں رات کے وقت الو بھی بولنے سے ڈرتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ان ایکریمینز کا قبرستان میں جانا واقعی حیرت کی بات ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''خبر کے مطابق یہ چاروں قبرستان پہنچے تھے اور ان کی کار قبرستان کے باہر رک گئی تھی جبکہ کار سے تین افراد اتر کر قبرستان کے سنٹر میں موجود سنگ مرمر سے بنے ہوئے ایک مزار تک گئے تھے اور ان کا ڈرائیور کار میں ہی موجود رہا تھا۔ مزار سے ان تینوں افراد کی واپسی کے قدموں کے نشان بھی ہیں۔

کار میں موجود ڈرائیور کو اس کے سینے میں خنجر مار کر ہلاک کیا گیا تھا اور کار کی کھڑکیاں بند کر کے تمام دروازے لاکڈ کر دیئے گئے تھے اور پھر جیسے ہی چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے دو ساتھی مزار سے واپس آئے انہیں کار کے پاس ہی گولیاں مار دی گئی تھیں۔ کار کے پاس ان تین افراد کے ساتھ ایک اور انسان کے قدموں کے نشان ہیں جو کسی لڑکی کی سینڈلوں کے نشان ہیں اور ایسے ہی نشان سنگ مرمر کے مزار کی دوسری طرف موجود ہیں۔

جس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی لڑکی بھی تھی جو پہلے کار کی طرف آئی تھی اور پھر ایک الگ راستے سے سنگ مرمر کے مزار کی طرف گئی تھی اور کچھ دیر وہاں رک کر وہ اسی راستے سے چلی گئی تھی جس راستے سے وہ مزار کی طرف آئی تھی۔ کار کے پاس مقامی پولیس کو ایک کارڈ بھی پڑا ہوا ملا ہے۔ جانتے ہو کہ وہ کارڈ کس کا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''جب ہم نے خبر پڑھی ہی نہیں تو ہم کیسے بتا سکتے ہیں کہ مقامی پولیس کو وہاں کس کا کارڈ ملا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ کارڈ لیڈی گھوسٹ کا ہے جس پر اس کی مخصوص لباس والی تصویر بنی ہوئی ہے''...... عمران نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ اوہ۔ تو کیا ان ایکریمینز کو لیڈی گھوسٹ نے ہلاک کیا ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''شاید''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیڈی گھوسٹ نے تو اعلان کیا تھا کہ وہ سوائے چوری کی وارداتوں کے اور کوئی کرائم نہیں کرے گی''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جو انسان چوری کرنے جیسا جرم کر سکتا ہے اس کے لئے کوئی دوسرا کرائم کرنا کیا مشکل ہو سکتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تو تمہارے خیال میں چیف اس لئے لیڈی گھوسٹ میں دلچسپی لے رہا ہے کہ اس نے چار ایکریمینز کو کیوں ہلاک کیا ہے“۔ جولیا نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں کچھ اور سوچ رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”کیا“...... جولیا نے پوچھا۔

”یہی کہ میں کیا سوچوں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹیں آ گئیں۔

”اگر لیڈی گھوسٹ نے ہی ان چاروں ایکریمینز کو قتل کیا ہے تب بھی چیف کی لیڈی گھوسٹ میں دلچسپی کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ قتل اور قاتلوں کا سراغ لگانے کے لئے تو انٹیلی جنس ہی کافی ہے پھر چیف ہم سے لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں کیا بات کرنا چاہتے ہیں“...... صالحہ نے کہا۔

”ایک ہی بات ہو سکتی ہے۔ یقیناً یہی بات ہو گی“...... عمران نے سر کو خفیف انداز میں ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ کیا بات ہو سکتی ہے تم بتاؤ“...... جولیا نے پوچھا۔

”اخبار میں موجود لیڈی گھوسٹ کی تصویر چیف کو پسند آ گئی ہو اور وہ اسے پرپوز کرنا چاہتے ہوں۔ لیڈی گھوسٹ کو پرپوز کرنے کا طریقہ انہیں سمجھ میں نہ آ رہا ہو اس لئے انہوں نے مشورے کے لئے ہم سب کو میٹنگ کے بہانے بلا لیا ہے تاکہ ہم اسے بہتر سے

بہترین انداز میں لیڈی گھوسٹ کو مسز ایکسٹو بنانے کا طریقہ بتا سکیں“...... عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”تم جب بھی سوچو گے اسی طرح حماقتوں بھری باتیں ہی سوچو گے اس کے سوا تمہیں آتا ہی کیا ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قسم لے لو اگر تمہارا بڑا بھائی سامنے نہ ہو تو میں تم سے صاف کہہ دوں کہ تم جب بھی میرے سامنے آتی ہو تو تمہیں دیکھ کر مجھے تم پر بے حد وہ آتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ کیا“...... جولیا نے پوچھا۔

”غصہ“...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ جو عمران کا پیار بھرا انداز دیکھ کر شرم سے گلنار ہو رہا تھا عمران کی بات سن کر اس کا رنگ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا ممبران بھی عمران کی بات سن کر حیران رہ گئے تھے۔

”کس بات کا غصہ آتا ہے مجھے دیکھ کر بولو۔ جواب دو“۔ جولیا نے بھڑکتے ہوئے انداز میں کہا۔

”وہ وہ“...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔ وہ یوں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے وہاں سے بھاگ جانے کا راستہ دیکھ رہا ہو۔

”رکو۔ جب تک تم مجھے بتاؤ گے نہیں کہ مجھے دیکھ کر تمہیں غصہ کیوں آتا ہے میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی۔ بتاؤ مجھے“۔

جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں کہاں جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ادھر ادھر کیوں دیکھ رہے ہو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ میں باتھ روم جانے والی جوتیاں تلاش کر رہا تھا جو میں نے یہیں کہیں رکھی تھیں۔ ان جوتیوں کو پہنے بغیر میں باتھ روم نہیں جاتا نا''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''باتیں مت بناؤ۔ میں جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو اور جلدی''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''اب میں کیا بتاؤں۔ نجانے کیوں میرے منہ سے سچ نکل گیا ہے۔ اب میں کیا کروں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ ان سب نے سن لی تھی۔

'' اب تمہارے منہ سے سچ نکل ہی گیا ہے تو بولو۔ کیوں آتا ہے مجھے دیکھ کر غصہ''...... جولیا نے اس کے الفاظ دہراتے ہوئے کہا۔

''غصہ تو غصہ ہوتا ہے کسی بھی بات پر آ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جو تمہارے دل میں ہے وہ بتاؤ۔ جلدی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دل کی بات سن کر کہیں تمہارا بھائی بھڑک نہ اٹھے''...... عمران

نے کن انکھیوں سے تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر اسے جولیا کا بھائی کہنے پر بری طرح سے سلگ اٹھا۔

''یہ نہیں بھڑکے گا۔ اگر یہ بھڑکا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی۔ تم بتاؤ مجھے کہ مجھے دیکھ کر تمہیں غصہ کیوں آتا ہے''...... جولیا کی سوئی جیسے ایک ہی بات پر اٹک گئی تھی۔

''وہ وہ''...... عمران نے کنواری لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ وہ۔ جلدی بولو۔ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے سمجھے تم''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''بب بتا دوں''...... عمران نے ان سب کی طرف اور پھر جولیا کی طرف دیکھ کر مسکین سے لہجے میں کہا۔

''بتا دیں۔ مس جولیا کی طرح ہم بھی حیران ہو رہے ہیں کہ آپ نے مس جولیا سے یہ بات کیوں کہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے اس کی سادگی پر غصہ آتا ہے۔ ساری دنیا کی عورتیں ہر وقت بنی سنوری رہتی ہیں اور میک اپ کر کے اپنے حسن کو چار چاند لگاتی رہتی ہیں اور جولیا کو تو جیسے سجنے اور سنورنے کا شوق ہی نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت وہ سب حیرت سے عمران کی شکل دیکھنے لگے۔

''کیا واقعی آپ کو مس جولیا کے نہ سجنے سنورنے پر غصہ آتا ہے''...... صالحہ نے عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ جب دیکھو یہ سادگی کا لبادہ اوڑھے رہتی ہے۔ میں بھی انسان ہوں۔ میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں اسے سجا سنورا ہوا دیکھوں اور وہ بھی اس کے بھائی کے بغیر''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔

''بات کچھ اور ہے جسے تم ٹالنے کی کوشش کر رہے ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہی بات تھی جسے تمہارے بھائی کے سامنے کہتا ہوا میں ڈر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہ تم مجھے ہر وقت جولیا کا بھائی کیوں کہتے رہتے ہو۔ آخر تمہیں مسئلہ ہے کیا''...... تنویر سے رہا نہ گیا تو اس نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جولیا ان سب کے ساتھ تمہیں اپنا بھائی ہی کہتی ہے۔ یقین نہیں تو پوچھ لو اس سے''...... عمران نے اسی طرح سے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس طرح تو یہ تمہیں بھی اپنا بھائی ہی سمجھتی ہے''...... تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ چلو آج فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اگر جولیا تم سب کے سامنے مجھے ایک بار بھی اپنا بھائی کہہ دے چاہے مذاق میں ہی سہی تو میں اپنے حق سے دستبردار ہو جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو اس

کی بات سن کر جولیا کا رنگ اُڑ گیا اور وہ پریشان نظروں سے ان سب کی طرف دیکھنے لگی۔ عمران کی بات سن کر تنویر کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی اور وہ جولیا کی جانب بڑی امید بھری نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا جیسے جولیا اس کی بات کی سب کے سامنے لاج رکھ لے گی اور مذاق میں ہی سہی عمران کو اپنا بھائی کہہ دے گی۔

''یہ تم دونوں نے کیا فضول باتیں شروع کر دی ہیں۔ چلو اٹھو سب۔ ہمیں دانش منزل پہنچنا ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جولیا کو اس طرح اٹھ کر جاتے دیکھ کر سب مسکرا دیئے تھے جبکہ تنویر کا چہرہ بجھ سا گیا تھا۔

''اب سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ ورنہ تم عمران صاحب کو جانتے ہو یہ مس جولیا کے منہ سے تمہیں ضرور اپنا بھائی کہلوا دیں گے''۔ صفدر نے تنویر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہمدردی سے کہا تو تنویر بھڑک کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''ایسا ہوا تو میں یا تو عمران کو گولی مار دوں گا یا پھر خود کو''۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور بڑے غصیلے انداز میں تیز تیز چلتا ہوا وہ بھی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر کا غصہ دیکھ کر وہ سب ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''تم سب چلو۔ میں تیار ہو کر آتا ہوں''...... عمران نے کہا تو

ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور ایک ایک کر کے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی عمران نے سیل فون اٹھایا اور بلیک زیرو کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یہ تم نے علم نجوم کب سے سیکھنا شروع کر دیا ہے کالے صفر''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''علم نجوم۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... دوسری طرف سے عمران کو نارمل انداز میں بات کرتے سن کر بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ممبران اس کے پاس نہیں ہیں ورنہ عمران اس سے اس انداز میں بات نہ کرتا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میری ہونے والی دلہن مع باراتیوں کے میرے فلیٹ میں آئی ہوئی ہے اور یہ سب لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں مجھ سے بات کرنے آئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''میں ایک نجی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر میں آپ کے فلیٹ کی طرف سے گزرا تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کل شام کو ہی واپس آ گئے تھے آپ سے میری فون پر بھی بات نہیں ہو سکی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ اس طرف سے گزر ہی رہا ہوں تو کیوں نہ آپ سے بھی سلام و دعا کرتا جاؤں۔ جب میں کار پارک کرنے کے لئے پارکنگ میں گیا تو مجھے وہاں ممبران کی کاریں دکھائی دیں۔ جس کا مطلب تھا کہ مجھ سے پہلے وہ سب آپ سے ملنے چلے

آئے ہیں اور رہی بات کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ وہ آپ سے لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں بات کرنے آئے ہیں تو اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ ان دونوں ہر طرف لیڈی گھوسٹ کے ہی چرچے ہیں اور میں نے چونکہ فور سٹارز کو وقتی طور پر معطل کر رکھا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ آپ سے اس سلسلے میں بات ضرور کریں گے اور ان کی بات یا تو فور سٹارز کی معطّلی کے سلسلے میں ہو گی یا پھر لیڈی گھوسٹ کے سلسلے میں اور اگر بات فور سٹارز کی معطّلی کے بارے میں ہوتی تو اس کے لئے جولیا خود بھی مجھ سے بات کر سکتی تھی لیکن اس نے اس سلسلے میں مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ چونکہ لیڈی گھوسٹ کا معاملہ سیکرٹ سروس کے دائرے سے باہر تھا اس لئے وہ اس سلسلے میں مجھ سے بات کرنے سے یقینی طور پر ہچکچاہٹ کا شکار ہو گی اور میری بجائے آپ سے بات کرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہو گی اس لئے وہ ممبران کے ساتھ آپ کے فلیٹ میں وارد ہو گئی ہو گی۔ اس لئے میں نے وہی بات کہہ دی''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''دانش منزل میں رہ کر کچھ زیادہ ہی دانش مند ہوتے جا رہے ہو ورنہ میں تو تمہیں صرف کالا صفر ہی سمجھتا تھا''...... عمران نے بلیک زیرو کے اندازوں کی داد دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کی صحبت کا اثر ہے جناب''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''شاباش شاباش۔ اچھے بچوں کی صحبت میں رہنا ہی دانش مندی ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ ابھی تک خود کو بچہ ہی سمجھتے ہیں''...... بلیک زیرو نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یقین نہیں تو میری اماں بی سے پوچھ لو۔ وہ تو مجھے ابھی تک دودھ پیتا بچہ ہی سمجھتی ہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''یہ تو ٹھیک ہے۔ بوڑھے ہونے کے باوجود بچے اپنے ماں باپ کے لئے بچے ہی رہتے ہیں۔ وہ ان کی نظروں میں کبھی بوڑھے ہوتے ہی نہیں ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا تم نے کس سلسلے میں سب کو کلاس اٹنڈ کرنے کے لئے بلایا ہے اور وہ بھی بغیر درسی کتب کے''...... عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''میرے پاس لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کچھ انفارمیشن ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں لیڈی گھوسٹ کے معاملے کو آفیشل طور پر اپنے ہاتھ میں لے لوں اور لیڈی گھوسٹ کی تلاش میں ممبران کو ایکٹیو کر دوں کیونکہ لیڈی گھوسٹ کے کارنامہ ضرورت سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مثلاً''...... عمران نے پوچھا۔

''نیشنل عجائب گھر سے لیڈی گھوسٹ نے جو بلیو ڈائمنڈ چوری کیا ہے اس کے بارے میں ایک عجیب و غریب خبر ملی ہے کہ وہ محض ایک تاریخی اور قدیم ہیرا نہیں تھا بلکہ اس ہیرے میں پاکیشیا کا ایک اہم راز بھی موجود تھا جسے لیڈی گھوسٹ نے چوری کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''راز۔ کیسا راز''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''نیشنل میوزیم سے میں نے ذاتی طور پر وہاں نصب کلوز سرکٹ کیمروں کی تصاویر حاصل کی ہیں۔ جن میں ایک ایسی تصویر بھی ملی ہے جس میں وہ ایجنٹ جو فور سٹارز کی موجودگی میں نو گو ایریا سے بھاگ نکلا تھا دکھائی دیتا ہے۔ اس ایجنٹ کے پاس ایک قلم جیسا عجیب و غریب آلہ تھا۔ وہ اس آلے سمیت بلیو ڈائمنڈ کے نزدیک گیا تھا اور اس نے آلے کا رخ بلیو ڈائمنڈ کی طرف کرتے ہوئے آلے کا بٹن پریس کیا تو آلے سے باریک سی شعاع نکل کر بلیو ڈائمنڈ پر پڑی تھی۔ چند لمحوں تک وہ آلے سے بلیو ڈائمنڈ پر شعاع ڈالتا رہا پھر اس نے آلہ زمین پر گرا کر اسے پیروں تلے کچل دیا تھا۔ جب تک قلم اس کے پاس تھا وہ بے حد پریشان اور گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن جب اس نے آلے سے شعاع بلیو ڈائمنڈ پر ڈال کر قلم توڑا تو وہ بے حد ہشاش بشاش اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے اس قلم کا کلوز کر کے اس کا معائنہ کیا تو مجھے علم ہوا کہ وہ قلم ماسٹر گن تھی جو ایک قلم کی شکل میں تھی۔ اس

ماسٹر گن میں طاقتور کیمرہ لگا ہوا تھا۔ اس قلم سے کسی بھی جگہ کی دور اور نزدیک سے تصاویر لی جا سکتی ہیں اور اس قلم سے لی جانے والی تصاویر ایک خاص ریز ڈیٹا کے ذریعے کسی بھی عام مگر ٹھوس چیز میں ٹرانسفر کی جا سکتی ہیں۔ اگر اس قلم کی ریز کسی عام پتھر، لکڑی کے ٹکڑے یا پھر شیشے پر بھی ڈال دی جائے تو ریز ڈیٹا سمیت ان چیزوں میں ضم ہو جاتی ہے اور اسے ان چیزوں سے نکالنے کے لئے اسی قلم کی ضرورت پڑتی ہے۔ میں نے اس قلم کے بارے میں ایک سال پہلے ایک ایکریمین سائنسی رسالے میں پڑھا تھا۔ اس کی ہیت اور اس قلم سے نکلنے والی ریز جو عام آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی کے بارے میں تفصیل سے لکھا گیا تھا۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ آدمی ضرور کوئی ایجنٹ ہے جس نے قلم کے طاقتور کیمرے سے نئے بننے والے میزائل اسٹیشن کی تصاویر حاصل کیں اور جب میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کو اس کا علم ہوا تو وہ فوراً وہاں سے فرار ہو گیا اور فورس سے بچنے کے لئے وقتی طور پر قریب موجود نیشنل میوزیم میں گھس گیا۔ اسے شاید پکڑے جانے کا اندیشہ تھا اس لئے اس نے حفاظت کے پیش نظر سارا تصویری ڈیٹا ماسٹر گن کے ذریعے بلیو ڈائمنڈ میں فیڈ کر دیا اور قلم توڑ دیا تاکہ اگر وہ پکڑا بھی جائے تو اس سے کوئی مواد حاصل نہ کیا جا سکے اور وہ بعد میں دوسری ماسٹر گن لا کر بلیو ڈائمنڈ سے ڈیٹا واپس نکال لے''۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ وہ ایجنٹ کون تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پتہ چل گیا ہے۔ اسی لئے تو میں نے ممبران کو کال کی ہے۔ تاکہ اسے ٹریس کیا جا سکے اور یہ بھی معلوم کیا جا سکے کہ لیڈی گھوسٹ کون ہے اور اس نے نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ کیوں چوری کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا پتہ چلا ہے اس ایجنٹ کے بارے میں کون ہے وہ''۔ عمران نے پوچھا۔

''وہ ایکریمین ایجنٹ ہے۔ اس کا نام ایڈورڈ ہے اور اس کا تعلق ایکریمین سیکرٹ ایجنسی زیرو نائن سے ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''زیرو نائن''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے نیشنل میوزیم سے اس کی حاصل کی ہوئی تصاویر کو ماسٹر کمپیوٹر کے سپیشل سافٹ ویئر سے چیک کیا ہے۔ وہ میک اپ میں تھا لیکن ماسٹر کمپیوٹر میں اس کی تصاویر ڈالتے ہی اس کا اصل چہرہ میرے سامنے آ گیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا ایڈورڈ ابھی تک پاکیشیا میں ہی موجود ہے''۔ عمران نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ کنفرم ہے کہ نیشنل میوزیم سے بلیو ڈائمنڈ اس ڈیٹا کے لئے ہی چوری کیا گیا ہے اور چور چونکہ

لیڈی گھوسٹ ہے اس لئے اسے تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اور کچھ''...... عمران نے پوچھا۔

''قبرستان میں ایکریمین سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھیوں کی جو لاشیں ملی ہیں ان کے ساتھ وہاں کچھ ایسے نشان ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قبرستان میں ان سے لیڈی گھوسٹ ہی ملی تھی اور شاید اسی نے ان چاروں کو ہلاک کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ تمہیں کس نے رپورٹ دی ہے کہ ان چاروں کی ہلاکت میں لیڈی گھوسٹ ملوث ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ یہاں آئیں تو میں آپ کو ساری بات بتا دوں گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ممبران تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ تم انہیں بریف کرو میں تھوڑی دیر تک وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر سیل فون آف کر دیا۔

''کون ہے یہ لیڈی گھوسٹ اور یہ پاکیشیا میں اس قدر پراسرار انداز میں چوریاں کیوں کرتی پھر رہی ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر

باتھ روم میں جا کر نہایا اور پھر وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ لباس بدل کر باہر آیا اور پھر میز سے کار اور فلیٹ کی چابیاں اٹھا کر فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ فلیٹ سے نکل کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

عمران نے سکرین پر دیکھا تو اس پر ایک نیا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کال بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ علی عمران سپیکنگ''...... عمران چونکہ الجھا ہوا تھا اس لئے اس نے سنجیدگی سے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

''کون علی عمران۔ وہ علی عمران جو خود کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتا ہے اور جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کا رنگ زرد ہوتا چلا گیا۔

پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی اپنے آفس میں بیٹھے روز مرہ کے کام میں مصروف تھے کہ اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت نوجوان لڑکی نے دروازے سے اندر جھانکا۔

''سر۔ کیا میں اندر آ سکتی ہوں''...... لڑکی نے چیف ایڈیٹر سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو انہوں نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

''ریٹا۔ آؤ۔ اندر آ جاؤ''...... ارشاد عباسی نے لڑکی کا چہرہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے پورا دروازہ کھولا اور مسکراتی ہوئی اندر آ گئی۔

''آج پھر تم نے آنے میں دیر کر دی ہے۔ پورا ایک گھنٹہ لیٹ ہو تم''...... ارشاد عباسی نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی لہجے میں کہا۔ ان کا یہ شکایتی لہجہ مصنوعی تھا جیسے انہیں اس کے لیٹ آنے پر کوئی خاص اعتراض نہ ہو۔

''سوری سر۔ آپ تو جانتے ہیں کہ میں اکیلی رہتی ہوں۔ رات چونکہ مجھے آپ کا دیا ہوا آرٹیکل لکھنا تھا اس لئے میں دیر تک کام کرتی رہی تھی۔ دیر سے سونے کی وجہ سے میری آنکھ بھی صبح دیر سے ہی کھلی تھی اس لئے آنے میں دیر ہو گئی''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر تھا۔

''ٹھیک ہے۔ بیٹھو اور بتاؤ کیا وہ آرٹیکل پورا ہوا ہے یا ابھی اس پر کوئی کام باقی ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو لڑکی شکریہ کہتے ہوئے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے لیپ ٹاپ میز پر رکھ دیا۔

''ظاہر ہے سر۔ جب دیر تک جاگتی رہی ہوں تو پھر کام پورا کر کے ہی سونا تھا''...... ریٹا نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم اپنے ہر کام میں پرفیکٹ ہو ریٹا۔ تم بے حد ذہین اور محنتی لڑکی ہو۔ اپنا ہر کام تم انتہائی ذہانت اور دلچسپی سے پورا کرتی ہو اسی لئے میں تم سے خوش ہوں اور مجھے تمہارے دیر سے آنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ میں ڈسپلن کا پابند ہوں اور جو میرے ڈسپلن کو توڑتا ہے میں اسے پسند نہیں کرتا''۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ میں جانتی ہوں اور میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ آپ میرے لئے اپنا ڈسپلن سائیڈ میں رکھ دیتے ہیں''۔ ریٹا

نے کہا تو ارشاد عباسی بے اختیار ہنس پڑے۔

''خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ تم محنتی اور ذہین لڑکی ہو اور اپنا کوئی بھی کام ادھورا نہیں چھوڑتی اس لئے میں نے تمہارے خلاف کبھی کوئی ایکشن نہیں لیا ہے۔ جس دن تم نے میرے اصولوں کے خلاف جانے اور اپنے کام سے جی چرانے کی کوشش کی تو پھر میں تمہارا بھی کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔ خیر چھوڑو۔ دکھاؤ مجھے اپنا آرٹیکل۔ جس کے لئے تم رات دیر تک جاگتی رہی ہو''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے کمپیوٹر کا ٹاپ اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر اس نے اپنا لکھا ہوا آرٹیکل اوپن کر کے اٹھ کر لیپ ٹاپ کا رخ ارشاد عباسی کی طرف کر دیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئی۔ ارشاد عباسی نے اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ میں کیا اور ریٹا کا لیپ ٹاپ اپنے قریب کر کے اس کا لکھا ہوا آرٹیکل پڑھنا شروع ہو گیا۔

''ویل ڈن۔ اس آرٹیکل میں واقعی تمہاری ذہانت اور تمہاری محنت جھلکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ تم نے سارا کام بالکل ویسے ہی کیا ہے جیسا میں چاہتا تھا۔ ویل ڈن''...... ارشاد عباسی نے اس کا لکھا ہوا سارا آرٹیکل پڑھ کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر''...... ریٹا نے مخصوص انداز میں مسکرا کر کہا۔

''میں ابھی اس کا لے آؤٹ بنا کر اس کا پرنٹ نکال لیتا ہوں۔ پروف پڑھنے کے بعد میں اس کا ماسٹر پرنٹ نکال کر پریس بھیج دوں گا تاکہ یہ صبح کے اخبار میں چھپ جائے''...... ارشاد

عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ آپ یو ایس بی فلیش لگا کر آرٹیکل کا ڈیٹا اپنے کمپیوٹر میں ٹرانسفر کر لیں تاکہ میں اپنے کمپیوٹر میں اور کوئی کام کر سکوں''...... ریٹا نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ ایک منٹ''...... ارشاد عباسی نے کہا اور اس نے اپنی میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فلیش نکال لی تاکہ اس میں وہ ریٹا کے کمپیوٹر سے اس کا لکھا ہوا آرٹیکل کاپی کر سکے۔ ابھی وہ یو ایس بی فلیش ریٹا کے کمپیوٹر میں لگا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''دیکھنا کون ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ریٹا نے رسیور کان سے لگا کر کہا۔

''میری چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی سے بات کراؤ''...... دوسری طرف سے ایک عورت کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آپ کون''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے کسی عورت کو ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں بات کرتے پہلی بار سنا ہو۔

''لیڈی گھوسٹ''...... آواز آئی اور ریٹا اس بری طرح سے اچھلی جیسے اسے سچ مچ کسی ناگن نے کاٹ لیا ہو۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی بات کراتی

ہوں''...... ریٹا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً کان سے رسیور ہٹا لیا۔

''کیا ہوا۔ کون ہے اور تم اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہو''۔ ارشاد عباسی نے ریٹا کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سس سس۔ سر وہ وہ''...... ریٹا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

''کیا وہ وہ۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہے لائن پر''...... ارشاد عباسی نے اسی انداز میں کہا۔

''لل لل۔ لیڈی گھوسٹ''...... ریٹا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ارشاد عباسی پہلے تو حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر وہ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا کہا۔ لیڈی گھوسٹ۔ وہ پراسرار چور لڑکی جس نے پاکیشیا میں ہلچل مچا رکھی ہے''...... ارشاد عباسی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''لیس سر''...... ریٹا نے کہا تو ارشاد عباسی نے جھپٹ پڑنے والے انداز میں اس سے رسیور لے لیا۔

''لیس۔ ارشاد عباسی چیف ایڈیٹر آف پاکیشیا ڈیلی نیوز''۔ ارشاد عباسی نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ سپیکنگ''...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ

کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تم۔ کیا مطلب۔ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے''...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری بات غور سے سنو ایڈیٹر''...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ نے کہا اور پھر وہ ارشاد عباسی کو کچھ بتانا شروع ہو گئی۔ اس کی باتیں سن کر ارشاد عباسی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات پھیلنا شروع ہو گئے۔ ریٹا حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ لیڈی گھوسٹ سے بات کرتے ہوئے اے سی روم ہونے کے باوجود ارشاد عباسی کے ماتھے پر پسینے کے قطرے ابھرنا شروع ہو گئے تھے جیسے لیڈی گھوسٹ اسے انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والی باتیں بتاتی جا رہی ہو۔

''کیا یہ کنفرم ہے''...... ارشاد عباسی نے کچھ دیر بعد تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اگر میری بات کا یقین نہیں تو اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھ لو''...... لیڈی گھوسٹ کی پھنکارتی ہوئی آواز آئی۔

''ہونہہ۔ یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہی ہو اور تم ہو کون۔ تم کسی کے سامنے کیوں نہیں آتی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''میں چور ہوں اور چور کبھی کسی کے سامنے نہیں آتے نانسنس۔ رہی بات کہ میں نے تمہیں فون کر کے یہ ساری انفارمیشن کیوں دی

ہے تو اس کا جواب بھی تمہیں جلد ہی مل جائے گا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کب“...... ارشاد عباسی نے کہا۔

”ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے چیف ایڈیٹر۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ میں تمہیں ہر بات کا جواب دوں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”لیکن......“ ارشاد عباسی نے کہنا چاہا۔

”لیکن ویکن چھوڑو۔ جو کہا ہے اس پر عمل کرو اور ہاں۔ تمہارے ڈیپارٹمنٹ میں ایک لڑکی ہے جس کا نام ریٹا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم سے پہلے اسی نے فون اٹھایا تھا۔ وہ ایک ذہین لڑکی ہے۔ اسے تم اپنے ساتھ لے جانا۔ وہ تمہاری بہترین معاون ثابت ہوسکتی ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو ارشاد عباسی چونک کر ریٹا کی طرف دیکھنے لگا جو بدستور اس کی طرف متوجہ تھی۔

”تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ فون ریٹا نے اٹھایا تھا اور وہ اس وقت میرے آفس میں ہی موجود ہے“...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنا نام سن کر ریٹا بھی بے اختیار چونک پڑی۔

”لیڈی گھوسٹ ہزاروں آنکھیں رکھتی ہے چیف ایڈیٹر۔ میں زمین کے نیچے چھپی ہوئی چیزیں دیکھ سکتی ہوں تو پھر میرے لئے یہ معلوم کرنا کیا مشکل ہے کہ تمہارے پاس اس وقت کون ہے۔ کہو تو میں تمہیں وہ سارا آرٹیکل پڑھ کر سنا دوں جسے ریٹا نے تحریر کیا ہے

اور جس کا تم نے ابھی مطالعہ کیا ہے“...... لیڈی گھوسٹ کی تمسخرانہ آواز سنائی دی اور ارشاد عباسی کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ پھیل گئیں اور اس نے بوکھلائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے لیڈی گھوسٹ اس کے آفس میں ہی کہیں موجود ہو۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ تم نے وہ آرٹیکل کیسے پڑھ لیا۔ کیا تم اس وقت میرے آفس میں موجود ہو“...... ارشاد عباسی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لو۔ بہرحال ان فضول باتوں کو چھوڑو۔ جو تم سے کہا ہے وہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ طوفانی خبر کسی اور نیوز پیپر ایڈیٹر کو مل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تمہارے اخبار کی وہ ویلیو نہیں رہے گی جو اس خبر کو سب سے چھاپ کر مل سکتی ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ یہ خبر تم کسی اور اخبار کو نہ دینا۔ میں ابھی جا رہا ہوں اور تمہاری بتائی ہوئی تمام باتوں پر عمل کروں گا۔ یہ خبر سب سے پہلے میرے اخبار میں ہی چھپے گی۔ ہر حال میں“...... ارشاد عباسی نے کہا۔

”گڈ شو۔ اپنے ساتھ ریٹا کو لے جانا نہ بھولنا۔ اس خبر کی صحیح کوریج اس سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا۔ تم بھی نہیں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ میں اسے ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اگر تم نے اور تمہاری ساتھی ریٹا نے میری ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل کیا اور خبر اسی طرح سے اپنے اخبار میں شائع کی جس طرح میں نے کہا ہے تو میں روز تمہیں ایسی ہی انوکھی اور حیرت انگیز خبریں دیتی رہوں گی جس سے تمہارا اخبار دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا اور پاکیشیا میں تمہارے اخبار دوسرے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں سرِ فہرست آ جائے گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اگر تم نے مجھ سے اسی طرح سے تعاون جاری رکھا تو پھر واقعی میرا اخبار پاکیشیا کا سب سے مقبول اور سب سے زیادہ پسندیدہ اخبار بن جائے گا اور میرا برسوں کا خواب پورا ہو جائے گا کہ میں پاکیشیا ڈیلی نیوز پیپر پاکیشیا کے ہر فرد کے ہاتھوں میں دیکھ سکوں''...... ارشاد عباسی نے فرطِ جذبات سے کانپتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ تم فکر نہ کرو اور ایک بات اور''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہاں ہاں کہو۔ میں سن رہا ہوں''...... ارشاد عباسی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کسی کو اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہئے کہ یہ تمام نیوز میں

یعنی لیڈی گھوسٹ تمہیں فراہم کر رہی ہوں۔ میں تمہاری سوچ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہوں۔ جس وقت مجھے پتہ چلا کہ تم نے کسی کے سامنے میرا نام لیا ہے تو پھر وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا پاکیشیا ڈیلی نیوز پیپر۔ سمجھے تم''...... لیڈی گھوسٹ نے ایک بار پھر پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا بلکہ میں خود بھی کبھی تمہارا نام اپنی زبان پر نہیں لاؤں گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یہ بات ریٹا کو بھی سمجھا دینا۔ گڈ بائے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور پھر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ رسیور میں ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن ارشاد عباسی ابھی تک حیرت سے بت بنا ہوا تھا اور اس نے ابھی تک رسیور کان سے نہیں ہٹایا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی تک رسیور سے اسے لیڈی گھوسٹ کی آواز سنائی دے رہی ہو۔

''سر''...... ریٹا نے ارشاد عباسی کو خاموش دیکھ کر پریشانی کے عالم میں کہا تو ارشاد عباسی بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے پہلے حیرت سے ریٹا کی طرف دیکھا پھر کان سے رسیور ہٹا کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

''کیا ہوا سر۔ کیا وہ واقعی لیڈی گھوسٹ تھی''...... ریٹا نے

پوچھا۔ ارشاد عباسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہاں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن اس نے آپ کو فون کیوں کیا تھا۔ کیا کہہ رہی تھی وہ آپ سے''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم اٹھو۔ تمہیں ابھی میرے ساتھ چلنا ہے''۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

''ساتھ چلنا ہے۔ لیکن کہاں''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ابھی کوئی سوال مت کرو۔ راستے میں تمہیں میں ساری بات بتا دوں گا۔ تم اپنی نوٹ بک لو اور ایک منی کیمرہ بھی ساتھ لے لو ہوسکتا ہے کہ ہمیں اس جگہ کیمرے کی بھی ضرورت پڑ جائے''۔ ارشاد عباسی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم اپنے ساتھ کسی کیمرہ مین کو لے چلتے ہیں''...... ریٹا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہاں سوائے میرے اور تمہارے کوئی نہیں جائے گا۔ تم چلو''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ کیا میں اپنا لیپ ٹاپ ساتھ لے جا سکتی ہوں''۔ ریٹا نے کہا۔

''نہیں۔ اسے یہیں رہنے دو۔ واپس آ کر لے لینا''...... ارشاد

عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ارشاد عباسی میز کے پیچھے سے نکلا اور وہ دونوں آفس سے نکلتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک کار میں شہر کی مصروف سڑکوں پر اُڑے جا رہے تھے۔ ارشاد عباسی نے ڈرائیور بھی ساتھ نہیں لیا تھا۔ وہ کار خود ڈرائیو کر رہا تھا اور ریٹا اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے بادل منڈلا رہے تھے کہ لیڈی گھوسٹ نے چیف ایڈیٹر کو کیوں فون کیا تھا اور اس نے اسے ایسی کیا بات بتائی تھی کہ چیف ایڈیٹر اسے ساتھ لے کر چل پڑا تھا۔

''سر۔ اب تو بتا دیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور لیڈی گھوسٹ نے آپ کو کیا بتایا ہے''...... ریٹا نے پوچھا۔

''ہم ہوٹل سی روز جا رہے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ہوٹل سی روز۔ سیون سٹار ہوٹل''...... ریٹا نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... ارشاد عباسی نے مختصر سے انداز میں کہا۔

''لیکن کیوں۔ ہوٹل سی روز میں کیا ہے۔ کیا ہم وہاں کسی سے ملنے جا رہے ہیں''...... ریٹا نے پوچھا۔

''ہاں''...... ارشاد عباسی نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''لیکن کس سے''...... ریٹا نے پوچھا۔

''ایک لاش سے''...... ارشاد عباسی نے کہا اور ریٹا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''لل لل۔ لاش۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر''۔ ریٹا

نے لاش کا سن کر بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ہم ہوٹل سی روز کے ایک کمرے میں ایک لاش سے ملنے جا رہے ہیں جس کے بارے میں مجھے لیڈی گھوسٹ نے بتایا ہے''...... ارشاد عباسی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ لیکن وہ کس کی لاش ہے''...... ریٹا نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک غیر ملکی ایجنٹ کی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''غیر ملکی ایجنٹ''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ اور اس لاش کے پاس ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تم سنوں گی تو تم بھی حیران رہ جاؤ گی بلکہ اس غیر ملکی ایجنٹ اور اس کے پاس موجود چیز کے بارے میں جب ہمارے اخبار میں ہیڈ لائن شائع ہو گی تو جو بھی پڑھے گا اس کے ہوش اُڑ جائیں گے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ ایسی کیا چیز ہے اس غیر ملکی ایجنٹ کے پاس''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ وہاں چل کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا''...... ارشاد عباسی نے جواب دیا۔

''یس سر۔ لیکن سر جب آپ لیڈی گھوسٹ سے بات کر رہے تھے تو آپ نے میرا بھی دو بار نام لیا تھا۔ کیا میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ آپ نے میرا نام کیوں لیا تھا''...... ریٹا نے پوچھا۔

''لیڈی گھوسٹ کا تعلق ماورائی دنیا سے معلوم ہوتا ہے ریٹا۔ اس نے کہا تھا کہ اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں اور وہ زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو بھی آسانی سے دیکھ سکتی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اسے معلوم ہے کہ تم اس وقت میرے آفس میں بیٹھی ہو اور تم نے ہی اس کی کال اٹنڈ کی تھی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ارے۔ اسے میرے بارے میں کیسے پتہ چلا اور وہ میرا نام کیسے جانتی ہے''...... ریٹا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم اور تمہیں یہ سن کر اور زیادہ شاک لگے گا کہ اس نے تمہارا لکھا ہوا آرٹیکل بھی پڑھ لیا تھا''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا اس کی طرف آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہ گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا وہ ہمارے ساتھ آفس میں موجود تھی''...... ریٹا نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ مجھے اس کا تعلق ماورائی دنیا سے معلوم ہوتا ہے جو ایک لمحے میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے اور زمین میں چھپائی ہوئی چیزیں بھی ڈھونڈ نکالتی ہے جس کی وجہ سے اس کا شہرہ ہو رہا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر اس کا تعلق ماورائی دنیا سے ہے تو پھر وہ اس طرح چوریاں کیوں کرتی پھر رہی ہے''...... ریٹا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''جو بھی ہے۔ مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ اس نے مجھ سے

وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے کارناموں کے بارے میں تمام نیوز سب سے پہلے مجھے دیا کرے گی اور وہ جو کچھ بھی کرے گی اس کے کارنامے کی تفصیل سب سے پہلے میرے ہی اخبار کی زینت بنے گی۔ اگر ایسا ہوا تو سوچو ہمارا نیوز پیپر کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا‘‘...... ارشاد عباسی نے کہا۔

’’یس سر۔ اس وقت واقعی ہر پاکیشیائی کی زبان پر لیڈی گھوسٹ کا ہی نام ہے۔ اگر اس کی چوریوں کی خبر ہمارا اخبار سب سے پہلے شائع کر دے تو لوگ دوسرے اخبارات کو چھوڑ کر ہمارا اخبار ہی حاصل کریں گے اور ہم دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے چلے جائیں گے‘‘...... ریٹا نے کہا۔

’’یہی تو میں چاہتا ہوں‘‘...... ارشاد عباسی نے کہا۔

’’لیکن سر۔ ایک بات سمجھ میں نہیں آئی‘‘...... ریٹا نے کہا۔

’’کون سی بات‘‘...... ارشاد عباسی نے کار ہوٹل سی روز کے کمپاؤنڈ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

’’لیڈی گھوسٹ نے آپ کو ہی فون کیوں کیا اور اس نے آپ کو ہی یہ آفر کیوں کی ہے کہ وہ اپنے تمام کارناموں کی خبر پہلے آپ کو ہی دیا کرے گی‘‘...... ریٹا نے ارشاد عباسی کی طرف غور سے اور قدرے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’میں نہیں جانتا اور تم میری طرف اس طرح شک بھری نظروں سے نہ دیکھو۔ میں تمہاری آنکھوں کا مفہوم سمجھ رہا ہوں۔ تم شاید یہ

سمجھ رہی ہو کہ میرا لیڈی گھوسٹ سے کوئی تعلق ہے۔ اسی لئے وہ ایسا کر رہی ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے سمجھی تم۔ اس نے مجھے ہی فون کیوں کیا ہے اس کا بھی ابھی میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے‘‘...... ارشاد عباسی نے سخت لہجے میں کہا اور پارکنگ میں لے جا کر کار روک دی۔

’’چلو آؤ‘‘...... ارشاد عباسی نے کار کا انجن بند کرتے ہوئے اور کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور کار سے باہر آ گیا۔ ریٹا بھی اپنا ہینڈ بیگ لے کر باہر آ گئی۔

’’کیا ہم ہوٹل انتظامیہ کو بتائیں گے کہ ہم کون ہیں اور یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں‘‘...... ریٹا نے پوچھا۔

’’نہیں۔ ابھی کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہاں ایک گیسٹ کو ملنے آئے ہیں جو ہوٹل کے نائنتھ فلور کے کمرہ نمبر نو سو چالیس میں ہے اور اس کا نام مارفلے ہے اور وہ نیدر لینڈ سے آیا ہے‘‘...... ارشاد عباسی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آیا اور اس نے ارشاد عباسی کو ایک ٹوکن تھما دیا اور ٹوکن کا دوسرا حصہ اس کی کار کی سکرین کے وائپر کے نیچے لگا دیا۔

’’آؤ‘‘...... ارشاد عباسی نے کہا اور وہ دونوں پارکنگ سے نکل کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل کے باہر

ایک خوش پوش دربان کھڑا تھا۔ انہیں آتے دیکھ کر اس نے انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ان کے لئے گلاس ڈور کھول دیا۔ دونوں اطمینان بھرے انداز میں ہال میں داخل ہو گئے۔

ہال میں ہر طرف انتہائی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ زمین پر خوبصورت اور دبیز قالین بچھے ہوئے تھے جن پر ان کے پاؤں دھنس دھنس جا رہے تھے۔ ہال میں خوبصورت میزیں سجی ہوئی تھیں اور دیواروں کے ساتھ گیسٹ کے بیٹھنے کے لئے قیمتی اور نفیس صوفے اور کرسیاں ایک خاص ترتیب سے لگی ہوئیں تھی جبکہ بائیں جانب ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں مہمانوں کے لئے رومز کی بکنگ کی جاتی تھی۔ کاؤنٹر پر دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن کے سامنے کمپیوٹرز رکھے ہوئے تھے اور وہ انہاکی سے ان پر کام کر رہی تھیں۔

''ایکسکیوز می پلیز''...... ارشاد عباسی نے کاؤنٹر کے پاس جا کر ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... لڑکی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ارشاد الحسن عباسی ہے اور میں ایک نیشنل کمپنی کا چیئر مین ہوں۔ نیدر لینڈ سے مسٹر مار فلے آئے ہیں جو ہوٹل کے نائنتھ فلور کے کمرہ نمبر نو سو چالیس میں موجود ہیں۔ ہم ان سے ملنا

چاہتے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ ایک منٹ پلیز۔ میں ان سے بات کر کے آپ کو بتاتی ہوں''...... کاؤنٹر گرل نے کہا تو ارشاد عباسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کہ جس کمرے کا اس نے بتایا تھا وہاں ایک لاش موجود تھی اور لاش بھلا کاؤنٹر گرل کا فون کیسے اٹنڈ کر سکتی تھی۔ لڑکی نے کمپیوٹر کے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کمرہ نمبر نو سو چالیس میں موجود مار فلے سے بات کرنے کے لئے نمبر پریس کرنے لگی۔ چند لمحوں تک اس نے رسیور کان سے لگائے رکھا پھر اس نے کریڈل پر ہاتھ مارا اور پھر ٹون آتے ہی اس نے ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔ اس نے پھر چند لمحے رسیور کان سے لگائے رکھا پھر اس نے رسیور کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

''سوری سر۔ مسٹر مار فلے کال اٹنڈ نہیں کر رہے ہیں''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''حیرت ہے۔ ابھی چند لمحے قبل تو میری ان سے سیل فون پر بات ہوئی ہے وہ تو کہہ رہے تھے کہ وہ روم میں ہی موجود ہیں۔ پھر وہ آپ کی کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہے ہیں۔ کہیں وہ باہر تو نہیں چلے گئے''...... ارشاد عباسی نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک کامیاب نیوز پیپر کا چیف ایڈیٹر تھا جو ایک وقت میں کرائم رپورٹر رہ چکا تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ وہ کس

طریقے سے کاؤنٹر گرل کو اپنے دام میں لا سکتا ہے کہ وہ انہیں بغیر مارفلے سے بات کئے اس کے روم تک جانے کی اجازت دے سکتی ہے۔

''نو سر۔ ہمارے پاس ان کے روم اور ہوٹل سے باہر جانے کی کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ اگر وہ کمرے سے یا ہوٹل سے باہر گئے ہوتے تو ہمارے پاس اس کا ریکارڈ ہوتا''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''پھر ہو سکتا ہے کہ وہ واش روم میں ہوں۔ اگر آپ کہیں تو میں ان سے سیل فون پر بات کر کے آپ کو یقین دلا دوں کہ انہوں نے خود ہمیں بلایا ہے''...... ارشاد عباسی نے جیب سے اپنا قیمتی سیل فون نکالتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو سر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ہمارے معزز گیسٹ کے معزز دوست ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نائنتھ فلور پر چلے جائیں۔ ہر فلور پر ویٹنگ روم بھی موجود ہیں۔ آپ دیکھ لیں اگر مسٹر مارفلے کمرے میں نہ ہوئے تو آپ اس فلور کے ویٹنگ روم میں ان کا ویٹ کر سکتے ہیں''۔ کاؤنٹر گرل نے خوش اخلاقی سے کہا تو ارشاد عباسی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تھینک یو۔ تھینک یو ویری مچ۔ اگر وہ روم میں نہ ہوئے تو ہم ان کا ویٹنگ روم میں انتظار کر لیں گے''...... ارشاد عباسی نے کہا اور پھر اس نے ریٹا کو اشارہ کیا اور پھر وہ دائیں طرف موجود اس

حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں لفٹیں کام کر رہی تھیں۔

لفٹ میں سوار ہو کر دونوں نائنتھ فلور پر پہنچ گئے جہاں بے شمار خوبصورت راہداریاں بنی ہوئی تھیں۔ سیون سٹار ہوٹل ہونے کی وجہ سے ان راہداریوں کو بھی قیمتی قالینوں اور سائیڈوں میں گلدانوں میں خوبصورت اور تازہ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

دونوں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک راہداری کے آخری سرے میں آئے اور ایک کمرے کے دروازے کے سامنے آ کر رک گئے۔ کمرے کے دروازے پر نو سو چالیس نمبر لکھا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ارشاد عباسی نے دائیں بائیں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ ارشاد عباسی نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی کہ دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ اس نے ہلکے سے جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

''سر۔ کیا اس طرح ہمارا اس کمرے میں گھسنا مناسب ہو گا''۔ ریٹا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کچھ نہیں ہوتا۔ اس کمرے میں ہمیں جو ملنے والا ہے اس سے ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے اور پاکیشیا کی عوام کو آج شام کے سپیشل نیوز پیپر میں ایک دھماکہ خیز اور پاکیشیا کی بہت بڑی خبر پڑھنے کو ملے گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ارشاد عباسی نے احتیاطاً ایک بار پھر راہداری میں دائیں بائیں دیکھا اور پھر وہ دروازہ کھول

کر اندر داخل ہو گیا۔ ریٹا بھی اس کے پیچھے اندر آ گئی۔ یہ ایک چھوٹی راہداری تھی جس سے گزر کر وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوئے دونوں اس برح طرح سے اچھل پڑے جیسے اچانک ان کے پیروں کے پاس زور دار دھماکے سے بم پھٹ گیا ہو۔ ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئی تھیں۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب۔ کون لیڈی گھوسٹ اور تم نے کیا کہا کہ تم اس علی عمران سے بات کرنا چاہتی ہو جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا حالانکہ لیڈی گھوسٹ کا نام اور اس کی بات سن کر اس کے دماغ میں چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئی تھیں۔

''ہاں۔ مسٹر علی عمران۔ میں تمہارے بارے میں سب جانتی ہوں کہ تم کون ہو اور کیا ہو''...... لیڈی گھوسٹ کی طنز بھری آواز سنائی دی۔

''دیکھیں محترمہ۔ آپ کے نام سے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کسی بھوت کمپنی سے بات کر رہی ہیں یا پھر آپ کا تعلق بھوتوں کی دنیا سے ہے لیکن مجھے آپ کی آواز سے لگ رہا ہے جیسے آپ کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ آپ مجھ جیسے حقیر فقیر پر اتنا بڑا الزام کیسے لگا سکتی ہیں کہ میں کون ہوں اور میری حقیقت کیا ہے''۔ عمران

نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ لیا تھا لیکن اس کے ارد گرد کوئی نہیں تھا جو اس کی باتیں سن سکے۔

"کیا یہ سب باتیں تم مجھ سے اس طرح گیلری میں کھڑے ہو کر کرو گے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ جس گیلری میں کھڑا تھا اس کے ارد گرد تو کوئی نہیں تھا لیکن دو تین افراد سیڑیاں چڑھتے ہوئے اوپر ضرور آ رہے تھے لیکن وہ مرد تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور گیلری کے کنارے پر لگے جنگلے کے پاس آ کر سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔ سڑک پر معمول کے مطابق گاڑیاں اور لوگ آ جا رہے تھے۔

"تم تو ہر طرف ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں تمہارے پاس ہی کہیں کھڑی ہوں"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو کیا تم میری حرکات کسی جادوئی آئینے میں دیکھ رہی ہو"۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بالکل۔ میرے پاس ایک جادوئی آئینہ ہے جس سے میں کسی کو بھی دیکھ سکتی ہوں"...... لیڈی گھوسٹ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ مجھے کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ اس کے کانوں میں ابھی تک لیڈی گھوسٹ کی آواز گونج رہی

تھی جس نے اسے ایکسٹو کہا تھا۔

"تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے کہا۔

"واپس اپنے فلیٹ میں چلو۔ پھر بتاتی ہوں"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اس وقت میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔ تم بعد میں بات کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے تم سے ابھی اور اسی وقت بات کرنی ہے۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر میں دوبارہ تم سے کبھی رابطہ نہیں کروں گی البتہ میں تمہارا۔ میرا مطلب ہے کہ ایکسٹو کا راز تمہارے ساتھیوں تک پہنچا دوں گی۔ اگر میں نے ایسا کر دیا تو پھر تم خود سمجھ جاؤ گے کہ میں نے جو کہا تھا وہ غلط نہیں تھا"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہی ہو"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل۔ اس میں کوئی شک والی بات نہیں ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے نارمل لہجے میں کہا۔

"ہونہہ"...... عمران غرا کر رہ گیا اسے واقعی لیڈی گھوسٹ کی بے تکی باتوں پر غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

"ہنکارہ بھرنے سے کچھ نہیں ہو گا مسٹر ایکسٹو۔ میں تمہارا سیٹ

اپ جانتی ہوں۔ اگر تمہیں میری باتوں پر اب بھی شک ہے تو چلو میں تمہیں ایک اور کلیو دے دیتی ہوں جس سے تمہیں یقین ہو جائے گا کہ میں جو کہہ رہی ہوں وہ غلط نہیں ہے۔ میں تمہیں تمہارے ڈمی ایکسٹو کے بارے میں بتاتی ہوں جسے تم بلیک زیرو کہتے ہو اور جس کا اصلی نام طاہر ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران کو واقعی اس بار اپنے پیروں تلے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ایکسٹو کا راز، جس فائل میں ہے اس کا کوڈ نائن ون ون تھری فور ڈبل ایکسٹو ہے''...... دوسری طرف سے آواز آئی اور عمران کو اپنے سر پر ہتھوڑے سے برستے ہوئے محسوس ہوئے۔

''تم کہاں ہو''...... عمران نے خود کو حیرت انگیز طور پر سنبھالتے ہوئے کہا۔

''تمہارے فلیٹ میں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران پلٹ کر اپنے فلیٹ کے دروازے کی طرف دیکھنے لگا جسے اس نے ابھی چند لمحے قبل لاک کیا تھا۔

''لیکن میں ابھی تو فلیٹ سے باہر آیا ہوں۔ اگر تم میرے فلیٹ میں تھی تو تم میرے سامنے کیوں نہیں آئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''ظاہری حالت میں تو میں اب بھی تمہارے فلیٹ میں نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود میں تمہارے قریب ہی ہوں اور تمہاری ہر حرکت دیکھ سکتی ہوں اب تم فلیٹ میں چلو۔ باقی باتیں وہیں ہوں

گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا لیڈی گھوسٹ نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سیل فون کان سے ہٹایا اور پھر وہ لیڈی گھوسٹ کا نمبر دیکھنے لگا لیکن یہ دیکھ کر وہ ایک بار پھر اچھلنے پر مجبور ہو گیا کہ کال کے ختم ہوتے ہی اس کے سیل فون کی کال رسیونگ لسٹ سے لیڈی گھوسٹ کا نمبر غائب ہو گیا تھا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود اس کا نمبر دیکھا تھا پھر سیل فون سے اس کا نمبر کیسے ڈیلیٹ ہو گیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں اب جیسے چیونٹیوں نے رینگنے کے ساتھ ساتھ کاٹنا بھی شروع کر دیا تھا۔ چند لمحے وہ وہیں کھڑا سڑک پر ادھر ادھر بھاگتی ہوئی گاڑیوں اور آتے جاتے لوگوں کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنے فلیٹ کے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے فلیٹ کے دروازے کے اوپر موجود جھری میں انگلیاں ڈال کر چابی نکالی اور پھر وہ فلیٹ کا لاک اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ فلیٹ میں داخل ہوا اسی لمحے فلیٹ کے سپیشل روم میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

سپیشل روم میں موجود فون ایکسٹو کے لئے مخصوص تھا جس پر بلیک زیرو اس سے یا وہ بلیک زیرو سے بات کرتا تھا اور ضرورت پڑنے پر عمران بطور ایکسٹو اس فون سے ممبران کو کال کر کے احکامات بھی دیتا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگایا

اور تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس کی نظریں ہر طرف گھوم رہی تھیں جیسے اسے یقین ہو کہ لیڈی گھوسٹ اس کے فلیٹ کے اندر ہی کہیں موجود ہو۔ اس نے ہر طرف دیکھ لیا لیکن اسے وہاں لیڈی گھوسٹ کہیں دکھائی نہیں دی اور نہ ہی عمران کو فلیٹ میں کسی کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ سپیشل روم میں مسلسل فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔

جب عمران نے سارے فلیٹ کا جائزہ لے لیا تو وہ تیز تیز چلتا ہوا سپیشل روم میں آیا اور سامنے تپائی پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی جانب بڑھتا چلا گیا جس کی مسلسل گھنٹی بج رہی تھی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا کیونکہ اس نمبر پر اسے سیکرٹ سروس کے ممبران کی بھی کال موصول ہو سکتی تھی۔

''لیڈی گھوسٹ بول رہی ہوں''...... رسیور سے اسی لڑکی کی آواز سنائی دی جس سے عمران نے سیل فون پر بات کی تھی۔ لیڈی گھوسٹ کی سپیشل فون پر آواز سن کر عمران کا دماغ جھنجھنا اٹھا۔

''کیا مطلب۔ کون لیڈی گھوسٹ۔ میں کسی لیڈی گھوسٹ کو نہیں جانتا''...... عمران نے کہا اور اس نے فوراً رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ واقعی لیڈی گھوسٹ سے اب پریشان ہو گیا تھا جس نے سیل فون پر اس سے ناقابلِ یقین باتیں کی تھیں اور اب وہ اسے سپیشل فون پر بھی کال کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی عمران کی اصلیت کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔

چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران پریشانی کے عالم میں فون کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ وہ فون اٹھائے یا نہیں۔ پھر اس نے سر جھٹکتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''بولو''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''کیا بولوں۔ میری آواز سن کر تو تم یوں خوفزدہ ہو گئے ہو جیسے ایک ننھا بچہ اپنی غصیلی ماں کی آواز سن کر ڈر جاتا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور طنز کا عنصر تھا۔

''تمہیں یہ نمبر کس نے دیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اگر میں تمہارا اتنا بڑا راز حاصل کر سکتی ہوں تو پھر تمہارا یہ نمبر حاصل کرنا میرے لئے کیا مشکل ہو سکتا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تم چاہتی کیا ہو''...... عمران نے سر جھٹک کر پوچھا۔

''بس میں نے فی الحال تمہیں یہی بتانے کے لئے کال کی تھی کہ مجھ سے بچ کر رہنا۔ میں تمہاری سوچ اور تمہارے خیالوں سے بھی کہیں زیادہ تیز ہوں اور یہ سمجھ لو کہ میں تمہاری ایک ایک حرکت پر نظر رکھ سکتی ہوں۔ تم کہیں بھی جاؤ کچھ بھی کرو۔ مجھے اس کا علم ہو جائے گا۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تمہارے ڈمی ایکسٹو نے

سیکرٹ سروس کے ممبران کو دانش منزل کس لئے بلایا ہے۔ وہ آفیشل طور پر ممبران کو میری تلاش میں لگانا چاہتا ہے اور وہ بھی اس بات کو بنیاد بنا کر کہ میں نے قبرستان میں چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم مجھ پر دباؤ ڈال کر یہ چاہتی ہو کہ میں ممبران کو تمہاری تلاش سے روک دوں“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”نہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا۔ ممبران کے ساتھ تم بھی مجھے تلاش کرنا شروع کر دو گے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں تمہارے پاس ہوتے ہوئے بھی تم سے کوسوں دور ہوں۔ تم کسی بھی طرح مجھ تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ کبھی یہ جان سکتے ہو کہ میں کون ہوں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”تو پھر تمہارا مجھے فون کرنے کا مقصد کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جن چار غیر ملکیوں کو قبرستان میں ہلاک کیا گیا ہے ان کی ہلاکت میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”اگر ان کی ہلاکت میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں ہے تو پھر تمہیں کیا پریشانی ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”پریشانی ہے۔ میں نے اپنا نام صرف چوری کی دنیا تک محدود رکھا ہوا ہے۔ میں قتل و غارت پسند نہیں کرتی اور ابھی تک میرے ہاتھوں کوئی قتل نہیں ہوا ہے۔ وقت آنے پر شاید ایسا ہو جائے لیکن

بہرحال میں اس سے بچنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اس لئے میں نہیں چاہتی کہ دنیا مجھے چور کی بجائے قاتل کے حوالے سے یاد کرے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ کیا چوری کرنا یا ڈاکے ڈالنا کرائم نہیں ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں تھیف تھی۔ تھیف ہوں اور تھیف بن کر ہی رہنا چاہتی ہوں اور بس“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کیا تم اس قبرستان میں گئی تھی جہاں چار ایکریمینز کا قتل ہوا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں گئی تھی“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”کیا تم نے انہیں وہاں بلایا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میری ان سے ایک ڈیل ہوئی تھی۔ اس ڈیل کو پورا کرنے کے لئے میں نے ہی انہیں اس قبرستان میں بلایا تھا لیکن جب میں ان سے ملی تھی اس وقت تک وہ چاروں زندہ تھے“۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمہارے جانے کے بعد انہیں ہلاک کیا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ وہاں تیز بارش ہو رہی تھی اس لئے میں زیادہ دیر وہاں رک نہیں سکتی تھی۔ میری ڈیل پوری ہو گئی تھی اس

لئے میں نے ان کی چیز انہیں دی اور ان سے اپنا معاوضہ لیا اور وہاں سے نکل گئی تھی“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”تو کیا تم نے ان چاروں کے علاوہ وہاں کسی اور کو نہیں دیکھا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ اگر دیکھا ہوتا تو میں اسے کسی بھی صورت میں ان ایکریمیز کو ہلاک نہ کرنے دیتی“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم میرے جس راز کا ذکر کر رہی ہو یہ راز تمہیں کہاں سے ملا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ایکسٹو کے راز کی بات کر رہے ہو“...... لیڈی گھوسٹ نے پوچھا۔

”ہاں“...... عمران نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

”دانش منزل جاؤ گے تو تمہیں خود پتہ چل جائے گا کہ مجھے یہ راز کیسے ملا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم دانش منزل کے بارے میں بھی جانتی ہو“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ ایکسٹو کا راز دانش منزل کے سٹرانگ روم میں تھا اس لئے مجھے وہاں مجبوراً جانا ہی پڑا تھا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ کیا ایکسٹو کی فائل تمہارے پاس ہے“...... عمران نے غرا کر پوچھا۔

”اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ دانش منزل جاؤ گے تو تمہیں پتہ

چلا جائے گا کہ ایکسٹو کے راز کی فائل وہاں موجود ہے یا نہیں۔ اگر وہاں تمہیں وہ فائل نہ ملی تو سمجھ لینا کہ وہ فائل لیڈی گھوسٹ کے پاس ہو گی“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا اور عمران کو اپنے دماغ میں ایک بار پھر زہریلی چیونٹیوں کے کاٹنے کا احساس ہوا۔

”تم ہو کہاں اس وقت“...... عمران نے غرا کر پوچھا۔

”کیوں تم ملنا چاہتے ہو مجھ سے“...... لیڈی گھوسٹ نے زہریلے انداز میں ہنس کر کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔

”سوری۔ یہ فیصلہ میں خود کروں گی کہ مجھے تم سے ملنا ہے یا نہیں اور ابھی تک میں نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ میں تمہارے سامنے آؤں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر جبڑے بھینچ لئے۔

”تمہارا اصلی نام کیا ہے“...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”ابھی نہیں بتا سکتی“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کیوں نہیں بتا سکتی“...... عمران نے کہا۔

”میری مرضی“...... لیڈی گھوسٹ نے جیسے اٹھلا کر کہا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ لیڈی گھوسٹ اس کے خیالوں سے بھی کہیں تیز تھی۔

”اچھا ایک بات بتاؤ“...... عمران نے کہا۔

’’پوچھو‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’قبرستان میں جن ایکریمینز کو قتل کیا گیا ہے۔ ان سے تمہاری کیا ڈیل ہوئی تھی‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’سوری۔ یہ سیکرٹ ہے اور میں اپنا سیکرٹ کسی کو نہیں بتاتی‘‘۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’اچھا۔ یہ تو بتا سکتی ہو نا کہ نیشنل میوزیم سے جو بلیو ڈائمنڈ چوری ہوا ہے وہ تم نے ہی کیا ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ اس کا اقرار میں اخبارات میں کر چکی ہوں۔ یہ میرا ہی کارنامہ ہے‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’کیا تم جانتی ہو کہ پاکیشیا کے لئے اس ڈائمنڈ کی کیا حیثیت تھی‘‘...... عمران نے ایک بار پھر غرا کر کہا۔

’’وہ ایک تاریخی اور قدیم ہیرا تھا جس کا تعلق فرعونوں سے تھا۔ قدیم اور تاریخی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی مالیت بھی لاکھوں کروڑوں ڈالرز میں تھی۔ بس اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے اس ڈائمنڈ کی حقیقت‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’نہیں۔ اس ہیرے میں کچھ اور بھی تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہیرے میں کچھ اور بھی تھا۔ میں سمجھی نہیں‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’ہونہہ۔ میں تمہیں یہ سب نہیں بتا سکتا۔ اچھا کیا تم جانتی ہو کہ وہ ہیرا اس وقت کہاں ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں جانتی ہوں‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

’’کہاں ہے۔ بتاؤ مجھے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اس قاتل کے پاس جس نے سفارت خانے کے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران نے غصے اور بے بسی سے آنکھیں بھینچ لیں۔

’’تو تم نہیں بتانا چاہتی‘‘...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’بتا تو دیا ہے۔ ہیرا اگر ان ایکریمینز کے پاس سے نہیں ملا ہے تو پھر اسے قاتل ہی لے گیا ہے اور ان افراد کا قتل شاید اس نے ہیرے کے لئے ہی کیا ہو‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

’’تو کیا تم جانتی ہو قاتل کون ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں جانتی ہوں اسے۔ میں نے اسے اپنی کوششوں سے ڈھونڈ نکالا ہے‘‘...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

’’اور ظاہر ہے تم مجھے اس کے بارے میں بھی کچھ بتانے کی بجائے سوری سے کام چلانا پسند کرو گی‘‘...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

’’نہیں۔ میں سوری نہیں کروں گی۔ اس کے بارے میں آج شام کو بذریعہ اخبار تمہیں پتہ چل جائے گا۔ میں نے ایک اخبار

کے چیف ایڈیٹر کو اس کے بارے میں ساری رپورٹ دے دی ہے۔ البتہ ایک بات تھی جس کے لئے میں پریشان تھی اور اسی لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کس بات کے لئے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا بتانا چاہتی ہو تم مجھے بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں''۔ عمران نے پوچھا۔

''یہ کہ جس نے چاروں ایکریمیز کو ہلاک کیا تھا وہ ان سے بلیو ڈائمنڈ چھین کر لے گیا تھا اور اس نے فوری طور پر بلیو ڈائمنڈ اسرائیل پہنچا دیا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران اچھل پڑا۔

''اسرائیل''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس وقت بلیو ڈائمنڈ اسرائیل میں سوپر ایجنسی کے کرنل اسکاٹ کی تحویل میں ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

''اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اگر بلیو ڈائمنڈ اسرائیلی سوپر ایجنسی کے پاس پہنچ چکا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا اس وقت شدید خطرے میں ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا خطرے میں۔ کیا مطلب۔ ایک ہیرے کی وجہ سے پاکیشیا کو اسرائیل سے کیا خطرات ہو سکتے ہیں''...... لیڈی گھوسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی بلیو ڈائمنڈ کی اہمیت سے ناواقف ہو۔

''اس بلیو ڈائمنڈ میں پاکیشیا کا ایک اہم راز ہے۔ اگر وہ راز اسرائیل کے سامنے عیاں ہوگیا تو اسرائیل فوری طور پر پاکیشیا کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے اپنے ایجنٹ یہاں بھیج دے گا اور اگر اسرائیلی ایجنٹ یہاں پہنچ گئے تو وہ اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے کے لئے پاکیشیا میں قیامت برپا کر دیں گے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بلیو ڈائمنڈ میں ایسا کون سا راز ہوسکتا ہے کہ اسرائیلی ایجنٹ پاکیشیا میں آ کر طوفان برپا کر سکیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بلیو ڈائمنڈ پاکیشیا کے نیشنل میوزیم کی بجائے کہیں اور ہوتا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے مجھے ساری بات تمہیں بتانی ہی پڑے گی''۔ عمران نے غرا کر کہا اور پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کو پاکیشیا میں بننے والے نئے میزائل اسٹیشن کے بارے میں اور زیرو نائن ایجنسی کے ایکریمین ایجنٹ کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی جس نے میزائل اسٹیشن کی ماسٹر گن سے تصاویر لی تھیں اور پھر اس نے پکڑے جانے کے ڈر سے ماسٹر گن سے ریز ڈیٹا بلیو ڈائمنڈ میں

منتقل کر دیا تھا اور وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو کیا واقعی ایکریمین ایجنٹ نے ریز گن سے پاکیشیائی میزائل اسٹیشن کی تصاویر بلیو ڈائمنڈ میں منتقل کی تھیں''...... لیڈی گھوسٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں تم سے بار بار بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ مجھے اس ڈائمنڈ سے زیادہ اس میں موجود ان تصاویر کی فکر ہے جو اگر کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گئی تو وہ اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے پوری فورس لے کر پاکیشیا پہنچ جائے گا اور پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑے گا''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ مجھ سے کیا ہو گیا میں نے تو اس ہیرے کو ایک عام ہیرا سمجھ کر چوری کیا تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اس ہیرے میں پاکیشیا کا ایک اہم اور قیمتی راز بھی ہو سکتا ہے۔ اب میں سمجھ گئی کہ فرسٹ سیکرٹری نے میوزیم سے ہیرا چرانے کے بدلے مجھے اتنی بڑی رقم کیوں ادا کی تھی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''فرسٹ سیکرٹری۔ کون فرسٹ سیکرٹری۔ اوہ کہیں یہ کام تم سے ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری جان اڈام نے تو نہیں کرایا''...... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ تم نے مجھے اس ہیرے کی حقیقت کے بارے میں بتایا ہے اس لئے میں اب تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔ مجھے اس

ہیرے کی چوری کے لئے ایکریمین سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری جان اڈام نے ہی ہائر کیا تھا اور میں نے ہیرا چوری کر کے انہیں اسی قبرستان میں بلایا تھا۔ فرسٹ سیکرٹری جان اڈام ہیرا لینے خود آنا چاہتا تھا لیکن اس کی طبیعت خراب تھی اس لئے اس نے مجھ سے ہیرے کے حصول کے لئے اپنے چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھ دو افراد کو بھیج دیا تھا۔ میں نے معاہدے کے تحت جان اڈام سے بات کر کے ہیرا ان کے حوالے کر دیا تھا لیکن وہاں ایک اور شخص بھی موجود تھا جس کا تعلق اسرائیل سے تھا اور وہ اسرائیلی سوپر ایجنسی کا ایجنٹ تھا۔ اسے شاید کسی طریقے سے معلوم ہو گیا تھا کہ میں نے ایکریمین سفارت خانے کے افراد کو ہیرا دینے کے لئے اس قبرستان میں بلایا ہے۔ وہ ہمارے آنے سے پہلے ہی وہاں آ کر چھپ گیا تھا اور جب میں نے ہیرا احتیاطاً کار کے ڈرائیور کے حوالے کیا تو اسرائیلی ایجنٹ نے اسے ہلاک کر کے اس سے ہیرا حاصل کر لیا اور پھر وہ ایک بار پھر چھپ کر بیٹھ گیا پھر جیسے ہی چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے ساتھی مجھ سے ملنے کے بعد کار کے پاس واپس آئے تو اس نے ان کو بھی ہلاک کر دیا اور وہاں سے نکل گیا اور وہ ادھر ادھر چھپنے کی بجائے فوری طور پر اسرائیل جانے کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ اس وقت تو مجھے ان سب باتوں کا علم نہیں ہوا لیکن اگلے دن اخبارات میں جب میں نے ایکریمین چیف سیکورٹی آفیسر اور اس کے تین ساتھیوں کی ہلاکت کا سنا تو میں

حیران رہ گئی۔ میں فوری طور پر جائے واردات پر گئی اور پھر میں نے وہاں جا کر تحقیقات کیں تو مجھے جائے حادثہ سے کچھ فاصلے پر موجود ایک برگد کے درخت کے پاس ایک کارڈ پڑا ہوا ملا تھا۔ اس کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک سانپ بنا ہوا تھا اور کارڈ پر گرے ہولڈنگ کا نام اور اسرائیل کے تل ابیب کے ایک علاقے کا ایڈریس لکھا ہوا تھا۔ میں اسرائیلی کارڈ دیکھ کر بے حد حیران ہوئی اور جب میں نے اس کارڈ کے حوالے سے معلومات حاصل کی تو مجھے علم ہو گیا کہ یہ کارڈ اسرائیلی سوپر ایجنسی کے ایجنٹ گرے ہولڈنگ کا تھا جو اسرائیل سے پاکیشیا میں خصوصی طور پر فارن ایجنٹ بن کر آیا تھا اور اس کے کچھ کاغذات مس ہو گئے تھے اس لئے اس نے اسرائیل کی درخواست پر کچھ عرصہ کے لئے پاکیشیا میں موجود ایکریمین سفارت خانے میں پناہ حاصل کر لی تھی۔ جس روز فرسٹ سیکرٹری جان اڈام نے مجھ سے ہیرا لینے کے لئے اپنے آدمیوں کو قبرستان بھیجا تھا اسی روز سے گرے ہولڈنگ بھی سفارت خانے سے چلا گیا تھا۔ میں نے اپنے ذرائع سے جب اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اسرائیل پہنچ چکا ہے۔ اسرائیل میں اس کی ایک گرل فرینڈ تھی۔ گرے ہولڈنگ اپنی گرل فرینڈ جس کا نام ازابیلا تھا سے کچھ نہیں چھپاتا تھا۔ اس نے ازابیلا کو بتا دیا تھا کہ وہ وقتی طور پر پاکیشیا سے اسرائیل آیا ہے اور اس نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہوا

ایک قیمتی ہیرا اپنے چیف کرنل اسکاٹ کو دیا ہے۔ کرنل اسکاٹ نے اس سے ہیرا لے کر اسے فوری طور پر پاکیشیا واپس جانے کے احکامات دیئے تھے اور وہ واپسی سے پہلے اپنی گرل فرینڈ ازابیلا سے مل کر پاکیشیا کے لئے روانہ ہو گیا تھا"...... لیڈی گھوسٹ نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اس قدر قیمتی اور اہم راز اسرائیل پہنچ گیا ہے۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے لیڈی گھوسٹ۔ اگر تم میوزیم سے ہیرا چوری نہ کرتی تو یہ سب نہ ہوتا۔ اب مجھے اس ہیرے کو اسرائیل سے واپس لانے کے لئے نجانے کیا کیا کرنا پڑے گا"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"مجھے ان سب باتوں کا علم نہیں تھا اور یہ بات مجھے تم سے ہی معلوم ہوئی ہے کہ ہیرے میں پاکیشیا کا اہم راز بھی تھا ورنہ میں ہیرا کبھی چوری نہ کرتی۔ میں چوریاں ضرور کرتی ہوں لیکن میں تم سے زیادہ اپنے ملک پاکیشیا سے محبت کرتی ہوں"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ اچھی حب الوطنی ہے کہ اپنے ہی ملک کے راز چوری کر کے پاکیشیا کے دشمنوں تک پہنچا رہی ہو"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے نا کہ مجھے اس راز کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا"...... لیڈی گھوسٹ نے غرا کر کہا۔

”تم نے جس طریقے سے یہ سب معلوم کیا ہے کیا اس کے لئے تم نے باقاعدہ اپنا نیٹ ورک بنایا ہوا ہے کیونکہ تم نے مجھے جو معلومات دی ہیں وہ بغیر کسی نیٹ ورک کے حاصل کرنا ممکن ہی نہیں ہے“...... عمران نے کہا۔

”میرا کوئی نیٹ ورک نہیں ہے بس میرے کچھ ایسے ذرائع ہیں کہ میں اپنے لئے کوئی بھی معلومات حاصل کر سکتی ہوں“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”تم کہہ رہی ہو کہ اسرائیلی ایجنٹ گرے ہولڈنگ، سوپر ایجنسی کے چیف کرنل اسکاٹ کو بلیو ڈائمنڈ دے کر واپس پاکیشیا آ گیا ہے۔ اگر تمہیں اس کی واپسی کا علم ہے تو پھر تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ وہ اس وقت کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں میں جانتی ہوں“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”تو بتاؤ۔ کہاں ہے وہ“...... عمران نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

”عالم بالا میں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں“۔ عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

”تو میں کون سا تم سے مذاق کر رہی ہوں۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ گرے ہولڈنگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے کرنل اسکاٹ کے حکم سے ہی ہلاک کیا گیا ہے۔ اب تم سمجھ سکتے ہو کہ کرنل

اسکاٹ کے کہنے پر اسے کون ہلاک کر سکتا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”ظاہر ہے یہاں سوپر ایجنسی کا کوئی اور ایجنٹ بھی ہو گا جس سے یہ کام لیا گیا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”کیا اس ایجنٹ کے بارے میں بتا سکتی ہو جس نے گرے ہولڈنگ کو ہلاک کیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی گرے ہولڈنگ کو ہلاک کر کے جا چکا تھا اور اس نے وہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا“۔ لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ سارا معاملہ الجھ کر رہ گیا ہے۔ اب میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کس طرف توجہ دوں۔ تم پر یا پھر اسرائیل میں موجود بلیو ڈائمنڈ پر“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مجھ پر توجہ دینے کی بجائے تم بلیو ڈائمنڈ پر توجہ دو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ میں یہیں ہوں کہیں بھاگی نہیں جا رہی اور نہ میرا بھاگنے کا ارادہ ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”تمہارے پاس ایکسٹو کا راز ہے مجھے اس کی فکر ہے۔ اگر تم نے یہ راز فاش کر دیا تو میرا سارا سیٹ اپ ختم ہو جائے گا“۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

”ایسا تو ہو گا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران بری طرح

سے اچھل پڑا۔

''ایسا تو ہو گا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ راز فاش کرو گی''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے یہ راز فاش کرنے کے لئے ہی تو حاصل کیا ہے۔ بہت جلد تمہارے ایک ایک ساتھی کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ تم ہی ایکسٹو ہو''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو عمران نے ایک مرتبہ پھر غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچ لئے۔

''اگر ایسا ہوا تو میں تمہیں پاتال سے بھی کھینچ نکالوں گا لیڈی گھوسٹ اور پھر تمہارا کیا انجام ہو گا اس کے بارے میں تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی''...... عمران نے پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''مجھے اپنی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں نے تم سے انتقام لینا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''انتقام۔ کیسا انتقام''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تم نے میرے ایک عزیز کا راز فاش کیا تھا جو پاکیشیا سے محبت کرتا تھا اور پاکیشیا سے کرائم کا خاتمہ کر دینا چاہتا تھا لیکن تم نے اسے کام کرنے سے روک دیا اور اسے بے نقاب کر کے پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔ میں تم سے اپنے اس عزیز کا انتقام لوں گی اور میرا انتقام یہی ہے کہ میں تمہیں تمہارے سارے ساتھیوں کے سامنے بے نقاب کر دوں''...... لیڈی گھوسٹ نے ایک بار پھر پھنکارتے ہوئے کہا۔

''کس عزیز کی بات کر رہی ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وقت آنے پر تمہیں اس کا بھی پتہ چل جائے گا لیکن یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ میں تمہارا ایکسٹو کا راز کسی کے سامنے آشکار نہیں کروں گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تو پھر تم اپنی زندگی کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دو لیڈی گھوسٹ۔ اس سے پہلے کہ تم میرا راز کسی کے سامنے آشکار کرو۔ میں تمہیں جہنم واصل کر دوں گا''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارا یہ چیلنج منظور ہے۔ میں تمہیں ایک ہفتے کا وقت دیتی ہوں۔ ایک ہفتے تک تم میرے خلاف جو کچھ کر سکتے ہو کر لو اور مجھ تک پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ ایک ہفتے تک تمہارا ایکسٹو کا راز، راز ہی رہے گا لیکن اگر تم ایک ہفتے تک مجھ تک نہ پہنچ سکے یا میرے بارے میں تم کچھ بھی معلوم نہ کر سکے تو پھر میں آزاد ہوں گی اور تمہاری اصلیت کسی اور کے سامنے تو نہیں تمہاری سیکرٹ سروس کی ساری ٹیم کے سامنے ضرور آشکار کروں گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تمہارا یہ چیلنج تمہارے لئے موت کا پھندہ بن جائے گا لیڈی گھوسٹ''...... عمران نے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا تو لیڈی گھوسٹ بے اختیار ہنس دی۔ اس کی ہنسی میں بھی ناگنوں کی سی کاٹ تھی۔

”ٹھیک ہے اور کوئی بات کرنی ہے تم نے یا میں فون بند کر دوں“...... عمران نے پوچھا۔

”کر دو۔ تمہیں جو بتانا تھا میں نے بتا دیا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”مجھے اگر تم سے بات کرنی ہو تو میں کیسے کر سکتا ہوں“۔ عمران نے پوچھا۔

”میں ہر وقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ ہوں۔ جب میں دیکھوں گی کہ تمہیں میری ضرورت ہے اور تمہیں مجھ سے بات کرنی ہے تو میں خود ہی تم سے رابطہ کر لوں گی“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”اچھا جاتے جاتے یہ بات تو بتا دو کہ سیل فون پر جب تمہاری کال ختم ہوئی تھی تو میرے سیل فون کے کال رسیونگ آپشن سے تمہارا نمبر کیوں غائب ہو گیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”میں نے کیا تھا۔ میں اپنا کوئی ثبوت نہیں چھوڑتی“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”مطلب یہ کہ تم سارے کام سائنسی نظام سے کر رہی ہو“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ سچ ہے اور میں آج کی سائنس کی دنیا کی کوئین ہوں۔ میں نے ایسی چیزیں ایجاد کر رکھی ہیں کہ کوئی میری مرضی کے بغیر میری گرد کو بھی نہیں چھو سکتا ہے۔ اگر تمہیں کسی طرح

میرے سیل فون کا نمبر معلوم بھی ہو جائے اور تم جدید ٹریکر کی مدد سے میرا کھوج لگانا چاہو تو وہ بھی تمہارے لئے ممکن نہیں ہو گا۔ تم مجھ تک کبھی نہیں پہنچ سکو گے جبکہ میں تمہارے پاس کبھی بھی اور کہیں بھی پہنچ سکتی ہوں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”خود پر اتنا غرور اچھا نہیں ہوتا لیڈی گھوسٹ۔ غرور کرنے والوں کا سر ہمیشہ نیچا ہی ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے کوئی غرور نہیں کیا اور نہ میں غرور کے لفظ سے آشنا ہوں۔ میں وہ کہتی ہوں جو کر سکتی ہوں اور بس۔ اب تم میری ان باتوں کو کسی بھی نام سے منسوب کرو۔ میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کیا تم مجھ سے واقعی نہیں مل سکتی۔ اصل میں مجھے تمہاری آواز بے حد سریلی لگ رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے دور کہیں کسی مندر کی مہین گھنٹیاں بج کر میرے کانوں میں رس گھول رہی ہوں۔ تمہاری آواز ہی اتنی سندر ہے تو پھر تم خود کتنی سندر ہو گی“۔ عمران نے کہا۔

”بس بس۔ یہ حماقت انگیز باتیں تم جولیانا فٹز واٹر تک ہی محدود رکھو۔ میں تمہاری ان چکنی چپڑی باتوں میں آنے والی نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے یہ سب باتیں پسند ہیں۔ بائے“...... لیڈی گھوسٹ نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور بات کرتا لیڈی گھوسٹ نے رابطہ ختم کر دیا اور عمران نے چیونگم چبانے

والے انداز میں منہ چلاتے ہوئے کان سے رسیور ہٹایا اور اسے یوں گھورنا شروع ہو گیا جیسے اگر وہ رسیور کو اسی طرح گھورتا رہے گا تو اس میں سے لیڈی گھوسٹ نکل کر اس کے سامنے آ جائے گی۔

"کوئی بات نہیں کالی بھتنی۔ تم خود پر جتنا اترا سکتی ہو اترا لو۔ آج نہیں تو کل تمہیں میرے سامنے آنا ہی پڑے گا اور اس کے لئے میں نے تمہیں مجبور نہ کر دیا تو میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نہیں"...... عمران نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز چلتا ہوا سپیشل روم سے اور پھر فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے گہرے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور اس کے دماغ میں بدستور لیڈی گھوسٹ کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنی سرخ رنگ کی سپورٹس کار میں انتہائی برق رفتاری سے دانش منزل کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔

ان کے سامنے ایک لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کا سر تن سے جدا تھا اور فرش پر ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ کمرے میں خون کی بو پھیلی ہوئی تھی۔

ریٹا نے خون اور سر کٹی لاش دیکھ کر دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا تھا۔ خون کی بو سے اسے ابکائیاں آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ارشاد عباسی بھی سر کٹی لاش دیکھ کر دہل گیا تھا۔ لاش ایک طرف جبکہ اس کا کٹا ہوا سر دوسری طرف پڑا ہوا تھا۔

"اسے کس قدر بے رحمی سے ہلاک کیا گیا ہے"...... ارشاد عباسی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس سر۔ مجھ سے تو اس کمرے کا منظر نہیں دیکھا جا رہا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر چلی جاؤں"...... ریٹا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ اپنا دل مضبوط کرو اور آگے بڑھو۔ اس لاش کے پاس۔

جو پیکٹ ہے وہ ہمیں ہر حال میں حاصل کرنا ہے۔ اگر پولیس آ گئی تو وہ پیکٹ ان کے ہاتھ لگ جائے گا اور ہم اس کا کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے''...... ارشاد عباسی نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن سر......'' ریٹا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نو ریٹا۔ نو آرگومنٹس۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو''...... ارشاد عباسی نے سخت لہجے میں کہا تو ریٹا پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''تت تت۔ تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس سرکٹی لاش کے پاس جاؤں''...... ریٹا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ تمہارے پاس کیمرہ ہے۔ پہلے کیمرے سے یہاں کی تصاویر اتارو۔ ہر جگہ کی اور ہر کونے کی تاکہ ہمارے پاس پروف رہے کہ ہم نے لاش اسی حال میں یہاں دیکھی تھی۔ جب تم تمام تصاویر اتار لو گی تو میں آگے جا کر لاش کی تلاشی لوں گا اور اس کی کمر سے چپکے ہوئے اس پیکٹ کو اتار لوں گا جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا آپ میں سرکٹی لاش کے پاس جانے کا حوصلہ ہے''...... ریٹا نے کہا۔

''میں اس سے بھی کہیں خوفناک لاشیں دیکھ چکا ہوں۔ کٹی پھٹی اور جلی ہوئی لاشیں دیکھنے کا منظر اس لاش کو دیکھنے سے کہیں بھیانک اور روح فرسا ہوتا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''لیکن مجھ میں تو اس لاش کی طرف دیکھنے کا بھی حوصلہ نہیں ہو رہا ہے''...... ریٹا نے کہا۔

''ہو جائے گا۔ خود کو کنٹرول کرو اور بے دھڑک ہو کر کام کرو۔ خود کو کنٹرول کر لو گی تو تمہارے اندر خود ہی ہمت اور حوصلہ آ جائے گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یس سر۔ میں کوشش کرتی ہوں''...... ریٹا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے ہینڈ بیگ سے منی مگر انتہائی طاقتور کیمرہ نکالا اور اس سے لاش اور کمرے کے مختلف حصوں کی تصاویر بنانے لگی۔ اس کی خوف سے جان نکلی جا رہی تھی لیکن ارشاد عباسی کی ہمت دیکھ کر اس میں کچھ دلیری آ گئی تھی اور اس نے خود اعتمادی سے لاش کی مختلف زاویوں سے تصاویر لینا شروع کر دی تھیں۔

''میں نے تمام تصاویر اتار لی ہیں''...... ریٹا نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب میں لاش کے پاس جاتا ہوں اور اس کی تلاشی لیتا ہوں۔ تم دروازے کا خیال رکھنا تاکہ کوئی اندر نہ آ جائے''۔ ارشاد عباسی نے کہا اور وہ فرش پر بکھرے ہوئے خون سے اپنے پیر بچاتا ہوا لاش کی طرف بڑھنے لگا۔ لاش کے نزدیک پہنچ کر اس نے لاش کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دیا۔ اس کی جیبیں خالی تھیں۔ لاش چونکہ سیدھی پڑی ہوئی تھی اس لئے ارشاد عباسی نے لاش کو گھما کر الٹا کیا اور اس کی کمر سے قمیض ہٹا دی۔ جیسے ہی اس نے لاش کی قمیض ہٹائی اسے لاش کی کمر پر سکن کلر کا ایک پیکٹ

چپکا ہوا دکھائی دیا۔ ارشاد عباسی کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے اس نے لاش کی کمر سے چپکا ہوا پیکٹ اتارنا شروع کر دیا۔ پیکٹ اتار کر وہ خون سے بچتا ہوا سائیڈ میں آ گیا۔

''یہ کیا ہے''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس لاش کے غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا ثبوت''...... ارشاد عباسی نے جواب دیا۔ وہ پیکٹ پر لگی ہوئی سیل کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جو مضبوطی سے بند تھی۔

''غیر ملکی ایجنٹ''...... ریٹا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہ اسرائیلی ایجنٹ ہے جس کے بارے میں لیڈی گھوسٹ نے مجھے بتایا تھا۔ اس پیکٹ میں وہ تمام کاغذات ہیں جو اس کے ایجنٹ ہونے کا ثبوت ہیں۔ اس کے علاوہ لیڈی گھوسٹ نے بتایا تھا کہ اس کی کمر پر جو پیکٹ چپکا ہوا ہے اس میں کچھ ایسی تصاویر بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ہی قبرستان میں سفارت خانے کے چار اہلکاروں کو ہلاک کیا تھا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''یہ سب چھوڑیں۔ یہ بتائیں کہ کیا اس آدمی کو لیڈی گھوسٹ نے ہلاک کیا ہے''...... ریٹا نے پوچھا۔

''نہیں۔ لیڈی گھوسٹ نے اس کی ہلاکت کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ اس نے مجھے اتنا ہی بتایا تھا کہ اس ہوٹل کے کمرے میں ایک لاش ہے جس کا تعلق اسرائیل سے ہے اور اس کی کمر پر

ایک پیکٹ چپکا ہوا ہے جس میں موجود کاغذات سے اس ایجنٹ کی اصلیت ظاہر ہو سکتی ہے اور لیڈی گھوسٹ نے اسی پیکٹ میں ایکریمین سفارت خانے کے چار اہلکاروں کی ہلاکت کے ثبوت بھی رکھ دیئے ہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''لیکن اس نے ایسا کیوں کیا ہے اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسرائیلی ایجنٹ ہے اور اسی نے چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا''۔ ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ اس نے نہیں بتایا البتہ اس نے یہ ضرور کہا تھا کہ وہ مجھے اس لاش تک اس لئے پہنچا رہی ہے تاکہ اس کے پاس موجود ثبوت حاصل کر کے میں اپنے اخبارات میں شائع کر سکوں اور اس پر ایکریمینز کے قتل کا جو الزام ہے وہ ختم ہو جائے کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق وہ محض ایک چور ہے قاتل نہیں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ تو اس نے یہ سب کچھ خود پر سے قتل کا الزام ہٹانے کے لئے کیا ہے''...... ریٹا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا کر کہا۔

''ہاں۔ اور یہ خبر ہمارے اخبار کے لئے انتہائی اہم ثابت ہو گی کہ ہم اس شخص تک پہنچ گئے ہیں جس نے چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا۔ اس خبر سے دارالحکومت بلکہ پورے پاکیشیا میں تہلکہ مچ جائے گا''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"یس سر اور اس خبر کی اشاعت سے لیڈی گھوسٹ بھی قتل کے الزام سے بری الزمہ ہو جائے گی کہ اس نے قبرستان میں آ کر چار غیر ملکیوں کو ہلاک کیا تھا"...... ریٹا نے کہا۔

"ہاں۔ اگر اس پیکٹ میں واقعی لیڈی گھوسٹ کے قاتل نہ ہونے کے ثبوت ہیں تو پھر ہم اس کی مدد ضرور کریں گے"۔ ارشاد عباسی نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اگر یہاں لاش موجود تھی اور اس لاش کے پاس غیر ملکی ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ لیڈی گھوسٹ کی بے گناہی کے ثبوت بھی تھے تو پھر لیڈی گھوسٹ نے اس کے بارے میں آپ کو ہی آگاہ کیوں کیا۔ وہ پولیس کو بھی تو بتا سکتی تھی۔ پولیس کی مدد سے بھی تو اس کی اتنی ہی مدد ہوتی جتنی ہم کر سکتے ہیں"۔ ریٹا نے کہا۔

"پولیس ثبوتوں کو ادھر ادھر کر سکتی ہے۔ ان کے لئے یہی سر درد بہت ہے کہ لیڈی گھوسٹ ایک چور ہے اور وہ اس چور لڑکی کو پکڑنے کے لئے اب تک کچھ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ جبکہ ہم اس خبر کو شائع کر کے ہر خاص و عام تک اس کے فراہم کردہ ثبوتوں کی بناء پر اسے بے گناہ ثابت کر سکتے ہیں"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"پھر بھی میرے لئے یہ بات تعجب انگیز ہے کہ اس نے اپنے بارے میں خبر دینے کے لئے آپ کو ہی کیوں چنا ہے۔ پاکیشیا میں تو پاکیشیا ڈیلی نیوز سے بڑے بڑے نیوز پیپر موجود ہیں جو اس کی

ہر خبر آسانی سے شائع کر سکتے ہیں"...... ریٹا نے کہا۔

"اب اس نے مجھے کیوں چنا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اور یہ مت بھولو کہ اس نے مجھے خصوصی طور پر تمہیں بھی اس معاملے میں اپنے ساتھ رکھنے کا کہا تھا ورنہ تمہاری جگہ میں شاید ہی یہاں کسی کو لاتا"...... ارشاد عباسی نے منہ بنا کر کہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ ریٹا اس پر شک کر رہی ہے کہ وہ لیڈی گھوسٹ کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہے یا پھر لیڈی گھوسٹ کے ہر کارنامے کے پیچھے اس کا کسی بھی انداز میں ہاتھ ضرور ہے۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ کہتے ہیں تو میں مان لیتی ہوں۔ ویسے بھی میں آپ کے اخبار میں نئی ہوں اور ایک چھوٹی سی رپورٹر ہوں۔ اگر آپ کے ساتھ لیڈی گھوسٹ مجھے بھی اہمیت دے رہی ہے تو یہ واقعی میری بھی خوش نصیبی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے مجھے بھی رپورٹنگ کی دنیا میں کوئی اہم مقام مل جائے"۔ ریٹا نے کہا۔

"ضرور ملے گا لیکن تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں تم سے کہوں گا اور میری اجازت کے بغیر تم کبھی بھی اور کسی کے بھی سامنے اپنی زبان نہیں کھولو گی۔ سمجھی تم"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"یس سر۔ سمجھ گئی"...... ریٹا نے اثبات میں سر ہلا کر بڑی سعادت مندی سے جواب دیا۔

"اب چلو۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ ہم اپنا کام کر چکے

ہیں۔ باقی کام اب پولیس کرے گی''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ارشاد عباسی دروازے کی طرف مڑا تو ریٹا بھی اس کے پیچھے چل دی۔ اسی لمحے ریٹا کی نظریں سائیڈ کی دیوار کے پاس ایک تڑے مڑے ہوئے کاغذ پڑیں ۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے وہ کاغذ اٹھا لیا۔ وہ کاغذ ایسا تھا جیسے کسی نے نوٹ پیڈ کے پیپر کو مروڑ تڑوڑ کر اس طرف اچھال دیا ہو۔ اس نے کاغذ کھولا تو اس پر اسے ایک سیل فون لکھا ہوا نظر آیا۔

''یہ کیا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔ اس نے ریٹا کو مڑا تڑا کاغذ اٹھاتے دیکھ لیا تھا۔

''اس پر کسی کا سیل فون نمبر لکھا ہوا ہے سر''...... ریٹا نے کہا۔

''مجھے دکھاؤ''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے کاغذ کا ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا۔ ارشاد عباسی نے نمبر دیکھا تو بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ارے۔ یہ تو میرے سیل فون کا نمبر ہے''...... ارشاد عباسی نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ کا۔ اوہ لیکن یہ اس کمرے میں کیسے آ گیا۔ کیا یہ غیر ملکی جو لاش کی شکل میں یہاں پڑا ہے یہ آپ کو جانتا ہے''...... ریٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ بھلا مجھے کیسے جان سکتا ہے اور میں نے اسے پہلے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا''...... ارشاد عباسی نے پریشانی

کے عالم میں کہا۔

''تو پھر اس کے کمرے میں آپ کے سیل فون کا نمبر کہاں سے آ گیا''...... ریٹا نے اسی انداز میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے مجھے یہیں سے کال کی ہو اور اس کے پاس میرا نمبر لکھا ہوا ہو اور وہ جاتے ہوئے کاغذ یہیں پھینک گئی ہو''...... ارشاد عباسی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''شکر کریں سر کہ یہ نمبر ہمیں مل گیا ہے۔ ہمارے جانے کے بعد اگر یہاں پولیس آ جاتی اور انہیں آپ کا نمبر مل جاتا تو وہ سب سے پہلے آپ کے آفس میں آتے اور غیر ملکی کے قتل کے الزام میں آپ کو دھر لیتے۔ آپ بال بال بچ گئے ہیں سر''...... ریٹا نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ واقعی میں بچ گیا ہوں۔ اب چلو۔ مجھے یہاں گھٹن محسوس ہو رہی ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اور پھر وہ دونوں خاموشی سے دروازے کی جانب بڑھتے چلے گئے اور انہوں نے کمرے اور پھر ہوٹل سے نکلنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا اسے دیکھ کر بلیک زیرو فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیسے ہیں آپ"...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بہت برے حال میں ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو اس کی بات سن کر اور اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھ کر بلیک زیرو بری طرح سے چونک پڑا۔

"برے حال میں لیکن کیوں"...... بلیک زیرو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ممبران کو بریفنگ دے دی ہے تم نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں اور میں نے انہیں ایڈورڈ کے ساتھ ساتھ لیڈی گھوسٹ کو تلاش کرنے کا حکم بھی دیا ہے جس کے لئے وہ پہلے سے

ہی ذہن بنائے ہوئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو یہ کام تم پہلے ہی کر لیتے۔ اب تک وہ لیڈی گھوسٹ کو لا کر تمہارے سامنے کھڑا بھی کر چکے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"ایک چور عورت کے لئے میں ممبران کو کیسے حرکت میں لا سکتا تھا۔ یہ کام تو دوسری ایجنسیوں بلکہ انٹیلی جنس کا تھا اس لئے میں بھلا ان کے کاموں میں مداخلت کیسے کر سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انٹیلی جنس میں سوپر فیاض جیسے آفیسرز ہیں اور ان جیسے آفیسروں سے ایک عام مرغی چور نہیں پکڑا جاتا تو وہ لیڈی گھوسٹ جیسی مہا چورنی کو کیسے پکڑ سکتے ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے۔ انٹیلی جنس بھی اپنا کام کرتی ہے اور سوپر فیاض آپ کی نظروں میں ایسا ہو گا لیکن وہ بھی بے حد کام کا آدمی ہے۔ آپ کی مدد کے بغیر بھی اس نے بہت کچھ کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا تو اس نے واقعی بہت کچھ ہے۔ بڑے بڑے جوا خانے، بار اور منشیات کے اڈے اسی کے زیر سایہ چلتے ہیں جہاں سے وہ باقاعدہ منتھلی وصول کرتا ہے اور اس کے خفیہ اکاؤنٹ دن بدن بھاری ہوتے جا رہے ہیں"...... عمران نے ہنس کر کہا تو بلیک زیرو بھی ہنس دیا۔

"یہ آپ کا اور سوپر فیاض کا معاملہ ہے جس کے بارے میں

میں کچھ نہیں کہہ سکتا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اچھا چھوڑو۔ فوراً سٹرانگ روم میں جاؤ اور وہاں سے نائن ڈبل ون تھری فور ڈبل ایکسٹو کی فائل لے آؤ''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''ایکسٹو کی فائل۔ کیوں۔ آپ کو اس وقت ایکسٹو کی فائل کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ضرورت پیش آئی ہے تو لانے کا کہہ رہا ہوں۔ جاؤ جلدی لے آؤ فائل''...... عمران نے اسی طرح سے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چند لمحے حیرت سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آپریشن روم کے خفیہ دروازے سے نکلتا چلا گیا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات گہرے ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مخصوص فون اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ اس نے ٹون سنتے ہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب کا کوڈ نمبر بتائیں''...... عمران نے کہا۔

''لیس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں''...... آپریٹر نے کہا اور پھر

دوسری طرف سے کھٹ پٹ کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے وہ کمپیوٹر کی بورڈ پر انگلیاں چلا کر کمپیوٹر سافٹ ویئر سے مخصوص نمبر سرچ کر رہی ہو۔

''نوٹ کریں سر''...... چند لمحوں کے بعد آپریٹر نے کہا تو عمران نے سامنے پڑا ہوا نوٹ پیڈ اور قلم اپنی طرف کھینچ لیا۔ آپریٹر نے اسے نمبر نوٹ کرایا تو عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون بحال کی اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''لیس انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے اسرائیلی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''مجھے تل ابیب کے بلیو آئی کلب کا نمبر چاہئے۔ میں انڈاشیا سے بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔ یہ چونکہ سیٹلائٹ فون تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ اس نمبر کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا اور نہ چیک کیا جا سکتا ہے کہ فون کس ملک سے کیا جا رہا ہے۔

''لیس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں دیکھتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اوکے کہہ کر خاموش ہو گیا۔

''نمبر نوٹ کریں سر''...... چند لمحوں کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی تو عمران نے اس کا بتایا ہوا نمبر بھی نوٹ کر لیا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون آتے ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس بلیو آئی کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں انڈاشیا سے ڈارک مین بول رہا ہوں۔ میری گولڈفش سے بات کراؤ''...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ۔ میں ابھی بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے انڈاشیا کے ڈارک مین کا نام سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا گیا اور رسیور سائیڈ پر رکھ دیا گیا۔ رسیور میں خاموشی چھا گئی تھی۔ عمران بے چینی اور پریشانی کے عالم میں دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹنا شروع ہو گیا تھا۔

''یس۔ گولڈفش سپیکنگ''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک عورت کی تیز تیز سانس لیتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے وہ فون سننے کے لئے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔

''انڈاشیا سے ڈارک مین بول رہا ہوں''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہوں''...... خاتون نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارا فون محفوظ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ فون محفوظ ہو گیا ہے۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے گولڈفش کی اسی طرح سے مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔ اسرائیلی فارن ایجنٹوں سے ایکسٹو اسی طرح نئے کوڈ ناموں سے بات کرتا تھا۔ گو کہ اس کا فون محفوظ ہوتا تھا لیکن عمران اس معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا اور حفاظت کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتا تھا اسی لئے اس نے گولڈفش جو لیڈی فارن ایجنٹ تھی سے ایکسٹو سے ہٹ کر انڈاشیا کے ڈارک مین کے حوالے سے بات کی تھی تاکہ اگر اس کا فون غیر محفوظ ہو تو وہ اپنا فون محفوظ بنا سکے۔ گولڈفش پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فارن ایجنٹ تھی جس کا اصل نام تو کچھ اور تھا لیکن ایکسٹو نے اسرائیل میں ہونے کی وجہ سے اسے گولڈفش کا کوڈ نام دے رکھا تھا اس لئے جب بھی اسے گولڈفش اور ڈارک مین کے حوالے سے کال کی جاتی تھی تو وہ سمجھ جاتی تھی کہ پاکیشیا سے چیف ایکسٹو اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔

''اسرائیلی سوپر ایجنسی کے بارے میں تم کیا جانتی ہو''۔ عمران نے اس بار ایکسٹو کے انداز میں پوچھا۔

''سوپر ایجنسی، اسرائیل کی انتہائی فعال اور طاقتور سیکرٹ ایجنسی ہے جس کے ایجنٹ بے حد منجھے ہوئے اور انتہائی خطرناک سمجھے جاتے ہیں۔ اس ایجنسی کا چیف کرنل اسکاٹ ہے جو بے حد مکار، سخت مزاج اور انتہائی بے رحم انسان ہے۔ وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا اور نہ ہی کسی کا لحاظ کرتا ہے۔ اس کے پنجوں میں کسی کی بھی گردن آ جائے تو وہ اسے توڑ کر ہی دم لیتا ہے''...... گولڈفش نے کہا۔

”کیا تمہیں سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے“...... ایکسٹو نے پوچھا۔

”نو چیف۔ یہ سیکرٹ ایجنسی ہے اور اس ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر بھی انتہائی سیکرٹ رکھا گیا ہے جس کے بارے میں سوائے سوپر ایجنسی کے ایجنٹوں کے شاید ہی کوئی جانتا ہو“...... گولڈفش نے کہا۔

”کوئی ایسا ایجنٹ ہے جس کا تعلق سوپر ایجنسی سے ہو اور تم اس کے بارے میں جانتی ہو“...... ایکسٹو نے کہا۔

”یس چیف۔ ایک لیڈی ایجنٹ ہے لیڈی اینڈا۔ اس کے بارے میں مجھے انفارمیشن ملی تھی کہ اس کا تعلق سوپر ایجنسی سے ہے“...... گولڈفش نے کہا۔

”گڈ شو۔ کیا تم اسے اٹھا کر اپنے پاس لا سکتی ہو“...... ایکسٹو نے پوچھا۔

”یس چیف۔ مجھے اس کی رہائش گاہ کا بھی علم ہے۔ میں اس کی رہائش گاہ سے اسے اٹھا کر لا سکتی ہوں“...... گولڈفش نے کہا۔

”تو پھر یہ کام تمہیں آج ہی کرنا ہے اور لیڈی اینڈا کو اٹھا کر اپنے پاس لانا ہے اور اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... ایکسٹو نے گولڈفش کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں کوشش کرتی ہوں“...... گولڈفش نے کہا۔

”میں نے تمہیں کوشش کرنے کے لئے نہیں کہا۔ تمہیں یہ کام

کرنا ہے ہر حال میں۔ سمجھی تم“...... ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

”یس۔ یس چیف۔ میں یہ کام کر لوں گی“...... گولڈفش نے ایکسٹو کی غراہٹ سن کر یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کب تک یہ کام ہو جائے گا“...... ایکسٹو نے پوچھا۔

”دو سے تین دن تک میں یہ کام کر لوں گی چیف۔ دو تین دن اس لئے مانگ رہی ہوں کہ اگر لیڈی اینڈا اپنی رہائش گاہ میں نہ ہوئی اور اپنی ایجنسی کے تحت کسی فارن مشن پر ہوئی تو پھر مجھے اس کا انتظار کرنا پڑے گا“...... گولڈفش نے کہا۔

”اوکے۔ میں تمہیں تین دن دیتا ہوں۔ ان تین دنوں میں تمہارے پاس سوپر ایجنسی کے بارے میں مکمل معلومات ہونی چاہئیں“...... عمران نے کہا۔

”یس چیف“...... گولڈفش نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔ وہ بے حد بوکھلایا ہوا تھا۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح سے زرد ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں خوف دکھائی دے رہا تھا۔

”عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے عمران کی جانب دیکھ کر بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا ہوا۔ تمہارے چہرے سے طوطوں کی طرح کوے اور کبوتر کیوں اُڑے ہوئے ہیں“...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

''وہ وہ''...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں وہ وہ کرنے کے لئے نہیں۔ سٹرانگ روم سے ایکسٹو کی فائل لانے کا کہا تھا اور یہ کیا تمہارے ہاتھ تو خالی ہیں۔ کہاں ہے فائل''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''فف فف۔ فائل سٹرانگ روم میں نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''فائل نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ اگر فائل سٹرانگ روم میں نہیں ہے تو کہاں ہے''...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں نے فائل سٹرانگ روم کے سیکرٹ سیف میں رکھی ہوئی تھی لیکن اب فائل وہاں نہیں ہے''۔ بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ فائل دانش منزل کے سٹرانگ روم میں ہو اور تمہاری نگرانی میں ہو اس کے باوجود فائل سیف سے غائب ہو جائے۔ کیا تم مذاق کر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ فائل واقعی سیف میں نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ تمہاری موجودگی اور اس قدر حفاظتی

انتظامات کے باوجود فائل سیف سے کیسے غائب ہو گئی ہے۔ کیا تم یہاں پڑے سوئے رہتے ہو کہ تمہیں کسی بات کا ہوش ہی نہیں ہوتا۔ کوئی ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر آتا ہے اور سٹرانگ روم میں جا کر سیکرٹ سیف کھولتا ہے اور بڑے آرام سے وہاں سے ایکسٹو کی فائل نکال کر لے جاتا ہے اور تمہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا۔ کیا یہ ہے دانش منزل کی فول پروف سیکورٹی''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کا غصہ دیکھ کر بلیک زیرو کا رنگ اور زیادہ زرد ہو گیا۔ عمران کو واقعی بلیک زیرو پر غصہ آ رہا تھا جس کی موجودگی میں اور انتہائی حفاظت میں ہونے کے باوجود سٹرانگ روم کے خفیہ سیف سے ایکسٹو کی فائل چوری کر لی گئی تھی اور اس بات کا بلیک زیرو کو علم تک نہیں ہوا تھا۔

''مم مم۔ میں میں''...... بلیک زیرو ہکلا کر رہ گیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عمران کو اس بات کا کیا جواب دے۔ سٹرانگ روم کی حفاظت کے انتظامات اس قدر سخت تھے کہ اگر وہاں کوئی مکھی بھی داخل ہو جاتی تو اس کا بلیک زیرو کو آپریشن روم میں بیٹھے بیٹھے پتہ چل سکتا تھا اور بلیک زیرو ایک خاص لیزر گن سے اس مکھی کو بھی ہلاک کر سکتا تھا اور اب ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی بلیک زیرو کو اس بات کا علم ہی نہ ہوا ہو کہ کون کب اس کی موجودگی میں سٹرانگ روم میں داخل ہوا تھا اور کیسے سیکرٹ سیف کھول کر اس میں موجود ایکسٹو کے خفیہ راز والی فائل نکال کر لے گیا تھا۔

"اسے میں تمہاری لاپرواہی سمجھوں یا کچھ اور"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ اس میں میری کوئی لاپرواہی نہیں ہے۔ سٹرانگ روم میں کوئی نہیں گیا تھا اور نہ ہی خفیہ سیف کھولنے اور اس میں سے فائل نکالے جانے کا مجھے کوئی کاشن ملا تھا۔ سٹرانگ روم کے تمام انتظامات آپ نے کر رکھے ہیں وہاں جانے والے ایک مکھی کا بھی مجھے علم ہو جاتا ہے تو پھر ایسا کیسے ممکن ہے کہ کوئی دانش منزل میں آیا ہو، آپریشن روم میں داخل ہوا ہو اور پھر وہ سٹرانگ روم کا کوڈ والا ڈور کھول کر اندر گیا ہو اور خفیہ سیف تلاش کر کے اسے بھی کھول کر اس میں سے فائل نکال کر لے گیا ہو۔ سٹرانگ روم میں سوائے میرے اور آپ کے کسی اور کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اگر تم نے وہاں سے فائل نہیں نکالی تو اسے میں نکال کر لے گیا ہوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن بھی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ایک اور آپشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ ہم دونوں کے علاوہ وہاں اور کون جا سکتا ہے

اور وہ کوڈز"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ سب تو میں نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ سٹرانگ روم سے فائل کس نے حاصل کی ہے"...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا تو بلیک زیرو حیرت سے اس کی شکل دیکھنا شروع ہو گیا۔

"سٹرانگ روم سے کسی اور نے فائل نکالی ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے ایک بار پھر ہکلاتے ہوئے کہا۔

"وہی جو حقیقت ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیسی حقیقت۔ ہم دونوں کے سوا کون جا سکتا ہے سٹرانگ روم میں"...... بلیک زیرو نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیڈی گھوسٹ"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"لیڈی گھوسٹ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیڈی گھوسٹ کا اس فائل سے کیا تعلق اور وہ میرے ہوتے ہوئے سٹرانگ روم میں کیسے جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لیڈی بھی ہے اور گھوسٹ بھی اور اس کے پاس سائنس کا جادو بھی ہے۔ اب تک اس نے جتنی بھی چوری کی وارداتیں کی ہیں اس کے پیچھے اس کا سائنس کا جادو کام کر رہا ہے اور مجھے یقین

ہے کہ اس نے یہاں بھی کچھ ایسا ہی کیا ہوگا۔ وہ سائنس کے جادو کے ساتھ یہاں آئی ہوگی اور تمہاری موجودگی میں بلکہ تمہاری ناک کے نیچے سے فائل اُڑا لے گئی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو عمران کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے عمران مذاق کر رہا ہو۔

''نہیں۔ میں نہیں مان سکتا یہ سب۔ لیڈی گھوسٹ اگر بھوتوں کی دنیا سے بھی تعلق رکھتی ہے تب بھی وہ آپ کے بنائے ہوئے حفاظتی انتظامات کو توڑ کر یہاں نہیں آ سکتی اور اس کے لئے سٹرانگ روم میں جانا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... بلیک زیرو نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''اس کا مجھے فون آیا تھا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر چونک پڑا۔

''لیڈی گھوسٹ کا فون''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ۔ کیا کہا ہے اس نے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''یہی کہ وہ ایکسٹو کا راز جانتی ہے اور نائن ڈبل ون تھری فور فائل اس کے پاس موجود ہے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

''وہ فائل کا کوڈ بھی جانتی ہے''...... بلیک زیرو نے جیسے ڈوبتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''فائل ہی اس کے پاس ہے تو پھر اسے فائل کے کوڈ کا کیسے علم نہیں ہوگا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''لل لل۔ لیکن فائل اس تک پہنچی کیسے اور......'' بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''اس نے دانش منزل میں نقب لگائی تھی اور تمہاری موجودگی میں وہ سٹرانگ روم سے فائل نکال کر لے گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اسے واقعی ہمارے راز کا علم ہو چکا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ سب کچھ جان چکی ہے اور اس نے مجھے دھمکی بھی دی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر پکڑ کر دھب سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جیسے یہ سب سن کر اس کی جان ہی نکل گئی ہو۔

''کیسی دھمکی''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس نے مجھے چیلنج کیا ہے کہ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر میں اس تک نہ پہنچا یا میں نے اسے بے نقاب نہ کیا کہ وہ کون ہے تو پھر وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کر دے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا رنگ متغیر ہو گیا۔

''اوہ میرے خدا۔ یہ لیڈی گھوسٹ آخر ہے کیا بلا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’وہ بہت بڑی بلا ہے جس نے پاکیشیا کا ایک بہت بڑا راز داؤ پر لگا دیا ہے اور اگر وہ راز لیک آؤٹ ہو گیا تو پھر ہم کہیں کے نہیں رہیں گے‘‘...... عمران نے بھی اسی انداز میں کہا۔

’’یہ سب کیا ہو گیا ہے عمران صاحب۔ اگر اس نے واقعی سب کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کر دیا تو کیا ہو گا‘‘...... بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

’’پھر ایکسٹو کو اپنا بوریا بستر گول کرنا پڑے گا اور کیا۔ جب سارا سیٹ اپ ہی ختم ہو جائے گا تو پھر ہم کیا کر سکیں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میں لیڈی گھوسٹ کو ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ وہ ایکسٹو کا راز اتنی آسانی سے اوپن نہیں کر سکتی‘‘...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’اس کام کے لئے ہمارے پاس صرف سات دنوں کا وقت ہے۔ اس کے بعد ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’سات دن بہت ہیں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں لیڈی گھوسٹ کے خلاف خود کام کروں گا۔ اس نے یہاں میری موجودگی میں خفیہ سٹرانگ روم سے فائل حاصل کی ہے تو میں خود ہی اسے تلاش کروں گا اور اس سے پہلے کہ وہ ایکسٹو کا راز کسی پر ظاہر کرے میں اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم واصل کر دوں گا‘‘۔ بلیک زیرو نے کہا۔

’’ایسا کرنا ہی پڑے گا ہر قیمت پر اور ہر حال میں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ لیڈی گھوسٹ نے مجھے بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں بھی بتایا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیا‘‘...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اسے لیڈی گھوسٹ سے ہونے والی باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

’’حیرت ہے ایک طرف وہ خود کو محب وطن کہتی ہے اور دوسری طرف وہ ملک کے خلاف ہی کام کرتی پھر رہی ہے اور وہ کون ہو سکتا ہے جس کے لئے وہ آپ سے انتقام لینے کے لئے تیار ہو گئی ہے کہ وہ ایکسٹو کا راز ہی اوپن کر دینا چاہتی ہے‘‘...... بلیک زیرو نے ساری بات سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس کے بارے میں اس نے کچھ نہیں بتایا ہے۔ اس نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ اس کا عزیز بھی محب وطن تھا جو ملک کی فلاح کے لئے کام کر رہا تھا اور میں نے اسے پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا تھا‘‘...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

’’کوئی ملک کی فلاح کے لئے کام کرے اور اسے آپ پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیں ایسا کیسے ممکن ہے۔ آپ تو ملک دشمن عناصر کے خلاف کام کرتے ہیں پھر ایسا کون سا محب وطن ہو سکتا ہے جسے آپ نے مجرم بنا کر سلاخوں کے پیچھے ڈالا ہے‘‘۔ بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

’’یہی سوچ سوچ کر تو میرا سر دکھنا شروع ہو گیا ہے کہ ایسا کون

ہو سکتا ہے جس کی خاطر لیڈی گھوسٹ میری بجائے ایکسٹو سے بدلہ لینے کی کوشش کر رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ واقعی آپ کی نہیں بلکہ ایکسٹو کی دشمن ہے اور ایکسٹو کے خلاف ہی کام کر رہی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایک بات کی مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی ہے“...... عمران نے کہا۔

”کس بات کی“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”لیڈی گھوسٹ نے اب تک جتنی بھی چوریاں کی ہیں وہ علی الاعلان کی ہیں اور چوری کرنے کا وہ باقاعدہ وقت بتاتی ہے اور چیلنج کرتی ہے کہ جس چیز کو وہ چوری کرنا چاہتی ہے اس کی حفاظت کا جو بھی بندوبست کیا جا سکتا ہے کر لیا جائے اس کے باوجود وہ مقررہ وقت پر وہ چیز حاصل کر لے گی اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ پھر اس نے ایکسٹو کی فائل کے لئے کوئی چیلنج کیوں نہیں کیا۔ اگر اس نے فائل چوری کرنی ہی تھی تو اس کے لئے وہ پہلے بھی تو مجھ سے رابطہ کر سکتی تھی۔ اگر میں یہاں نہیں تھا اور وہ دانش منزل پہنچ گئی تھی تو پھر تمہیں بھی تو چیلنج کر سکتی تھی کہ وہ دانش منزل آ رہی ہے اور وہ یہاں سے ایکسٹو کی فائل لے جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ مجھے نہ تو کسی کی کال

آئی تھی اور نہ ہی لیڈی گھوسٹ کا ایسا کوئی چیلنج پڑھنے کو ملا تھا“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ لیڈی گھوسٹ آخر دانش منزل میں پہنچی کیسے تھی اور اسے اس بات کا علم کیسے ہوا تھا کہ ایکسٹو کی فائل سٹرانگ روم میں کہاں اور کس خفیہ سیف میں موجود تھی“...... عمران نے کہا۔

”لیکن اس کا پتہ کیسے چلے گا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تم بتاؤ۔ جب تم سٹرانگ روم گئے تھے تو کیا سٹرانگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے لاک کا کوڈ اوپن کر کے ہی دروازہ کھولا تھا“...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”اور سیف۔ وہ کس پوزیشن میں تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ بھی بند تھا اور اس پر بھی باقاعدہ کوڈ لگا ہوا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”گویا کہ لیڈی گھوسٹ نے یہاں آنے اور سٹرانگ روم تک پہنچنے میں زور زبردستی کام نہیں کیا تھا۔ اس نے تمام کوڈ اوپن کئے تھے اور پھر فائل لے کر وہ سیف اور سٹرانگ روم کا ڈور بند کر کے نکل گئی تھی تا کہ تمہیں اس بات کا فوری علم نہ ہو سکے کہ وہ کب یہاں آئی تھی اور کب سٹرانگ روم میں جا کر اس نے فائل حاصل کی تھی“...... عمران نے کہا۔

”لگتا تو ایسا ہی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم نے کسی بھی دن یہاں کوئی انوکھی اور حیرت انگیز بات نوٹ نہیں کی تھی۔ کوئی ایسی بات جو انہونی بھی ہو اور ناقابلِ یقین بھی“...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو میں اس کا ذکر آپ سے ضرور کرتا۔ تمام دن نارمل انداز میں ہی گزرے تھے کبھی کوئی انوکھی اور انہونی بات نہیں ہوئی تھی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”آج سے پہلے تم سٹرانگ روم میں کب گئے تھے“...... عمران نے پوچھا۔

”فارغ اوقات میں آئے دن میں فائلیں پڑھتا رہتا ہوں اور ظاہر ہے ساری فائلیں سٹرانگ روم میں ہی ہیں اس لئے میں وہاں جاتا رہتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ لیڈی گھوسٹ اس وقت یہاں آئی تھی جب تم سٹرانگ روم میں موجود تھے۔ اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور سٹرانگ روم سے ایکسٹو کی فائل نکال کر لے گئی“...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر وہ میری موجودگی میں آئی ہوتی تو کیا مجھے اس کا علم نہ ہو جاتا“...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

”میں نے بتایا ہے نا کہ اس کے پاس سائنس کا جادو ہے اور یہ جادو نئے اور خاص قسم کا ہے جس کی مدد سے وہ اس قدر کامیاب

وارداتیں کر رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”جو بھی ہے ایکسٹو کا راز معلوم کر کے وہ غداری کا مرتکب ہوئی ہے اس لئے اسے زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اب میرے سامنے دو مسائل ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیسے مسائل“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ایک تو بلیو ڈائمنڈ اسرائیل پہنچ چکا ہے۔ اسے واپس لانا ضروری ہے اور ادھر ایک بھتنی نجانے کہاں سے وارد ہو گئی ہے اور اس نے ایکسٹو کو ایک ہفتے کا چیلنج دے دیا ہے کہ اگر ایکسٹو نے ایک ہفتے تک اسے تلاش نہ کیا تو وہ سب کے سامنے ایکسٹو کا راز کھول دے گی“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی دونوں مسئلے اہم ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک سے بھی دستبرداری اختیار نہیں کی جا سکتی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو بتاؤ کیا کیا جائے“...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”مجھ سے بہتر آپ جانتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں کیا کرنا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں تو کہتا ہوں کہ دونوں بھائی ایکسٹو کا دھندہ چھوڑ کر پھلوں کی ریڑھیاں لگا لیتے ہیں اور گلی گلی اور کوچے کوچے میں گھومتے ہیں۔ نہ ہم ایکسٹو رہیں گے اور نہ ہمارا بھید کھلنے کا کوئی خطرہ ہو

گا‘‘...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

’’اب آپ کہاں چل دیئے‘‘...... عمران کو اٹھتے دیکھ کر بلیک زیرو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’تمہارے اور اپنے لئے کرائے پر دو ریڑھیاں اور بیچنے کے لئے ادھار پھل یا سبزیاں لینے جا رہا ہوں اور کہاں جا سکتا ہوں‘‘۔ عمران نے کراہ کر کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

’’یہ عمران صاحب کہاں رہ گئے ہیں۔ انہیں تو چیف کی بریفنگ سننے کے لئے ہمارے ساتھ ہی میٹنگ روم میں آنا تھا‘‘...... کیپٹن شکیل نے میٹنگ روم سے نکلتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’ہاں۔ عمران صاحب نے کہا تو تھا کہ ہم چلیں وہ بعد میں آ جائیں گے پھر پتہ نہیں وہ اب تک آئے کیوں نہیں ہیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’چیف نے بھی عمران صاحب کے بارے میں ہم سے کوئی بات نہیں کی تھی‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’چیف کا مقصد ہمیں بریف کرنا تھا اور انہوں نے ساری صورتحال سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے عمران کی مجھے تو کہیں ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی اس لئے میں نے بھی اس کے نہ آنے پر کوئی توجہ نہیں دی تھی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’چلیں۔ ہم جس کام کے لئے عمران صاحب کی مدد لینے گئے

تھے وہ کام چیف نے ہمارے لئے خود ہی آسان کر دیا ہے اور اب ہم آفیشل طور پر لیڈی گھوسٹ کے کیس پر کام کر سکتے ہیں“۔ صالحہ نے کہا۔

”ہاں۔ اب ہمیں یہ پتہ کرنا ہے کہ آخر یہ لیڈی گھوسٹ بقول عمران صاحب کے بھتنی ہے کون اور مخصوص انداز میں چوریاں کیوں کر رہی ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”اس وقت وہ سو پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اسے تلاش کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہے اور اگر چیف کے کہنے کے مطابق وہ سائنسی ایجادات کا سہارا لے کر یہ ساری وارداتیں کر رہی ہے تو پھر اس تک پہنچنا ہمارے لئے اور زیادہ مشکل اور کٹھن ثابت ہو سکتا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”جو بھی ہے ہمیں نہ صرف اس تک پہنچنا ہے بلکہ ہمیں اس کی اصلیت بھی سب کے سامنے لانی ہے کہ وہ ہے کون اور اس نے خاص طور پر علی الاعلان چوری کا پیشہ ہی کیوں منتخب کیا ہے“۔ خاور نے کہا۔

”اس کی کوئی نہ کوئی تو ریزن ضرور ہو گی“...... چوہان نے کہا۔

”تمہارے خیال میں کیا ریزن ہو سکتی ہے“...... نعمانی نے کہا۔

وہ سب دانش منزل کے کمپاؤنڈ سے گزرتے ہوئے پورچ کی طرف آ گئے تھے اور وہاں موجود اپنی کاروں کی طرف بڑھ رہے تھے۔

”سستی شہرت حاصل کرنا اور کیا“...... چوہان نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے وہ یہ سب کچھ شہرت حاصل کرنے کے لئے کر رہی ہے“...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھ کر کہا۔ وہ سب ایک ساتھ کھڑے ہو گئے تھے تاکہ ایک دوسرے سے بات کر سکیں۔

”ظاہر ہے۔ اس کے سوا اور اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ وہ جو بھی چوری کرتی ہے اس کی پہلے وہ تشہیر کرتی ہے۔ جس چیز کی اس نے چوری کرنی ہوتی ہے اس کے بارے میں وہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو باخبر کرتی ہے اور پھر ان کے ذریعے حکومت کو باقاعدہ چیلنج کرنے کے بعد ہی اپنا کام کرتی ہے۔ اسی لئے تو آج کل ہر جگہ اس کے نام کا چرچا ہو رہا ہے“...... چوہان نے کہا۔

”لیکن اسے اس قدر شہرت حاصل کرنے کا کیا فائدہ۔ اگر اس کا مقصد شہرت حاصل کرنا ہی ہوتا تو وہ اپنا فیک نام کیوں استعمال کرتی۔ چوری کرنا بھی جرم ہے اور جرم کرنے والے کو کبھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس قدر شہرت حاصل کرنے کے باوجود وہ خود کو بدنام ہی کر رہی ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”کہیں یہ سب کر کے وہ ہم سے اپنی طاقت کا لوہا تو نہیں منوانا چاہتی“...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا مطلب۔ ہم سے وہ اپنی طاقت کا لوہا کیوں منوائے گی“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم سے نہیں۔ میرا مطلب تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنسیوں سے اپنی طاقت کا لوہا منوانا چاہتی ہے کہ وہ کچھ بھی کر لیں اسے پکڑا نہیں جا سکتا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات تو وہ خود بھی کہتی ہے کہ اسے پکڑنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے“...... چوہان نے کہا۔

”ہمیں ان باتوں کی بجائے یہ سوچنا چاہئے کہ آخر اس کا ان چوریوں کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے۔ وہ علی الاعلان یہ چوریاں کیوں کر رہی ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”پہلے یہ تو پتہ چل جائے کہ وہ ہے کون اور چوریاں کرنے کے لئے وہ کیا طریق کار اختیار کر رہی ہے۔ اگر ہمیں اس کی وارداتیں کرنے کے طریقے کا علم ہو جائے تو ہم آسانی سے اس تک پہنچ سکتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ سے رابطہ کا ذریعہ کیا ہے“...... جولیا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”اس نے اپنی ایک ویب سائٹ بنا رکھی ہے جس پر کلائنٹ کو اپنا نام اور فون نمبر بتانا پڑتا ہے اور پھر وہ اس سے خود ہی رابطہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے“...... تنویر نے کہا۔

”تو کیوں نہ ہم بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں ایک کلائنٹ بن کر“...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف

دیکھنے لگے۔

”گڈ شو۔ واقعی اس طریقے پر عمل کر کے ہم لیڈی گھوسٹ سے بات کر سکتے ہیں۔ وہ یقیناً سیل فون یا کسی بھی فون سے بات کرے گی اور ایک بار اس کے فون کا نمبر پتہ چل گیا تو ہم اسے ٹریک کر لیں گے اور اس کی شہ رگ تک پہنچ جائیں گے“...... خاور نے کہا۔

”اس معاملے میں ہم کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں۔ میرے ذہن میں اس حوالے سے ایک زبردست پلاننگ آئی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کہاں چلیں“...... تنویر نے پوچھا۔

”میرے فلیٹ میں یا پھر کسی ریسٹورنٹ کے الگ کیبن میں“۔ جولیا نے کہا۔

”فلیٹ کی بجائے ریسٹورنٹ ہی ٹھیک رہے گا۔ ہم وہاں لنچ بھی کر لیں گے اور اپنی پلاننگ پر ڈسکس بھی“...... تنویر نے کہا تو جولیا کی ہر بات کا تنویر کو جواب دیتے دیکھ کر ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”او کے۔ چلو پھر“...... جولیا نے کہا اور وہ سب اپنی اپنی کاروں میں سوار ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں ان کی کاریں دانش منزل سے نکلی جا رہی تھیں۔

وہ سب تین کاروں میں سوار تھے۔ جولیا کے ساتھ صالحہ موجود

تھیں۔ جبکہ دوسری کار میں صفدر کے ساتھ کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور تیسری کار میں فور سٹارز۔ جولیا کی کار آگے تھی، صفدر اور صدیقی اپنی کاریں جولیا کی کار کے پیچھے دوڑا رہے تھے کیونکہ جولیا نے ہی ریسٹورنٹ کا انتخاب کرنا تھا کہ کہاں جانا ہے۔

کاریں شہر کی سڑکوں سے گزرتی ہوئیں ایک کمرشل ایریئے میں آ گئی۔ جولیا نے کار سڑک کے کنارے پر موجود ایک نئے اور جدید طرز کے بنے ہوئے ریسٹورنٹ کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور کار پارکنگ کی طرف لے گئی۔ صفدر اور صدیقی بھی اپنی کاریں اس کے پیچھے لے آئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ریسٹورنٹ کے ایک الگ کیبن میں موجود تھے۔ انہوں نے ویٹر کو لنچ کا آرڈر دیا اور پھر وہ سب جولیا کی طرف غور سے دیکھنے لگے جس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی ہے۔

”کیا سوچ رہی ہیں آپ“...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”میں اپنی اسی پلاننگ کے بارے میں سوچ رہی ہوں جس پر عمل کر کے ہم لیڈی گھوسٹ تک پہنچنے کا راستہ بنا سکتے ہیں“۔ جولیا نے کہا۔

”پلاننگ کیا ہے“...... صالحہ نے پوچھا۔

”اگر میں کہوں کہ میں لیڈی گھوسٹ سے ایک چوری کرانا چاہتی ہوں۔ تو“...... جولیا نے کہا تو وہ سب اچھل پڑے اور حیرت سے

جولیا کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے جیسے جولیا نے کوئی انوکھی اور ناقابلِ یقین بات کر دی ہو۔

”میں سمجھ گیا۔ آپ لیڈی گھوسٹ کے لئے ایسا جال بنانا چاہتی ہیں جس میں وہ پھنس بھی جائے اور پھڑپھڑا بھی نہ سکے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اس تک پہنچنے کا یہی ایک بہترین راستہ ہے۔ ہم اس کے لئے ایک ایسا جال پھیلائیں گے جس میں وہ پھنس گئی تو پھر اسے واقعی پھڑپھڑانے کا بھی موقع نہیں ملے گا“...... جولیا نے کہا۔

”لیکن اس سے آپ چوری کیا کرائیں گی اور کیا وہ آپ کے لئے چوری کرنے پر آمادہ ہو جائے گی“...... صدیقی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس پر ہی تو میں غور کر رہی تھی کہ ایسی کیا چیز ہونی چاہئے جو لیڈی گھوسٹ کے لئے بھی انٹرسٹنگ ثابت ہو اور وہ چیلنج کے طور پر ہمارے لئے چوری پر آمادہ ہو جائے۔ ویسے بھی اسے چیلنج کرنے اور اسے پورا کرنے کا بے حد شوق ہے۔ اگر ہم اس کے شوق کا فائدہ اٹھائیں گے تو وہ یقیناً ہمارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائے گی“...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر ہم سب سوچتے ہیں کہ اگر ہمیں لیڈی گھوسٹ سے کوئی چیز چوری کرانا مقصود ہو تو وہ کیا ہو سکتی ہے اور یہ کہ ہم اپنے بچھائے ہوئے جال میں کس طریقے سے اسے پکڑ سکتے ہیں“۔ صفدر

نے کہا۔

''وہ ایک بڑی چور ہے اور بڑی چور کے لئے ہمیں جال بھی سوچ سمجھ کر بڑا ہی بچھانا ہوگا''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے بغیر بات بھی نہیں بنے گی''...... جولیا نے کہا۔

''ہمارے پاس ایک اور راستہ بھی تو ہے۔ اس تک پہنچنے کا''۔ چوہان نے کہا۔

''کون سا راستہ''...... جولیا نے پوچھا۔ باقی سب بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

اس کی ویب سائٹ''...... چوہان نے کہا۔

''اس سے کیا ہوتا ہے''...... خاور نے کہا۔

''اگر ہم کسی ماہر سافٹ ویئر انجینئر یا ہیکر کی خدمات حاصل کریں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ اپنی ویب سائٹ کہاں سے استعمال کرتی ہے۔ اس کے کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس ملتے ہی اس کی کمین گاہ کا بھی پتہ چل سکتا ہے''۔ چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن جیسا کہ چیف نے بتایا ہے کہ لیڈی گھوسٹ وارداتوں کے لئے خصوصی طور پر سائنسی ایجادات کا استعمال کر رہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یا تو خود سائنس دان ہے یا پھر کوئی سائنس دان اس کے ساتھ شامل ہے جو اس کی سائنسی طریقوں سے امداد کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر لیڈی

گھوسٹ نے اپنی ویب سائٹ کی حفاظت کا بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کر رکھا ہوگا اور اسے ہیکرز سے بچانے کا انتظام بھی کر رکھا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ویب سائٹ عارضی ہوگی جسے وہ کبھی بھی اور کسی بھی کمپیوٹر سے انٹرنیٹ کے ذریعے استعمال میں لا سکتی ہے۔ اپنی ویب سائٹ کی چیکنگ کے لئے وہ شہروں میں موجود عام نیٹ کیفے میں بھی تو جا کر یہ کام کر سکتی ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی اس طریقے سے لیڈی گھوسٹ تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جولیا کا آئیڈیا ہی بہتر ہے۔ اس طرح ہم لیڈی گھوسٹ کو اسی کے جال میں پھنسا کر پکڑ سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''لیکن اس کے لئے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر اور انتہائی راز داری سے ایک ایسا جال بچھانا ہوگا جس پر لیڈی گھوسٹ کو ذرہ بھر بھی شک نہ ہو اور وہ ہمارے لئے کام کرنے پر آمادہ ہو جائے''۔ چوہان نے کہا۔

''یہ سوچ لو کہ وہ عام چوریاں نہیں کرتی اور جو چیز بھی چوری کرتی ہے اس کے لئے وہ باقاعدہ معاوضہ لیتی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''معاوضے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اسے پکڑنے کے لئے ہم اسے بڑے سے بڑا معاوضہ بھی ادا کر سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''چوری کے لئے ہمیں کس چیز کا انتخاب کرنا ہے اور پھر ہمارے لئے یہ سوچنا بھی ضروری ہے کہ ہم لیڈی گھوسٹ سے چوری کرانے کے لئے ایسا کون سا پوائنٹ منتخب کرے جہاں سے اس کے لئے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے''...... صفدر نے کہا۔

''میرے خیال میں رانا ہاؤس سے بڑھ کر اسے پھنسانے کے لئے اور کوئی پوائنٹ نہیں ہوسکتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڈ شو۔ واقعی رانا ہاؤس کے حفاظتی انتظامات لیڈی گھوسٹ کے لئے بہترین پنجرے کا کام کر سکتے ہیں''...... صفدر نے خوش ہو کر کہا۔

''اس کے لئے ہمیں چیف اور عمران صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر اس معاملے میں عمران صاحب ہمارے ساتھ مل جائیں تو وہ رانا ہاؤس میں ایسے سائنسی انتظامات کر سکتے ہیں کہ اگر لیڈی گھوسٹ وہاں آ گئی تو پھر اس کے لئے وہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ عمران صاحب واقعی لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے کے لئے بہترین سائنسی جال بُن سکتے ہیں۔ ان کے بنائے ہوئے سائنسی جال سے وہ کسی بھی صورت میں نہیں نکل سکے گی''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیڈی گھوسٹ چونکہ سائنسی جادو کا استعمال کر رہی ہے اس لئے ہمیں بھی اس کے خلاف ایسے ہی سائنسی جادو کا استعمال کرنا

پڑے گا ورنہ وہ ہاتھ نہیں آئے گی''...... خاور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم یہاں سے ایک بار پھر عمران سے بات کرنے جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کے لئے ضرور آمادہ ہو جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''اگر وہ نہ مانا تو''......تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تو میں چیف سے کہہ کر اسے منوا لوں گی''...... جولیا نے جواباً منہ بنا کر کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیڈی گھوسٹ جیسی چڑیا کو پکڑنے کے لئے ہم نے پنجرے کا انتظام تو سمجھو کر ہی لیا ہے۔ یہ پنجرہ رانا ہاؤس ہی ہو گا۔ اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ لیڈی گھوسٹ کو کونسا دانہ ڈالا جائے جسے چگنے کے لئے وہ اس پنجرے تک لازمی آ جائے''...... صدیقی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''جب چڑیا کے لئے پنجرے کا انتظام ہو گیا ہے تو پھر اس کے دانے دنکے کا بھی انتظام ہو جائے گا''...... جولیا نے مطمئن انداز میں کہا۔ اسی لمحے ویٹروں نے انہیں لنچ کے لوازمات سرو کرنے شروع کر دیئے اور ویٹروں کو آتے دیکھ کر وہ سب خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

عمران کی کار ایک چوراہے پر سگنل پر رکی ہوئی تھی کہ اسی لمحے سائیڈ سے ایک لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی آئی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا اسی لمحے لڑکی نے اس کی کار کے پاس آ کر سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جیسے عمران نے کار اسی کے انتظار میں وہاں روکی ہوئی ہو۔

لڑکی نے جینز اور سرخ شرٹ پر سیاہ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں چمڑے کا بنا ہوا ایک ہینڈ بیگ تھا۔ وہ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی چمک دار اور بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی ذہانت کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں تک لہرا رہے تھے۔ لڑکی جیسے ہی کار میں بیٹھی کار یوڈی کلون کی تیز خوشبو سے مہک اٹھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے لڑکی اپنے لباس پر یوڈی کلون کی پوری بوتل

ہی انڈیل کر آئی ہو۔

''ارے ارے۔ کرایہ ہے آپ کے پاس''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''نہیں۔ میں تمہارے ساتھ بغیر کرائے کے سفر کروں گی''۔ لڑکی نے بے باکی سے مسکرا کر کہا تو عمران دیدے گھما کر رہ گیا۔

''آئی ایم سوری۔ کیا میں آپ کو جانتا ہوں''...... عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں''...... لڑکی نے اس کی طرف دیکھے بغیر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لگتا ہے کہ آپ غلطی سے میری کار میں آ کر بیٹھ گئی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں غلطی سے تمہاری کار میں بیٹھی ہوں''...... لڑکی نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''سگنل کھل گیا ہے۔ کار آگے بڑھاؤ''...... لڑکی نے کہا۔

''سگنل۔ کک کک۔ کون سا سگنل''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹریفک سگنل نانسنس۔ چلو جلدی کرو مجھے پہلے ہی بے حد دیر ہو رہی ہے''...... لڑکی نے کہا تو عمران نے چونک کر سگنل کی طرف دیکھا تو وہ واقعی گرین ہو گیا تھا اور اس کے پیچھے موجود گاڑیوں نے

زور زور سے ہارن بجانا شروع کر دیا تھا۔ عمران نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پیچھے سے ہارنوں کے شور نے اسے بولنے کا موقع ہی نہ دیا اور اسے مجبوراً کار آگے بڑھانی پڑی۔ کار آگے بڑھا کر عمران نے دائیں طرف موڑنی چاہی تو لڑکی چیخ اٹھی۔

"دائیں طرف نہیں۔ سیدھے چلو نانسنس۔ میرا آفس اس طرف ہے"...... لڑکی نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر کار سیدھی سڑک کی طرف بڑھا دی۔

"ہاں۔ اب ٹھیک ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"کیا ٹھیک ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اب تم ٹھیک راستے پر جا رہے ہو"...... لڑکی نے کہا۔

"لیکن یہ میرا نہیں آپ کا راستہ ہے۔ مجھے تو دوسری طرف جانا تھا"...... عمران نے کراہ کر کہا۔

"تو چلے جانا۔ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ تو نہیں لے جا رہی۔ مجھے میرے آفس تک پہنچا دو اس کے بعد تمہیں جہاں جانا ہو چلے جانا میں تمہیں نہیں روکوں گی نانسنس"...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا آپ علم نجوم جانتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"علم نجوم۔ نہیں۔ کیوں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی ہو۔

"آپ کے خاندان میں کوئی علم نجوم سے وابستہ رہا ہو"۔ عمران

نے اسی انداز میں کہا۔

"نہیں۔ میرے خاندان میں علم نجوم سے کوئی وابستہ نہیں رہا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا شوق ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"تو پھر آپ کا کسی جادوگر سے تو ضرور کوئی نہ کوئی رابطہ رہا ہو گا"...... عمران نے کہا تو لڑکی اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

"اب یہ جادوگر کہاں سے آ گیا"...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ آپ کو پتہ ہو گا جس نے جادو کے زور سے آپ کو میرا نام بتایا ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"تمہارا نام۔ مگر میں تو تمہارا نام نہیں جانتی اور میں نے تمہارا نام لیا بھی نہیں ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"تو پھر یہ نانسنس کون ہے"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کون نانسنس۔ اوہ۔ اب سمجھی۔ میں تمہیں بار بار نانسنس کہہ رہی ہوں اور تم سمجھ رہے ہو کہ میں تمہارا نام لے رہی ہوں"۔ لڑکی نے پہلے حیرت سے پھر اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تمہارا نام نانسنس ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جس ادا اور جس خوبصورت انداز میں کہہ رہی ہیں اس

پر میرا تو دل کر رہا ہے کہ میں اپنا نام بدل کر نانسنس ہی رکھ لوں''...... عمران نے کہا تو لڑکی پہلے حیرت سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اسے بات سمجھ میں آئی وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''گڈ جوک۔ رئیلی گڈ جوک''...... لڑکی نے کہا۔

''نہیں۔ جوک سے نانسنس نام ہی بہتر ہے۔ جوک کے ساتھ اگر 'ر' لگا دیا جائے تو 'جوکر' بن جاتا ہے اور میں کسی سرکس میں کام نہیں کرتا جو خود کو 'جوکر' کہتا پھروں''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''شکل تو اچھی ہے لیکن تمہارے چہرے پر حماقتوں کی جو آبشار بہہ رہی ہے اس سے تم جوکر ہی دکھائی دیتے ہو''...... لڑکی نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

''چلیں۔ آپ ایک بار ہاں کر لیں تو پھر میں آپ کے لئے جوکر بھی بن جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کس بات کی ہاں''...... لڑکی نے ایک بار پھر چونک کر کہا۔

''اسی بات کی ہاں جس میں سہرے سجتے ہیں۔ دلہن کو عروسی لباس میں سجایا جاتا ہے۔ بینڈ باجا بجتا ہے اور پھر دوسری رسومات کے بعد دعوت ولیمہ کی جاتی ہے اور......'' عمران نے مخصوص انداز میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے شادی''...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ تم ذہین بھی ہو''...... عمران نے دانت نکال کر کہا تو پہلے تو لڑکی حیرت سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ماشاء اللہ۔ تمہاری ہنسی بھی تمہاری طرح حسین ہے اور تمہارے یہ موتیوں جیسے چمکتے ہوئے دانت دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے تم روز تین ٹائم ٹوتھ برش استعمال کرتی ہو''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنسنے لگی۔

''تو تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے تمہیں شادی کے لئے پسند کیا ہے اور تم سے بات چیت کرنے کے لئے تمہاری کار میں بیٹھی ہوں''...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ میں شہر کے بازاروں، گلیوں اور کوچوں میں کار لے کر اسی لئے تو گھوم رہا تھا کہ جہاں میرے نصیب میں کوئی ہو گی تو وہ خود ہی میری کار میں آ کر بیٹھ جائے گی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو لڑکی کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''نانسنس''...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھ سے شادی کر لو پھر میں تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے نانسنس بن جاؤں گا''...... عمران نے تھرڈ کلاس عاشق کے انداز

میں کہا۔

''یو شٹ اپ۔ میں تم سے شادی کرنے کے لئے نہیں۔ اپنی ضرورت کے لئے تمہاری کار میں بیٹھی تھی نانسنس۔ مجھے اپنے آفس میں جلدی پہنچنا تھا اور میں ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی لیکن کوئی خالی ٹیکسی آ ہی نہیں رہی تھی۔ باس کا بار بار فون آ رہا تھا اس لئے میں نے تمہاری کار خالی دیکھی تو میں اس میں آ کر بیٹھ گئی اور بس''۔ لڑکی نے کہا۔

''اور بس۔ اس کے آگے اور کچھ نہیں''...... عمران نے کہا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے بادل چھا گئے تھے جیسے لڑکی کی بات سن کر اس کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی ہو۔

''ہاں۔ اس کے آگے اور کچھ نہیں''...... لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

''تو کیا مجھے اپنی دلہن کی تلاش کے لئے پھر سے شہر گردی کرنی پڑے گی''...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''دلہنیں سڑکوں پر نہیں ملتیں نانسنس''...... لڑکی نے کہا۔

''تو کہاں ملتی ہیں۔ بتا دو میں وہیں جا کر تلاش کر لیتا ہوں''۔ عمران نے حماقت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی تم دودھ پیتے بچے معلوم ہو رہے ہو۔ ابھی جا کر اپنی تعلیم مکمل کرو۔ جب تمہارے ماں باپ کو پتہ چلے گا کہ تم بڑے ہو چکے ہو تو وہ خود ہی تمہارے لئے اچھی سی اور پیاری سی دلہن ڈھونڈ لیں گے''...... لڑکی نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر

بے اختیار ہنس پڑا۔

''مطلب۔ ابھی میں بڑا ہوا ہی نہیں ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ بالکل بھی نہیں''...... لڑکی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے لڑکی کے ہاتھوں میں موجود ہینڈ بیگ میں سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''تمہارا ہینڈ بیگ بج رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہینڈ بیگ نہیں۔ ہینڈ بیگ میں موجود میرے سیل فون کی بیل بج رہی ہے نانسنس۔ میں جانتی ہوں پھر باس کی کال ہو گی۔ تم جلدی کرو اور کار کی رفتار تیز کر دو۔ میں اب جلد سے جلد باس کے پاس پہنچ جانا چاہتی ہوں تاکہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے ورنہ اس نے کال کر کے میری جان کھا جانی ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کچھ نہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''اچھا نام ہے''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''آپ کے باس کا کیا نام ہے اور آپ کہاں کام کرتی ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''کیا یہ سب پوچھ کر تم اپنی کار میں لفٹ دینے کا کرایہ وصول کرنا چاہتے ہو''...... لڑکی نے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

"کرائے کے ساتھ ٹپ بھی لوں گا"...... عمران نے دانت نکوستے ہوئے کہا تو لڑکی اسے گھور کر رہ گئی۔

"ٹھیک ہے دے دوں گی"......لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو جانا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سیدھے چلتے چلو۔ جب میرا آفس آ جائے گا تو میں بتا دوں گی"......لڑکی نے کہا۔

"جی اچھا"...... عمران نے بڑی سعادت مندی سے کہا اور پھر اس نے کار سائیڈ میں روک دی اور کار کا دروازہ کھول دیا۔

"یہ کیا۔تم نے کار کیوں روک دی اور کہاں جا رہے ہو"۔لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ہی تو کہا ہے کہ سیدھے چلتے چلو۔ اب چلنے کے لئے کار روکنی بھی ضروری تھی۔ اب کار میں تو پیدل نہیں چلا جا سکتا"......عمران نے کہا تو لڑکی نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں نے کار سیدھی لے جانے کو کہا تھا نانسنس"......لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔ میں سمجھا آپ مجھے پیدل سیدھا چلنے کے لئے کہہ رہی ہیں"......عمران نے کہا اور ایک بار پھر کار میں بیٹھ گیا اور کار آگے بڑھا دی۔

"تم کیا کرتے ہو"......لڑکی نے چند لمحے توقف کے بعد عمران

سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بتایا تو ہے۔آوارہ گردی کرتے ہوئے اپنی دلہن کی تلاش میں رہتا ہوں لیکن افسوس۔ زمانہ بیت گیا ہے۔ دلہن کی تلاش میں اب تک میں کروڑوں روپوں کا کار میں تیل پھونک چکا ہوں۔ اس کے باوجود ابھی تک کوئی نہیں ملی ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"مل جائے گی۔مل جائے گی۔فکر نہ کرو۔کوشش کرتے رہو۔ ایک نہ ایک دن تمہاری کوشش ضرور رنگ لائے گی"......لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کے منہ میں گھی شکر۔ خدا کرے کہ ایسا ہو ورنہ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ میں شہر کے چکر کاٹ کاٹ کر ہی بوڑھا ہو جاؤں گا"......عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئی۔

"وہ سامنے کمرشل پلازہ کی طرف چلو"......لڑکی نے کچھ فاصلے پر موجود ایک بڑے کمرشل پلازہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار پلازہ کی طرف لے گیا۔

"بس بس۔ رک جاؤ۔ یہیں ہے میرا آفس"......لڑکی نے کہا تو عمران نے سائیڈ میں کار روک دی۔ کمرشل پلازہ پر بے شمار ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کے بورڈز لگے ہوئے تھے۔ سب سے اوپر ایک مقامی اخبار پاکیشیا ڈیلی نیوز کا نیون سائن چمک رہا تھا۔

کار رکتے ہی لڑکی دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اس نے ہینڈ بیگ

کھولنا شروع کر دیا۔

"تو آپ۔ پاکیشیا ڈیلی نیوز میں کام کرتی ہیں"...... عمران نے کہا تو لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں پاکیشیا ڈیلی نیوز میں کام کرتی ہوں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے ہینڈ بیگ پر پی ڈی این لکھا ہوا ہے جس کا مطلب پاکیشیا ڈیلی نیوز ہی ہو سکتا ہے اور پی ڈی این کے نیچے اخبار کا مخصوص مونو گرام بھی ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی اپنے ہینڈ بیگ پر چھوٹے سے بنے ہوئے پی ڈی این اور مقامی اخبار کے مخصوص نشان کو دیکھنے لگی۔

"بڑی تیز نظریں ہیں تمہاری"...... لڑکی نے تحسین بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے ہینڈ بیگ سے ایک بڑا نوٹ نکال لیا۔

"یہ لو۔ جتنا کرایہ کاٹنا ہے کاٹ لو اور اپنی ٹپ بھی لے لو تا کہ لفٹ دینے کے لئے مجھے تمہارا احسان لینے کے بدلے میں شکریہ نہ کہنا پڑے"...... لڑکی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"رہنے دیں۔ ابھی مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی تو میں آپ کے آفس میں آ کر آپ سے خود ہی مانگ لوں گا مس ریٹا"...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ لڑکی کچھ کہتی عمران نے کار آگے بڑھا دی اور لڑکی اس کے منہ سے اپنا نام سن کر آنکھیں پھاڑ کر اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔ پھر اچانک اس

کی نظر اپنے بیگ کی سائیڈ پر لگے مقامی اخبار کے پرنٹڈ کارڈ پر پڑی جس پر اس کا نام اور عہدہ لکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے سر جھٹکا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی پلازہ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے کار سائیڈ سڑک پر موڑی اور پھر وہ اسے مختلف سڑکوں پر گھماتے ہوئے ایک طرف لیتا چلا گیا۔

"نجانے کیوں اس لڑکی کی شکل مجھے جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے میں اسے پہلے کبھی ملا تو نہیں لیکن اس کے باوجود میں اسے پہچانتا ہوں۔ کون ہو سکتی ہے یہ"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے دماغ میں لڑکی کا چہرہ گھوم رہا تھا۔ لڑکی شکل و صورت سے انتہائی معصوم اور ہنس مکھ دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کے باوجود عمران کو نجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس لڑکی کو بخوبی جانتا ہو۔

عمران کافی دیر تک لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا لیکن کوشش کے باوجود اسے یاد نہیں آ سکا تھا کہ وہ اس لڑکی سے پہلے کہاں ملا ہے یا یہ کہ وہ اسے کیسے جانتا ہے۔ جب اسے کچھ یاد نہ آیا تو اس نے سر جھٹکا اور کار سیدھا آگے بڑھا لے گیا۔ دانش منزل سے وہ نکل تو آیا تھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے اور اس تیز طرار اور بھوتوں جیسی خصلت رکھنے والی لیڈی گھوسٹ کی تلاش کے لئے وہ کیا قدم اٹھائے۔ اس کے ذہن میں بدستور لیڈی گھوسٹ کی باتیں گردش کر رہی تھیں اور وہ رہ رہ کر اس بات کو یاد

کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر لیڈی گھوسٹ اس سے کس بات کا انتقام لینے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ کون ہے جسے اس نے بے گناہ ہونے کے باوجود پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا تھا۔

وہ جو بھی تھا سلاخوں کے پیچھے تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی زندہ ہے لیکن عمران کے لئے حیرت اس بات کی تھی کہ اس نے آج تک مظلوموں کی مدد کی ہے اور اس نے کسی بھی محب وطن اور بے گناہ انسان کو معمولی سا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ اس کی تو ہمیشہ سے یہی کوشش رہی تھی کہ وہ ظالموں کے پنجوں سے مظلوموں کو بچا سکے اور ہر بے گناہ اور معصوم انسان کی جس حد تک ممکن ہو مدد کر سکے اور غلطی سے بھی اس سے ایسا کوئی کام نہ ہو جس سے کسی بے گناہ اور معصوم کی دل آزاری ہو جبکہ لیڈی گھوسٹ نے اس پر الزام عائد کر دیا تھا کہ اس نے ملک کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے والے ایک نیک انسان کو اس کے کام سے روکا بھی تھا اور اسے قید بھی کرا دیا تھا۔

عمران اسی شش و پنج میں شہر گردی کر رہا تھا کہ اسی لمحے اچانک سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے اپنا سیل فون کار کے ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ ڈسپلے پر جولیا کا مخصوص نمبر فلیش کر رہا تھا۔

''یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) شہر گرداں سپیکنگ''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''شہر گرداں سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''شہر گردی کرنے کا مطلب شہر میں بلا وجہ گھومنا اور اپنے سر پر گرد جمع کرنا ہوتا ہے اور جب سر شہر کی گرد سے بھر جائے تو اسے شہر گرداں ہی کہا جاتا ہے''...... عمران نے شہر گرداں کی نئی اختراع کرتے ہوئے کہا۔

''مطلب تم آوارہ گردی کر رہے ہو''...... جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں اکیلا نہیں۔ میرے ساتھ کوئی اور بھی اس آوارہ گردی میں شامل ہے''...... عمران نے کہا۔

''کوئی اور۔ کیا مطلب۔ کون ہے وہ''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ہے ایک۔ حسین اور انتہائی معصوم۔ جس نے سرخ رنگ کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور دلہن کی طرح چمک دمک رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تمہارے ساتھ کوئی لڑکی ہے''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''چمکتی دمکتی دلہن مؤنث ہی ہو سکتی ہے دلہن بننا کسی مذکر کے بس کی بات تو نہیں ہوتی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ کون ہے وہ۔ بولو۔ کسے ساتھ لئے گھوم رہے ہو''۔

جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں وہ مجھے اپنے ساتھ لئے گھوم رہی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ میں پوچھ رہی ہوں وہ ہے کون۔ کیا نام ہے اس کا اور وہ تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ بولو۔ جواب دو مجھے''۔ جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''کہا ہے نا کہ ایک مؤنث ہے اس کا نام ابھی معلوم نہیں ہے اور وہ میرے ساتھ اور میں اس کے ساتھ شہر کی گلیوں بازاروں میں گھومتے پھر رہے ہیں اور ہماری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ ہم ایسی کون سی جگہ جائیں جہاں نہ کوئی آدم ہو اور نہ آدم زاد''۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو دوسری طرف سے جولیا کے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دیں جیسے وہ عمران کی بات سن کر سیخ پا ہو گئی ہو۔

''تم کون سی سڑک پر ہو اس وقت۔ مجھے بتاؤ میں ابھی وہاں آ کر اس حرافہ کا چہرہ نوچتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تمہارا بھی ایسا حشر کروں گی کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گے۔ بتاؤ مجھے کہاں ہو تم۔ جلدی بتاؤ''...... جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار سیل فون کان سے ہٹا لیا۔

''جواب دو مجھے۔ بولو۔ کہاں ہو تم''...... عمران کا جواب نہ پا کر جولیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ میں میں''...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''بکریوں کی طرح ممنانا بند کرو اور مجھے جلدی بتاؤ کہ تم کہاں ہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ سمجھے تم''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''بکری کو چھری تلے دم تو لینے دو۔ تم بتانے کا موقع دو گی تو میں کچھ بتاؤں گا۔ تم تو سچ مچ شکی مزاج بیویوں کی طرح لٹھ لے کر میرے سر پر سوار ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہا۔ میں شکی مزاج ہوں۔ میں لٹھ لے کر تمہارے سر پر سوار ہو گئی ہوں۔ بولو۔ کیا میں اتنی ہی بری ہوں کہ تمہارے سر پر لٹھ لے کر سوار ہو جاؤں۔ بولو اب بول کیوں نہیں رہے۔ چپ کیوں ہو گئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم بتاؤ۔ تم کہاں ہو۔ میں اسے لے کر وہیں آ جاتا ہوں پھر تم اس سے خود ہی پوچھ لینا کہ وہ مجھے لے کر شہر کی گلیوں اور بازاروں میں کیوں گھوم رہی تھی۔ پھر چاہے لٹھ لے کر میرے سر پر مار دینا یا اس کے سر پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں سب کے ساتھ رانا ہاؤس میں ہوں۔ وہیں آ جاؤ اور اگر تم واقعی زبان کے پکے ہو تو اس حرافہ کو ساتھ ضرور لانا۔ پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں''...... جولیا نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا جیسے دوسری لڑکی کا احساس ہوتے ہی اس کے دماغ

میں چھپکلی سوار ہوگئی ہو۔ یہ بات کرتے ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ اس کا ساتھیوں سمیت رانا ہاؤس میں ہونے کا سن کر عمران چونک پڑا تھا۔

''یہ سب رانا ہاؤس میں کیا کر رہے ہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک سڑک پر کار گھمائی اور تیزی سے اسے رانا ہاؤس کی طرف بڑھاتا لے گیا۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد وہ رانا ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے لئے گیٹ جوزف نے کھولا تھا۔ عمران کو دیکھ کر جوزف نے بے اختیار دانت نکالنے شروع کر دیئے تھے اور یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کہ جولیا سمیت اس کے تمام ساتھی کمپاؤنڈ میں کھڑے تھے اور سب کی نظریں عمران کی کار پر جمی ہوئی تھیں۔

عمران نے کار پورچ میں روکی اور کار کا انجن بند کر کے دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔ اسے کار سے نکلتے دیکھ کر جولیا تیز تیز چلتی ہوئی اس کی طرف آئی۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا اور وہ عمران کی طرف تیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''کہاں ہے وہ''...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''کون وہ''...... عمران نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

''وہی جو تمہارے ساتھ شہر گردی کر رہی تھی''...... جولیا نے اسی

انداز میں کہا۔ صفدر اور باقی سب بھی عمران کے پاس آ گئے۔

''مس جولیا۔ میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ عمران صاحب آپ کو جان بوجھ کر چڑانے کے لئے کہہ رہے تھے۔ ان کے ساتھ بھلا کون ہوسکتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس نے جس انداز میں مجھ سے بات کی تھی وہ غلط نہیں ہوسکتی۔ مجھے اس کے لہجے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہے۔ اس نے کہا تھا کہ یہ اسے ساتھ لائے گا۔ اب لایا کیوں نہیں ساتھ''...... جولیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''لایا تو ہوں اور کیسے لاؤں''...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی اچھل پڑے۔

''لائے ہو تو کہاں ہے وہ۔ بولو۔ کیا اسے گیٹ کے باہر چھوڑ آئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ تمہارے سامنے اپنی چار ٹانگوں پر کھڑی ہے''۔ عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر عمران کی سرخ سپورٹس کار کی طرف دیکھنے لگے۔ کار دیکھ کر ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

''تو آپ کو یہ اپنے ساتھ شہر میں گھماتی پھر رہی تھی اور سرخ لبادہ اوڑھنے سے آپ کی مراد اس کے سرخ رنگ سے تھی''۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ دلہن سرخ لباس میں ہوتی ہے اور اس کا رنگ بھی سرخ ہے اس لئے میں اسے دلہن ہی سمجھتا ہوں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جولیا بھی کار دیکھ کر خفیف سی ہو کر رہ گئی تھی۔

''تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے واقعی کار کے بارے میں وہ سب کہا تھا''...... جولیا نے اس کی طرف شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں کار میں ایک لڑکی دلہن کے روپ میں بیٹھی تھی میں اس کے بارے میں کہہ رہا تھا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو جولیا اس بار بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔ اس کے انداز پر ممبران بے اختیار مسکرا رہے تھے۔ جولیا نے اس سے پہلے عمران پر اس قدر کبھی شک نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ عمران سے کبھی اس انداز میں پیش آئی تھی۔ اس کا انداز عمران کے ساتھ اس بار ایسا تھا جیسے وہ واقعی شکی مزاج بیوی بن چکی ہو اور عمران کے ساتھ کسی اور لڑکی کا سن کر اس کا دماغ گھوم گیا ہو۔

''مجھے یقین ہے کہ عمران پہلے کسی لڑکی کے بارے میں ہی بات کر رہا تھا اب اس نے تمہارا غصہ دیکھ کر بات بدل دی ہے''۔ تنویر نے جلتی میں تیل ڈالنے والے انداز میں کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم خواہ مخواہ آگ کو ہوا نہ دو''۔

صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں آگ کو ہوا نہیں دے رہا۔ تم مانو یا نہ مانو مگر میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ عمران کے ساتھ کار میں ایک لڑکی بھی موجود تھی جسے اس نے کہیں ڈراپ کر دیا ہے''...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ عمران کے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی اور عمران نے اسے کہیں ڈراپ کیا ہے۔ بولو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیا ہم میں سے کسی نے یوڈی کلون لگا رکھا ہے''...... تنویر نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا ان سب سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

''یوڈی کلون پرفیوم۔ وہ ہم کیسے لگا سکتے ہیں۔ یہ پرفیوم تو لیڈیز لگاتی ہیں اور میرے خیال میں ہمارے ساتھ موجود دونوں خواتین میں سے کسی نے بھی یوڈی کلون نہیں لگایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر عمران جیسے ہی کار اندر لایا تھا تو ہر طرف تیز یوڈی کلون کی خوشبو کیسے پھیل گئی تھی''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے اور ہوا میں یوڈی کلون کی خوشبو محسوس کرنے لگے اور پھر سب کی نظریں عمران کی کار کی طرف اٹھ گئیں۔ جولیا چند لمحے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ تیزی سے عمران کی کار کی طرف بڑھی اور پھر کار

میں تیز یوڈی کلون کی خوشبو محسوس کرتے ہی اس کا چہرہ متغیر ہوتا چلا گیا۔ اسی لمحے جولیا کی نظریں سائیڈ سیٹ کے پائیدان پر پڑیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑی۔ وہ تیزی سے کار کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی سائیڈ سیٹ کی طرف بڑھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے پائیدان پر پڑا ہوا ایک کارڈ اٹھا لیا۔ کارڈ کے ساتھ ایک لپ سٹک بھی گری ہوئی تھی۔ اس نے دونوں چیزیں اٹھائیں اور پھر جیسے ہی اس کی نظر کارڈ پر لکھے ہوئے نام پر پڑی اس کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو کرنل اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا جس کی گھنٹی بجنے کے ساتھ ہی اس پر لگا ہوا بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔

''یس کرنل اسکاٹ سپیکنگ''...... کرنل اسکاٹ نے بے حد سپاٹ اور خشک لہجے میں کہا۔

''مائٹی بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس مائٹی بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''چیف۔ لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے مائٹی نے کہا تو کرنل اسکاٹ بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کس نے اغوا کیا ہے لیڈی اینڈا کو اور

کیوں“...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

”اغوا کنندگان کا مجھے ابھی علم نہیں ہوا ہے چیف۔ میں ایک ضروری کام سے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں گیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس کی رہائش گاہ میں ہڑبونگ مچی ہوئی تھی۔ وہاں ہر طرف لاشیں پڑی تھیں اور لیڈی اینڈا وہاں سے غائب تھی“۔ مائٹی نے کہا۔

”اوہ۔ تو کسی نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا“۔ کرنل اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ حملہ آوروں نے رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک ملازم جو شدید زخمی تھا اس نے بتایا کہ رات کے وقت اچانک چند نقاب پوش دیواریں کود کر رہائش گاہ میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے اندر آتے ہی ہر طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ لیڈی اینڈا اس وقت رہائش گاہ میں ہی موجود تھی۔ اس نے کمرے سے نکل کر حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن اسے بھی گولی مار دی گئی اور پھر ایک نقاب پوش اس کی طرف لپکا اور اس نے لیڈی اینڈا کے سر پر کوئی چیز مار کر اسے بے ہوش کر دیا۔ باقی نقاب پوشوں نے رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا اور وہ بے ہوش لیڈی اینڈا کو اٹھا کر لے گئے تھے“...... مائٹی نے بتایا۔

”ہونہہ۔ کیا وہ ملازم ابھی زندہ ہے اور ان حملہ آوروں میں

سے کسی کو پہچان سکتا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”نو چیف۔ اس کے کہنے کے مطابق حملہ آوروں نے نقاب پہنے ہوئے تھے اور اسے کئی گولیاں لگی تھیں وہ آخری سانسوں پر تھا جب میں نے اس سے بات کی تھی“...... مائٹی نے کہا۔

”رات کس وقت لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تھا“۔ کرنل اسکاٹ نے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”رات کے دو بجے چیف“...... مائٹی نے کہا۔

”تم اب کہاں ہو“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”میں لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں ہی ہوں۔ یہاں متعلقہ پولیس پہنچ چکی ہے اور وہ انوسٹی گیشن کر رہی ہے۔ میں بھی خصوصی پاس دکھا کر ان کے ساتھ سرچ کر رہا ہوں تاکہ حملہ آوروں کا کوئی کلیو ڈھونڈ سکوں“......مائٹی نے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے پاس کارٹر کو بھیج رہا ہوں۔ وہ بھی تمہارے ساتھ مل کر کلیو تلاش کرے گا اور جیسے ہی تم دونوں کو حملہ آوروں کا علم ہو تم فوری طور پر لیڈی اینڈا کی بازیابی کے لئے ان پر حملہ کر دینا۔ تمہیں نہ صرف ان سے لیڈی اینڈا کو بچانا ہے بلکہ یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ وہ حملہ آور کون تھے اور انہوں نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر کیوں حملہ کیا تھا اور اسے اغوا کر کے کیوں لے گئے تھے“۔ کرنل اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس چیف“...... مائٹی نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے اسے چند

مزید ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ آخر وہ حملہ آور کون ہو سکتے تھے جنہوں نے سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر اس قدر جرأت کے ساتھ حملہ کیا تھا اور وہاں قتل و غارت کر کے لیڈی اینڈا کو بھی زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے تھے۔

چند لمحوں تک کرنل اسکاٹ سوچتا رہا پھر اس نے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگا کر دوسرے ہاتھ سے فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس“...... رابطہ ملتے ہی اس کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

”کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں“...... کرنل اسکاٹ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف۔ کارٹر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے کارٹر نے کرنل اسکاٹ کی آواز سن کر یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کہاں ہو تم اس وقت“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”میں اپنے فلیٹ میں ہوں چیف۔ بس تیار ہو کر ہیڈ کوارٹر کے لئے نکلنے ہی والا تھا“...... کارٹر نے جواب دیا۔

”ہیڈ کوارٹر آنے کی بجائے تم لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر چلے جاؤ“۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ پر۔ لیکن چیف.....“ کارٹر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیڈی اینڈا کو اغوا کیا گیا ہے نانسنس۔ رات کو اس کی رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور لیڈی اینڈا کو زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس لئے تم فوراً لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ کے خلاف ایسی گھناؤنی کارروائی کس نے کی ہے اور جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کے خلاف سخت کارروائی کرو۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے لیڈی اینڈا اور اس کے اغوا کاروں کو میرے سامنے لاؤ۔ سمجھے تم“...... کرنل اسکاٹ نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

”یس۔ یس چیف“...... کرنل اسکاٹ کا غصیلا لہجہ سن کر کارٹر نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

”مائٹی اس وقت لیڈی اینڈا کی ہی رہائش گاہ میں موجود ہے۔ اس سے مل لینا وہ تمہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دے گا“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف“...... کارٹر نے دھیمی آواز میں کہا اور کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”آخر لیڈی اینڈا کو اس طرح کون اٹھا کر لے جا سکتا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے پریشانی کے عالم میں سوچتے ہوئے کہا۔
ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے سامنے پڑے ہوئے نیلے رنگ

کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ نیلے رنگ کا فون فارن ایجنٹوں کے لئے مخصوص تھا۔ سوپر ایجنسی کے ایجنٹ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تھے جو کرنل اسکاٹ کے انڈر تھے اور وہ اپنی تمام رپورٹس دینے کے لیے کرنل اسکاٹ کو ڈائریکٹ فون کرتے تھے۔ یہ سیٹلائٹ فون تھا اور ایجنٹ بھی سیٹلائٹس فون سے ہی اس سے رابطہ کرتے تھے جس کی نہ تو کال کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ٹریس کی جا سکتی تھی۔ اس فون کی وجہ سے کرنل اسکاٹ کو ٹرانسمیٹر کے جھنجھٹ سے نجات مل گئی تھی جس میں بار بار اوور کہنے کی زحمت کرنی پڑتی تھی۔

''یہ اب کس کا فون آ گیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے نیلے رنگ کے فون سیٹ پر جلتے بجھتے بلب کو دیکھتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس کرنل اسکاٹ چیف آف سوپر ایجنسی سپیکنگ''...... کرنل اسکاٹ نے رسیور کان سے لگا کر کرخت لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے ڈائمر بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس بولو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''آپ کو ایک رپورٹ دینی ہے چیف''...... ڈائمر نے کہا۔

''بولو۔ کیا رپورٹ دینی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''کارٹر نے مجھے جس کام کے لئے کہا تھا میں نے پورا کر دیا ہے۔ گرے پاکیشیا کے ایک ہوٹل میں آ کر ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے

اسے ہوٹل میں جا کر ہلاک کر دیا ہے''...... ڈائمر نے کہا۔

''تفصیل سے بتاؤ اور تم نے وہاں اپنا کوئی ثبوت تو نہیں چھوڑا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میں اپنا ہر کام انتہائی راز داری اور صفائی سے کرتا ہوں۔ ایئر پورٹ سے ہی میں گرے کے پیچھے لگ گیا تھا وہ ایک سیون سٹار ہوٹل گیا تھا۔ میں اس کے پیچھے ہوٹل پہنچ گیا۔ میں نے ہوٹل سے ہی اس کے روم میں اس سے بات کی۔ وہ مجھے نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں آپ کا ایک خصوصی پیغام لایا ہوں تو وہ مجھ سے ملنے پر آمادہ ہو گیا اور اس نے مجھے اپنے کمرے میں بلا لیا۔ میں نے اس کے کمرے میں جاتے ہی اس پر گیس پسٹل سے فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر میں نے ایک خنجر سے اس کی گردن کاٹ کر الگ کر دی اور فوراً وہاں سے نکل گیا''...... ڈائمر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ یہ تم نے اچھا کیا ہے۔ گرے کے اس طرح کے قتل سے وہاں یہی تاثر ملے گا کہ اسے کسی جنونی قاتل نے ہلاک کیا ہے اور وہاں کی پولیس اس جنونی قاتل کو ڈھونڈتی پھرے گی''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن ایک مسئلہ ہو گیا ہے''...... ڈائمر نے کہا تو کرنل اسکاٹ چونک پڑا۔

''مسئلہ۔ کیسا مسئلہ''...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا کے ایک مقامی اخبار جس کا نام پاکیشیا ڈیلی نیوز ہے نے گرے کے قتل اور اس کے بارے میں ہر بات تفصیل سے شائع کی ہے۔ اس اخبار میں کچھ ایسے ثبوت بھی پیش کیے گئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ گرے نے ایک مقامی قبرستان میں چار ایکریمینز کو ہلاک کیا تھا۔ اس خبر کو مقامی اخبار میں نمایاں کر کے شائع کیا گیا ہے"...... ڈائمر نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اور کیا شائع ہوا ہے گرے کے بارے میں"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"یہی سب کچھ ہے۔ اس اخبار کی تمام خبروں کی کٹنگ میں آپ کے فیکس کر دیتا ہوں آپ خود دیکھ لیں"...... ڈائمر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فیکس کرو۔ میں دیکھ لیتا ہوں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ یہاں حملہ آوروں کا ایک گروپ لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں داخل ہو کر قتل و غارت کرتا ہے اور لیڈی اینڈا کو زخمی کر کے لے جاتا ہے ادھر پاکیشیا میں گرے کے بارے میں ثبوتوں کے ساتھ سب کچھ مقامی اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اگر اخبار والوں کے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ ان چاروں ایکریمینز کو گرے نے ہی ہلاک کیا ہے اور گرے کا تعلق اسرائیل اور میری ایجنسی سے ہے تو پھر ایکریمین ایجنسی زیرو نائن کو اس

بات کا بھی آسانی سے علم ہو جائے گا کہ گرے نے ایکریمینز کو ہلاک کر کے جو بلیو ڈائمنڈ حاصل کیا تھا وہ کہاں ہے"...... کرنل اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اب ایکریمیا سے خصوصی طور پر ماسٹر گن بھی منگوانی مشکل ہو جائے گی جس کی مدد سے بلیو ڈائمنڈ میں موجود ڈیٹا نکالا جا سکتا ہے۔ اب میں کیا کروں"...... کرنل اسکاٹ نے اسی طرح سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ایک گھنٹے کے بعد اس کے سیل فون کی گھنٹی بجی تو وہ اپنے خیالوں سے نکل آیا اور اس نے میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھا لیا۔ سکرین پر کارٹر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"یس کرنل اسکاٹ سپیکنگ"...... کرنل اسکاٹ نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"کارٹر بول رہا ہوں چیف"...... کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو۔ کیا رپورٹ ہے۔ حملہ آوروں کا کوئی سراغ ملا"۔ کرنل اسکاٹ نے بے چینی سے پوچھا۔

"یس چیف۔ حملہ آوروں کا پتہ چل گیا ہے۔ ان کا تعلق بلیو آئی کلب سے ہے"...... کارٹر نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"بلیو آئی کلب"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ ایک مقامی کلب ہے جو غنڈوں اور بدمعاشوں

کا اڈہ ہے اور اس کلب کی مالکہ ایک ایکریمین عورت ہے جس کے اصل نام کا تو علم نہیں ہو سکا ہے لیکن وہ خود کو گولڈفش کہتی ہے''۔ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا لیڈی اینڈا کو اس گولڈفش نے اغوا کرایا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ کلب کے تمام غنڈے اور بدمعاش گولڈفش کے ہی تابع ہیں اور اس کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے''...... کارٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ گولڈفش کا تعلق زیرو نائن ایجنسی سے ہے اور زیرو نائن ایجنسی کو پتہ چل چکا ہے کہ گرے پاکیشیا سے بلیو ڈائمنڈ یہاں لایا تھا اور اب زیرو نائن ایجنسی بلیو ڈائمنڈ کے حصول کے لئے یہاں حرکت میں آ چکی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے بھی ایسا ہی شک ہے۔ چونکہ سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر سیکرٹ ہے اس لئے وہ لیڈی اینڈا کی زبان کھلوا کر اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر سکتے ہیں اور پھر......'' کارٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اچانک بولتے بولتے خاموش ہو گیا جیسے وہ مزید بات نہ کرنا چاہتا ہو۔

''تا کہ وہ ہیڈ کوارٹر پر اٹیک کر سکیں اور مجھ تک پہنچ سکیں اور مجھ سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کر سکیں''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے

کارٹر کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے دھیمی آواز میں کہا۔

''کیا زیرو نائن ایجنسی میں اتنی قوت ہے کہ وہ مجھ تک پہنچ سکیں''...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''نو چیف۔ ہماری ایجنسی ان کی ایجنسی کے مقابلے میں زیادہ طاقتور اور فعال ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں گولڈفش کے خلاف کارروائی کر کے لیڈی اینڈا کو چھڑا سکتا ہوں''...... کارٹر نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ گولڈفش کا تعلق ایکریمین زیرو نائن ایجنسی سے ہی ہے۔ اس کا تعلق کسی اور ایجنسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ ایکریمیا ہمارا حلیف ملک ہے۔ ہم اسی کے بل بوتے پر پھل پھول رہے ہیں اگر ہم نے ایکریمین ایجنٹوں کے خلاف کام کیا تو ہمیں لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے جس سے اسرائیل اور ایکریمیا کے تعلقات میں کسی بھی قسم کی کوئی دراڑ پڑے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے چیف۔ کیا ہم لیڈی اینڈا کو گولڈفش کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں۔ اگر گولڈفش نے لیڈی اینڈا کی زبان کھلوا لی اور اسے سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا تو وہ ہیڈ کوارٹر پر بھی اٹیک کر سکتی ہے۔ وہ اکیلی نہیں ہو گی اس کے ساتھ پورا گینگ ہے

جسے سنبھالنا مشکل ہوسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے گینگ میں ایکریمین ایجنٹ بھی ہوں“...... کارٹر نے کہا۔

”میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو لیکن اس کے باوجود میں اس کے خلاف فوری ایکشن نہیں لینا چاہتا“...... کرنل اسکاٹ نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تو پھر جیسا آپ کا حکم“...... کارٹر نے کہا۔

”تم کسی طریقے سے گولڈفش کو اس کلب سے لا سکتے ہو“۔ کرنل اسکاٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”آپ کا مطلب گولڈفش کے اغوا سے ہے“...... کارٹر نے پوچھا۔

”تو اور میں کیا کہہ رہا ہوں نانسنس“...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

”اوہ۔ سوری۔ یس چیف۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ میں بلیو آئی کلب میں کئی بار جا چکا ہوں اور مجھے بلیو آئی کلب کے ایک ایک حصے کا بخوبی علم ہے بلکہ اس کلب میں جانے کا میں ایک خفیہ راستہ بھی جانتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ گولڈفش کلب میں کہاں موجود ہوتی ہے۔ اگر میں خفیہ راستے سے جاؤں تو میں گولڈفش تک پہنچ سکتا ہوں اور اسے وہاں سے اغوا کر کے لا سکتا ہوں“...... کارٹر نے کہا۔

”گڈ شو۔ پھر تم فوری طور پر جاؤ اور وہاں سے گولڈفش کو نکال

لاؤ۔ اس نے ہماری ایجنٹ کو جس خفیہ طریقے سے اغوا کیا ہے ہم بھی اسی طریقے پر عمل کریں گے اور ایک بار گولڈفش ہمارے ہاتھ لگ جائے تو پھر اس کے بدلے میں ہم لیڈی اینڈا کو اس سے واپس حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم خود کو شو نہیں کریں گے بلکہ ایسا ظاہر کریں گے جیسے اسرائیل کے کسی گینگ نے گولڈفش کو اغوا کیا ہو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”اور لیڈی اینڈا۔ اگر اس نے زبان کھول دی ہو گی تو“۔ کارٹر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”لیڈی اینڈا کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ اس پر کسی بھی تشدد کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک منجھی ہوئی اور انتہائی تربیت یافتہ لیڈی ایجنٹ ہے اس کی زبان اتنی آسانی سے نہیں کھلے گی“۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ میں جس خفیہ راستے سے کلب میں جاؤں گا کوشش کروں گا کہ گولڈفش کے ساتھ وہاں سے لیڈی اینڈا کو بھی واپس لا سکوں کیونکہ اگر انہوں نے لیڈی اینڈا کو کلب کے کسی تہہ خانے میں رکھا ہوا ہو گا تو مجھے اسے ڈھونڈنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا“...... کارٹر نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اگر لیڈی اینڈا کو بھی تم لا سکتے ہو تو ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا اور پھر ہم یہاں اپنے طریقے سے گولڈفش کی زبان کھلوائیں گے۔ اگر اس کا تعلق واقعی ایکریمین

ایجنسی زیرو نائن سے ہوا تو ہم خاموشی سے اسے چھوڑ دیں گے اور اگر اس کا تعلق کسی اور ایجنسی یا کسی دوسرے ملک سے ہوا تو پھر میں اس کا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح سینکڑوں برسوں تک بلبلاتی رہے گی''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں گولڈفش کا تعلق کسی اور ملک سے بھی ہوسکتا ہے''...... کارٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ضروری نہیں کہ ایکریمین کارڈ ہولڈر ہونے کی وجہ سے وہ ایکریمیا سے ہی تعلق رکھتی ہو۔ اس کا تعلق ہمارے کسی دشمن ملک سے بھی ہوسکتا ہے اور وہ یہاں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہی ہو اور اپنی حفاظت کے لئے اس نے ایکریمین گرین کارڈ حاصل کر رکھا ہو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی یہ سب ممکن ہے اور غیر ملکی ایجنٹ کچھ بھی کر سکتے ہیں''...... کارٹر نے کہا۔

''تو پھر جاؤ۔ دیر نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ لیڈی اینڈا کو غیر ضروری تشدد کا نشانہ بنا کر اس کی زبان کھلوانے کی کوشش کی جائے اسے رہا کرانے اور گولڈفش کو اس کے کلب سے لانے کا کام جلدی مکمل کرو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کاش کہ تمہارا تعلق ایکریمین ایجنسی زیرو نائن سے نہ ہو گولڈ فش۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ گہرے خیالوں میں کھو گیا جیسے وہ خیالوں ہی خیالوں میں گولڈفش کے ٹکڑے کر رہا ہو۔

"یہ کیا ہے"...... جولیا نے کارڈ اور لپ سٹک عمران کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک کارڈ اور ایک لپ سٹک"...... عمران نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"کس کا ہے یہ کارڈ اور لپ سٹک"...... جولیا نے انتہائی جارحانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"قسم سے یہ دونوں چیزیں میری نہیں ہیں"...... عمران نے جولیا کا انداز دیکھ کر سہم جانے والے انداز میں کہا۔

"یہ کارڈ ایک لڑکی کا ہے"...... جولیا نے عمران کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"لڑکی کا کارڈ لیکن یہ تو مجھے پرنٹڈ گتے کا کارڈ لگ رہا ہے"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فضول باتیں مت کرو اور بتاؤ کہ یہ کارڈ اور لپ سٹک تمہاری

کار میں کہاں سے آئے ہیں"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"اُڑ کر آ گئی ہوں گی دونوں چیزیں۔ میں نے تو نہیں رکھیں"۔ عمران نے کہا۔

"کون تھی تمہارے ساتھ کار میں"...... جولیا نے پوچھا۔

"کوئی نہیں"...... عمران نے اسی طرح ڈھٹائی سے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کارڈ پر ایک مقامی اخبار کی لیڈی رپورٹر ریٹا کا نام"...... جولیا نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ عمران جھوٹ بول رہا ہے کہ اس کے ساتھ کار میں اور کوئی نہیں تھی"...... تنویر نے دانت نکال کر کہا۔

"شٹ اپ۔ تم اپنا منہ بند رکھو۔ مجھے بات کرنے دو اس سے"...... جولیا، تنویر پر ہی الٹ پڑی اور تنویر جولیا کی ڈانٹ سن کر برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔

"عمران میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں"...... جولیا نے ایک بار پھر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کک کک۔ کیا پوچھ رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں پوچھ رہی ہوں کہ کون ہے یہ ریٹا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"خود ہی تو بتا رہی ہو کہ ایک مقامی اخبار کی لیڈی رپورٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کی لپ سٹک اور کارڈ تمہاری کار میں کیا کر رہے

تھے اور یوڈی کلون کی خوشبو جو تمہاری کار میں رچی ہوئی ہے جو اس
بات کا ثبوت ہے کہ لڑکی کافی دیر تک تمہاری کار میں موجود رہی
تھی''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔
''ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے کہ کار میں لڑکی نہیں تھی''۔
عمران نے کہا۔
''کون تھی وہ اور تمہاری کار میں کیا کر رہی تھی''...... جولیا نے
اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔
عمران کا جواب سن کر اس کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی تھی۔
''ایک لڑکی ہی تھی جس کا نام و پتہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔
اب یہ نہ پوچھنا کہ وہ میری کیا لگتی تھی یا وہ میری کار میں کیوں آئی
تھی۔ میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ وہ میری شناسا نہیں تھی اور ایک
چوراہے پر میری کار میں زبردستی آ کر بیٹھ گئی تھی۔ میں نے اسے
اپنی کار میں بیٹھنے کے لئے مجبور نہیں کیا تھا''...... عمران نے جولیا
کے لہجہ سن کر ناگوار اور انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے اسے ساری بات بتا دی کہ وہ لڑکی کس طرح اس کی
کار میں اچانک آ کر بیٹھ گئی تھی۔
''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں
ہے اور وہ خود ہی لفٹ لینے تمہاری کار میں بیٹھی تھی''...... عمران کا
جواب سن کر جولیا نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔
''ایک بار میں نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ اب تم اس بات کو

س رنگ میں چاہو ڈھال لو۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ مجھے یہاں کس
لئے بلایا گیا ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا کا رنگ
ل گیا۔ عمران کا انداز بتا رہا تھا جیسے اسے جولیا کی باتوں سے
دید کوفت ہوئی ہو اور اگر جولیا نے اس موضوع پر مزید بات کی تو
مران یقیناً بھڑک اٹھے گا۔
''مس جولیا۔ آپ اس بات کو یہیں دفن کر دیں۔ جب عمران
صاحب نے کہہ دیا ہے کہ ان کا مس ریٹا سے کوئی تعلق نہیں ہے
اور وہ زبردستی ان کی کار میں آ کر بیٹھ گئی تھی تو آپ کو اس موضوع
پر مزید کوئی بات نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیں اس موضوع پر بات
کرنی چاہئے جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں''...... صفدر نے بھی
عمران کے چہرے پر ناگواریت اور غصے کے تاثرات دیکھ کر تیز تیز
بولتے ہوئے کہا۔
''ٹھیک ہے۔ سنو۔ ہم نے یہاں لیڈی گھوسٹ کے شکار کا
پروگرام بنایا ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
''لیڈی گھوسٹ کا شکار۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر
کہا تو جولیا نے اسے ساری بات تفصیل سے بتانی شروع کر دی۔
''آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن مجھے نہیں لگ رہا کہ لیڈی گھوسٹ اس
قدر آسانی سے تمہارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائے گی''۔
ساری بات سن کر عمران نے کہا۔
''کیوں۔ وہ کیوں نہیں پھنسے گی ہمارے جال میں''...... جولیا

نے کہا۔

”وہ بے حد تیز اور انتہائی ذہین ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں جس سے وہ اپنے خلاف ہونے والی ہر سازش آسانی سے دیکھ لیتی ہے۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ یہاں اس کے خلاف گیم کی جا رہی ہے تو وہ اس گیم کا بھی تاروپود بکھیر دے گی اور الٹا ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتی ہے اور ابھی تک ہمارے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے ہم یہ ثابت کر سکیں کہ اس کا تعلق انسانوں سے ہے بھی یا نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ سچ مچ کوئی بھتنی ہی ہو۔ ایسی صورت میں ہمارے سائنسی جال اس کا راستہ کیسے روک سکیں گے“...... عمران کہتا چلا گیا۔

”پھر بھی ہم کوشش تو کر سکتے ہیں۔ اب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے بھی تو کام نہیں چلتا“...... صفدر نے کہا۔

”تو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ ایسے تو چل ہی جائے گا کام۔ بے چاری ٹانگوں کو مفت میں بھاگ دوڑ کر تھکنا تو نہیں پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”پلیز عمران۔ ہم سب اس وقت سنجیدہ ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”لیکن میں نہیں ہوں“...... عمران نے کہا۔

”وہ تو تم کبھی ہو بھی نہیں سکتے“...... تنویر نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

”بالکل۔ لیکن تم بھی سنجیدہ ہو یہ سن کر مجھے حیرت ہوئی ہے“۔

عمران نے مسکرا کر کہا۔

”کیوں اس میں حیرت والی کون سی بات ہے“...... تنویر نے کہا۔

”سنجیدہ مؤنث ہوتی ہے اور تم......“ عمران نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا جیسے اس نے کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ منہ میں ڈال لیا ہو۔

”بتاؤ۔ اس معاملے میں تم ہماری مدد کر سکتے ہو یا نہیں“۔ جولیا نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا مدد چاہتی ہو مجھ سے“...... عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ اگر ہم لیڈی گھوسٹ کو یہاں لانے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ یہاں سے نکل نہ سکے“...... جولیا نے کہا۔

”اس کے لئے تو مجھے بے حد محنت کرنی پڑے گی۔ اس محنت کے صلے میں مجھے کیا ملے گا“...... عمران نے کہا۔

”جو تم مانگو گے ہم دے دیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”مجھے اور کچھ نہیں۔ تنویر کی ہاں چاہئے۔ کیوں تنویر“...... عمران نے کہا تو تنویر غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔ عمران کی ہر بات کی تان اسی پر آ کر ٹوٹتی تھی۔

”اس کی میری طرف سے ہاں سمجھو۔ یہ میری کسی بھی بات پر اختلاف نہیں کرے گا“...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر

کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ تنویر کے چہرے پر ہوائیاں اُڑتے دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ میں بینڈ باجا لے کر آؤں تو تمہارا بھائی میری بارات روکنے کے لئے بیچ سڑک میں بیٹھ جائے''......عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''نہیں۔ بیٹھے گا یہ بیچ سڑک میں۔ تم بارات لانے کی تیاری تو کرو''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا اور عمران کو اس طرح جولیا کے جواب پر لاجواب ہوتے دیکھ کر وہ سب ہنسنے لگے۔

''کیوں عمران بھائی۔ پھر آپ کب لا رہے ہیں بارات''۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جب میرے پاس چھوہارے بانٹنے اور دعوت ولیمہ کے لئے رقم جمع ہو جائے گی''......عمران نے بے ساختہ کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''اب بولو''...... جولیا نے عمران کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہا۔

''اب کیا بولوں میں۔ جب تم نے تیاری کر ہی لی ہے تو پھر مجھے اب بارات لانی ہی پڑے گی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ مطلب۔ تم ہمارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو''۔ جولیا

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں تنویر۔ کر دوں ہاں''......عمران نے جان بوجھ کر ایک بار پھر تنویر کو زچ کرتے ہوئے کہا تو تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''مجھے نہیں پتہ''......تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

''چلو۔ بارات دیکھ کر تمہیں سب پتہ چل جائے گا''......عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا اور ماحول ان سب کے تیز کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ایک لڑکی سیاہ رنگ کا چست اور چمکدار لباس جس کے ساتھ سینگوں والی ایک ٹوپی بھی لگی ہوئی تھی پہنے اور چہرے پر نقاب چڑھائے ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

لڑکی کے ایک ہاتھ کی کلائی پر سفید رنگ کی انتہائی خوبصورت گھڑی تھی جس کا ڈائل بے حد بڑا تھا اور اس پر رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے۔ دیکھنے میں یہ گھڑی بچوں کے کھلونے جیسی لگ رہی تھی۔ جس کا سائز عام گھڑیوں سے کہیں بڑا تھا اور اس پر چاروں طرف بے شمار بٹن لگے ہوئے تھے۔ لڑکی کے سامنے کمپیوٹر کھلا ہوا تھا اور لڑکی اس کمپیوٹر سے ایک ای میل سروس آن کر رہی تھی۔ ای میلز کی ویب سائٹ کھلتے ہی اس کے سامنے بے شمار ای میلز کھلتے چلے گئے۔

نقاب کے پیچھے لڑکی کی نیلی، بڑی بڑی اور چمکدار آنکھیں لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی سکرین کی چمک کی وجہ سے اور زیادہ چمک رہی تھیں۔

سائٹ پر بے شمار ای میلز دیکھ کر اس کی آنکھیں اور زیادہ چمک اٹھیں۔ وہ لیپ ٹاپ پر لگے فنگر ماؤس سے سکرول کرنے لگی اور ای میلز بھیجنے والوں کے نام دیکھنے لگیں۔ ویب سائٹ پر بیس سے زائد ای میلز تھیں۔ لڑکی نے ایک ای میل کھولی اور اسے پڑھنے لگی۔ ایک ای میل پڑھ کر اس نے دوسری اور پھر تیسری ای میل چیک کرنی شروع کر دی اور پھر وہ آٹھویں یا نویں ای میل پڑھتے ہوئے بے اختیار چونک پڑی۔

"گڈ شو۔ یہ فضل بھائی مٹر والے کی ای میل کام کی ثابت ہو رہی ہے"...... لڑکی نے کہا اور پھر وہ انہماک سے اس ای میل میں لکھی ہوئی عبارت پڑھنے لگی۔ ای میل بھیجنے والے نے اپنا فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے ای میل ختم کی تو اس نے لیپ ٹاپ کے ساتھ رکھی ہوئی ایک وائر جس کی ایک سائیڈ پر پن اور دوسری سائیڈ پر یو ایس بی فلیش ڈرائیو لگی ہوئی تھی اٹھائی۔ فلیش ڈرائیو اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی کھلونے جیسی واچ میں لگائی اور یو ایس بی پن اس نے لیپ ٹاپ میں لگا دی پھر اس نے اپنی ٹوائے واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو ڈائل میں جلتے بجھتے بلب بجھ گئے اور ڈائل میں سرخ رنگ کے جلتے بجھتے بلبوں کی ایک قطار سی سرکل کرنے لگی اور ڈائل کے درمیانی حصے میں نیلے رنگ کا ایک بلب روشن ہوگیا۔ لڑکی نے لیپ ٹاپ سے ای میل سائٹ آف کی اور اس کی جگہ کمپیوٹر کے ڈیسک ٹاپ پر موجود ایک جدید سافٹ ویئر

اوپن کرنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی سکرین پر سافٹ ویئر اوپن ہوا سکرین پر دو ونڈوز بن گئیں۔ ان میں ایک ونڈو بلینک تھی جبکہ دوسرے حصے میں ایک نقشہ سا پھیل گیا تھا۔ نچلے حصے میں نمبر پیڈ بن گئے تھے اور ان نمبروں کے ساتھ فون آن اور آف کرنے کے بٹن بھی بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لڑکی نے اپنی ریسٹ واچ کا ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک ریسٹ واچ سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی۔ لڑکی نے فنگر ماؤس کے ذریعے سکرین پر نمبر پیڈ کو ایک ایک کر کے پریس کرنا شروع کر دیا۔ وہ اسی میل بھیجنے والے کے سیل فون کے نمبر پریس کر رہی تھی۔ تمام نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے نمبر پیڈ کے ساتھ بنا ہوا کال کرنے والا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے اس کی ٹوائے ریسٹ واچ میں لگے ہوئے اسپیکر سے دوسری طرف کال جانے کی بیل سنائی دی۔

"یس سیٹھ پھجل بھائی مٹر والا سپیکنگ"۔ دوسرے ہی لمحے ریسٹ واچ کے اسپیکر سے ایک بلغم زدہ اور کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لیڈی گھوسٹ بول رہی ہوں"...... لڑکی نے ریسٹ واچ اپنے منہ کے پاس لا کر کسی ناگن کی طرح سے پھنکار کر کہا۔

"لیڈی غھوسٹ۔ ارے باپ رے۔ یہ تمہاری آواج اس قدر کھوفناک کیوں ہے لیڈی بہن۔ کیا تم نے اپنے گلے ملے میں کسی

ناگن واگن کی آواج پھٹ کرا رکھی ہے"...... دوسری طرف سے فضل بھائی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے فضول باتوں کے لئے فون نہیں کیا ہے۔ یہ بتاؤ کیا تم نے میری ویب سائٹ پر جو میل بھیجی ہے وہ درست ہے"۔ لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اے مج سالے کو کا پتہ تم کس میل فی میل کی بات کر رئی ہو۔ مجے تو اتنا پتہ ہے کہ میں نے تم کو ایک کام بولا ہے جو اگر تم کر سکتی ہو تو مجے پھون وون کرو اور بتاؤ کہ میرے اس کام وام کے کتنے پیسے ویسے لوغی"...... فضل بھائی نے اسی انداز میں کہا۔

"مجھے اپنا پتہ بتاؤ۔ میں تم سے خود آ کر ملنا چاہتی ہوں"۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اے غھوسٹ مائی۔ تمہیں پتہ وتہ لینے کی کیا جرورت ہے۔ تم کام کرو اور اس کے دام لو۔ بس کام کھتم پیسہ ہجم"...... فضل بھائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نہیں ملنا چاہتے تو نہ سہی۔ لیکن تم نے مجھ سے جو کام لینا ہے اس کے میں تم سے ڈبل چارجز لوں گی۔ بولو دے سکتے ہو"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اے غھوسٹ مائی۔ مجے ڈبل مبل کا نہیں پتہ۔ تم دام بولو بس۔ مگر سرط یہ ہے کہ تم میرا کام لاجمی کرنا ہاں"...... فضل بھائی نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہو جائے گا اور بلیک پرل تم تک حفاظت سے پہنچ بھی جائے گا۔ اس کام کے لئے میں تم سے بیس لاکھ روپے لوں گی۔ آدھے کام ہونے سے پہلے اور آدھے کام ہونے کے بعد“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”میں تم کو ساری رقم ایک ساتھ دے دوں گا مائی۔ مگر اس بات کی کیا گارنٹی وارنٹی ہے کہ تم میرا کام کرو گی اور میری رقم ہجم وجم نہیں کرو غی“...... فضل بھائی نے شکی لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ لیڈی گھوسٹ اپنے پروفیشن سے کبھی دھوکہ نہیں کرتی۔ جو ڈیل کرتی ہے اسے پورا کرتی ہے اور قیمتی سے قیمتی چیز بھی اپنے پاس نہیں رکھتی۔ بلیک پرل تم تک لازمی پہنچے گا۔ رہی گارنٹی کی بات تو لیڈی گھوسٹ کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ گارنٹی ہوتی ہے۔ اگر تمہیں کام کرانا ہے تو بولو ورنہ فون بند کر دو“۔ لیڈی گھوسٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ارے نہیں نہیں۔ غھوسٹ مائی۔ تم تو کھواہ مکھواہ ناراج ماراج ہو غی۔ مجے اپنا کام وام کرانا ہے۔ تم بولو مجے تم کو جو رقم دینی ہے وہ کیسے دینی ہے اور کہاں دینی ہے۔ مجھے تو بابا اپنی چیج سے مطلب وطلب ہے۔ وہ چیج مجے مل جائے تو میری بابا عید مید ہی ہو جائے غی“...... فضل بھائی نے کہا۔

”میں تمہیں ایک فارن اکاؤنٹ بتا دیتی ہوں۔ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دو۔ رقم جمع ہوتے ہی مجھے اس کی رسید مل

جائے گی اور رقم ملتے ہی میں اپنا کام شروع کر دوں گی اور اگلے دو روز میں تمہارا کام ہو جائے گا اور بلیک پرل تم تک پہنچ جائے گا۔ جیسے ہی بلیک پرل تمہارے پاس پہنچے گا تم فوری طور پر میرے اسی اکاؤنٹ میں باقی کی رقم بھی منتقل کرا دینا“...... لیڈی گھوسٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

”سمجھ غیا نا مائی۔ تم پھکر مکر کیوں کرتی ہو۔ لیکن ایک بات ہے مائی“...... فضل بھائی نے کہا۔

”کیا“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”بابا۔ کسی کو اس بات مات کا پتہ متہ نہیں لغنا چاہئے کہ کالا موتی میں نے تم سے چوری موری کرایا ہے۔ اگر کسی کو پتہ چل غیا نا تو سالا سارا جمانا ومانا میرا دشمن ہو جائے گا اور میں سب کے سامنے رسوا ہو جاؤں غا۔ پھجل بھائی سب کوچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنا نام وام مٹی میں نہیں ملا سکتا نا بابا“...... فضل بھائی نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ میں اپنے کلائنٹ کا راز اپنے تک ہی محدود رکھتی ہوں۔ کسی کے سامنے اوپن نہیں کرتی اور کسی کا مجھ تک پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے اس لئے تمہارا راز ہمیشہ محفوظ رہے گا“۔ لیڈی گھوست نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے نی بابا۔ تم نے جو کہا میں نے اسے مان وان لیا۔ اب تم جلدی ملدی سے اپنا نام پتہ بتاؤ تا کہ میں تم کو کام کی قیمت

وہیت دے سکوں''...... فضل بھائی نے کہا تو لیڈی گھوسٹ نے اسے اپنے فرضی نام کا ایک فارن اکاؤنٹ نوٹ کرانا شروع کر دیا۔

''ٹھیک ہے بابا۔ میں ابھی پھل پھور دس لاکھ روپے اس اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کراتا ہوں''...... فضل بھائی نے کہا اور لیڈی گھوسٹ نے اوکے کہہ کر فنگر ماؤس سے کال ڈسکنکٹ کا بٹن پریس کر کے کال ختم کر دی۔

''ہونہہ۔ کوئی احمق سیٹھ معلوم ہو رہا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے منہ بنا کر کہا اور سکرین کے اس حصے کی طرف دیکھنے لگی جو بلینک تھی۔ اس نے اپنی ٹوائے واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو اسی لمحے نقشے پر سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا تیزی سے حرکت کرنا شروع ہو گیا پھر سکرین پر نقشہ پھیلا اور ایک شہر کا نام اور پھر ایک مخصوص علاقے کا نام کلوز ہونا شروع ہو گیا۔ ساتھ ہی بلینک سکرین پر تیزی سے کچھ الفاظ پرنٹ ہوتے چلے گئے۔ وہاں ایک مکمل ایڈریس نوٹ ہو گیا تھا۔

''تو یہ ہے فضل بھائی مٹر والے کا ایڈریس''...... لیڈی گھوسٹ نے ایڈریس پڑھتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ غور سے ایڈریس دیکھتی رہی پھر وہ اچانک سے اچھل پڑی۔

''کیا مطلب۔ یہ ایڈریس تو''...... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

''گڈ شو۔ تو یہاں مجھے ٹریپ کرنے کی پلاننگ کی گئی ہے''۔ لیڈی گھوسٹ نے زہریلے انداز میں کہا۔

''میں سمجھ گئی کہ یہ کام کس کا ہو سکتا ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر اس نے لیپ ٹاپ بند کرنا شروع کر دیا۔ لیپ ٹاپ بند کر کے اس نے میز پر رکھی ہوئی چیزیں سمیٹیں اور پھر اس نے ساری چیزیں میز کی دراز کھول کر اس میں رکھنی شروع کر دیں۔ لیپ ٹاپ بھی اس نے میز کی دراز میں رکھ دیا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے ٹوائے ریسٹ واچ کے مختلف بٹن پریس کئے تو ریسٹ واچ پر پہلے کی طرح رنگ برنگے بلب رقص کرنا شروع ہو گئے۔

''مجھے ابھی جا کر دیکھنا چاہئے کہ اس نے مجھے ٹریپ کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ وہ واقعی بے حد ذہین انسان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں وہاں جا کر اس کے ٹریپ کا شکار ہو جاؤں''...... لیڈی گھوسٹ نے اسی طرح سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنی ٹوائے ریسٹ واچ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ریسٹ واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹوائے ریسٹ واچ کے نچلے حصے سے ایک چھوٹا سا کی بورڈ سرکتا ہوا باہر آ گیا۔ لیڈی گھوسٹ نے سائیڈ میں لگا ہوا ایک اور بٹن دبایا تو اس کے سامنے ہوا میں تھری ڈی لائٹ سے ایک بڑا سا کی بورڈ بن کر

واضح ہو گیا۔ تھری ڈی لائٹ اس کے ٹوائے ریسٹ واچ سے نکل رہی تھی۔ لیڈی گھوسٹ نے ٹوائے ریسٹ واچ کا ایک اور بٹن پریس کیا تو ریسٹ واچ کا ڈائل یکلخت سیاہ ہو کر بلینک سکرین جیسا بن گیا۔ لیڈی گھوسٹ کی انگلیاں اس کے سامنے لائٹ سے بنے ہوئے کی پیڈ پر تیزی سے حرکت کرنا شروع ہو گئیں۔ وہ کی بورڈ پر جو کچھ ٹائپ کر رہی تھی وہ سب اس کے ٹوائے ریسٹ واچ کی سکرین پر ابھرتا جا رہا تھا۔ لیڈی گھوسٹ فضل بھائی کا مکمل ایڈریس ٹائپ کر رہی تھی۔ ایڈریس ٹائپ کرنے کے بعد اس نے اس عمارت کی لوکیشن اس کا اپنے ٹھکانے سے فاصلہ اور اس کی سمت ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ جب تمام کام مکمل ہو گیا تو اس نے کی بورڈ کی سائیڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو روشن کی بورڈ سمٹ کر واپس اسی کی بورڈ میں چلا گیا جس سے نکل کر وہ لیڈی گھوسٹ کے سامنے پھیلا تھا۔ کی بورڈ کے سمٹتے ہی ریسٹ واچ سے نکلا ہوا چھوٹا سا کی بورڈ بھی واپس ریسٹ واچ میں چلا گیا تھا۔ سکرین پر ایڈریس کے ساتھ مکمل اعداد و شمار تھے جو اس عمارت کے متعلق تھے جہاں اس کی کال رسیو کی گئی تھی۔

”میں آ رہی ہوں عمران۔ دیکھتی ہوں کہ تم نے رانا ہاؤس میں مجھے اپنے جال میں پھنسانے کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن میں تمہارے ہاتھ آنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں تمہارے بنائے ہوئے اس جال کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر

دوں تو میرا نام لیڈی گھوسٹ نہیں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور اس نے ریسٹ واچ کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ بٹن پریس کرتی جا رہی تھی ریسٹ واچ پر پھر سے رنگ برنگے بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے تھے اور کلاک ، اینٹی کلاک وائز گھومنا شروع ہو گئے تھے اور سکرین کے ڈائل پر روشنی کے ایسے دائرے بنتے جا رہے تھے جیسے پانی میں بھنور بن رہا ہو اور گھومتا ہوا پانی تیزی سے اس بھنور میں گم ہوتا جا رہا ہو۔ روشنی کے یہ دائرے تین رنگ کے تھے۔ ایک سرخ ایک نیلا اور ایک سفید۔ جیسے جیسے دائروں کی گھومنے کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی ریسٹ واچ سے زوں زوں کی آوازوں کے ساتھ ڈائل سے تیز روشنی بھی پھوٹنا شروع ہو گئی تھی۔ اس تیز ہوتی ہوئی روشنی کے ساتھ ہی لیڈی گھوسٹ کے سیاہ چمڑے کے لباس میں بھی بجلی کی لہریں سی چمکنا شروع ہو گئی تھیں اور پھر اچانک ایک جھماکہ سا ہوا۔ ٹوائے ریسٹ واچ سے تیز روشنی نکلی اور غائب ہو گئی۔ یہ عمل کسی فلیش لائٹ جیسا ہی تھا۔ جیسے ہی فلیش لائٹ ختم ہوئی لیڈی گھوسٹ وہاں سے غائب ہو چکی تھی جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے یکلخت وہاں سے غائب کر دیا ہو۔

عمران نے منہ چلاتے ہوئے سیل فون آف کیا اور سکرین دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ جس نمبر سے اسے کال کی گئی تھی وہ نمبر کال ختم ہوتے ہی خود بخود اس کے سیل فون سے ڈیلیٹ ہو گیا تھا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے اسے طویل سانس لیتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب رانا ہاؤس کے سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس سٹنگ روم میں ہی موجود تھے جہاں عمران کے سیل فون پر ایک نئے نمبر سے کال موصول ہوئی تھی۔ عمران نے سیل فون میں ایک ایسا سم کارڈ لگایا تھا جو اس سے پہلے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اس پر کال موصول ہوتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ کس کی کال ہو سکتی ہے اس نے اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا کہا اور پھر اس نے سیل فون آن کر کے اس کا لاؤڈر آن کر دیا تھا اور پھر جب عمران نے آواز بدل کر موٹے

قاسم کے انداز میں سیٹھ فضل بھائی مٹر والا کہہ کر اپنا تعارف کرایا تو وہ سب مسکرا دیئے لیکن دوسرے لمحے ان سب کی مسکراہٹیں غائب ہو گئیں جب سیل فون سے انہیں لیڈی گھوسٹ کی آواز سنائی دی۔

عمران، لیڈی گھوسٹ سے بڑے اطمینان بھرے انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ وہ سیٹھ قاسم کے لب و لہجے میں بات کر رہا تھا اور اسے سیٹھ قاسم کے انداز میں باتیں کرتے دیکھ کر وہ سب مسکرا رہے تھے۔

''لو بھائی۔ ہمارا ایک کام وام تو پورا ہو غیا ہے۔ لیڈی غھوسٹ مائی نے ہماری بھیجی ہوئی میل چیک میک کر لی ہے اور اس نے ہمارے لئے یہاں سے بلیک پرل ورل چوری وری کرنے کا بھی پروغرام بنا لیا ہے''...... عمران نے سیٹھ فضل بھائی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تم لیڈی گھوسٹ سے اس سے بھی برے لہجے میں بات نہیں کر سکتے تھے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے عمران کا سیٹھ فضل بھائی والا نام اور اس کے بولنے کا انداز پسند نہ آیا ہو۔

''تم بتا دیتی۔ میں اس سے کسی خلائی مخلوق کے انداز میں بات کر لیتا جو نہ اس کو سمجھ آتی اور نہ تمہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''تو کیا اب آپ واقعی اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

"میرے پاس اتنی بڑی رقم ہوتی تو میں اب تک شادی شدگان میں نہ شامل ہوگیا ہوتا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن رقم کا بندوبست تو ہمیں کرنا پڑے گا۔ اگر ہم نے اس کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر نہ کرائی تو وہ ہمارا کام کرنے کے لئے نہیں آئے گی اور اگر وہ یہاں نہ آئی تو آپ کے کئے ہوئے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے"......صالحہ نے کہا۔

"تمہارے پاس رقم ہے تو تم جمع کرادو اس کے اکاؤنٹ میں اور اگر نہیں ہے تو ڈپٹی صاحبہ سے کہو کہ یہ چیف سے بات کرے تاکہ چیف اپنے طور پر لیڈی گھوسٹ کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا دے۔ اگر وہ ہمارے قابو میں آ گئی تو پھر اس کا سارا اکاؤنٹ ہمارا ہو جائے گا۔ اس میں سے دس لاکھ میں چیف کو واپس کر دوں گا اور باقی سب ہضم کر جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ لیڈی گھوسٹ کے اکاؤنٹ میں چیف رقم جمع کرائے"...... جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مشن ملکی ہو یا غیر ملکی اس کے اخراجات ادارہ ہی اٹھاتا ہے اور اب جب چیف نے لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے کی آفیشل طور پر ذمہ داری اٹھا لی ہے تو اس پر کئے جانے والے تمام اخراجات چیف کے حصے میں ہی آتے ہیں۔ اس لئے یہ کام چیف کو ہی کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے یہ نہ سمجھاؤ کہ کس کی ذمہ داری کیا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ

تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ لیڈی گھوسٹ کے فارن سیکرٹ اکاؤنٹ میں چیف ہی رقم ٹرانسفر کرائے"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر چیف، لیڈی گھوسٹ کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے کے ساتھ ساتھ اس خفیہ اکاؤنٹ کی جانچ پڑتال بھی کرسکتا ہے کہ یہ اکاؤنٹ کس کا ہے اور اس کا مالک کون ہے۔ اس طرح بھی تو لیڈی گھوسٹ کی اصلیت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس انسان کے دماغ میں اتنی ذہانت کہاں سے آ گئی۔ اس کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی مصلحت لازماً پوشیدہ ہوتی ہے"...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ذہانت چمک سے بڑھتی ہے اور جب میرے سامنے چاند جیسا چمکتا ہوا چہرہ ہو تو پھر تم خود سوچ سکتی ہو کہ......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے ساتھ جولیا بھی بے ساختہ ہنس پڑی۔

"اچھا۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اس نے ہینڈ بیگ سے اپنا سیل فون نکالا اور اس پر چیف کے نمبر پریس کرنے لگی۔

عمران چند لمحے ان کے پاس بیٹھا رہا پھر اچانک وہ ایک جھٹکے

سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''کیا ہوا''...... صفدر نے اسے اٹھتے اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دیکھ کر پوچھا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ چند لمحے وہ ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر ان سب نے حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران نے باہر نکل کر چاروں طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ کبھی دائیں طرف جا رہا تھا اور کبھی بائیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہوا میں کچھ سونگھتا ہوا کسی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''بات کیا ہے عمران صاحب۔ آپ یہاں کسے ڈھونڈ رہے ہیں''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر سمیت سب چونک پڑے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

''کس کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے آپ کو۔ ہمیں تو ایسا

کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''جوزف''...... عمران نے صدیقی کی بات کا جواب دینے کی بجائے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے جوزف کو آواز دیتے ہوئے کہا تو جوزف اٹھ کر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

''یس باس''...... جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم سوئے ہوئے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نو باس۔ میں جاگ رہا ہوں''...... جوزف نے فوراً کہا۔

''تو پھر تمہارے احساسات اور تمہاری تیسری آنکھ کو کیا ہوا جس سے تمہیں یہاں آنے والی شیطانی اور ماورائی طاقتوں کا پتہ بھی چل جاتا تھا اور تم انہیں دیکھ بھی لیتے تھے''...... عمران نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے تمام احساسات جاگ رہے ہیں باس اور میری تیسری آنکھ بھی کھلی ہوئی ہے۔ اگر یہاں کوئی بدروح آئی تو مجھے اس کا فوراً پتہ چل جائے گا اور میں اسے دیکھ بھی لوں گا''...... جوزف نے کہا۔

''ہونہہ۔ اور ایک بدروح جو یہاں گھوم رہی ہے کیا تمہیں اس کا پتہ نہیں چل رہا اور تمہاری تیسری آنکھ اسے دیکھ نہیں رہی''۔ عمران نے کہا تو جوزف بری طرح سے اچھل پڑا اور اس نے فوراً چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی

حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

"تم کس بدروح کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ پہلے جوزف کو اپنی پراسرار طاقتیں آزما لینے دو۔ پھر بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ جوزف چاروں طرف غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کی ناک بھی پھولنی اور پچکنی شروع ہو گئی تھی۔

"نو باس۔ مجھے تو یہاں کسی ماورائی طاقت کی موجودگی کا کوئی احساس نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی مجھے یہاں کوئی دکھائی دے رہا ہے"...... جوزف نے چند لمحوں کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ فوراً جا کر اپنے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور پھر ساری عمارت کا راؤنڈ لگا کر آؤ۔ اپنی تیسری آنکھ کا خصوصی طور پر استعمال کرو اور دیکھو کون ہے یہاں"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن باس"...... جوزف نے کچھ کہنا چاہا۔

"جو کہہ رہا ہوں جلدی کرو نانسنس۔ یہاں ہمارے علاوہ بھی کوئی ہے۔ مجھے اس کی موجودگی کا شدت سے احساس ہو رہا ہے اور پراسرار علوم کے ماہر بلیک پرنس ہونے کے باوجود تمہیں اس بات کا احساس نہیں ہو رہا ہے کہ یہاں ہمارے ساتھ اور کون موجود

ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو جوزف بوکھلا گیا اور تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

"آخر تمہیں یہاں کسی اور کی موجودگی کا احساس کیوں ہو رہا ہے۔ جوزف کو چھوڑو۔ ہم میں سے بھی کسی کو اس بات کا احساس نہیں ہو رہا ہے کہ یہاں ہمارے علاوہ بھی کوئی موجود ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"قوت شامہ کا علاج کراؤ جا کر"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"قوت شامہ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہم سب نے مختلف پرفیومز لگا رکھے ہیں جس سے رانا ہاؤس مہک رہا ہے لیکن ان تمام خوشبوؤں سے ایک الگ خوشبو بھی ہے۔ غور کرو تو وہ خوشبو تم سب بھی محسوس کرو گے۔ ایسی خوشبو جو ہم میں سے کوئی بھی نہیں لگاتا"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے اور پھر وہ ہوا میں خوشبو سونگھنے کی کوشش کرنے لگے۔

"اوہ اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہاں واقعی ہماری لگائی ہوئی خوشبوؤں سے ہٹ کر ایک نئی اور حیرت انگیز خوشبو بھی پھیلی ہوئی ہے۔ گو کہ یہ خوشبو بے حد ہلکی ہے لیکن مجھے اس کا احساس ہونا شروع ہو گیا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ عمران صاحب کی طرح تمہیں بھی یہاں نئی اور انوکھی خوشبو کا احساس ہو رہا ہے لیکن مجھے تو یہاں ایسی کسی خوشبو کا

ابھی تک احساس نہیں ہو رہا ہے جو نئی اور انوکھی خوشبو ہو''...... صفدر نے کہا۔ باقی سب بھی بدستور ناک سکوڑ رہے تھے لیکن ان کے چہروں پر بھی ایسا کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا کہ انہیں کسی نئی اور انوکھی خوشبو کی موجودگی کا احساس ہوا ہو۔

''صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واقعی مجھے بھی یہاں اور کسی خوشبو کا احساس نہیں ہو رہا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''اسی لئے تو کہا کہ جا کر قوت شامہ کا علاج کراؤ''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ ان سب نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ہوا میں خوشبو سونگھنے کے لئے فوراً ساری عمارت میں پھیل گئے۔ جوزف بھی ہر طرف دوڑا پھر رہا تھا۔ جوانا کی طبیعت ناساز تھی اس لئے وہ اپنے کمرے میں سویا ہوا تھا۔ عمران کی آمد پر اس نے آ کر عمران اور ان سب سے سلام و دعا کی تھی اور پھر عمران کے مشورے پر وہ دوبارہ اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ایک بار پھر لان میں آ کر اکٹھے ہو گئے۔ جوزف بھی پریشان انداز میں وہاں آ گیا۔

''نو باس۔ یہاں کوئی نہیں ہے۔ میں نے ہر جگہ چیک کر لیا ہے اور میں نے یہاں کسی بھی انجان ہستی کی موجودگی محسوس نہیں کی ہے۔ میں نے افریقہ کے کالے قبائل کا انگوگا اشلوک بھی پڑھا تھا۔ اس اشلوک کے پڑھنے سے میری تمام حسیں بیدار ہو گئی تھیں اور اگر یہاں کوئی بڑی سے بڑی اور طاقتور سے طاقتور شیطانی قوت بھی

موجود ہوتی تو اشلوک پڑھنے کی وجہ سے وہ فوراً میری نظروں کے سامنے آ جاتی لیکن......'' جوزف نے کہا اور پھر کہتے کہتے رک گیا۔

''ہونہہ۔ جوزف جیسے انسان کو جب یہاں کسی اور کی موجودگی کا پتہ نہیں چلا ہے تو پھر یہ تم دونوں کا وہم ہی ہو سکتا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ یہ میرا وہم نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے انہوں نے جوانا کے کمرے کا دروازہ کھلتے دیکھا۔ جوانا دروازے پر کھڑا حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں ان سب پر پڑیں تو وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی طبیعت کافی خراب تھی۔ اس کا رنگ زرد تھا اور جسمانی طور پر بھی وہ کافی کمزور دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی یہ حالت پچھلے دنوں ہونے والے تیز بخار کی وجہ سے ہوئی تھی۔ بخار تو ختم ہو چکا تھا لیکن اس کے اثرات ابھی باقی تھے اور جوانا خود کو کافی کمزور محسوس کر رہا تھا۔

''کیا ہوا۔ تم کیوں باہر آ گئے ہو۔ ابھی تمہاری کمزوری باقی ہے۔ تم آرام کرو تا کہ جلد سے جلد تمہاری صحت بحال ہو سکے''۔ عمران نے اسے دیکھ کر کہا۔

''مجھے یہاں وکلٹی کی خوشبو کھینچ لائی ہے ماسٹر''...... جوانا نے کہا۔

''وکلٹی کی خوشبو۔ کیا مطلب۔ یہ کس خوشبو کا نام ہے''۔ عمران

نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے جوانا کی طرف دیکھنے لگے۔

"یہ ایک خاص قسم کی چاکلیٹی خوشبو ہے ماسٹر جو ایکریمیا کی ریاست ابانا کے افراد کی پسندیدہ خوشبو ہے۔ جسے باڈی سپرے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور خوشبو لگانے والے انسان کے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے وہ چاکلیٹ کا بنا ہوا ہو۔ یہ ہلکی اور انتہائی دلکش خوشبو ہے جسے سونگھنے والا مبہوت سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ خوشبو صرف ابانا کے جنگلوں کے خاص درختوں کی گوند سے نکال کر حاصل کی جاتی ہے اس کی مقدار بے حد کم ہوتی ہے۔ اس لئے اسے پوری دنیا میں آج تک متعارف نہیں کرایا جا سکا ہے۔ میں ایک مرتبہ ماسٹر زکلرز کے ساتھ ابانا گیا تھا تب مجھے اس خوشبو کا علم ہوا تھا اور اس کے بعد آج مجھے پھر سے وہی خوشبو یہاں محسوس ہوئی ہے۔ میں پہلے آپ سے مل کر گیا تھا تو یہ خوشبو یہاں موجود نہیں تھی لیکن پھر اچانک مجھے ایسا لگا جیسے میرے ارد گرد کوئی ان دیکھی طاقت گھوم رہی ہو اور اس نے اپنے جسم پر وہی لگا رکھی ہو"...... جوانا نے کہا اور وہ سب اس کی بات سن کر حیران رہ گئے۔ جوزف کے چہرے پر بھی جوانا کی بات سن کر حیرت لہرانے لگی تھی۔ جس خوشبو کا جوزف اور ان سب کو احساس نہیں ہوا تھا وہ خوشبو جوانا جیسے انسان نے سونگھ لی تھی۔

"اب کہو"...... عمران نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چاکلیٹ کی خوشبو۔ ایسی خوشبو تو مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ چاکلیٹ کی تو خوشبو شاید ہم سب محسوس کر رہے ہیں اور یہ عام سی خوشبو ہے جو بے حد ہلکی ہے اسی لئے ہم نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی کیونکہ تھوڑی دیر پہلے جوزف نے ہمیں جو کافی بنا کر دی تھی وہ بھی چاکلیٹی تھی اس لئے ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ اسی کافی کی مہک ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا باس کہ خوشبو چاکلیٹی کافی کی تھی اس لئے میں نے بھی اس پر توجہ نہیں دی تھی لیکن اب میں محسوس کر سکتا ہوں کہ کافی کی چاکلیٹی خوشبو اور اس خوشبو میں فرق ہے۔ افریقی زبان میں اس خوشبو کو ویانگا کی بو کہتے ہیں جو واقعی ایک خاص قسم کے درخت کی گوند کی ہوتی ہے۔ آپ نے اگر مجھے اس خوشبو کا حوالہ دیا ہوتا تو میں آپ کو اس خوشبو کے یہاں ہونے کا ضرور بتا دیتا۔ آپ نے چونکہ مجھے کسی غیر مرئی طاقت کی موجودگی کا احساس دلایا تھا اس لئے میری ساری توجہ اسی طرف مبذول ہو گئی تھی اور میں نے اس خوشبو کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا تھا"...... جوزف نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"چلو اب تو احساس ہو گیا ہے نا اس خوشبو کا اب دوبارہ عمارت کا راؤنڈ لگاؤ اور چیک کرو کہاں سے آ رہی ہے یہ خوشبو"۔ عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے سعادت مندی سے کہا اور اس نے ایک بار پھر عمارت کا راؤنڈ لگانے کے لئے چلا گیا۔

''کیا بات ہے ماسٹر۔ اس خوشبو کے حوالے سے آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں''...... جوانا نے جوزف کو جاتے دیکھ کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم جا کر آرام کرو۔ اگر تمہاری ضرورت ہوئی تو میں تمہیں خود بلا لوں گا''...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا واپس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

''اس خوشبو سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارے علاوہ بھی یہاں کوئی موجود ہے اور اس کا تعلق کم از کم ماورائی دنیا سے نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس کا جوزف کو فوراً علم ہو جاتا''...... چوہان نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ اگر یہاں کوئی ماورائی طاقت نہیں ہے تو کون ہے جس نے یوکلٹی کی خوشبو لگا رکھی ہے''...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھ کر کہا۔

''لیڈی گھوسٹ''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ۔ تو کیا لیڈی گھوسٹ یہاں ہے لیکن......'' صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''وہ سائنسی جادو کا استعمال کر رہی ہے اور ہمارے ارد گرد ہی

کہیں موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس وقت ہماری باتیں سن کر ہنس رہی ہو گی''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اسے ہمارے پلان کا علم ہو گیا ہے''...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اسے شاید پتہ چل گیا تھا کہ ہم نے یہاں سے اسے ایک فیک کال کی تھی۔ وہ اس کال کی حقیقت سائنسی طریقے سے معلوم کر کے فوراً ہی یہاں آ گئی ہے اور اس کے سامنے ہمارا سارا راز آشکار ہو گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر موجود پریشانی کے تاثرات اور زیادہ نمایاں ہو گئے۔

''لیکن ابھی تو آپ نے اسے شکار کرنے کا انتظام بھی نہیں کیا تھا پھر اسے کیسے پتہ چل گیا کہ ہم یہاں اسے کسی جال میں پھنسانے کی تیاری کر رہے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''وہ بہت چالاک ہے۔ میں نے سیٹھ فضل بھائی کے بہروپ میں اس سے بات کی تھی اس کال کو اس نے کسی سائنسی ٹریکر سے ٹریس کر لیا ہو گا اور غیبی حالت میں یہاں آ دھمکی ہو گی کہ یہ کنفرم کر سکے کہ اسے جو کال کی گئی ہے اس میں کس حد تک سچائی ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اتنی جلدی وہ یہاں کیسے پہنچ گئی۔ کیا وہ یہاں کہیں قریب ہی رہتی ہے''...... چوہان نے کہا۔

''ہو سکتا ہے یا پھر شاید اس کے پاس جس طرح غائب ہونے

کا کوئی سائنسی آلہ موجود ہے اسی طرح کا اس کے پاس ایسا آلہ بھی موجود ہو جس سے وہ ایک لمحے میں کسی مخصوص جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''جیسے ٹائم کلر کے کیس میں پروفیسر کاشف جلیل کہیں آنے جانے کے لئے اپنی ایجاد کردہ ٹرانسمٹ ہونے والی کرسی کا استعمال کرتا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں شاید''...... عمران نے کہا۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ لیڈی گھوسٹ غیبی حالت میں یہاں موجود ہے۔ کیا دنیا میں ایسا کوئی آلہ ایجاد ہو چکا ہے جس سے انسان جادوئی انداز میں خود کو غائب رکھ سکے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا کوئی آلہ اس دنیا میں ایجاد ہوا ہے یا نہیں اس کے بارے میں تو میں نہیں جانتا لیکن ایک ایسا واقعہ پہلے بھی ہمارے ساتھ رونما ہو چکا ہے''...... عمران نے اسی طرح سے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیسا واقعہ۔ اوہ شاید تم مادام شی تارا کی بات کر رہے ہو جو زیرو لینڈ کی ناگن ہے۔ وہ بھی تو ایک مرتبہ غائب کر دینے والا سائنسی آلہ لے کر یہاں آئی تھی اور مخصوص افراد کو ہلاک کرتی پھر رہی تھی جسے تم نے رانا ہاؤس میں ہی ایک ٹریپ لگا کر پکڑا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''کہیں۔ مادام شی تارا پھر سے تو نہیں آ گئی اور وہی لیڈی گھوسٹ بن کر یہ سب کر رہی ہو''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام مادام شی تارا کا نہیں ہے۔ وہ زیرو لینڈ کی ناگن ہے اور زیرو لینڈ کی ناگنوں کا یہ معیار نہیں کہ وہ کسی ملک میں اس قدر پراسرار انداز میں چوریاں کرنا شروع کر دے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''جب تک وہ خود سامنے نہیں آئے گی اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلے گا اور اب تو شاید ہم اسے یہاں ٹریپ بھی نہیں کر سکیں گے کیونکہ اسے ہماری ساری پلاننگ کا علم ہو چکا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ یہ لڑکی عمران سے بھی کسی کا انتقام لینا چاہتی ہے۔ اس بات کا ہی پتہ چل جائے کہ وہ عمران سے اپنے کس عزیز کا انتقام لینا چاہتی ہے جو مجرم ہوتے ہوئے بھی بے گناہ تھا اور عمران نے اسے زبردستی مجرم بنا کر جیل بھیج دیا تھا''...... جولیا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیا ہم سب احمقانہ باتیں نہیں کر رہے''...... تنویر نے کہا جو اب تک خاموش کھڑا ان سب کی باتیں سن رہا تھا۔

''احمقانہ باتیں۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا ہم تمہیں احمق نظر

آتے ہیں''...... جولیا نے اسے ناگواری سے گھورتے ہوئے کہا۔
''نہیں۔ آپ سب لیڈی گھوسٹ کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ غیبی حالت میں ہمارے ساتھ ہی موجود ہے۔ یہ سب باتیں کر کے ہم خود ہی اپنی تمام کمزوریاں اس کے سامنے نمایاں کر رہے ہیں۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے''۔ تنویر نے کہا۔
''اوہ لیس۔ تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واقعی ہم سب کو اس وقت یہ سب باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ گڈ شو تنویر۔ تم نے واقعی ہم سب کو احمق بننے سے بچا لیا ہے۔ گڈ شو''...... عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کا کاندھا تھپتھپا کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور عمران کے منہ سے اپنی تعریف سن کر تنویر کا چہرہ فرطِ مسرت سے جگمگا اٹھا۔
''واقعی تنویر نے بے حد عقلمندی کی بات کی ہے۔ پریشانی کے عالم میں ہم ہر وہ بات کرتے جا رہے تھے جو ہمیں لیڈی گھوسٹ کے سامنے نہیں کرنی چاہئے''...... صفدر نے کہا۔
''وہ غیبی حالت میں ہے۔ ہم کہیں بھی جا کر بات کریں گے تو وہ وہاں پہنچ جائے گی آخر ہم اس قدر احتیاط کیسے کریں کہ وہ ہماری کوئی بات سن ہی نہ سکے''...... صالحہ نے سر جھٹک کر کہا۔
''یہ واقعی سوچنے کی بات ہے۔ کیوں عمران صاحب''۔ چوہان نے کہا۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اسی لمحے انہیں ایک کمرے کی دیوار کے پیچھے سے جوزف کے چیخنے کی آواز سنائی

دی۔ جوزف کے چیخنے کی آواز سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔ عمران تیزی سے اس دیوار کی طرف بھاگا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر وہ سب بھی اس کے پیچھے لپکے۔ عمران بھاگتا ہوا جیسے ہی دیوار کی دوسری طرف آیا اسے دیوار کے پاس جوزف زمین پر گرا بری طرح سے تڑپتا دکھائی دیا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ منہ کے بل زمین پر گرا ہوا تھا اور بری طرح سے سر جھٹکتا ہوا سامنے رانا ہاؤس کے گارڈن کی باؤنڈری وال کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خون بھرا ہوا تھا جسے وہ بار بار جھٹکنے کی کوشش کر رہا تھا۔
''بب بب۔ باس وہ۔ وہ تمہارے قریب کھڑی ہے''۔ جوزف نے انگلی اٹھا کر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اس طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔
''کہاں۔ کہاں ہے وہ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
''وہ وہ۔ گارڈن کی طرف بھاگ رہی ہے باس۔ پکڑو۔ پکڑو اسے''...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے گارڈن اور سامنے موجود باؤنڈری وال کی طرف دیکھا لیکن وہاں اسے کوئی دکھائی نہ دیا۔ اسی لمحے عمران کی نظریں باغ کی گیلی زمین پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے گیلی زمین پر تیزی سے انسانی جوتوں کے نشان بنتے دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے واقعی کوئی نظر نہ آنے والا انسان گیلی زمین پر بھاگا جا رہا ہو اور اس کے قدموں

کے نشان بنتے جا رہے ہوں۔

"رک جاؤ لیڈی گھوسٹ۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ رک جاؤ ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا"...... عمران نے چیختے ہوئے آواز میں کہا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ جوزف کو زخمی حالت میں پڑا دیکھ کر اور عمران کو گارڈن کی طرف چیختے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے اور ان سب نے بھی فوراً اپنے مشین پسٹل نکال لئے اور ان کے رخ گارڈن کی طرف کر دیئے۔ اسی لمحے عمران کو قدموں کے نشان ایک جگہ رکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے وہ"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سامنے گیلی مٹی کی زمین پر نوکدار ایڑیوں کے بنے ہوئے قدموں کے نشان دیکھو۔ تمہیں اس کی موجودگی کا علم ہو جائے گا کہ وہ کہاں کھڑی ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب کی نظریں گیلی زمین پر بنے ہوئے انسانی قدموں کے نشانوں پر جم گئیں جو گارڈن کے عین وسط میں رکے ہوئے تھے۔ قدموں کے ان نشانوں کو دیکھتے ہی ان سب کے مشین پسٹلز کے رخ اسی طرف ہو گئے اور وہ نظر نہ آنے والی لیڈی گھوسٹ کو قدموں کے نشانوں سے دیکھتے ہوئے تیزی سے گارڈن میں پھیلتے چلے گئے۔

"تمہیں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے لیڈی گھوسٹ۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے سامنے ظاہر ہو جاؤ ورنہ

یہاں اس قدر فائرنگ ہو گی کہ غائب ہونے کے باوجود تم خود کو گولیوں کی زد میں آنے سے نہیں بچا سکو گی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے اچانک جہاں لیڈی گھوسٹ کے قدموں کے نشان رکے تھے ٹھیک وہاں سے ایک تیز چمک ابھری اور اس چمک کو دیکھتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا۔ اسی لمحے زائیں سے ایک خنجر اس کے قریب سے گزرتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرا کر گر گیا۔ اگر عمران خطرہ محسوس کرتے ہوئے فوراً دوسری طرف نہ کود جاتا تو یہ خنجر ٹھیک اس کے سینے پر پڑتا۔ عمران پر خنجر کا وار ہوتے دیکھ کر نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھیوں کو بھی غصہ آ گیا اس سے پہلے کہ عمران ان سے کچھ کہتا جولیا اور اس کے ساتھیوں نے ٹھیک اس جگہ فائرنگ کرنا شروع کر دی جہاں لیڈی گھوسٹ کے قدموں کے نشان رکے ہوئے تھے اور اس نے عمران پر خنجر کا وار کیا تھا۔ ماحول یکلخت مشین پسٹلز کی تیز اور نہ رکنے والی فائرنگ سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔

"فائرنگ روکو۔ روکو فائرنگ۔ میں کہتا ہوں روکو فائرنگ"۔ انہیں فائرنگ کرتے دیکھ کر عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ان سب نے فائرنگ روک دی۔

"یہ تم سب کیا کر رہے ہو۔ کیوں کی ہے تم نے اس پر فائرنگ"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے تم پر جان لیوا حملہ کیا تھا تو پھر ہم کیسے چپ رہ سکتے تھے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اس نے مجھ پر خنجر پھینکا ضرور تھا لیکن وہ مجھے ہلاک نہیں کرنا چاہتی تھی۔ خنجر لہراتا ہوا میری طرف آیا تھا۔ اگر میں چھلانگ نہ بھی لگاتا تو خنجر میرے قریب سے گزر جاتا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ جو بھی ہے۔ ہم اسے یہاں سے جانے نہیں دیں گے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں قدموں کے ان نشانوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ وہ یہاں سے نکل چکی ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ یہاں سے نکل چکی ہے۔ اس کے قدموں کے نشان تو اب بھی وہاں رکے ہوئے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے خود پر سے ہماری توجہ ہٹانے کے لئے میری طرف خنجر پھینکا تھا۔ جیسے ہی ہماری توجہ خنجر کی طرف ہوئی وہ یہاں سے نکل گئی تھی۔ میں نے خنجر سے بچتے ہوئے اپنی توجہ اسی طرف رکھی ہوئی تھی۔ جہاں اس کے قدموں کے نشان موجود ہیں وہاں میں نے ایک ہلکی سی چمک دیکھی تھی جو اچانک نمودار ہوئی تھی اور ختم ہو گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ وہ اب یہاں نہیں ہے۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے غائب ہوتے دیکھا ہے"...... جوزف نے زمین سے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جوزف کا سر اور اس کا سارا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا اور خون اس کی آنکھوں میں بھی چلا گیا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اسے دیکھ سکتے تھے"...... جولیا نے حیرت بھری نظروں سے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران کے چہرے پر بھی قدرے حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"ہاں۔ میں اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ مجھے اچانک ہی دکھائی دینے لگی تھی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"دکھائی دے رہی تھی لیکن کیسے۔ پہلے تو نے کہا تھا کہ تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوا پھر وہ تمہیں اچانک کیسے دکھائی دے گئی تھی۔ کیا وہ کوئی بدروح ہے"...... صالحہ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ بدروح نہیں ایک عام لڑکی ہی تھی لیکن اس کا رنگ سرخ تھا اور اس نے جو لباس پہن رکھا تھا وہ بھی چمڑے کا تھا لیکن نجانے کیوں مجھے وہ بھی سرخ سرخ سا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ خون میں نہائی ہوئی ہو"...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کا انہیں حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

''خون میں نہائی ہوئی لڑکی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مجھے وہ بالکل سرخ دکھائی دے رہی تھی''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تمہارے سر سے نکلنے والا خون تمہاری آنکھوں میں بھی گیا ہے شاید اسی وجہ سے وہ تمہیں سرخ رنگ کی دکھائی دے رہی ہو گی''...... صفدر نے کہا تو اچانک عمران اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ میں اب سمجھ گیا کہ جوزف کو وہ لڑکی اچانک کیسے دکھائی دی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کیسے''...... جولیا نے پوچھا۔

''جوزف کی آنکھیں اس کے خون کی سرخی میں چھپ گئی تھیں اور لیڈی گھوسٹ جو کسی سائنسی آلے کی وجہ سے غیبی حالت میں یہاں موجود تھی شاید اسے سرخ رنگ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی لئے وہ جوزف کو دکھائی دی تھی اور جوزف اسے اپنی دانست میں سرخ لڑکی سمجھ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہماری آنکھوں کے سامنے سرخی ہو تو ہم بھی اس کے پار لیڈی گھوسٹ کو دیکھ سکتے ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تب تو ہمیں فوری طور پر سرخ رنگ کے چشموں کا انتظام کرنا

چاہئے۔ اگر لیڈی گھوسٹ سرخ رنگ سے دیکھی جا سکتی ہے تو پھر ہم بھی جوزف کی طرح اسے سرخ چشموں سے دیکھ سکیں گے اور وہ ہم سے نہیں چھپ سکے گی''...... جولیا نے کہا۔

''سرخ شیشے والے چشموں کی جگہ اگر ہم یہاں ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیلا دیں تو کیا تب بھی لیڈی گھوسٹ ہمیں دکھائی دے سکتی ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ سرخ رنگ میں وہ غیبی حالت میں ہونے کے باوجود ہمیں دکھائی دے گی اور ہم اسے آسانی سے پکڑ سکتے ہیں''۔ صدیقی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا رانا ہاؤس میں سرخ روشنی پھیلانے کا کوئی انتظام ہے''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کیوں جوزف''...... عمران نے جولیا کے سوال کا جواب دینے کی بجائے جوزف سے پوچھا۔

''یس باس۔ پروٹیکشن ریز سرخ رنگ کی ہی ہے۔ اگر ہم اس ریز کی پاور بڑھا دیں تو یہاں ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیل جائے گی''...... جوزف نے کہا۔

''تو جاؤ اور جا کر فوراً ریڈ لائٹ کی پاور بڑھاؤ اور یہاں ہر طرف ریڈ لائٹ پھیلا دو لیکن اس سے پہلے صفدر تم اس کے ساتھ ڈریسنگ روم میں جا کر اس کے سر پر ڈریسنگ کر دو۔ اس کا سر خاصا زخمی ہے اور خون بدستور بہہ رہا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے

اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ جوزف کو لے کر ڈریسنگ روم کی طرف چلا گیا۔

''لیڈی گھوسٹ یہاں یہ دیکھنے آئی تھی کہ اسے فضل بھائی نے جو کام سونپا ہے وہ اصلی ہے یا پھر اس کے لئے ہم نے یہاں کوئی جال پھیلایا ہے۔ اب اسے ساری حقیقت کا علم ہو چکا ہے اس لئے اس کا دوبارہ یہاں آنا مشکل ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن احتیاطاً ہمیں تمام تدابیر اختیار کر لینی چاہئیں تاکہ وہ ہماری غفلت کا فائدہ اٹھا کر ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے''...... جولیا نے کہا۔

''اگر لیڈی گھوسٹ یہاں نہ آئی تو پھر اسے پکڑنے کے لئے ہم یہاں جو جال بچھانے کا انتظام کرنے والے تھے اس کا کیا ہو گا''...... نعمانی نے کہا۔

''اب یہاں جال بچھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا''...... چوہان نے کہا۔

''تو پھر ہم اسے اب کہاں اور کیسے ٹریس کریں گے''...... خاور نے کہا جو اس دوران تقریباً خاموش ہی رہا تھا۔

''کچھ بھی ہو۔ لیڈی گھوسٹ نے یہاں آ کر اپنے خلاف ہمارے لئے چند کلیو تو چھوڑ ہی دیئے ہیں جن کا ہم فائدہ اٹھا کر اس تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایک تو یہ کہ وہ یوکلٹی خوشبو لگاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ ہم

اسے سرخ روشنی یا سرخ گلاسز سے دیکھ سکتے ہیں اور تیسرا اس کے قدموں کے نشان جو بھاگتے ہوئے گیلی زمین پر بن گئے ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''اس کے قدموں کے نشانات کی اپنے سیل فون میں تصاویر بنا کر سیو کر لو۔ پھر دیکھتے ہیں کہ یہ نشان ہمیں اس تک کہاں اور کیسے لے جاتے ہیں''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال کے مطابق اب ہمیں لیڈی گھوسٹ کے لئے یہاں ٹریپ بنانے کی ضرورت نہیں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اسے ہر بات کا علم ہو چکا ہے اس لئے وہ یہاں آنے کا خطرہ نہیں مول لے گی۔ اسے ٹریپ کرنے کا اب ہمیں کوئی دوسرا ہی طریقہ ڈھونڈنا پڑے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور یہ دوسرا طریقہ کون سا ہو گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ابھی دوسرا طریقہ میرے ذہن میں بھی نہیں ہے۔ مجھے اس کے لئے سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔ البتہ تم سب سرخ گلاسز والے چشموں کا انتظام کر لو تاکہ اگر لیڈی گھوسٹ تمہارے ارد گرد منڈلانے کی کوشش کرے تو تم اسے دیکھ سکو''...... عمران نے کہا۔

''کیا غیبی حالت میں ہم اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ جس طرح جوزف سے ڈر کر اور فائرنگ سے بچنے کے لئے یہاں سے غائب ہوئی ہے اس سے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ

غائب ہونے کے باوجود اسے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے ورنہ وہ ہماری توجہ دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے مجھ پر خنجر نہ پھینکتی اور یہاں سے غائب نہ ہو جاتی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ ہمارے پاس اس کا پھینکا ہوا خنجر بھی تو موجود ہے۔ خنجر کے دستے پر اس کے فنگر پرنٹس بھی ہوں گے۔ اگر ہم رجسٹریشن آفس سے پتہ کریں تو ہوسکتا ہے کہ ہمیں اس کا اصل نام اور اس کے ٹھکانے کا علم ہو جائے''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ خنجر پر اس کی انگلیوں کے نشانات کا ہونا مشکل ہے۔ جوزف نے بتایا ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے چمڑے سے بنا ہوا لباس پہن رکھا تھا اور اب تک لیڈی گھوسٹ کا جو حلیہ ہمیں معلوم ہوا ہے اس کے مطابق وہ چمڑے کے سیاہ لباس میں ملبوس رہتی ہے جو انگریزی فلم بیٹ مین جیسا ہے۔ اس کے ہاتھوں پر بھی دستانے ہوں گے اور دستانوں کی وجہ سے اس کی انگلیوں کے نشان خنجر کے دستے پر نہیں آ سکتے''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی ہمیں کوشش تو کر لینی چاہئے۔ ضروری تو نہیں کہ وہ ہر وقت ہاتھوں پر دستانے چڑھائے رکھتی ہو۔ ہوسکتا ہے کسی وقت بے خیالی میں اس نے خنجر کو ہاتھوں سے چھو لیا ہو''...... صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم خنجر سے فنگر پرنٹس اٹھاؤ اور انہیں لے جا کر رجسٹریشن آفس میں چیک کرو۔ اگر کام بن گیا تو ٹھیک ہے''۔

عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ اپنی جیب سے رومال نکال کر اس دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں لیڈی گھوسٹ کا عمران پر پھینکا ہوا خنجر گرا ہوا تھا۔ صدیقی نے رومال سے خنجر اٹھایا اور اس کے گرد رومال لپیٹ دیا۔

''اب ہم کیا کریں''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ایک بار پھر اس کی تلاش میں لگ جاؤ۔ ہوسکتا ہے کسی سڑک پر غیبی حالت میں چلتی ہوئی لیڈی گھوسٹ سرخ عورت کے روپ میں تمہیں دکھائی دے ہی جائے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ اسی لمحے اچانک رانا ہاؤس میں ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیل گئی۔

''لگتا ہے جوزف نے پروٹیکشن ریڈ لائٹ آن کر دی ہے۔ اب اگر لیڈی گھوسٹ یہاں آئی تو وہ ہماری نظروں سے نہیں چھپ سکے گی''...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''سرخ شیشوں والے چشمے بھی تلاش کرنے پڑیں گے کیونکہ ایسے چشمے عام طور پر بازار میں دستیاب نہیں ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''جوزف سے بات کرو۔ وہ تمہیں رانا ہاؤس میں ہی سرخ شیشوں والے چشمے فراہم کر دے گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی

بجی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کس کا فون ہے''...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''چیف کا''...... عمران نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون کا کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع دلہن و بارات کے بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

کرنل اسکاٹ اپنے ساتھی کارٹر کے ساتھ تیز تیز چلتا ہوا ایک راہداری سے گزر رہا تھا۔ راہداری خالی تھی اور سائیڈوں میں بے شمار کمروں کے دروازے دکھائی دے رہے تھے۔

یہ راہداری دور تک کسی سرنگ کی طرح جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جہاں جگہ جگہ موڑ موجود تھے۔ جو دوسری راہداریوں کی طرف جاتے تھے۔ راہداری کی چوڑائی زیادہ نہیں تھی۔ چھت پر جگہ جگہ بلب لگے ہوئے تھے جن کی تیز روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

کرنل اسکاٹ اور کارٹر راہداری سے گزر کر سامنے موجود ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئے۔ یہ ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا اور دروازے کے پاس دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر وہ اور زیادہ اٹن شن ہو گئے تھے۔

''دروازہ کھولو''...... کرنل اسکاٹ نے ایک مسلح شخص سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا

اور اس نے سائیڈ کی دیوار پر لگے ہوئے نمبرنگ پینل کے مخصوص نمبرز پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نمبرز پریس کر کے اس نے پینل پر لگا ہوا سبز رنگ کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک فولادی دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح سرر کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے عین درمیان میں ایک فولادی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ اس کرسی کے پائے زمین میں دھنسے ہوئے تھے۔ کرسی پر ایک نوجوان لڑکی راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ لڑکی کا سر ڈھلکا ہوا تھا جیسے وہ بے ہوش ہو۔ کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری تھا البتہ کمرے کی دیواروں پر ایذا رسانی کے جدید اور قدیم آلات لگے ہوئے تھے۔

''تو یہ ہے گولڈ فش''...... کرنل اسکاٹ نے راڈز والی کرسی پر بے ہوشی کی حالت میں جکڑی ہوئی لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہی ہے گولڈ فش''...... کارٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو یہ ابھی تک بے ہوش کیوں ہے۔ ہوش میں لاؤ اسے تاکہ میں اس سے پوچھ گچھ کر سکوں''...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی کرختگی سے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے کہا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی لڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرسی کے

قریب جاتے ہی اس نے ایک ہاتھ سے لڑکی کے بالوں کو پکڑ کر اس کا سر اٹھایا اور پھر دوسرے ہاتھ سے اس نے لڑکی کے چہرے پر انتہائی بے رحمی سے زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد لڑکی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اسے حرکت کرتے دیکھ کر کارٹر نے اس کا سر چھوڑ دیا اور پیچھے ہٹ آیا۔

لڑکی چند لمحے کسمساتی رہی پھر اس نے پوری طرح آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی ہے۔ لڑکی کو ایک جھٹکا سا لگا اور پھر اس کی نظریں کرنل اسکاٹ اور کارٹر پر جم گئیں جو اس کے سامنے موت کے فرشتوں کی طرح کھڑے تھے۔ لڑکی نے پہلے حیرت سے ان کی طرف اور پھر ارد گرد کا ماحول دیکھا تو اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں اور تم کون ہو''۔ لڑکی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں کرنل اسکاٹ ہوں۔ اسرائیلی سوپر ایجنسی کا چیف اور یہ کارٹر ہے۔ میرا نائب''...... کرنل اسکاٹ نے لڑکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کا نام سن کر لڑکی کی آنکھوں میں حقیقی موت کے خوف کے سائے لہرانے شروع ہو گئے۔

”تمہاری آنکھوں کا خوف بتا رہا ہے کہ تم سوپر ایجنسی اور مجھے بخوبی جانتی ہو“...... کرنل اسکاٹ نے لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اسرائیل میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے تمہارا نام نہ سنا ہو“...... لڑکی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”پھر تو تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ کرنل اسکاٹ کا دوسرا نام خونخوار بھیڑیا ہے۔ ایسا بھیڑیا جو اپنے سامنے آنے والے کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”ہاں۔ میں جانتی ہوں“...... لڑکی نے کہا۔

”گڈ شو۔ پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ تم یہاں کیوں موجود ہو“...... کرنل اسکاٹ نے اسے سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”نن نن۔ نہیں۔ یہ میں نہیں جانتی“...... لڑکی نے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”مرسا۔ مرسا گلورس“...... لڑکی نے اسی انداز میں کہا۔

”کس ملک سے تعلق ہے تمہارا“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”ایکریمیا سے“...... لڑکی نے جواب دیا۔

”ایکریمیا سے یا کسی اور ملک سے۔ جو سچ ہے وہ بتاؤ۔ جب تک تمہارے منہ سے سچ نکلتا رہے گا تم محفوظ رہو گی۔ جیسے ہی تمہارے منہ سے جھوٹ کا ایک لفظ بھی نکلا اسی وقت تمہاری

عبرتناک موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا اور ایک بار کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو گیا تو پھر تمہارا کیا انجام ہو گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی“...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میں سچ بول رہی ہوں“...... مرسا نے جواب دیا۔

”اسرائیل میں تم گولڈ فش کے نام سے مشہور ہو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”ہاں۔ میں یہاں اسی نام سے پہچانی جاتی ہوں“...... مرسا نے کہا۔

”او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم سوپر ایجنسی کے خلاف کیوں کام کر رہی ہو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”سوپر ایجنسی کے خلاف۔ میں سمجھی نہیں“...... مرسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”میں نے تم سے کہا تھا کہ جب تک تم سچ بولو گی تمہاری لائف سیف رہے گی اور اگر تم نے میری بات کا غلط جواب دیا تو پھر تمہاری موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا۔ کیا کروں شروع کاؤنٹ ڈاؤن“...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ مم۔ مم۔ میں سچ کر رہی ہوں“...... مرسا نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر تم سوپر ایجنسی کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی تو پھر تم

نے سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کو کیوں اغوا کرایا تھا"۔ کرنل اسکاٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیڈی اینڈا۔ کون لیڈی اینڈا۔ میں تو کسی لیڈی اینڈا کو نہیں جانتی"...... مرسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر خود اعتمادی اور پختگی تھی کہ کرنل اسکاٹ کو اس بات کا اندازہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ مرسا سچ بول رہی ہے یا پھر وہ زبردست اداکارہ ہے۔

"تم نے ایٹ ون، بلاک فائیو کے سیکٹر میں ایک رہائش گاہ میں اپنے آدمی بھیجے تھے جہاں تمہارے آدمیوں نے سات افراد کو قتل کیا تھا اور وہاں موجود ایک لڑکی کو گولی مار کر زخمی کر کے اٹھا کر لے گئے تھے"...... کارٹر نے کہا تو لڑکی اس کی شکل دیکھتی رہ گئی۔

"لیکن اس کا نام لیڈی اینڈا نہیں مارٹینی ہے۔ مارٹینی ڈگلار"۔ مرسا نے کہا۔

"مارٹینی ڈگلار۔ ہونہہ۔ کیا تم اسے مارٹینی کے نام سے جانتی ہو"...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہی نام ہے اس کا"...... مرسا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کی رہائش گاہ میں جا کر تمہارے آدمیوں نے قتل و غارت کیوں کی تھی اور وہاں سے مارٹینی کو کیوں اغوا کیا گیا تھا"۔ کرنل اسکاٹ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ کلب کی ممبر تھی اور کلب کی نادہندہ تھی۔ اس کے ذمہ کلب

کے دس لاکھ ڈالرز واجب الادا تھے لیکن وہ کسی بھی طرح کلب کی رقم دینے کو تیار نہیں ہو رہی تھی۔ اس سے جب بھی رابطہ کیا جاتا تو وہ کوئی رسپانس نہیں دیتی تھی اور جب وصولی کے لئے میرے آدمی اس کی رہائش گاہ جاتے تو اس کی رہائش گاہ میں موجود اس کے پالتو غنڈے میرے آدمیوں کو مار مار کر بھگا دیتے تھے۔ میں نے اسے بہت وقت دیا تھا اور اس کی ہر بات برداشت کی تھی۔ پھر جب میری اس سے بات ہوئی تو اس نے مجھے بھی دھمکیاں دینی شروع کر دی تھیں کہ میں نے وصولی کے لئے دوبارہ اس کی رہائش گاہ میں اپنے آدمی بھیجے تو وہ نہ صرف انہیں ہلاک کرا دے گی بلکہ وہ کلب میں اپنے آدمیوں کے ساتھ آ کر میرا کلب بھی تباہ کر دے گی اور مجھے بھی ہلاک کر دے گی۔ تو مجھے اس پر غصہ آ گیا اور میں نے اسی رات اس کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اپنے مسلح افراد کو اس کی رہائش گاہ بھیج دیا تاکہ وہ اس کے پالے ہوئے غنڈوں کو ہلاک کر کے اسے اٹھا کر میرے پاس لا سکیں"۔ مرسا نے کہا۔

"تم سچ بول رہی ہو یا میرے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کر رہی ہو"...... کرنل اسکاٹ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب تم نے بتایا ہے کہ تم سوپر ایجنسی کے چیف ہو تو پھر میں تم سے بھلا کوئی گیم کیسے کر سکتی ہوں۔ میں تمہیں وہی بتا

رہی ہوں جو سچ ہے''...... مرسا نے اسی طرح سے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ کارٹر نے کچھ کہنا چاہا تو کرنل اسکاٹ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے سے منع کر دیا۔

''کس مد میں وہ تمہارے کلب کی نادہندہ ہوئی تھی''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''کلب میں اس کا ایک سپیشل اکاؤنٹ تھا جس میں وہ دس لاکھ تک کا ادھار کر سکتی تھی۔ وہ کلب میں آ کر بڑے بڑے جوئے کھیلتی تھی۔ مہنگی ترین شراب پیتی تھی۔ اس کے علاوہ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے اکاؤنٹ سے ہزاروں ڈالر بھی نکلوا کر لے جاتی تھی۔ چونکہ کلب کا اصول ہے کہ جب تک سپیشل اکاؤنٹ کا ادھار مخصوص رقم تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک کلب کے ممبر کو کسی بھی ایکٹویٹی سے نہیں روکا جاتا۔ جیسے ہی مارٹینی کے اکاؤنٹ کی رقم ختم ہوئی تو کلب نے اصول کے مطابق اسے پوری رقم مع دس پرسنٹ پرافٹ کے واپس اکاؤنٹ میں جمع کرانے کی مہلت دے دی لیکن رقم جمع کرانے کی بجائے اس نے کلب میں ہی آنا چھوڑ دیا تھا اور اسے ہم بار بار نوٹس جاری کر رہے تھے لیکن وہ اس نوٹسز کا بھی کوئی جواب نہیں دے رہی تھی جس کے بعد ظاہر ہے ہم نے اس کے خلاف ایسی ہی کارروائی کرنی تھی''...... مرسا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ہاں اب تم بتاؤ۔ تم کیا کہنا چاہتے تھے''...... کرنل

اسکاٹ نے پہلے ہنکارہ بھرا اور پھر اس نے کارٹر کی طرف پلٹتے ہوئے کہا جو مرسا کی طرف انتہائی غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ آگے بڑھ کر مرسا کے ٹکڑے ہی اُڑا دے۔

''یہ جھوٹ بول رہی ہے چیف۔ آپ لیڈی اینڈا کو بخوبی جانتے ہیں۔ لیڈی اینڈا نے لائف میں کبھی کوئی کلب جوائن نہیں کیا۔ نہ وہ جوا کھیلنے کی عادی تھی اور نہ ہی اسے شراب کی لت تھی۔ میرے پاس ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے کہ لیڈی اینڈا کبھی بلیو آئی کلب گئی ہو اور اس نے وہاں جوا کھیلا ہو یا شراب پی ہو''...... کارٹر نے کہا تو کرنل اسکاٹ مرسا کو خونی نظروں سے گھورنے لگا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ وہ کلب کی مقروض ہو چکی تھی اور وہ جوا کھیلنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ شراب بھی پیتی تھی اور وہ بھی کلب کی سب سے مہنگی اور پرانی شراب''...... مرسا نے کہا۔

''میں نے تم سے کہا تھا نا کہ جیسے ہی تم جھوٹ بولو گی تمہاری موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا۔ جسے تم مارٹینی کہہ رہی ہو وہ سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ ہے اور اسے نہ تو شراب کی عادت ہے اور نہ ہی وہ جوا کھیلتی ہے اور اس کے علاوہ تم نے اس کی رہائش گاہ میں جن افراد کو ہلاک کرایا ہے وہ بھی غنڈے اور بدمعاش نہیں تھے۔ وہ سب لیڈی اینڈا کے عزیز رشتہ دار تھے۔ تم مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہی ہو لڑکی اور تمہاری یہ کوشش اب

تمہارے گلے کا پھندا بن جائے گی۔ تمہاری موت کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا ہے اور اب یہ نہیں رک سکتا"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں سچ بول رہی ہوں۔ تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو تم میرے آفس سے اس کا فائل ریکارڈ منگوا کر چیک کر سکتے ہو جس میں مارٹینی کا کلب سے دستخط شدہ معاہدہ بھی موجود ہے"...... مرسا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کارٹر۔ یہ اس طرح سچ نہیں بولے گی"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ یہ خاصی تربیت یافتہ معلوم ہو رہی ہے اور اب مجھے شک ہو رہا ہے کہ اس کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ کسی اور ملک سے ہے"...... کارٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے بھی اس کے لہجے میں ایکریمین انداز نظر نہیں آ رہا ہے لیکن اس میں کمال کی قوت ارادی ہے جو یہ خود کو میرے سامنے اس قدر پر اعتماد اور نارمل رکھے ہوئے ہے ورنہ میرے سامنے آتے ہی بلکہ میرا نام سنتے ہی بڑے بڑے سورماؤں کا بھی خون خشک ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ مجھ سے ڈرنے کی اداکاری ضرور کر رہی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... کارٹر نے کہا۔

"او کے۔ اب میں تم سے آخری سوال پوچھ رہا ہوں۔ مجھے اس

کا صحیح صحیح جواب دو"...... کرنل اسکاٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر مرسا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو"...... مرسا نے کہا۔

"لیڈی اینڈا کہاں ہے"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... مرسا نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تمہارا جو بھی نادہندہ ہوتا ہے کیا تم اس کے خلاف ایسی ہی کارروائیاں کرتی ہو اور اسے ہلاک کر دیتی ہو"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جب ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں رہتا تو پھر ہمیں ایسا ہی کرنا پڑتا ہے جس سے باقی نادہندگان پر مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ کلب کے ساتھ کئے ہوئے ہر معاہدے کی پاسداری کرتے ہیں اور کلب سے تعاون کرتے رہتے ہیں"...... مرسا نے جواب دیا۔

"ایک اور جھوٹ۔ اب تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا مرسا گلورس۔ تمہیں میں نے بہت وقت دیا تھا لیکن لگتا ہے کہ تمہیں اپنی زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں ہے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں۔ میری باتوں پر یقین کرو میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے"...... مرسا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کارٹر"...... کرنل اسکاٹ نے ایک بار پھر کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس چیف"...... کارٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وائٹ لائٹ آن کرو اور پھر یہاں سیاہ چوہے چھوڑ دو۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ لائٹ کی وجہ سے اس کے جسم پر سیاہ چوہے سوار ہو جائیں گے اور وہ اس کے جسم کی بوٹی بوٹی نوچ کھائیں گے۔ سیاہ چوہے اس وقت تک اس کے جسم کو نوچتے کھسوٹتے رہیں گے جب تک وہ اس کے جسم کا سارا گوشت نہیں چٹ کر جاتے۔ اس قدر خوفناک اور بھیانک موت مرتے ہوئے اسے خود ہی احساس ہو جائے گا کہ اس نے کرنل اسکاٹ کو دھوکہ دینے اور اس کے سامنے جھوٹ بول کر کتنا بڑا جرم کیا تھا"...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی بے رحمانہ اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔ سیاہ چوہوں کا سن کر مرسا گلورس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور اس بار واقعی اس کے جسم میں تھرتھری سی دوڑتی ہوئی دکھائی دینے لگی تھی۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مجھ پر سیاہ چوہے مت چھوڑنا۔ میں چوہوں سے بے حد ڈرتی ہوں اور اور......" مرسا نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنے سے پہلے سوچنی چاہئے تھی"...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

"مم مم۔ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے۔ میں سچ کہہ رہی

ہوں۔ تم میری بات کا یقین کیوں نہیں کرتے"...... مرسا نے بری طرح سے مچلتے ہوئے کہا جیسے وہ خود کو راڈز والی کرسیوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"کرنل اسکاٹ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ اب تمہاری موت طے ہے اور یہ موت تم نے خود ہی اپنا مقدر بنا لی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس نے کارٹر کو اشارہ کیا تو کارٹر تیزی سے چلتا ہوا ایک دیوار کی طرف گیا اور اس نے دیوار پر موجود ایک پینل پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے مرسا گلورس کے سر کے اوپر سفید رنگ کا ایک بلب جل اٹھا جس کی روشنی سیدھی مرسا پر پڑ رہی تھی اور وہ اس سفید روشنی میں نہا گئی تھی۔

"بند کرو۔ بند کرو یہ روشنی۔ یہ روشنی میری آنکھیں جلا رہی ہے۔ فار گاڈ سیک بند کرو اسے"...... مرسا نے تیز روشنی کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"چوہے لاؤ"...... کرنل اسکاٹ نے مرسا کے چیخنے کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا جس کا دروازہ بدستور کھلا ہوا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا پنجرہ تھا جس میں سیاہ رنگ کے لمبے منہ والے بڑے بڑے چوہے اچھلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان چوہوں کے تھوتھنیوں جیسے منہ سے لمبے اور

کانٹوں جیسے باریک مگر انتہائی تیز دانت صاف دکھائی دے رہے تھے اور یہ چوہے عام چوہوں سے کہیں بڑے اور پلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان چوہوں کا قد کسی بھی طرح جنگلی خرگوشوں سے کم نہیں تھا۔ پنجرے میں دس سیاہ چوہے تھے۔ مرسا گلورس جس کی آنکھیں اس وقت تک تیز روشنی میں بھی دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں کارٹر کو پنجرے میں سیاہ رنگ کے کراہیت آمیز چوہے لاتے دیکھ کر اس کے جسم میں ہونے والی لرزش میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ کارٹر چوہوں کا پنجرہ لے کر مرسا کے قریب گیا تو مرسا ان چوہوں کو دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔

"نہیں نہیں۔ دور لے جاؤ ان چوہوں کو۔ مجھے ان سے کراہیت آ رہی ہے۔ میرے پاس مت لاؤ انہیں۔ فار گاڈ سیک دور لے جاؤ انہیں"...... مرسا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

لیکن کارٹر جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ اس نے چوہوں کا پنجرہ مرسا کی آنکھوں کے سامنے کیا تو چوہے سفید لائٹ کی وجہ سے مرسا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور انہوں نے پنجرے میں اور زیادہ اچھلنا کودنا شروع کر دیا تھا۔ روشنی میں ان کی گول گول اور خون سے بھری ہوئی آنکھیں دیکھ کر مرسا کے چہرے پر واقعی موت کا خوف امنڈ آیا تھا اور وہ راڈز والی کرسی پر بری طرح سے مچلتی ہوئی چیخنا شروع ہو گئی تھی جیسے وہ خود کو ہر حال میں ان چوہوں سے بچانا چاہتی ہو۔

کارٹر نے سیاہ چوہوں کا پنجرہ مرسا کے پیروں پاس رکھ دیا۔

اب تو چوہوں نے جیسے پنجرے میں بری طرح سے اودھم مچانا شروع کر دیا تھا وہ پنجرے میں سے ہی اچھل اچھل کر مرسا پر جھپٹنا شروع ہو گئے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ پنجرہ توڑ کر مرسا پر جھپٹ پڑیں اور اس کا گوشت نوچنا شروع کر دیں۔

"دیکھ رہی ہو مرسا ان چوہوں کو۔ یہ تمہارا گوشت کھانے کے لئے کس قدر بے تاب ہو رہے ہیں۔ بس پنجرہ کھلنے کی دیر ہے پھر یہ چوہے تم پر جھپٹ پڑیں گے اور تمہارے خوبصورت جسم کو بری طرح سے نوچنا شروع کر دیں گے"...... کرنل اسکاٹ نے مرسا کو چیختے دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے ایسی بھیانک موت مت مارو۔ اگر تم نے مجھے ہلاک ہی کرنا ہے تو مجھے گولی مار دو مگر ان چوہوں کو میری نظروں سے دور کر دو۔ مجھے ان چوہوں سے بے حد گھن آ رہی ہے"...... مرسا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ تمہاری ہلاکت انہی چوہوں سے ہی ہو گی۔ تم نے اپنے لئے بھیانک موت کا خود انتخاب کیا ہے۔ میں تمہیں گولی مار کر آسان موت نہیں دے سکتا"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"فار گاڈ سیک کرنل اسکاٹ۔ میں تمہاری منت کر رہی ہوں۔ مجھے اس قدر بھیانک موت سے ہمکنار نہ کرو۔ پلیز"...... مرسا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ وہ کرنل اسکاٹ کے سامنے پہلے جس

قدر پراعتماد دکھائی دے رہی تھی اب وہ ان چوہوں کو دیکھ کر اسی قدر خوفزدہ ہو گئی تھی۔ اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا بس چلے تو چوہوں کے ہاتھوں بھیانک موت مرنے سے بچنے کے لئے وہ کرنل اسکاٹ کے قدموں میں آ گرے۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں آخری موقع دے دیتا ہوں۔ اب سچ بولو کہ تمہارا تعلق کس ملک سے ہے۔ اب بھی تم نے جھوٹ بولا تو پھر کارٹر مجھ سے پوچھے بغیر پنجرہ کھول دے گا اور چوہے تم پر چڑھ دوڑیں گے۔ پھر یہ چوہے اسی وقت تمہارے جسم سے اتریں گے جب تک یہ تمہارے جسم کو ہڈیوں کا ڈھانچہ نہیں بنا دیتے''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''مم مم۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میں پاکیشیائی فارن ایجنٹ ہوں''...... مرسا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے سیاہ خوفناک چوہوں کو دیکھ کر واقعی اس کے حواس معطل ہو گئے ہوں اور وہ لاشعوری کیفیت میں بول رہی ہو۔ اس کے منہ سے پاکیشیا اور پاکیشیا کی فارن ایجنٹ ہونے کا سن کر نہ صرف کرنل اسکاٹ بلکہ کارٹر بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ ان دونوں کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئی تھیں۔ دونوں اپنی جگہوں پر یوں ساکت ہو گئے تھے جیسے مرسا گلورس نے ان کے سامنے انتہائی ناقابلِ یقین اور انہونی بات کر دی ہو۔

لیڈی گھوسٹ شعاعی سسٹم سے ایک لمحے میں اپنے ٹھکانے سے غائب ہو کر رانا ہاؤس پہنچ گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی ٹوائے ریسٹ واچ میں ایسا سسٹم تھا کہ وہ اس میں لوکیشن کا فاصلہ اور سمت کا حساب لگا کر ایڈجسٹمنٹ کرتی تو ٹھیک اس جگہ پہنچ جاتی تھی جہاں اسے پہنچنا ہوتا تھا۔ ٹوائے ریسٹ واچ اس کے جسم کو فوری طور پر روشنی میں تبدیل کر دیتی تھی اور پھر روشنی تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے ٹھیک اس جگہ جا کر جمع ہو کر مجسم ہو جاتی تھی جہاں لیڈی گھوسٹ نے پہنچنا ہوتا تھا۔ اسی ٹوائے ریسٹ واچ اور چمڑے کے بنے ہوئے بیٹ مین کے خصوصی لباس کی بدولت لیڈی گھوسٹ خود کو انسانی نظروں سے پوشیدہ بھی رکھ سکتی تھی۔ وہ غیبی حالت میں مجسم رہتی تھی۔ وہ سب کچھ دیکھ سکتی تھی لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ واقعی کسی غائب ہونے والی جادوگرنی کی طرح ہر جگہ نہ صرف آسانی سے پہنچ جاتی تھی بلکہ غیبی حالت میں

ہر طرف گھوم پھر بھی سکتی تھی۔ اس کی ساری سائنسی جادوگری اس کی کلائی پر بندھی ہوئی ٹوائے ریسٹ واچ اور اس کے مخصوص چمڑے کے لباس میں چھپی ہوئی تھی جس کا وہ مکمل استعمال جانتی تھی۔

رانا ہاؤس میں پہنچتے ہی لیڈی گھوسٹ فوراً سٹنگ روم کی طرف بڑھ گئی جہاں سے اسے کچھ افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ان آوازوں کو سن کر وہ تیزی سے اس طرف بڑھتی چلی گئی۔ ایک بڑا کمرہ جو سٹنگ روم کے طرز پر سجا ہوا تھا وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر لیڈی گھوسٹ رک گئی اور غصیلی نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس سے متعلق باتوں میں مصروف تھے۔ ان کی باتیں سن کر لیڈی گھوسٹ قدم اٹھاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی باتیں سننے لگی۔ وہ کچھ دیر خاموش کھڑی ان کی باتیں سنتی رہی پھر اچانک اس نے عمران کو بری طرح سے چونکتے دیکھا۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''کیا ہوا''...... ایک نوجوان نے عمران کو اٹھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں اس سے پوچھا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ چند لمحے وہ ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ اسے دروازے کی

طرف جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ لیڈی گھوسٹ بھی عمران کے اس انداز پر بے حد حیران ہو رہی تھی۔ اس نے جیسے ہی عمران کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا وہ بھی تیزی سے ان کے پیچھے لپکی۔ عمران نے باہر نکل کر چاروں طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔ وہ کبھی دائیں طرف جا رہا تھا اور کبھی بائیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہوا میں کچھ سونگھتا ہوا کسی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''بات کیا ہے عمران صاحب۔ آپ یہاں کسے ڈھونڈ رہے ہیں''...... اسی نوجوان نے پوچھا جس نے عمران کو جھٹکے سے کھڑے ہوتے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا تھا۔

''کیا تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا تو لیڈی گھوسٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے عمران کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بری طرح سے چونک پڑے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

''کس کی موجودگی کا احساس ہو رہا ہے آپ کو۔ ہمیں تو ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا ہے''...... دوسرے نوجوان نے کہا۔

''جوزف''...... عمران نے اس نوجوان کی بات کا جواب دینے

کی بجائے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے ایک دیو جیسے حبشی کو آواز دیتے ہوئے کہا تو جوزف اٹھ کر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"یس باس"...... دیو زاد حبشی نے عمران کی بات سن کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر لیڈی گھوسٹ نے اسے دیو زاد حبشی پر بری طرح سے بگڑتے دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان بحث ہونا شروع ہو گئی تھی۔ عمران نے جب ان سب کو بتایا کہ وہاں اسے لیڈی گھوسٹ کے ہونے کا احساس ہو رہا ہے تو لیڈی گھوسٹ عمران کی چھٹی حس کی حساسیت دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس کی موجودگی کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا تھا لیکن نہ صرف عمران کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا بلکہ اس کا اپنے ساتھیوں سے سختی کے ساتھ یہی کہنا تھا کہ لیڈی گھوسٹ ان کے قریب ہی کہیں موجود ہے۔ عمران کے کہنے پر اس کا سیاہ فام ساتھی پاگلوں کی طرح پوری عمارت میں اسے تلاش کرنے لگا۔

لیڈی گھوسٹ کو عمران کی ذہانت اور اس کی چھٹی حس پر واقعی انتہائی حیرت ہو رہی تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر عمران کو اس کی موجودگی کا احساس کیوں کر ہو رہا ہے اور ایسی کون سی خوشبو ہے جسے سونگھ کر عمران اس بات پر بضد تھا کہ وہ خوشبو سوائے لیڈی گھوسٹ کے اور کسی نے نہیں لگائی ہوئی اور پھر جب ایک کمرے سے دوسرا سیاہ فام دیو زاد نکل کر باہر آیا اور اس نے یوکلٹی خوشبو کا ذکر کیا تو لیڈی گھوسٹ ایک طویل سانس لے کر رہ

گئی۔ وہ واقعی ایک ایسا ہی باڈی سپرے استعمال کرتی تھی جس کی خوشبو چاکلیٹ جیسی ہوتی تھی۔ یہ خوشبو بے حد بھینی اور ہلکی ہوتی تھی جو دوسری خوشبوؤں میں ضم ہو جاتی تھی۔ وہاں موجود تمام افراد نے مختلف اقسام کے پرفیومز اور باڈی سپرے لگا رکھے تھے جن کی خوشبوؤں میں یوکلٹی خوشبو تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ اتنی خوشبوؤں کی موجودگی میں عمران اور اس کے ساتھی اور پھر دیو زاد سیاہ فام جو کمرے میں بیمار پڑا ہوا تھا، نے اس خوشبو کو محسوس کر لیا تھا۔

دوسرے سیاہ فام کی بات سن کر عمران نے پہلے سیاہ فام کو حکم دیا تھا کہ اس خوشبو کا محور تلاش کرے۔ لیڈی گھوسٹ کو عمران کے انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ پہلا سیاہ فام جس کا نام جوزف ہے بے حد پراسرار قوتوں کا مالک ہے اور اس کی سونگھنے کی حس بھی بے حد تیز ہے۔ عمران کا حکم سنتے ہی جوزف نے ایک بار پھر ہوا میں سونگھنا شروع کر دیا اور جب لیڈی گھوسٹ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ قدرے پریشان ہو گئی اور اس نے جوزف سے بچنے کے لئے ادھر ادھر ہٹنا شروع کر دیا لیکن یہ دیکھ کر لیڈی گھوسٹ کی پریشانی کی حد نہ رہی کہ وہ جس طرف جاتی تھی جوزف ہوا میں یوکلٹی کی مخصوص خوشبو سونگھتا ہوا اس طرف بڑھ آتا تھا۔

"ہونہہ۔ یہ جوزف تو ضرورت سے زیادہ تیز معلوم ہو رہا ہے۔ مجھے اس کا کوئی نہ کوئی انتظام کرنا پڑے گا"...... لیڈی گھوسٹ نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے گارڈن کی طرف موجود ایک کمرے

کی دیوار کی طرف لپکی اور پھر وہ دیوار کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی۔ سیاہ فام جوزف ہوا میں یوکلٹی کی خوشبو سونگھتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ لیڈی گھوسٹ چند لمحے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے سائیڈ ہولڈر سے بھاری دستے والا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

جوزف آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دیوار کی طرف آ رہا تھا۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ الٹے قدموں پیچھے ہٹ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں میں جوزف اس دیوار کے پیچھے آ گیا جہاں لیڈی گھوسٹ غیبی حالت میں موجود تھی۔ اس طرف آتے ہی سیاہ فام جوزف کی ناک اور تیزی سے پھولنا اور پچکنا شروع ہو گئی تھی جیسے اسے اس طرف سے یوکلٹی کی تیز مہک محسوس ہو رہی ہو۔

ہوا میں یوکلٹی کی خوشبو سونگھتے ہوئے سیاہ فام جوزف چونک چونک کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے وہ دیوار کے پاس موجود کسی نادیدہ ہستی کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر وہ ایک جگہ رکا اور اس کی نظریں یکلخت اس طرف جم گئیں جہاں لیڈی گھوسٹ موجود تھی۔ ایک لمحے کے لئے لیڈی گھوسٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے جوزف کی تیز اور سرخ سرخ آنکھوں نے اسے دیکھ لیا ہو۔

جوزف چند لمحے اسے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے اچانک چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا لیڈی گھوسٹ کی طرف آیا۔ اسے اس طرح خود پر چھلانگ لگاتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ

بوکھلا کر سائیڈ میں ہو گئی۔ جوزف چھلانگ لگا کر جیسے ہی اس کے قریب سے گزرا لیڈی گھوسٹ کا ریوالور والا ہاتھ پوری قوت سے حرکت میں آیا اور جوزف کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی اور وہ منہ کے بل زمین پر گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ لیڈی گھوسٹ نے اس کے سر پر پوری قوت سے ریوالور کا دستہ مار دیا تھا جو سیاہ فام جوزف کی کھوپڑی کے کسی نازک حصے پر لگا تھا جہاں سے خون ابلنا شروع ہو گیا تھا۔ خون تیزی سے جوزف کی آنکھوں اور اس کے چہرے پر پھیل گیا تھا۔ لیڈی گھوسٹ اس پر ایک اور وار کرنے کے لئے آگے بڑھی تو جوزف سر اٹھا کر خون سے بھری ہوئی آنکھوں سے اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ اس بار لیڈی گھوسٹ کو ایسا محسوس ہوا جیسے جوزف نے غیبی حالت میں ہونے کے باوجود اسے دیکھ لیا ہو۔ جوزف نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگیں پکڑنے کی کوشش کی تھی۔ لیڈی گھوسٹ فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی اسی لمحے اسے جوزف کے ساتھیوں کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو لیڈی گھوسٹ تیزی سے الٹے قدموں پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمران بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔

"بب بب۔ باس وہ۔ وہ تمہارے قریب کھڑی ہے"۔ جوزف نے لیڈی گھوسٹ کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا تو لیڈی گھوسٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔ جوزف کے اس انداز

سے اسے کوئی شک نہیں رہا تھا کہ وہ اسے بخوبی دیکھ سکتا تھا۔
جوزف کے کہنے پر عمران نے اس طرف دیکھا تو لیڈی گھوسٹ جو قدم بہ قدم پیچھے ہٹ رہی تھی وہ اچانک مڑی اور اس نے گارڈن کی دوسری طرف موجود باؤنڈری وال کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ گارڈن میں پانی سے زمین گیلی تھی جس کی وجہ سے لیڈی گھوسٹ کے بھاگنے سے اس کے جوتوں کے نشان بنتے جا رہے تھے۔ زمین پر قدموں کے نشان بنتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ پریشان ہوگئی۔

''کہاں۔کہاں ہے وہ''......عمران نے جوزف سے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ۔ وہ گارڈن کی طرف بھاگ رہی ہے باس۔ پکڑو۔ پکڑو اسے''......جوزف نے کہا تو عمران کی نظریں گارڈن کی زمین پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔

''رک جاؤ لیڈی گھوسٹ۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ رک جاؤ ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا''......لیڈی گھوسٹ نے عمران کی چیختی ہوئی آواز سنی تو لیڈی گھوسٹ مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس نے صاف محسوس کر لیا تھا گیلی زمین پر اس کے قدموں کے نشان بنتے دیکھ کر عمران کو بھی اس کی موجودگی کا علم ہو گیا تھا۔
اسی لمحے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے اور ان سب نے بھی فوراً اپنے مشین پسٹل نکال لئے اور ان کے رخ گارڈن کی طرف کر

دیئے۔ ان سب کو گارڈن کی طرف مشین پسٹلز کی نالیں کرتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ وہیں رک گئی۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے وہ''......عمران کی ساتھی جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''سامنے گیلی مٹی کی زمین پر نوکدار ایڑیوں کے بنے ہوئے قدموں کے نشان دیکھو۔ تمہیں اس کی موجودگی کا علم ہو جائے گا کہ وہ کہاں کھڑی ہے''......عمران نے کہا تو ان سب کی نظریں گیلی زمین پر بنے ہوئے انسانی قدموں کے نشانوں پر جم گئیں جو گارڈن کے عین وسط میں رکے ہوئے تھے۔ قدموں کے ان نشانوں کو دیکھتے ہی ان سب کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹلز کے رخ لیڈی گھوسٹ کی طرف ہو گئے۔ انہیں مشین پسٹلز اپنی طرف کرتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ حلق کے بل غرا کر رہ گئی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور ہولسٹر میں رکھا اور پھر اس نے جھک کر اپنی ٹانگ میں چمڑے کی پیٹی میں اڑسا ہوا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر برق رفتار سے عمران کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھ سے نکلتے ہی خنجر ہوا میں نمودار ہوتے سب نے دیکھ لیا تھا۔

عمران نے خنجر دیکھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگا دی تھی۔ خنجر اس کے قریب سے نکلتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور نیچے

گر گیا۔ عمران کی طرف خنجر جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی ایک لمحے کے لئے مبہوت سے ہو کر رہ گئے تھے اور پھر اچانک ان کے چہروں پر شدید غصہ دکھائی دیا۔ لیڈی گھوسٹ کے لئے اتنا ہی موقع کافی تھا۔ اس نے فوراً اپنی ٹوائے واچ کا ایک بٹن پریس کیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی اس کا جسم روشنی میں تبدیل ہو گیا۔ دوسرے لمحے لیڈی گھوسٹ وہاں سے غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہونے کی دیر تھی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اس کی طرف مشین پسٹل سے فائرنگ کرنا شروع کر دی تھی۔ لیکن لیڈی گھوسٹ فائرنگ ہونے سے ایک لمحہ قبل غائب ہو چکی تھی۔ اس کا روشنی میں تبدیل وجود ایک جگہ اکٹھا ہوا اور پھر وہ ایک بار پھر مجسم ہوتی چلی گئی۔ وہ غیبی حالت میں واپس اسی جگہ نمودار ہوئی تھی جہاں سے وہ غائب ہو کر رانا ہاؤس گئی تھی۔

اپنے ٹھکانے پر نمودار ہوتے ہی لیڈی گھوسٹ نے ٹوائے ریسٹ واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو وہ فوراً ظاہر ہو گئی۔ لیڈی گھوسٹ کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے غائب ہوتے ہی عمران کے ساتھیوں نے یقینی طور پر وہاں فائرنگ کی ہو گی جہاں پر وہ کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہونہہ۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یوکلٹی کے باڈی سپرے کی وجہ سے عمران اور اس کا سیاہ فام ساتھی میری موجودگی کا احساس کر لے گا۔ سیاہ فام دیو تو مجھ تک پہنچ بھی گیا تھا اگر میں اس پر

حملہ نہ کرتی تو وہ مجھے ہر حال میں پکڑنے کی کوشش کرتا"...... لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے جان بوجھ کر تمہیں ہلاک نہیں کیا تھا عمران ورنہ میرے پھینکے ہوئے خنجر سے آج تک کوئی نہیں بچ سکا ہے اور میں بلا وجہ خون بہانے کی بھی عادی نہیں ہوں ورنہ آج تمہاری زندگی کا آخری دن ہوتا۔ تمہیں تو ابھی میں نے بہت سبق سکھانا ہے اور جب تک میرا انتقام نہیں پورا ہو جاتا اس وقت تک میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گی۔ میں تمہیں اور تمہاری ساری ٹیم کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہوں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم کس طرح سے مجھ تک پہنچتے ہو"...... لیڈی گھوسٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر وہ اٹھی اور اٹھ کر سائیڈ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کمرے میں لیڈی گھوسٹ کی بجائے ایک انتہائی نوخیز اور حسین لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔

لڑکی نے جینز اور سرخ شرٹ پر سیاہ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں چمڑے کا بنا ہوا ایک ہینڈ بیگ تھا۔ وہ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی چمک دار اور بڑی بڑی آنکھوں سے اس کی ذہانت کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں تک لہرا رہے تھے۔ لڑکی یوڈی کلون کی تیز خوشبو سے مہک رہی تھی جیسے اس نے یوڈی کلون

کی پوری بوتل ہی اپنے لباس پر الٹ دی ہو۔

لڑکی کمرے سے نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ابھی وہ دروازے کے نزدیک پہنچی ہی تھی کہ اسی لمحے کال بیل کے بجنے کی آواز سنائی دی تو اس کے قدم رک گئے۔

"کون"...... اس نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ریٹا۔ میں ہوں۔ سیٹا"...... باہر سے ایک لڑکی کی آواز سنائی دی تو اس لڑکی کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کا لاک ہٹایا اور ہینڈل گھما کر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی باہر ایک اور نوجوان لڑکی دکھائی دی جو اس لڑکی کی ہمشکل تھی۔ اس کا رنگ روپ اور اس کا قد کاٹھ اس لڑکی سے بے حد ملتا جلتا تھا اور اس کی آنکھوں اور بالوں کا رنگ بھی اسی جیسا دکھائی دے رہا تھا یہاں تک کہ اس کے جسم پر لباس بھی ایسا ہی تھا جیسا اس نے پہنا تھا۔

"کہیں جا رہی ہو کیا"...... آنے والی لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔ اور تم کہاں سے آ رہی ہو"...... اس لڑکی نے کہا جو ریٹا تھی۔

"وہیں سے جہاں تم نے مجھے بھیجا تھا"...... آنے والی لڑکی سیٹا نے کہا اور وہ اندر آ گئی۔ اس کے اندر آتے ہی ریٹا نے دروازہ بند کیا اور دروازے کو لاک لگا دیا۔

"مطلب۔ تم آفس میں میرے حصے کا کام کر کے آ رہی ہو"۔ ریٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ اب تمہاری ہمشکل ہوں تو اس کا کوئی نہ کوئی تو فائدہ اٹھانا ہی ہے نا۔ کبھی میری جگہ تم لے لیتی ہو اور کبھی تمہاری جگہ میں"...... سیٹا نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلی لڑکی بھی بے اختیار مسکرا دی۔

"ظاہر ہے۔ ہم دونوں ہمشکل ہیں تو پھر ہم ایک دوسرے کے حصے کا کام نہیں کریں گی تو اور کون کرے گا"...... ریٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور نہیں تو کیا"...... سیٹا نے کہا۔

"اچھا ہوا کہ تم آ گئی ہو ورنہ میں الجھن میں ہونے کی وجہ سے آفس جا رہی تھی۔ میں یہ بھول ہی گئی تھی کہ اپنی جگہ آفس میں نے تمہیں بھیج رکھا ہے"...... ریٹا نے کہا۔

"کیوں۔ ایسی کون سی الجھن والی بات ہے جس کی وجہ سے تم مجھے ہی بھول گئی تھی"...... سیٹا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتی ہوئیں سٹنگ روم میں آ گئی تھیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئی تھیں۔ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنے کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ان میں سے ایک لڑکی کے سامنے قد آدم آئینہ پڑا ہوا ہو اور وہ اس میں اپنا ہی عکس دیکھ رہی ہو۔

"مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں نے الجھن اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے"...... ریٹا نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا کیا ہے انہوں نے"...... سیتا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سن کر چونکتے ہوئے کہا تو ریٹا نے اسے فضل بھائی کو کال کرنے سے لے کر تمام واقعات بتانا شروع کر دیئے۔ اس کی باتیں سن کر سیتا کے چہرے پر سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"یہ تو برا ہوا ہے کہ تمہیں وہاں دیکھ لیا گیا تھا اور تمہاری موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے سیکرٹ سروس نے تم پر فائرنگ کرنے کی کوشش بھی کی تھی اگر تم وہاں سے بروقت غائب نہ ہو جاتی تو رانا ہاؤس میں یقیناً وہ تمہیں ہلاک کر دیتے اور وہاں تمہاری لاش پڑی ہوئی ہوتی اور وہ بھی غیبی حالت میں"...... سیتا نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ ہم خود کو دوسروں کی نظروں سے چھپا تو لیتی ہیں لیکن غیبی حالت میں ہونے کے باجود ہم مجسم رہتی ہیں اور اگر ہم کسی کو چھو بھی جائیں تو اسے فوراً ہماری موجودگی کا علم ہو جاتا ہے"...... ریٹا نے کہا۔

"ہاں۔ انکل نے ہمیں دو انتہائی کارآمد اور حیرت انگیز گجٹ دے دیئے ہیں لیکن ان میں ابھی بہت سی کمزوریاں ہیں۔ اگر وہ یہاں ہوتے تو وہ اپنی ان ایجادات کو مزید فعال اور طاقتور بنا سکتے تھے لیکن عمران کی وجہ سے انہیں جیل کی ہوا کھانی پڑی اور اب وہ

جیل میں پڑے ہیں۔ جیل میں ہونے کی وجہ سے ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی اور نہ ہی ان کا دماغ اب ٹھیک طور پر کام کرتا ہے۔ اگر ہم ان سے مدد بھی لیں تو وہ ہماری اس سلسلے میں کوئی بھی مدد نہیں کر سکیں گے۔ میں نے تو انہیں کئی بار جا کر کہا تھا کہ میں انہیں جیل سے نکال کر لے جاتی ہوں لیکن وہ میری بات مانتے ہی نہیں۔ وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ وہ قانون کی نظر میں مجرم ہیں اور قانون نے انہیں جو سزا دی ہے وہ اسے دل سے قبول کرتے ہیں اور اب ان میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ اپنے ملک کے قانون سے ٹکرا سکیں یا قانون کو دھوکہ دے سکیں۔ اس لئے وہ جہاں ہیں وہیں ٹھیک ہیں۔ ایک بار۔ صرف ایک بار وہ میری بات مان لیں تو میں انہیں یہاں سے اتنی دور لے جا سکتی ہوں کہ پاکیشیا کا قانون تو کیا علی عمران جس نے انہیں قید کرایا ہے وہ بھی ان تک نہیں پہنچ سکے گا"...... سیتا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی انکل کو بہت سمجھانے اور منانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے فیصلے پر اڑے ہوئے ہیں۔ ان کا یہی کہنا ہے کہ اس ملک کے قانون نے انہیں مجرم ٹھہرا ہی دیا ہے تو وہ اس سے بھی خوش ہیں۔ وہ اس ملک کے قانون کا احترام کرتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی صورت میں اس ملک کے قانون کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے اور وہ اس وقت تک جیل میں رہیں گے جب تک قانون انہیں رہا نہیں کر دیتا یا پھر ان کی سزا پوری

نہیں ہو جاتی''...... ریٹا نے کہا۔

''انکل کی اس اصول پسندی اور حب الوطنی نے ہمارے ہاتھ باندھ رکھے ہیں ریٹا ورنہ وہ ہمارے ہوتے ہوئے جیل میں سڑتے رہیں یہ ہم کیسے برداشت کر سکتی ہیں''...... سیٹا نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن ہم ان کی مرضی کے خلاف بھی تو کوئی کام نہیں کر سکتی نا''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ ہم اپنی طرف سے جو کوشش کر سکتی ہیں بس وہی کر سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں اور نہ اس سے کم''...... سیٹا نے کہا۔

''ہم ٹوئن پرنسز ہیں اور ہمارے پاس ایکسٹو کا جو راز ہے اس کے بل بوتے پر ہم عمران پر ایسا دباؤ ڈال سکتی ہیں کہ وہ خود ہی انکل کو جیل سے آزاد کرانے کے لئے مجبور ہو جائے لیکن افسوس انکل نے ہماری اس آفر کو بھی ٹھکرا دیا تھا۔ اگر وہ مان جاتے تو پھر آج وہ ہمارے ساتھ ہوتے''...... ریٹا نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم نے ایکسٹو کا راز انکل کو بھی بتا دیا ہے''...... سیٹا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ راز میرے اور تمہارے درمیان ہی ہے۔ میں نے انکل سے بات کی تھی کہ اگر وہ اجازت دیں تو میں ان کے لئے حکومت کو مجبور کر سکتی ہوں کہ وہ نہ صرف انہیں رہا کر دیں بلکہ انہیں وہی عزت اور مرتبہ دیں جو پہلے ان کو دیا گیا تھا لیکن انکل اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ وہ آج بھی یہی کہتے ہیں کہ انہوں

نے کوئی جرم نہیں کیا اور ملک سے ان دشمن عناصر کا خاتمہ کیا ہے جو ملک کو دیمک کی طرح اندر ہی اندر چاٹ رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک حکومت ان کی اس دلیل کو نہیں مانے گی اور وہ خود انہیں جیل سے آزاد نہیں کرے گی اور انہیں پہلے جیسی عزت اور مقام نہیں ملے گا اس وقت تک وہ اس جیل میں ہی رہیں گے اور ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے ان کے کردار پر کوئی اور دھبہ لگ سکے۔ ایسا لگتا ہے جیسے انہیں اب باہر کی دنیا سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے اور وہ جیل سے باہر آنا ہی نہیں چاہتے''...... ریٹا نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی ان سے کہا تھا کہ ہم انہیں ان کی دی ہوئی ایجادات کے ذریعے جیل سے نکال کر دور کسی ایسی جگہ لے جا سکتے ہیں جہاں کوئی ان تک نہ پہنچ سکے تو انہوں نے مجھے بھی ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔ وہ اسی انتظار میں ہیں کہ ایک دن حکومت بلکہ پوری قوم کو ان کے اقدامات کی حمایت کرنی پڑے گی اور ملک کی اعلیٰ عدالتیں ان کے ساتھ انصاف کریں گی اور انہیں باعزت بری کر دیا جائے گا لیکن شاید ہی ایسا ہو''...... سیٹا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ حکومت اور اعلیٰ عدالتوں نے انہیں مجرم قرار دے دیا ہے اسی لئے تو وہ جیل میں ہیں۔ ان کا تو اب کیس بھی بند کر دیا گیا ہے۔ بھلا کون ایسا ہو گا جو انہیں جرم کرنے کے باوجود بے گناہ

قرار دے سکتا ہے اور انہیں جیل کی زندگی سے رہائی مل سکتی ہے۔ اگر ہم نے ان کے لئے کچھ نہ کیا تو وہ اسی طرح جیل میں ہی سڑتے رہ جائیں گے اور وہیں ان کی زندگی ختم ہو جائے گی اور ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ انکل اگر چاہتے ہیں کہ حکومت اور ملک کی اعلیٰ عدالتیں ان کے مؤقف کی تائید کریں اور انہیں بے گناہ قرار دے دیا جائے یا ان کی سزا غیر مشروط طور پر معاف کر دی جائے اور انہیں جیل سے رہا کرایا جائے تو ان کا یہ مقصد ہم پورا کریں گی۔ ہمارا مشن انہیں ہر صورت میں جیل سے نکالنا ہے چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''...... سیٹا نے کہا۔

''بہرحال۔ انکل نے ہمیں جو تحفہ دیا ہے۔ ہم اس کا بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے تو پاکیشیا سے جرائم پیشہ افراد کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی جو طاقتور بھی تھے اور جرم کرنے کے باوجود کسی بھی طرح قانون کے شکنجے میں نہیں آتے تھے اور اپنی پاورز کا استعمال کر کے قانون سے چھوٹ جاتے تھے۔ انکل کا کام ہم بھی پورا کر سکتی ہیں لیکن اس سے پہلے ہم انکل جو جیل سے رہائی دلائیں گے جو ہمارا مشن ہے۔ ہمارا مشن صرف یہاں قیمتی اور غیر ضروری چیزیں چوری کرنے کا نہیں ہے۔ یہ صرف ہم نے عمران اور سیکرٹ سروس کو چکر دینے کے لئے کیا ہے۔ ہمارا اصل کام بلیک کرسٹل کا حصول ہے۔ ایک بار بلیک کرسٹل کا پتہ چل جائے کہ وہ

کہاں موجود ہے تو پھر ہم اسے حاصل کر لیں گی وہی کرسٹل ہی انکل کی رہائی کا سبب بنے گا۔ ہمارے پاس ایکسٹو کی راز کی فائل ہے۔ اس ایک فائل سے ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں اور ایکسٹو پر دباؤ ڈال کر اسے مجبور کر سکتی ہیں کہ وہ اپنا رسوخ استعمال کرتے ہوئے انکل کو باعزت طور پر رہائی دلانے کا انتظام کرے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر ہمیں بلیک کرسٹل مل جائے تو اس سے پاکیشیا کی موجودہ حکومت بھی ہمارے دباؤ میں آ جائے گی اور پھر ہم ایکسٹو کی راز کی فائل اور بلیک کرسٹل سے ایکسٹو اور حکومت کو ایک ساتھ بلیک میل کر کے انکل کو غیر مشروط اور ہمیشہ کی رہائی دلا سکتی ہیں لیکن یہ سب تب ہی ہو گا جب پاکیشیا کا دل بلیک کرسٹل ہمارے ہاتھ میں ہو گا''...... ریٹا نے کہا۔

''بلیک کرسٹل کے بارے میں، میں نے بھی بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں لیکن اس کا ایک چھوٹا سا کلیو بھی ہمیں نہیں ملا ہے کہ وہ آخر ہے کہاں''...... سیٹا نے کہا۔

''پھر بھی ہم اپنی کوششیں جاری رکھیں گی۔ ایک نہ ایک دن ہم اپنا مقصد ضرور پورا کر لیں گی جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہم چوریاں کرتی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی انگلیوں پر نچاتی رہیں گی۔ ہم دو ہیں لیکن لیڈی گھوسٹ ایک ہی ہے وہ تم بھی ہو اور میں بھی''...... ریٹا نے کہا۔

''اس وقت ہمارے پاس پاکیشیا کے تمام سائنس دانوں کا

ریکارڈ موجود ہے کہ وہ کہاں کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے پاکیشیا کی بڑی سے بڑی، محفوظ ترین اور ناقابلِ تسخیر لیبارٹریوں میں بھی جانا مشکل نہیں ہے۔ ان لیبارٹریوں کے ساتھ ساتھ ہم ہر اس جگہ سرچنگ کر چکی ہیں جہاں بلیک کرسٹل کے ہونے کا امکان موجود ہو سکتا تھا لیکن تاحال اس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ بس اس حد تک معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ بلیک کرسٹل کے موجد کا تعلق پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی سے کچھ نہ کچھ ضرور ہے''...... سیٹا نے پریشانی کے عالم میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو ہم اس کے پیچھے لگی ہوئی ہیں لیکن اتنا وقت گزر گیا ہے اور ابھی تک ہمارے ہاتھ ایسا کوئی ثبوت نہیں لگا ہے جس سے پتہ چل سکے کہ کیا واقعی ارشاد عباسی کا تعلق اس سائنس دان سے ہے جو بلیک کرسٹل کا موجد ہے۔ لیکن بہرحال ہم اس کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اس بات کا پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا واقعی جمشید عباسی سائنس دان سے ہے یا نہیں۔ ایک نہ ایک دن اس کا راز ضرور کھل جائے گا''...... سیٹا نے کہا تو ریٹا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں جیسے ہی داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''خیریت۔ تم نے مجھے اس قدر ایمرجنسی میں یہاں کیوں بلایا ہے''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ایک بری خبر ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جب سے پاکیشیا میں لیڈی گھوسٹ وارد ہوئی ہے۔ اچھی خبر ملنے کی توقع ہی ختم ہو گئی ہے۔ بہرحال بولو۔ کیا ہے بری خبر''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''گولڈفش کو سوپر ایجنسی نے اٹھا لیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں اور تمہیں اس کے اغوا ہونے کا کیسے علم ہوا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”فولسن کی کال آئی تھی جو گولڈفش کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ گولڈفش نے سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ لیڈی اینڈا کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کرایا تھا۔ اس کے لئے گولڈفش نے لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں چند مسلح افراد بھیجے تھے۔ لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں چونکہ مسلح افراد موجود تھے اس لئے گولڈفش کے ساتھیوں کا ان سے بھرپور مقابلہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں گولڈفش کے ساتھیوں کے ہاتھوں لیڈی اینڈا کی رہائش گاہ میں موجود تمام افراد مارے گئے تھے۔ لیڈی اینڈا نے بھی ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ گولی لگنے کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھی۔ گولڈفش کے ساتھی اسے زخمی حالت میں ہی اٹھا کر لے گئے تھے اور انہوں نے لیڈی اینڈا کو گولڈفش تک پہنچا دیا تھا۔ گولڈفش نے لیڈی اینڈا کو زخمی حالت میں ٹارچر کیا اور اس سے سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر اور ایجنسی کے چیف کرنل اسکاٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن لیڈی اینڈا زخمی ہونے اور شدید تشدد برداشت کرنے کے باوجود بھی زبان نہیں کھول رہی تھی۔ جس پر گولڈفش نے اسے چند روز بھوکا پیاسا رکھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے کلب کے تہہ خانے سے نکال کر ایک ویران علاقے میں موجود ایک کھنڈر میں پہنچا دیا جہاں پرانے زمانے کی جیلیں بنی ہوئی تھیں۔ ابھی گولڈفش، لیڈی اینڈا کو کھنڈرات میں پہنچا کر واپس آئی ہی تھی کہ کلب کے ایک خفیہ راستے سے چند افراد نے اس پر حملہ کر

دیا اور اسے بے ہوش کر کے اغوا کر کے لے گئے۔ فولسن کو گولڈفش کے اغوا ہونے کا سی سی فوٹیج سے پتہ چلا تھا۔ اسے کسی ضروری سلسلے میں گولڈفش سے بات کرنی تھی لیکن جب اس کا گولڈفش سے رابطہ نہ ہوا تو وہ پریشان ہوگیا۔ اس نے گولڈفش کو خود کلب میں واپس آتے دیکھا تھا۔ گولڈفش کی پراسرار گمشدگی پر اسے تشویش ہوئی تو اس نے کلب کے ہر حصے میں لگے ہوئے سی سی کیمروں کی ریکارڈنگ چیک کرائی جس میں کلب کے خفیہ راستے سے داخل ہونے والے افراد اور انہیں گولڈفش پر حملہ کرتے دیکھا گیا تھا۔ جن افراد نے گولڈفش پر حملہ کر کے اسے اغوا کیا تھا ان میں سے ایک آدمی کو فولسن پہچانتا تھا۔ وہ سوپر ایجنسی کا ایجنٹ اور کرنل اسکاٹ کا نمبر ٹو کارٹر تھا“...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو کیا وہ گولڈفش سے لیڈی اینڈا کو بھی چھڑا کر لے گئے ہیں“...... عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ گولڈفش نے لیڈی اینڈا کو جن کھنڈرات تک پہنچایا تھا وہ بدستور وہیں موجود ہے۔ ایک تو وہ زخمی ہے لیکن اس کے باوجود گولڈفش نے اسے وہاں فولادی زنجیروں سے باندھ رکھا ہے“۔ بلیک زیرو نے بتایا۔

”فولسن کو کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ فوری طور پر لیڈی اینڈا کو کھنڈرات سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کر دے۔ ایسی جگہ جس کے بارے میں گولڈفش کو بھی علم نہ ہو“...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیوں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ گولڈفش، کرنل اسکاٹ کے سامنے منہ کھول دے گی''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ صنف نازک ہے جس کی بہت سی کمزوریاں ہوسکتی ہیں اور تربیت یافتہ ہونے کے باوجود اس کی سب سے بڑی کمزوری اس کا صنف نازک ہونا ہے۔ اس کی ایک کمزوری سے تو میں بھی واقف ہوں۔ وہ بڑے سے بڑے سورما کے سامنے سر اٹھا کر کھڑی ہو جاتی ہے لیکن وہ حشرات الارض سے اس قدر ڈرتی ہے جیسے بکری شیر کو دیکھ کر ڈر جاتی ہے۔ اگر کرنل اسکاٹ کو اس کی اس کمزوری کا علم ہو گیا تو پھر گولڈفش زیادہ دیر تک اس کے سامنے زبان بند نہیں رکھ سکے گی اور گولڈفش اسے بتا دے گی کہ اس نے لیڈی اینڈا کو کہاں قید کر رکھا ہے۔ وہ سوپر ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ ہے اور وہ جانتی ہے کہ سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اگر وہ ایک بار ہاتھ سے نکل گئی تو پھر اس کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اگر گولڈفش کی زبان کھل گئی تو پھر وہ تو کرنل اسکاٹ کو یہ بھی بتا دے گی کہ اس کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ پاکیشیا سے ہے اور یہ کہ اس نے کس کے کہنے پر لیڈی اینڈا کو اغوا کیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے اور ایسا ممکن ہے لیکن پھر بھی ہمارے پاس لیڈی

اینڈا تو ہے جو ہمارے کام آ سکتی ہے۔ اگر اس نے گولڈفش کے سامنے زبان کھول دی ہوتی تو میں فوری طور پر اسرائیل روانہ ہو جاتا اور پوری قوت سے گولڈفش کو سوپر ایجنسی سے چھڑانے کے لئے ان کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیتا لیکن اب جب ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں تو پھر ہم اسے چھڑانے کہاں جا سکتے ہیں۔ اس کے لئے پہلے ہمیں ہیڈ کوارٹر کی تلاش کے لئے ہی وہاں کی خاک چھاننی پڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔اور دوسرا مسئلہ لیڈی گھوسٹ ہے ۔ جس کا ابھی تک کوئی ایک سراغ تک نہیں ملا ہے اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ وہ ہمارا راز بھی جانتی ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ نے تو واقعی ہماری ناک میں دم کر دیا ہے۔ ہم اس سے کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ وہ جب چاہے اور جہاں چاہے آ دھمکتی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رانا ہاؤس ہونے والے واقعات کے بارے میں اسے بتانا شروع کر دیا۔

''واقعی اب اس کا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ میری موجودگی میں دانش منزل کے سیکرٹ سٹرانگ روم میں جا کر ایکسٹو کی فائل حاصل کر سکتی ہے تو پھر اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ غیبی حالت میں یہاں پہنچ کر مجھے اور آپ کو نقصان پہنچا دے اور یہاں کا کنٹرول سنبھال لے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ ہر چیز تہس نہس کر کے

رکھ دے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کے خلاف تب ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں جب اس کا کوئی اتہ پتہ ہو۔ وہ تو بھتنی کی طرح ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر آتی ہے اور اپنا کام کر کے نکل جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی وہ ہمارے قریب ہی کہیں موجود ہو اور ہماری باتیں سن رہی ہو''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے رانا ہاؤس کی طرح یہاں بھی پروٹیکشن ریڈ لائٹس آن کر لینی چاہئیں تا کہ اگر وہ غیبی حالت میں یہاں آئے تو اسے دیکھا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام پہلے کرو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اٹھ کر سامنے موجود ایک دیوار کے پاس پڑی ہوئی بڑی سی مشین کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ مشین کے پاس جا کر اس نے مشین آن کی اور پھر اسے تیزی سے آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں دانش منزل میں بھی ہر طرف سرخ رنگ کی روشنی پھیل گئی۔

''میں نے ریڈ لائٹس کے ساتھ سرچر بھی آن کر دیا ہے۔ اس فنکشن کے آن ہونے کے بعد اب دانش منزل میں کوئی اور انسان آئے گا تو اس کا مجھے فوراً کاشن مل جائے گا اور میں اسے سرچر مشین کے ذریعے آسانی سے ٹریس کر لوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کیا سوچ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کو سوچ

میں ڈوبے دیکھ کر کہا۔

''مجھے ابھی تک لیڈی گھوسٹ کی وہ بات یاد آ رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہی کہ وہ مجھ سے اپنے کسی ایسے عزیز کا انتقام لے رہی ہے جسے میں نے بے جرم ہونے کے باوجود جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا ہے''......عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو ابھی تک یاد نہیں آیا ہے کہ ایسا کون سا انسان ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا میں اتنی بڑی حماقت کر سکتا ہوں کہ بغیر کسی جرم کسی بھی شخص کو اٹھا کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دوں اور وہ بھی ایسے شخص کو جو ملک وقوم کی بھلائی کے لئے کام کر رہا ہو۔ لیڈی گھوسٹ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے جسے مجرم بنایا ہے وہ ملک وقوم کی فلاح کے لئے کام کر رہا تھا۔ اب اس کا ایسا کون سا فلاحی کام تھا جو میری نظر میں جرم ہو سکتا تھا اور میں نے اسے اس کام سے روک کر سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیا''......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ایک شخص ایسا ہے جو مجرم بھی تھا اور خود کو ملک کا خیر خواہ بھی کہتا تھا''...... بلیک زیرو نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کون ہے وہ۔ کس کی بات کر رہے ہو''......عمران نے حیرت

بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یاد کیجئے۔ پچھلے دنوں ملک میں عجیب وغریب سیریل کلرز کے واقعات ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ملک کی نامور شخصیات کو پراسرار انداز میں قتل کیا جا رہا تھا جو بے حد مقبول بھی تھے اور جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان سے بڑھ کر ملک کا خیر خواہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ ان افراد کو باقاعدہ چیلنج کے ساتھ ہلاک کیا جا رہا تھا اور انہیں ہلاک کرنے سے پہلے نہ صرف ان کی ہلاکت کا وقت مقرر کیا جاتا تھا بلکہ لیڈی گھوسٹ کی طرح اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں ریاستی سیکورٹی اداروں کو چیلنج بھی کیا جاتا تھا کہ وہ ان افراد کی حفاظت کا جو چاہیں انتظام کر لیں لیکن ان کی موت کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے وہ اسی وقت پر ضرور ہلاک ہوں گے اور پھر ایسا ہوتا بھی رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"پروفیسر کاشف جلیل"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ پروفیسر کاشف جلیل پاکیشیا کے ان افراد کو جو شرافت کا نقاب چڑھائے ہوئے تھے نہ صرف ان کے چہروں سے نقاب اتار کر ان کے گھناؤنے چہرے سامنے لا رہا تھا بلکہ انہیں کیفر کردار تک بھی پہنچا رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔ **(اس کے لئے ظہیر احمد کا انتہائی سسپنس فل شاہکار ناول "ٹائم کلز" کے مطالعہ ضرور کریں)**

"اوہ اوہ۔ تو لیڈی گھوسٹ پروفیسر کاشف جلیل کا مجھ سے انتقام لینے کی کوشش کر رہی ہے"...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میری نظر میں وہی ایک ایسا انسان ہے جو جیل میں ہونے کے باوجود ابھی تک خود کو بے گناہ سمجھتا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق وہ ان افراد کو ہلاک کر کے جرم نہیں بلکہ ملک سے جرائم پیشہ اور گھناؤنے انسانوں کا خاتمہ کر رہا تھا جو شرافت کا نقاب چڑھائے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہی ہے۔ بالکل وہی ہے۔ لیڈی گھوسٹ مجھ سے پروفیسر کاشف جلیل کا ہی انتقام لے رہی ہے۔ اب سمجھ میں آیا کہ وہ اس قدر جدید سائنسی آلات سے کیسے لیس ہے۔ اس کے پاس ضرور پروفیسر کاشف جلیل کی ہی بنائی ہوئی ایجادات موجود ہیں جن کی مدد سے وہ غائب بھی ہو جاتی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھی آسانی سے پہنچ جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسے جو چیز چوری کرنی ہوتی ہے۔ میڈیا میں اعلان کے بعد وہ غیبی حالت میں اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں وہ چیز موجود ہوتی ہے اور سیکورٹی ادارے اس چیز کو اٹھا کر حفاظت کے لئے جہاں لے جاتے ہیں اس کا لیڈی گھوسٹ کو فوراً علم ہو جاتا ہے اور پھر وہ اطمینان سے وہاں جا کر وہ چیز نکال کر

لے جاتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ جولیا نے بھی لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے کے لئے ایسا ہی جال بچھانے کی کوشش کی تھی۔ بلیک پرل کو چوری کرنے کے لئے لیڈی گھوسٹ کو رانا ہاؤس کا پتہ بتایا گیا تھا اس لئے وہ بلیک پرل دیکھنے کے لئے فوراً وہاں آ دھمکی تھی''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کے خیال میں وہ دوبارہ رانا ہاؤس آئے گی''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ جب ساری حقیقت اس کے سامنے آ چکی ہے کہ بلیک پرل کا جھانسہ دے کر ہم اسے ٹریپ کرنے کی کوشش میں تھے تو اب وہ رانا ہاؤس نہیں آئے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب پروفیسر کاشف جلیل کا نام سامنے آیا ہے تو پھر مجھے جا کر اسے ٹٹولنا پڑے گا۔ ویسے میری یادداشت جہاں تک کام کرتی ہے اس کے مطابق پروفیسر کاشف جلیل نے شادی ہی نہیں کی تھی اور اس کا دور نزدیک کا ایک رشتہ دار بھی موجود نہیں تھا۔ وہ اپنی رہائش گاہ جہاں اس نے ذاتی لیبارٹری بنا رکھی تھی ایک بوڑھے ملازم رحمت بابا کے ساتھ اکیلا رہتا تھا پھر یہ لیڈی گھوسٹ کون ہے جو پروفیسر کاشف جلیل کی عزیز بن کر مجھ سے اس کا انتقام لینا چاہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا پتہ تو آپ کو پروفیسر کاشف جلیل سے ملنے کے بعد ہی چلے گا۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی کوئی دور کی عزیز ہو یا پھر وہ چونکہ جرائم میں ملوث تھا اور غیر قانونی طور پر لوگوں کو قتل کرتا پھر رہا تھا ہوسکتا ہے کہ کسی خدشے کی بنا پر اس نے اپنی فیملی کے بارے میں کسی کو بتایا ہی نہ ہو اور کسی اور ملک میں اس نے شادی بھی کر رکھی ہو اور اس کی فیملی بھی ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ اس امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اگر اس معاملے میں پروفیسر کاشف جلیل کا ہاتھ نہ ہوا تو پھر آپ کیا کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے اس کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دے رہا ہے جسے میں نے جیل پہنچایا ہو۔ میری تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں ملک دشمن عناصر کو ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی سے ہی نجات دلا دوں۔ اس کے علاوہ لیڈی گھوسٹ جس انداز میں واردات کر رہی ہے اس کا طریقہ کار بھی پروفیسر کاشف جلیل جیسا ہی ہے جو اسی طرح غائب ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا تھا اور اپنا کام پورا کر کے نکل جاتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ پروفیسر کاشف جلیل کی سائنسی ایجاد اس کے کسی جاننے والے کے ہاتھ لگ گئی ہو اور وہ اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ یہ سب دولت اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کر رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"شہرت والی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن دولت۔ میرا نہیں خیال کہ وہ یہ سب دولت کے لئے کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو جس طرح اس نے ایکسٹو کا راز حاصل کیا ہے اس فائل کے ذریعے وہ ہمیں بلیک میل کر سکتی تھی۔ لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے بلکہ اس نے مجھے خصوصی طور پر چیلنج کیا ہے کہ میں کسی بھی طرح اس تک پہنچ جاؤں۔ سات دن تک وہ ایکسٹو کا راز، راز ہی رکھے گی اور اگر میں سات دنوں تک اس تک نہ پہنچ سکا یا میں یہ نہ جان سکا کہ لیڈی گھوسٹ کے پیچھے اصلی چہرہ کس کا ہے تو پھر وہ میرا چہرہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے بے نقاب کر دے گی اور انہیں ایکسٹو کے راز سے آگاہ کر دے گی۔ ان سب باتوں کو اگر ذہن میں رکھو تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر یا پھر ہمیں الجھانے کے لئے کر رہی ہے۔ اس کا مقصد کوئی اور ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کوئی اور مقصد۔ مگر وہ کیا ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے بارے میں ابھی میرے پاس کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔ ایک بار وہ ہاتھ آ جائے تو پھر اس کا مقصد بھی سامنے آ جائے

گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو کیا اب آپ جیل جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اللہ سے ڈرو پیارے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا جو میں جیل جاؤں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ کیا آپ پروفیسر کاشف جلیل کو جیل میں ملنے کے لئے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب کی بات پہلے بتا دیا کرو تاکہ کنفوژن تو نہ ہو۔ دیکھو جیل کا نام سن کر کس طرح میرا دل دھک دھک۔ دھک دھک کرنا شروع ہو گیا ہے"...... عمران نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''پاکیشیا۔تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو''...... کرنل اسکاٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ایکریمین نہیں پاکیشیائی ہوں اور میں یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بطور فارن ایجنٹ کام کر رہی ہوں''۔ مرسا نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ چوہے دیکھ کر اس کی جان نکلی جا رہی تھی اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یا تو کرسی توڑ کر ان چوہوں کو ہلاک کر دے یا پھر خود کو ہی گولی مار لے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سن کر کرنل اسکاٹ کا تو جیسے دماغ ہی گھوم کر رہ گیا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کبھی مرسا کی طرف دیکھ رہا تھا اور کبھی اپنے ساتھی کارٹر کی طرف۔

کارٹر کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ جس لڑکی کو ایکریمین ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ سمجھ کر اغوا کر کے لایا تھا اس کا تعلق پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے۔

''اوہ گاڈ تو تم یہاں پاکیشیا کے لئے جاسوسی کرتی رہی ہو اور وہ بھی ایکریمین بن کر''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی۔ فار گاڈ سیک ان چوہوں کو یہاں سے ہٹا دو۔ مجھے ان سے بے حد خوف محسوس ہو رہا ہے۔ اگر یہ اور تھوڑی دیر تک میرے سامنے رہے تو میری جان نکل جائے گی''...... مرسا نے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

''مرسا۔ مرسا گلورس بتایا تو ہے''...... مرسا نے کہا۔

''میں تمہارا اصلی نام پوچھ رہا ہوں نانسنس''...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''نادیہ۔ میرا اصلی نام نادیہ بتول ہے''...... مرسا نے جواب دیا۔ چوہے دیکھ کر اس کی حالت واقعی بے حد ابتر دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا تم جانتی تھی کہ لیڈی اینڈا کا تعلق اسرائیلی سوپر ایجنسی سے ہے''۔ کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں جانتی تھی''...... نادیہ بتول نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ لیکن اس کا اغوا کرنے کے پیچھے تمہارا کیا مقصد تھا''۔

کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''لیڈی اینڈا کو میں نے چیف ایکسٹو کے کہنے پر اغوا کیا تھا۔ چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں لیڈی اینڈا کو اغوا کر کے لے جاؤں اور اس کی زبان کھلوا کر اس سے تمہارے بارے میں اور سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اگلواؤں کہ وہ کہاں ہے۔ میری اطلاعات کے مطابق تمہارا ہیڈ کوارٹر سیکرٹ ضرور ہے لیکن تمہاری ایجنسی کا شاید ہی ایسا کوئی ایجنٹ ہو جو اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ جانتا ہو''...... نادیہ بتول نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ ایکسٹو میرے بارے میں اور سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں جاننا چاہتا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتی۔ مجھے حکم دیا گیا تھا اور میرا کام اس پر عمل کرنا تھا''...... نادیہ بتول نے کہا۔

''تو کیا تمہیں لیڈی اینڈا نے بتا دیا ہے کہ میری رہائش گاہ کہاں ہے اور سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس نے زبان کھول دی تھی اور اس نے جو کچھ بتایا تھا وہ میں نے ریکارڈ کر کے چیف کو بھجوا دیا تھا۔ چیف کو اب تک وہ ریکارڈنگ مل چکی ہو گی اور اسے پتہ چل گیا ہو گا کہ تمہاری رہائش گاہ کہاں ہے اور تم نے اپنا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کہاں بنا رکھا ہے''۔

نادیہ بتول نے اس کی طرف دیکھ کر انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ اس کی اچانک ہی کایا پلٹ گئی تھی۔ کرنل اسکاٹ سے مسلسل باتیں کرتے ہوئے اس کی توجہ چوہوں سے ہٹ کر اس کی طرف ہو گئی تھی اس لئے اس کی خود اعتمادی دوبارہ لوٹ آئی تھی۔

''اور یہ سب معلوم کر کے تم نے لیڈی اینڈا کو قتل کر دیا''...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ وہ پہلے ہی زخمی حالت میں میرے پاس آئی تھی۔ اس کی زبان کھلوانے کے لئے میں نے اس پر شدید ٹارچر کیا تھا۔ آخر وہ کب تک تاب لا سکتی تھی۔ آخر کار اسے میرے سامنے زبان کھولنی پڑی۔ جیسے ہی مجھے میرے مطلب کی ساری معلومات ملی میں نے اسے گولی مار دی تھی''...... نادیہ بتول نے کہا تو کرنل اسکاٹ اور کارٹر غرا کر رہ گئے۔

تمہارے علاوہ اور کون کون ہے یہاں جو پاکیشیائی فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''بہت سے ایجنٹ ہیں لیکن ہم الگ الگ رہتے ہیں اور ہمارا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہوتا تا کہ پکڑے جانے کی صورت میں ہم ایک دوسرے کی نشاندہی نہ کر سکیں۔ نہ یہاں مجھے کوئی سیکرٹ ایجنٹ کے طور پر جانتا ہے اور نہ ہی مجھے کسی دوسرے ایجنٹ کا کچھ پتہ ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے''...... نادیہ بتول نے بڑے

ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارے کلب میں بھی تمہارا ایسا کوئی ساتھی نہیں ہے جس کا تعلق پاکیشیا سے ہو''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرا گروپ ایکریمینز افراد پر مشتمل ہے اور وہ سب میری اصلیت سے ناواقف ہیں''...... نادیہ بتول نے کہا۔

''کارٹر''...... کرنل اسکاٹ نے کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فوری طور پر اس کے کلب پر ریڈ کرو اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس کا کلب سیل کر دو۔ اگر وہاں اس کا کوئی اور ساتھی ہے تو اسے بھی کسی صورت میں تمہارے ہاتھوں بچ کر نہیں نکلنا چاہئے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نادیہ بتول نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یس چیف''...... کارٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''اور اب یہ ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔ اس پر چوہے چھوڑ دو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نادیہ بتول بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ ایک بار پھر بدل گیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ان چوہوں کے ہاتھوں نہیں ہلاک کراؤ گے۔ مجھے گولی مار دو کرنل اسکاٹ۔ فار گاڈ سیک مجھے گولی مار دو''...... نادیہ بتول نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار کرنل اسکاٹ نے اس

کی ایک نہ سنی اس نے کارٹر کو اشارہ کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی کارٹر نے سیاہ چوہوں کا پنجرہ کھول دیا۔ پنجرہ کھلنے کی دیر تھی کہ اس میں اچھلتے کودتے اور چیں چیں کرتے ہوئے سیاہ چوہے اچھل اچھل کر باہر نکلے اور چھلانگیں مارتے ہوئے سفید روشنی میں نہائی ہوئی نادیہ بتول کے جسم پر چڑھتے چلے گئے۔ بھیانک اور مکروہ چوہوں کو اپنے جسم پر آتے دیکھ کر نادیہ بتول کے حلق سے دلخراش چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں۔ اس پر چوہے چھوڑتے ہی کارٹر بھی اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

''بند کر دو دروازہ''...... کارٹر نے دروازے کے پاس کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا تو ایک آدمی نے نمبرنگ پینل سے کمرے کا دروازہ بند کرنا شروع کر دیا۔

کارٹر تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ کرنل اسکاٹ کے آفس میں آ گیا کرنل اسکاٹ وہیں موجود تھا اور میز کے پیچھے اپنا سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔

''یہ بہت برا ہوا ہے کارٹر کہ ایکسٹو کو سوپر ایجنسی کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر اور میری رہائش گاہ کا علم ہو گیا ہے۔ اب کسی بھی وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ سکتی ہے اور انہوں نے آتے ہی یہاں طوفان کھڑا کر دینا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کارٹر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

"یس چیف۔ ان کا ٹارگٹ ہمارا ہیڈ کوارٹر ہی ہو گا اور وہ ہر ممکن طریقے سے آپ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تا کہ آپ سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کر سکیں"...... کارٹر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اس بات کی فکر ہے۔ اب بتاؤ کیا کریں۔ انہیں اسرائیل آنے اور ہیڈ کوارٹر پہنچنے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات کریں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ہمیں فوری طور پر اسرائیل کے داخلی راستوں کو سیلڈ کرنا پڑے گا تا کہ انہیں کسی بھی طرح اسرائیل داخل ہونے کا موقع نہ مل سکے"...... کارٹر نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

"ہم پاکیشیائیوں کو تو اسرائیل آنے سے روک سکتے ہیں لیکن ایکریمیا اور دوسرے حلیف ممالک سے جو لوگ اسرائیل آتے ہیں ہم انہیں آنے سے کیسے روک سکیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں بھی تو یہاں آ سکتے ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں آمد و رفت کے تمام ذرائع پر نظر رکھنی ہو گی۔ جگہ جگہ سپیشل کیمرے نصب کرانے ہوں گے تا کہ اگر یہاں کوئی میک اپ میں آئے تو فوراً اس کا پتہ چل سکے اور اسے فوری طور پر گرفتار کیا جا سکے"...... کارٹر نے کہا۔

"لیکن جہاں تک میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو جانتا ہوں وہ نئے اور جدید ترین میک اپ میں ہوتے ہیں۔ ایسے میک اپ میں جنہیں نہ تو کسی کیمرے کی آنکھ سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ

ہی ان کا میک اپ کسی میک اپ واشر سے واش کیا جا سکتا ہے"۔ کرنل اسکاٹ نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"نو چیف۔ اسرائیل کے ایک سائنس دان نے ایک ایسا کیمرہ ایجاد کیا ہے جس کی آنکھ سے دنیا کا جدید سے جدید میک اپ بھی نہیں بچ سکتا ہے۔ اس کیمرے سے اس شخص کا اصلی چہرہ بھی سامنے لایا جا سکتا ہے جس نے اپنا چہرہ پلاسٹک سرجری سے تبدیل کرایا ہو۔ اگر ہم اس جدید کیمرے کا استعمال کریں تو پھر عمران اور اس کے ساتھی جس قدر چاہیں جدید میک اپ کر لیں وہ ضرور ہماری نظروں میں آ جائیں گے"...... کارٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کون سا کیمرہ ہے وہ اور کس کا ایجاد کردہ ہے"...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا تو کارٹر اسے کیمرے اور اس کے موجد کے بارے میں بتانے لگا۔

"اس کیمرے کا کوڈ نام ڈی ڈی ون ہے۔ اسے سیکورٹی کیمرے کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کیمرے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے عام لوگوں کی تصاویر نہیں بناتا۔ یہ کیمرہ صرف انہیں افراد کی تصاویر بناتا ہے جنہوں نے یا تو میک اپ کر رکھا ہو یا پھر پلاسٹک سرجری کرا رکھی ہو"...... کارٹر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ پھر تو یہ کیمرہ ہمارے لئے بے حد کارگر ثابت ہو گا۔ کیا اسرائیل میں اس خصوصی کیمرے کی اتنی تعداد موجود ہے جسے

ہم اسرائیل کے تمام داخلی اور خارجی راستوں پر نصب کر سکیں''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ ان کیمروں کا حصول میری ذمہ داری ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں تمام خارجی اور داخلی راستوں پر کیمرے لگوا دوں گا بلکہ میں عام شاہراہوں پر بھی کیمرے نصب کرا دوں گا تاکہ اسرائیل میں جو بھی فارن ایجنٹ ہو اور میک اپ میں ہو اسے فوراً ٹریس کیا جا سکے''...... کارٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ ابھی اس لڑکی کی اپنے چیف کو بھیجی ہوئی ریکارڈنگ شاید ہی ملی ہو۔ انہیں یہاں آنے میں وقت بھی لگ سکتا ہے۔ تم اس وقت تک اسرائیل میں ہر جگہ ڈی ڈی ون کیمرے نصب کراؤ اور داخلی اور خارجی راستوں پر اپنی فورس تعینات کر دو۔ اس کے علاوہ میری رہائش گاہ اور ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی میں بھی اضافہ کر دو تاکہ اسرائیل میں پہلے سے موجود پاکیشیائی ایجنٹ مجھ تک نہ پہنچ سکیں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ میں تمام انتظامات مکمل کرا لوں گا''...... کارٹر نے کہا۔

''میں اب جلد سے جلد بلیو ڈائمنڈ سے وہ تصاویر حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں جن میں پاکیشیا کے خفیہ میزائل اسٹیشن کا محل وقوع موجود ہے۔ ان تصاویر کے ملتے ہی میں پاکیشیائی میزائل اسٹیشن کی تباہی کے لئے سوپر فورس کے ڈی ایجنٹ بھیج دوں''۔ کرنل

اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ مناسب رہے گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل آنے کی کوشش کی تو ہم ان کی اس کوشش کو ہر ممکن طریقے سے ناکام بنا دیں گے اور ان کی غیر موجودگی میں ہمارے ڈی ایجنٹ آسانی سے پاکیشیا پہنچ کر میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیں گے''...... کارٹر نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ سب کرنے سے پہلے تمہیں بلیو آئی کلب پر ریڈ کرنا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس فساد کے جڑ کلب کو ہی تباہ کر دو۔ اگر وہاں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے مزید فارن ایجنٹ ہوئے تو وہ بھی ختم ہو جائیں گے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ میں بھی ایسا ہی سوچ رہا تھا۔ مجھے اس لڑکی کی باتوں پر یقین نہیں آیا تھا کہ وہاں اس کا کوئی اور ساتھی موجود نہیں ہے یا پھر وہ کسی اور فارن ایجنٹ کو نہیں جانتی ہے''...... کارٹر نے کہا۔

''تو جاؤ۔ ابھی جاؤ اور سب سے پہلے بلیو آئی کلب کا صفایا کرو''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دیں تو کارٹر سر ہلاتے ہوئے کرنل اسکاٹ کو سلام کرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

عمران نے کار سنٹرل جیل کے گیٹ پر روکی تو گیٹ پر موجود دو سنتری چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

عمران نے کار کا انجن بند کیا اور اگنیشن سے چابی نکال کر کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور کی چین انگلی پر گھماتا ہوا بڑے اطمینان بھرے انداز میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ۔ کون ہو تم اور اس طرف کیوں آ رہے ہو''۔ ان میں سے ایک سنتری نے کڑکتے ہوئے کہا۔

''قریب آ کر بتاؤں یا دور سے بھی سن سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''دور سے ہی بتا دو۔ میں بہرہ نہیں ہوں''...... سنتری نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے یوں منہ ہلانا شروع کر دیا جیسے وہ کچھ بول رہا ہو لیکن اس کے منہ سے آواز نہ

نکل رہی ہو۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو''...... سنتری نے حیران ہو کر کہا۔

''بول رہا ہوں۔ کیوں تمہیں میری آواز سنائی نہیں دے رہی''۔ عمران نے کہا۔

''اب سنائی دی ہے۔ پہلے تم صرف منہ ہلا رہے تھے''۔ سنتری نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر منہ ہلانا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ اونچی آواز میں بولو۔ کیا کہہ رہے ہو تم''...... سنتری نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس سے زیادہ اونچی آواز میں بولنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ اگر تمہیں میری آواز سنائی نہیں دے رہی تو مجھے قریب آنے دو پھر تم سب آسانی سے سن لینا''...... عمران نے کہا تو اس سپاہی نے پہلے عمران کی طرف اور پھر اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

''بلا لو۔ شکل و صورت سے پڑھا لکھا احمق معلوم ہوتا ہے''۔ دوسرے سپاہی نے مسکرا کر کہا تو پہلا سنتری بھی مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے آؤ میرے پاس''...... اس سنتری نے کہا تو عمران منہ چلاتا ہوا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

''کون ہو تم''...... اس سنتری نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پڑھا لکھا احمق"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا نام کیا ہے"...... سنتری نے سر جھٹک کر کہا۔

"ٹمبکٹو"...... عمران نے کہا۔

"ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے"...... سنتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پڑھے لکھے جاہلوں کے ایسے ہی نام ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہاں کیوں آئے ہو"...... سنتری نے ایک بار پھر سر جھٹک کر کہا۔

"حجامت بنانے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف پہلا بلکہ دوسرا سنتری بھی چونک پڑا۔

"حجامت۔ کس کی حجامت بنانے آئے ہو تم"...... اس سنتری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے جیلر کی"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ جاؤ بھاگ جاؤ یہاں سے۔ یہاں تم جیسے احمقوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے"...... اس سپاہی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہاری جیل کا کوئی قیدی تو نہیں ہوں جو تم مجھے بھاگ جانے کا مشورہ دے رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ جس کار میں آئے ہو اسی میں بیٹھ کر دفع ہو جاؤ یہاں سے"...... سنتری نے بری طرح سے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب تم اپنے جیلر کی حجامت بنانے والے کے سامنے نامناسب انداز میں بات کر رہے ہو۔ اگر تمہارے جیلر کو پتہ چلا کہ تم نے مجھ سے بدتمیزی کی ہے تو پھر وہ تمہاری چھترول کر دے گا اور چھترول کا مطلب تم بخوبی جانتے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم نائی ہو"...... دوسرے سنتری نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نائی بھی ہوں اور نانبائی بھی بلکہ ضرورت پڑنے پر میں قصائی بھی بن جاتا ہوں اور جانوروں کے ساتھ ساتھ انسانوں کو بھی کاٹ دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو اس سنتری کے چہرے پر بھی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"لگتا ہے کہ تمہارے دماغ کا کوئی سکرو ڈھیلا ہے جو تم ایسی باتیں کر رہے ہو"...... اس سنتری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہیں میرے دماغ کے سارے سکرو ہی ڈھیلے ہیں۔ یقین نہیں تو جا کر اپنے جیلر چچا صدیق الفاروق سے معلوم کر لو جو تمہارا چچا ہو یا نہ ہو مگر میرا دور کا چچا ضرور ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر دونوں سنتری چونک پڑے۔

"چچا۔ جیلر صاحب تمہارے چچا ہیں"...... دوسرے سنتری نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کافی دور کا چچا ہے اب وہ کتنی دور کا چچا ہے اس کے بارے میں شاید وہ بھی نہیں جانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں آپ علی عمران صاحب تو نہیں ہیں"...... اچانک پہلے سنتری نے چونکتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ کون علی عمران۔ یہ کس چڑیا کا نام ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم علی عمران نہیں ہو تو پھر تم جیلر صاحب کے عزیز کیسے ہو سکتے ہو۔ جیلر صاحب نے ہمیں کچھ دیر پہلے بتایا تھا کہ ان کا کوئی عزیز ان سے ملنے آ رہا ہے جس کا نام علی عمران ہے"...... دوسرے سنتری نے کہا۔

"چلو۔ تم مجھے ہی علی عمران سمجھ لو اور لے چلو مجھے میرے چچا کے پاس۔ اگر انہوں نے مجھے پہچان لیا تو ٹھیک ہے ورنہ میں تم دونوں کی حجامت بلکہ ٹنڈ کر دوں گا اور وہ بھی مفت میں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو دونوں سنتری پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کریں۔ انہیں جس علی عمران کا بتایا گیا تھا اس کی جگہ وہ اس احمق نظر آنے والے انسان کو جیلر صاحب کے پاس لے جائیں یا پھر اسے یہیں سے بھگا دیں۔

"سوچ کیا رہے ہو۔ آج کل گرمیاں پڑ رہی ہیں۔ مفت میں

ٹنڈ کرا لو، لو لگنے سے بچ جاؤ گے"...... عمران نے کہا تو سنتری کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"سچ سچ کہو کہ تم علی عمران ہو یا نہیں"...... اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سچ سچ"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا سچ سچ"...... سنتری نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے ہی تو کہا ہے کہ سچ سچ کہو تو میں نے سچ سچ کہہ دیا"...... عمران نے معصومانہ لہجے میں کہا تو سنتری نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"فضل دین۔ تم بلاوجہ اس پر غصہ مت کرو۔ مجھے تو اس کا دماغ ہلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسے جیلر صاحب کے پاس لے چلتے ہیں۔ اگر یہی ان کا عزیز ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ جیلر صاحب اس کی باتیں سن کر خود ہی اسے کسی کال کوٹھڑی میں ڈال دیں گے"...... دوسرے سنتری نے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے تو یہ پاگل خانے کی کسی کال کوٹھڑی کا قیدی معلوم ہوتا ہے"...... پہلے سنتری نے کہا جس کا نام فضل دین تھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ تم نے بالکل صحیح پہچانا بڑے بھائی"...... عمران نے دانت نکال کر کہا۔

"آؤ۔ میرے ساتھ"...... فضل دین نے کہا۔

"لے جانے سے پہلے اس کی تلاشی لے لو"...... دوسرے سنتری

نے کہا تو فضل دین نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کے نزدیک آ گیا۔

"اپنے ہاتھ اوپر کرو"...... فضل دین نے کہا تو عمران نے بڑی شرافت سے ہاتھ اوپر کر لئے اور فضل دین اپنی بندوق کاندھے پر لٹکا کر دونوں ہاتھوں سے اس کی تلاشی لینے لگا۔ اسے تلاشی دیتے ہوئے عمران احمقانہ انداز میں ہلنا اور ہنسنا شروع ہو گیا تھا۔

"ارے ارے۔ مجھے گدگدی ہو رہی ہے۔ ہاہاہاہا۔ ہی ہی ہی۔ ہاہا"...... عمران نے بری طرح سے ناچتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہے اس کے پاس"...... فضل دین نے عمران کے احمقانہ پن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر لے جاؤ اسے"...... دوسرے سنتری نے کہا۔

"آؤ"...... فضل دین نے کہا۔

"تو کیا میں اپنے ساتھ یہ طمنچہ لے جا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی خفیہ جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک منی پسٹل نکال کر ان کے سامنے کر دیا اس کے ہاتھ میں منی پسٹل دیکھ کر دونوں سنتری بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ میں نے ابھی تو تمہاری تلاشی لی تھی"...... فضل دین نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم تلاشی لے رہے تھے۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ تم

گدگدیاں کر رہے ہو"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک تکونا بم نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں بم دیکھ کر دونوں سنتریوں کے رنگ اڑ گئے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تمہارے پاس بم بھی ہے"۔ دوسرے سنتری نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ غصیلی نظروں سے فضل دین کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے کہہ رہا ہو کہ تم نے اس کی خاک تلاشی لی تھی۔

"بم کے علاوہ بھی میرے پاس بہت کچھ ہے۔ کہو تو میں تمہیں اپنی جیبوں سے توپ اور میزائل لوڈڈ لانچر بھی نکال کر دکھاؤں"۔ عمران نے کہا تو دونوں سنتریوں نے فوراً بندوقوں کے رخ عمران کی جانب کر دیئے۔

"تو تم اس جیل کو تباہ کرنے آئے ہو"...... فضل دین نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں تو صرف تمہارے جیلر کا سر گنجا کرنے آیا ہوں۔ یقین نہیں تو پوچھ لو جا کر اس سے۔ اسے جا کر کہنا کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آلات تباہی کے ساتھ ان کی ٹنڈ کرنے کے لئے حاضر ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آلات تباہی۔ یہ آلات تباہی کیا ہے"...... فضل دین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بموں اور میزائلوں سے تباہی ہی لائی جا سکتی ہے اس لئے

انہیں عرف عام میں آلات تباہی ہی کہا جاتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اور کیا نام بتایا تم نے اپنا۔ علی عمران۔ ایم اے بی اے ٹی اے''...... دوسرے سنتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اپنی ڈگریوں کی مٹی پلید ہوتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایم اے بی اے ٹی اے نہیں''...... ابھی عمران نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے گیٹ کا ذیلی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے سینے پر ایک بیج لگا ہوا تھا جس پر اس کا نام حوالدار محمد حسین آزاد لکھا ہوا تھا۔

''ارے عمران صاحب۔ آپ آ گئے۔ میں آپ کو ہی دیکھنے کے لئے آیا تھا۔ صاحب کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں''...... حوالدار نے عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے عمران کا نام سن کر وہ دونوں بری طرح سے چونک پڑے۔

''لیکن حوالدار صاحب۔ اس نے تو کہا تھا کہ اس کا نام علی عمران نہیں۔ لمبکٹو۔ نہیں شاید ٹامکٹو۔ اوہ کچھ ایسا ہی نام لیا تھا اس نے۔ اوہ ہاں یاد آیا ٹمبکٹو۔ اس نے تو اپنا نام ٹمبکٹو بتایا تھا۔ اور ابھی چند لمحے پہلے یہ کہہ رہا تھا کہ یہ علی عمران ایم ڈی اے، پی ٹی اے ماسٹر ہے''...... فضل دین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کیا بک رہے ہو۔ یہ عمران صاحب ہیں۔ جن کی آمد کے

بارے میں تمہیں جیلر صاحب نے بتایا تھا اور یہ آ گئے تھے تو تم نے انہیں باہر کیوں کھڑا کر رکھا تھا۔ اندر آ کر جیلر صاحب کو ان کی آمد کے بارے میں بتایا کیوں نہیں تم دونوں نے''...... حوالدار نے ان دونوں کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ حوالدار صاحب۔ وہ وہ''...... ان دونوں نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ وہ لگا رکھی ہے۔ ہٹو ایک طرف اور عمران صاحب آئیں۔ میں آپ کو بڑے صاحب کے پاس لے چلتا ہوں''۔ حوالدار نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس نے منی پسٹل اور بم دوبارہ جیب میں رکھ لیا تھا۔

''حوالدار صاحب۔ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... فضل دین نے بے چینی کے عالم میں حوالدار سے مخاطب ہو کر کہا تو حوالدار رک گیا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''بولو۔ کیا بات کرنی ہے''...... حوالدار نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو فضل دین تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے کان میں کچھ کہنے لگا۔ اس کی بات سن کر حوالدار بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... حوالدار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اس کی نظریں یکلخت عمران پر جم گئی تھیں۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں حوالدار صاحب۔ آپ بے شک نواز

سے پوچھ لیں''...... فضل دین نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ فضل دین کیا کہہ رہا ہے''...... حوالدار نے دوسرے سنتری سے کچھ پوچھنے کی بجائے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا پتہ۔ اس نے جو کہا ہے تمہارے کان میں کہا ہے اور میرے کان ویسے بھی کمزور ہیں۔ میں عام آوازیں بھی مشکل سے سنتا ہوں۔ اس نے تمہارے کان میں کیا کہا ہے مجھے اس کی ہوا تک محسوس نہیں ہوئی تھی تو میں کیا بتا سکتا ہوں''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''اس کا کہنا ہے کہ آپ کے پاس منی پسٹل اور ایک بم موجود ہے''...... حوالدار نے کہا۔

''میرے پاس پسٹل اور بم۔ ارے باپ رے۔ کدھر ہے۔ کہاں ہے''...... عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابھی تو تم نے ہمیں دونوں چیزیں نکال کر دکھائی تھیں''۔ دوسرے سنتری نواز نے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کیا میں تمہیں کوئی دہشت گرد دکھائی دے رہا ہوں''...... عمران نے اسے گھور کر کہا۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے حوالدار صاحب۔ اس کے پاس ایک پسٹل اور ایک بم ہے''...... فضل دین نے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ اگر آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے تو

بتا دیں۔ جیل میں اپنے ساتھ کسی بھی قسم کا اسلحہ لے جانا ممنوع ہے''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے عمران کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے ان دونوں سنتریوں کی بندوقوں اور ان کی وردیوں کی قسم لے لو جو میں نے اپنی زندگی میں کبھی بموں اور پسٹلز کو دیکھا بھی ہو۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو تم ان سے کہو کہ یہ ایک بار پھر میری تلاشی لے لیں اگر مجھ سے کچھ بھی برآمد ہوا تو میرا جوتا ہوگا اور ان کا سر۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے کہ وہ وہ''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم نے ان کی تلاشی لی تھی''...... حوالدار نے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ لیکن اس وقت ان کی جیب سے کچھ نہیں نکلا تھا اور پھر انہوں نے خود ہی اپنے لباس سے ایک منی پسٹل اور ایک بم نکال کر ہمیں دکھایا تھا''...... فضل دین نے کہا۔

''اگر ان کے پاس پسٹل اور بم تھا تو پھر تمہاری تلاشی سے وہ برآمد کیوں نہیں ہوا تھا''...... حوالدار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جی۔ وہ وہ''...... فضل دین نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میری بات مان لو اور اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو پھر ان کی جگہ تم خود آ کر میری تلاشی لے لو''...... عمران نے کہا تو حوالدار پریشانی کے عالم میں عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا

کرے۔ عمران کی تلاشی لے یا اسے اسی طرح سے اپنے ساتھ اندر لے جائے۔

''ہونہہ۔ آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں اور مجھے آپ پر یقین ہے کہ آپ خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھتے اور نہ ہی آپ قانون شکنی کر سکتے ہیں''...... حوالدار نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن حوالدار صاحب''...... فضل دین اور نواز نے ایک ساتھ احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ کیا تم انہیں مجھ سے زیادہ جانتے ہو''...... حوالدار نے گرج کر کہا تو دونوں سنتری اس کی گرج سن کر سہم کر رہ گئے۔

''آپ آئیں عمران صاحب''...... حوالدار نے کہا تو عمران نے مسکرا کر حوالدار کے پیچھے چلتے ہوئے اچانک دونوں سنتریوں کی طرف دیکھتے ہوئے منہ چڑا دیا۔ اسے منہ چڑاتے دیکھ کر دونوں سنتری اسے گھور کر رہ گئے۔ حوالدار محمد حسین آزاد مختلف راستوں سے گزارتا ہوا عمران کے ساتھ جیلر کے مخصوص آفس میں آ گیا۔ جیلر جس کا نام شفقت مرزا تھا بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا نظر کا چشمہ لگائے انہماکی سے ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ حوالدار محمد حسین آزاد نے اندر آتے ہی زوردار سلیوٹ مارا۔

''سر''...... حوالدار محمد حسین آزاد نے جیلر کو سلیوٹ مارتے

ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جیلر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر حوالدار کے ساتھ عمران کو دیکھ کر جیلر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس نے کافی بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں جو اس کے گالوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔

''آپ آ گئے عمران صاحب۔ آئیں۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا''...... جیلر نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے عمران کے احترام میں باقاعدہ کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو میرا انتظار کرنے کے لئے آپ فائل پڑھتے ہوئے ٹائم پاس کر رہے تھے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جیلر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسا ہی سمجھ لیں۔ آئیں تشریف رکھیں اور بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... جیلر نے خندہ پیشانی سے کہا۔ وہ عمران کو بخوبی جانتا تھا۔

''آپ نے میری کیا خدمت کرنی ہے۔ خدمت تو میں آپ کی کرنے آیا تھا لیکن آپ کا سر دیکھ کر میری خدمت کرنے کی حسرت میرے دل میں ہی رہ گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میری خدمت۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو فارغ البال کرنے کے لئے آیا تھا مگر آپ کی اپر سٹوری تو پہلے ہی چاند کی طرح چمک رہی ہے۔ البتہ آپ کے

چہرے پر گھنے جنگلات موجود ہیں اگر کہیں تو میں یہ جنگلات صاف کر دوں“...... عمران نے کہا تو جیلر کا ایک لمحے کے لئے منہ بگڑ گیا لیکن پھر وہ بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا جیسے وہ عمران کی عادت سے بخوبی واقف ہو۔

”نہیں۔ مجھے آپ سے اپنی درگت بنوانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں جیسا ہوں ویسا ہی ٹھیک ہوں“...... جیلر شفقت مرزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تو پھر مجھے پروفیسر کاشف جلیل کے درِ زنداں پر چلو“۔ عمران نے کہا۔

”پروفیسر کاشف جلیل وہ ٹائم کلر والا مجرم“...... جیلر شفقت مرزا نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ سنا ہے وہ جیل میں بے حد شرافت کی زندگی بسر کر رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے اپنے پچیس سالہ کیریئر میں اس سے زیادہ شریف، نیک اور صابر انسان نہیں دیکھا“...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

”اچھا۔ پھر تو ان جیسے نیک اور شریف انسانوں سے ملنا بے حد ضروری ہے تاکہ وہ ہمیں بھی راہِ راست دکھا سکیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا آپ پروفیسر کاشف جلیل سے ہی ملنے آئے

ہیں“...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آئیں میرے ساتھ میں آپ کو خود ان سے ملا دیتا ہوں“...... جیلر شفقت مرزا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ حوالدار محمد حسین آزاد بھی وہیں موجود تھا۔ جیلر شفقت مرزا نے اسے اشارہ کیا تو وہ بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔

سنٹرل جیل کئی منزلہ عمارت پر مشتمل تھی۔ اس جیل کی زیادہ تر بیرکیں انڈر گراؤنڈ تھیں جہاں خطرناک اور عمر قید کے ساتھ موت کی سزا پانے والے مجرموں کو رکھا جاتا تھا۔ ان مجرموں کی حفاظت کا بھی سخت انتظام کیا گیا تھا تاکہ وہ دوسروں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

پروفیسر کاشف جلیل کو بھی انڈر گراؤنڈ ایک الگ اور صاف ستھری بیرک میں رکھا گیا تھا۔ جرائم کی دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے چونکہ انہوں نے واقعی ملک و قوم کے مفاد کے لئے بہت کچھ کیا تھا اس لئے سزا یافتہ ہونے کے باوجود حکومت وقت اور خاص طور پر عدلیہ نے انہیں جیل میں خصوصی مراعات دینے کا حکم دیا تھا۔ پروفیسر کاشف جلیل کی بیرک کو ایک خوبصورت اور ضرورت کے سامان سے آراستہ کمرے میں تبدیل دیا گیا تھا تاکہ وہ اپنی باقی ماندہ زندگی سکون سے گزار سکیں۔ جیل میں ہونے کے باوجود ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنے ہی گھر میں نظر بند ہوں۔

جیلر، عمران اور حوالدار محمد حسین آزاد کے ہمراہ مختلف راستوں

سے ہوتا ہوا ایک بڑی بیرک کے سامنے آ گیا۔ بیرک کی سلاخوں کے پیچھے بڑا سا پردہ لگا ہوا تھا جسے پروفیسر کاشف جلیل اپنی مرضی سے ہٹاتا تھا اور اپنی مرضی سے سلاخوں کے سامنے پھیلا دیتا تھا۔ بیرک کے پاس دو مسلح سپاہی مستعد کھڑے تھے جو پروفیسر کاشف جلیل کی نگرانی بھی کرتے تھے اور اس کی ضروریات پوری کرنے پر بھی مامور تھے۔ جیلر کو دیکھ کر دونوں اٹن شن ہو گئے اور ان کی ایڑیاں بج اٹھیں۔ جیلر نے ان کے سلام کا جواب دیا۔

''کیا کر رہے ہیں پروفیسر صاحب''...... جیلر نے کہا۔

''آرام کر رہے ہیں''...... ایک سپاہی نے جواب دیا۔

''ان سے کہو کہ ان سے کوئی ملنے آیا ہے''...... جیلر نے کہا تو سپاہی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا کنڈا کھولا اور پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔

''پروفیسر صاحب۔ جیلر صاحب کے ساتھ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے''...... اندر سے سپاہی کی آواز سنائی دی لیکن جواب میں پروفیسر کاشف جلیل کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''پروفیسر صاحب۔ اٹھیے پروفیسر صاحب۔ آپ کا کوئی ملاقاتی آیا ہے آپ سے ملنے''...... سپاہی کی آواز سنائی دی جیسے پروفیسر کاشف جلیل سویا ہوا ہو اور وہ اسے جگانے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ارے۔ یہ کیا۔ پروفیسر صاحب کا تو جسم اکڑا ہوا ہے''۔ اچانک اندر سے سپاہی کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران

چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ جیلر اور حوالدار کچھ کہتے عمران تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور پردہ ہٹا کر اندر چلا گیا۔ اندر جاتے ہی اس کی نظریں سامنے پڑے ہوئے ایک چھوٹے بیڈ پر پڑیں جہاں پروفیسر کاشف جلیل لیٹا ہوا تھا اور سپاہی اس کے سرہانے کھڑا اسے زور زور سے جھنجھوڑ رہا تھا۔ عمران کی نظریں پروفیسر کاشف جلیل کے چہرے پر پڑیں تو وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اسی لمحے جیلر اور حوالدار بھی اندر آ گئے۔

''کیا ہوا''...... جیلر نے سپاہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان کا جسم اکڑا ہوا ہے صاحب اور ان کی سانس بھی بے حد دھیمی چل رہی ہے''...... سپاہی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اوہ۔ حوالدار چیک کرو انہیں۔ فوراً''...... جیلر شفقت مرزا نے تیز لہجے میں کہا تو حوالدار محمد حسین آزاد تیزی سے آگے بڑھا اور بیڈ کے پاس جا کر وہ پروفیسر کاشف جلیل کی سانس، ان کی نبض اور ان کے دل کی دھڑکن چیک کرنے لگا۔

''یہ زندہ تو ہیں صاحب لیکن ان کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہے۔ ان کا جسم پتھر کی طرح سخت ہو رہا ہے''...... حوالدار نے کہا تو جیلر شفقت مرزا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ان کا جسم پتھر کی طرح سخت ہو رہا ہے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے''...... جیلر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''پپ پپ۔ پتہ نہیں صاحب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہ ٹھیک

تھے اور ایک اسلامی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے پھر انہوں نے کتاب بند کی اور پردہ کھینچ دیا اور ہم سے کہا کہ یہ ریسٹ کرنا چاہتے ہیں''...... سپاہی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کتنی دیر پہلے یہ ریسٹ کرنے بیڈ پر گئے تھے''...... عمران نے پوچھا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''ابھی پانچ منٹ پہلے کی بات ہے جناب''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''سلاخوں پر انہوں نے پردہ خود پھیلایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں صاحب''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''کیا تم نے اندر سے کسی گڑبڑ کی آوازیں نہیں سنی تھیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''گڑبڑ کیسی گڑبڑ''...... سپاہی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر کے منہ سے کوئی آواز یا پھر یہاں کھٹ پٹ کی کوئی آواز''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے تو کوئی آواز نہیں سنی تھی''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''پھر انہیں اچانک ہوا کیا ہے اور یہ کس طرح ساکت ہو گئے ہیں''...... جیلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں کچھ نہیں جانتا جناب۔ میں اور شریف باہر ہی موجود ہیں۔ اگر یہاں کچھ ہوا ہوتا تو ہمیں اس کا فوراً پتہ چل جاتا۔ اندر تو خاموشی تھی''...... سپاہی نے کہا۔ عمران چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا لیکن سپاہی کے چہرے سے اسے ایسا کوئی تاثر نہیں مل رہا تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے یا کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ عمران نے اردگرد کا جائزہ لیا پھر اچانک اس کی نظریں فرش پر جم گئیں۔ وہ آگے بڑھا اور پھر وہ زمین پر جھک گیا۔ فرش ٹھوس تھا لیکن چونکہ ہوا کے ذریعے دھول مٹی آتی رہتی تھی اس لئے فرش پر قدموں کے کچھ نشان بنے ہوئے تھے۔ عمران ایک ایسے ہی نشان پر جھکا تھا جو بے حد دھندلا تھا لیکن اس نشان کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی عورت کی سینڈل کا بنا ہوا نشان ہو اور یہ نشان بالکل ایسا ہی تھا جیسا عمران نے رانا ہاؤس کے گارڈن کی گیلی زمین پر لیڈی گھوسٹ کے سینڈلوں سے بنتے دیکھے تھے۔ اس نشان کو دیکھتے ہی عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا ہوا۔ آپ کیا دیکھ رہے ہیں عمران صاحب''...... جیلر نے عمران کو فرش پر جھکا دیکھ کر کہا اور آگے آ کر وہ بھی اس نشان کو دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ یہ تو کسی عورت کے سینڈلوں کے نشان معلوم ہوتے ہیں۔ کیا یہاں کوئی عورت آئی تھی''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''عورت۔ نہیں صاحب۔ یہاں تو کوئی عورت نہیں آئی تھی اور نہ ہی کوئی اور''...... سپاہی نے کہا۔

''تو پھر عورت کے سینڈلوں کے نشان یہاں کیسے بن گئے ہیں کیا پروفیسر صاحب عورتوں کی سینڈلیں پہنتے ہیں''...... جیلر شفقت مرزا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا تو جیلر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران اٹھا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پروفیسر کاشف جلیل کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ پروفیسر کاشف جلیل کا جسم واقعی بری طرح سے اکڑا ہوا تھا۔ سپاہی کے کہنے کے مطابق اگر پروفیسر کاشف جلیل پانچ منٹ پہلے تک بالکل ٹھیک تھا لیکن اب نہ صرف اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا بلکہ اکڑا بھی ہوا تھا جیسے ان کی کھال پتھر کی طرح سخت ہوگئی ہو۔ عمران نے پروفیسر کی نبض، اس کی سانس اور دل کی دھڑکن چیک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں کھول کر دیکھنی شروع کر دیں۔ آنکھیں دیکھنے کے بعد عمران نے پروفیسر کاشف جلیل کا منہ کھولا اور اس کے دانت اور زبان چیک کرنے لگا۔ پھر اس نے پروفیسر کے ہاتھ پاؤں اور اس کی گردن کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کی نظریں پروفیسر کی گردن کے پاس ایک چھوٹے سے خون کے دھبے پر جم گئیں۔ یہ ایسا نشان تھا جیسے وہاں کسی نے سوئی چھبوئی ہو۔ سوئی کے چبھنے سے گردن پر

خون کا قطرہ نکلا ہو اور وہیں جم گیا ہو۔ اس نشان کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

''کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا کہ پروفیسر صاحب کو کیا ہوا ہے اور ان کا جسم اس قدر اکڑ کیوں گیا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''انہیں مائکم انجکشن لگایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مائکم انجکشن۔ یہ کون سا انجکشن ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ایک خاص قسم کا انجکشن ہوتا ہے جس کے ذریعے انسان کو گہری نیند سلا دیا جاتا ہے۔ ایسا مریض جسے انتہائی جان لیوا بیماری ہو اور اس کے جسم میں پیوند کاری کرنا ہو یا اس مریض کے اندرونی اعضاء تبدیل کرنے ہوں اور نئے اعضاء خاص طور پر دل کی جگہ پیس میکر لگانے کے لئے انسانی جسم سے دل نکال لیا جائے تو وقتی طور پر اس مریض کو مائکم انجکشن لگا کر ہی ساکت کیا جاتا ہے تاکہ اس کی پیوند کاری آسانی سے کی جا سکے۔ آپریشن کے بعد بھی اس مریض کو اعضاء ایڈجسٹمنٹ ہونے تک اسی طرح ساکت رکھا جاتا ہے۔ اس انجکشن کی وجہ سے شروع کے چند گھنٹے جسم اسی طرح اکڑا رہتا ہے پھر آہستہ آہستہ اعتدال پر آ جاتا ہے لیکن اسے اس وقت تک ہوش نہیں آتا جب تک اس مریض کو ہوش میں لانے کے لئے اینٹی مائکم انجکشن نہ لگایا جائے اور اینٹی مائکم انجکشن بھی فوری نہیں

لگایا جا سکتا۔ اس کے لئے اڑتالیس گھنٹوں تک کا وقت درکار ہوتا ہے اگر اڑتالیس گھنٹوں سے پہلے اینٹی انجکشن لگا دیا جائے تو مریض کی جان بھی جاسکتی ہے''...... عمران نے کہا

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پروفیسر کاشف جلیل کو ہوش میں لانے کے لئے اینٹی مالکم انجکشن نہیں لگا سکتے''...... جیلر شفقت مرزا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ انہیں ہوش میں لانے کے لئے ہمیں کم از کم دو دن اور دو راتیں گزرنے کا انتظار کرنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ انجکشن انہیں لگایا کس نے اور کیوں۔ کل میری بھی ان سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ بالکل ٹھیک ٹھاک دکھائی دے رہے تھے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''آپ کے کیوں کا جواب تو میرے پاس نہیں ہے لیکن اب آپ انہیں اپنی کسٹڈی میں نہیں رکھ سکتے ہیں۔ آپ کو فوری طور پر انہیں کسی ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کرنا ہوگا تاکہ بے ہوشی کے دوران ان کی لیکوئڈ خوراک کا بندوبست کیا جا سکے اور انہیں زندہ رکھنے کے لئے پروٹین، وٹامنز اور دوسرے اجزاء مہیا کئے جاسکیں۔ بے ہوشی کے دوران ان کے جسم کو مسلسل پانی کی ضرورت رہے گی جو ظاہر ہے انہیں اب ڈرپس لگا کر ہی پوری کی جاسکتی ہے ورنہ مالکم انجکشن ان اڑتالیس گھنٹوں میں انہیں بے حد نقصان پہنچا سکتا ہے۔ انہیں ہارٹ اٹیک بھی ہوسکتا ہے اور ان کی دماغی شریان

پھٹنے کا بھی اندیشہ ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر میں ابھی اور اسی وقت انہیں ہسپتال منتقل کرا دیتا ہوں تاکہ ان کا فوری ٹریٹمنٹ کیا جا سکے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا اور وہ حوالدار محمد حسین کو ہدایات دینے لگا اور محمد حسین نے جیب سے سیل فون نکالا اور ایمبولینس سروس کو فون کرنے لگا۔

''آپ ان سے کس سلسلے میں ملنے آئے تھے''...... جیلر شفقت مرزا نے پوچھا۔

''کسی زمانے میں یہ میرے استاد بھی رہ چکے تھے اس لئے شاگرد ہونے کے ناطے میرا فرض تھا کہ کبھی کبھی آ کر میں ان کا حال احوال ہی جان لوں۔ آیا تو میں ان کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے تھا لیکن یہاں ملاقات ان کے اکڑے ہوئے جسم سے ہی ہوئی ہے اور اب یہ نہ اپنی خیریت بتا سکتے ہیں اور نہ عافیت''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تو شفقت مرزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا آپ کچھ بھی اندازہ نہیں لگا سکتے کہ انہیں ہوا کیا ہے اور انہیں مالکم انجکشن کس نے لگایا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ یہ کام ایک زندہ روح نے کیا ہے تو آپ کیا کہیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیلر شفقت مرزا، حوالدار محمد حسین اور دونوں سپاہی بری طرح سے اچھل پڑے۔

"زندہ روح"...... حوالدار محمد حسین آزاد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ زندہ روح۔ اسی زندہ روح نے یہاں آ کر پروفیسر صاحب کو انجکشن لگایا تھا اور وہ چونکہ ایک روح تھی اس لئے آپ کے سپاہی اسے نہیں دیکھ سکے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لل لل۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا آپ بھوت پریتوں پر یقین رکھتے ہیں"...... جیلر شفقت مرزا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھوت پریتوں کی بات نہیں کی ہے۔ زندہ روح کا کہا ہے اور زندہ روح انسان کے اندر ہوتی ہے جیسے آپ میں اور مجھ میں ہے۔ یہ وہ روح نہیں ہے جو مرنے کے بعد عالم بالا میں پہنچ جاتی ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر یہ کون سی زندہ روح ہے"...... جیلر شفقت مرزا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ آپ پہلے مجھے ان دونوں سے بات کرنے دیں۔ میں ان دونوں سے جو پوچھوں گا اسے سن کر آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں کس زندہ روح کی بات کر رہا ہوں"۔ عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاموش ہو گیا۔

"ایک بات بتاؤ"...... عمران نے سنتری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی صاحب"...... سپاہی نے کہا۔

"تم ہر وقت پروفیسر صاحب پر نظر رکھتے ہو۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ پروفیسر صاحب آج کل صرف صوم وصلوٰۃ کی ہی پابندی کر رہے تھے یا انہیں کچھ لکھنے کا بھی شوق تھا۔ میرا مطلب ہے کہ کوئی ڈائری وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں صاحب۔ پروفیسر صاحب صرف نمازوں اور اسلامی کتابوں تک ہی محدود رہتے تھے میں نے انہیں کبھی لکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے پاس کوئی ڈائری ہے جس پر وہ لکھتے ہوں"...... سپاہی نے کہا۔

"کیا تمہاری پروفیسر صاحب سے کھل کر بات چیت ہوتی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"بات ہوتی تو تھی لیکن بہت کم"...... سپاہی نے جواب دیا۔

"کبھی تم نے محسوس کیا ہو کہ وہ اکیلے میں کسی سے بات کرتے ہوں یا انہیں بڑبڑانے کی عادت ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی صاحب۔ پروفیسر صاحب اکثر بڑبڑاتے رہتے تھے بلکہ مجھے اور میرے ساتھی کو بعض اوقات ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی سے بات کر رہے ہوں۔ ہم نے اکثر پروفیسر صاحب کو بڑبڑاتے دیکھ کر انہیں چیک کیا تھا لیکن وہ اکیلے ہوتے تھے اور خود سے ہی باتیں کرتے نظر آتے تھے"...... سپاہی نے کہا۔

"کیا تم نے کبھی ان کی بڑبڑاہٹ میں کی ہوئی باتیں سنی

تھیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں صاحب۔ان کی آواز بے حد دھیمی ہوتی تھی اور پھر میں نے انہیں جب بھی بڑبڑاتے دیکھا تھا تو وہ اپنے بیڈ پر ہی بیٹھے بڑبڑا رہے ہوتے تھے جو سلاخوں سے کافی فاصلے پر ہے اس لئے ان کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی''...... سپاہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کبھی تمہیں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا۔کسی ایسی ہستی کا جو دکھائی نہ دیتی ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''غیبی ہستی۔ نہیں صاحب۔ مجھے تو کبھی ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا''...... سپاہی نے کہا۔

''اچھا کیا پروفیسر صاحب چائے زیادہ پینا پسند کرتے تھے یا کافی''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ چائے کے شوقین تھے۔ کافی تو انہوں نے کبھی مانگی بھی نہیں تھی''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''بہت خوب۔ اب بہت سوچ سمجھ کر اور اچھی طرح سے یاد کر کے ایک بات بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''جی صاحب''...... سپاہی نے کہا۔ جیلر شفقت مرزا اور حوالدار محمد حسین آزاد، عمران کے سپاہی سے ان سوال و جواب پر کوئی اعتراض نہیں کر رہے تھے اور نہ ہی انہوں نے اس میں کوئی مداخلت کی تھی۔

''پہلے تم مجھے اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام کرم دین ہے جناب''...... سپاہی نے جواب دیا۔

''بہت اچھا نام ہے۔ اچھا کرم دین سونگھنے کے معاملے میں تمہاری ناک کیسی ہے''...... عمران نے کہا تو کرم دین کے ساتھ ساتھ جیلر شفقت مرزا اور حوالدار محمد حسین آزاد بھی چونک پڑا۔

''ناک۔ میں کچھ سمجھا نہیں صاحب''...... کرم دین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مطلب یہ کہ تم ہر طرح کی خوشبو سونگھ سکتے ہو نا''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں صاحب۔ کیوں نہیں''...... سپاہی نے کہا۔

''پروفیسر صاحب تو کافی نہیں پیتے تھے لیکن تم نے تو پی ہو گی کبھی نہ کبھی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں صاحب۔ ٹھنڈ میں کافی پینے سے ہی گرماہٹ ملتی ہے اور میں کافی بڑے شوق سے پیتا ہوں''...... کرم دین نے کہا۔

''پھر تو تمہیں کافی کی خوشبو بھی اچھی معلوم ہوتی ہو گی''۔عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں صاحب۔ لیکن آپ مجھ سے کافی کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں اور......'' کرم دین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر وہ بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گیا۔ جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی خیال آ گیا ہو۔

”کیا ہوا۔ خاموش کیوں ہو گئے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اب میں سمجھ گیا ہوں صاحب کہ آپ بار بار کافی کی بات کیوں کر رہے ہیں“...... کرم دین نے کہا تو اس کا جواب سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”کیا سمجھ گئے ہو۔ بتاؤ“...... عمران نے کہا۔

”مجھے اکثر اس بیرک سے ایسی خوشبو محسوس ہوتی تھی جیسے پروفیسر صاحب بیٹھے کافی پی رہے ہوں یا انہوں نے کافی کے فلیور کا کوئی پرفیوم استعمال کیا ہو۔ اس سلسلے میں میری پروفیسر صاحب سے ایک دو بار بات بھی ہوئی تھی لیکن پروفیسر صاحب نے اسے میرا وہم قرار دیا تھا اور میں بھی اسے اپنا وہم سمجھ کر خاموش ہو جاتا تھا“۔ کرم دین نے کہا۔

”کیا اس خوشبو کے ساتھ تمہیں کوئی اور خوشبو بھی محسوس ہوئی تھی“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ ہلکی ہلکی یوڈی کلون کی بھی خوشبو محسوس ہوتی تھی“۔ کرم دین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”اور تمہیں یہ خوشبو اس وقت محسوس ہوتی تھی جب پروفیسر صاحب یہاں اپنے بیڈ پر بیٹھے بڑبڑا رہے ہوتے تھے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں صاحب۔ یہ حیرت کی بات تھی کہ مجھے جب بھی کافی اور

یوڈی کلون کی خوشبو محسوس ہوتی تھی تو پروفیسر صاحب اپنے بیڈ پر بیٹھے ہوتے تھے اور اس وقت وہ مسلسل بڑبڑاتے بھی رہتے تھے“۔ کرم دین نے کہا۔

”یہ سب تمہیں اکیلے ہی محسوس ہوتا تھا یا تمہارے ساتھی کو بھی جو تمہارے ساتھ ڈیوٹی پر ہوتا تھا“...... عمران نے کہا۔

”ہم دونوں نے ہی کافی اور یوڈی کلون کی خوشبو محسوس کی تھی“...... کرم دین نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔

”اور کیا آج میرا مطلب ہے جب پروفیسر صاحب نے تم سے کہا تھا کہ وہ آرام کرنا چاہتے ہیں تب بھی تم نے ان کے بڑبڑانے کی آوازیں سنی تھیں اور کافی کی خوشبو محسوس کی تھی“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ آج پروفیسر صاحب بڑبڑائے تو نہیں تھے لیکن مجھے یاد آ رہا ہے کہ کافی کی خوشبو آج بھی محسوس ہوئی تھی لیکن اس بار یہ خوشبو کافی کم تھی“...... کرم دین نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

”یہ کافی اور اس کی خوشبو کا کیا معاملہ ہے“...... جیلر شفقت مرزا نے عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”کچھ خاص نہیں“...... عمران نے اسے ٹالنے والے انداز میں کہا۔

"اگر آپ بتانا نہیں چاہتے تو آپ کی مرضی لیکن کچھ نہ کچھ بات تو ضرور ہے"...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ پروفیسر صاحب یہاں اکیلے نہیں ہوتے تھے تو آپ کیا کہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اکیلے نہیں ہوتے تھے۔ کیا مطلب۔ کیا ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تھا"...... حوالدار محمد حسین آزاد نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہوتا تھا ان کے ساتھ"...... جیلر شفقت مرزا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہی جس کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی بتا رہا تھا یعنی ایک نظر نہ آنے والی لڑکی کی روح"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو روح کا سن کر وہ تینوں بری طرح سے اچھل پڑے۔

"روح۔ ہونہہ آخر آپ بار بار روح کا ذکر کیوں کر رہے ہیں"...... جیلر شفقت مرزا نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو اصل بات بتا رہا ہوں۔ ایک ایسی روح ہے جو باقاعدہ پروفیسر صاحب کے لئے کافی بنا کر لاتی تھی اور پروفیسر صاحب اس سے گھنٹوں بیٹھے بڑبڑانے والے انداز میں باتیں کرتے رہتے تھے"...... عمران نے کہا تو پہلے تو جیلر شفقت مرزا حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے رہے پھر وہ بے

ساختہ ہنس پڑے۔

"آپ شاید مذاق کر رہے ہیں"...... جیلر شفقت مرزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔ آپ دیکھ لیں یہاں اس روح کی جوتیوں کے نشان بھی موجود ہیں اور پوری بیرک میں ایسے اور بھی نشان ہوں گے"...... عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا، حوالدار محمد حسین آزاد اور سپاہی کرم دین کے رنگ بدل گئے۔

"تو کیا یہ نشان کسی بدروح کے ہیں"...... حوالدار محمد حسین آزاد نے پریشانی اور خوف کے عالم میں کہا۔

"بدروح کے نہیں۔ روح کے۔ ایک زندہ روح کے۔ جس کا نام لیڈی گھوسٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"زندہ روح۔ لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب بات کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی"...... جیلر شفقت مرزا نے اپنے گنجے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخبارات کا مطالعہ نہیں کرتے ورنہ آپ کو لیڈی گھوسٹ کا ضرور پتہ ہوتا اور اس کا نام سنتے ہی آپ کو اندازہ ہو جاتا کہ پروفیسر کاشف جلیل کو مائکم انجکشن کس نے لگایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ آپ شاید اس لیڈی گھوسٹ کی بات کر رہیے ہیں جو ایک بہت بڑی چورنی ہے اور اس نے کئی روز سے ملک میں

تہلکہ مچا رکھا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا لیڈی گھوسٹ یہاں آئی تھی اور اس نے پروفیسر کاشف جلیل کو مائکم انجکشن لگایا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ اسی کا کام ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیکن کیوں۔ اس کا پروفیسر کاشف جلیل سے کیا تعلق ہے اور اس نے پروفیسر کو مائکم انجکشن لگا کر اس حالت میں کیوں پہنچایا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''تاکہ میں ان سے لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہ کرسکوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ لیڈی گھوسٹ اب بھی یہاں موجود ہے''...... محمد حسین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اس نے اپنا کام کر دیا تھا اس لئے وہ اب یہاں نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو کافی کی مخصوص خوشبو سے اس کی موجودگی کا مجھے ضرور علم ہو جاتا''...... عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا خاموش ہوگیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی الجھن اور فکر مندی دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ عمران کی باتوں کو اب بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''آپ اپنے خالی دماغ پر مزید بوجھ نہ ڈالیں۔ آپ کے سر پر پہلے ہی بال موجود نہیں ہیں ایسا نہ ہو کہ زیادہ سوچنے سے آپ کی بھنوں اور داڑھی مونچھوں کے بال بھی اُڑ جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کاہ تو جیلر شفقت مرزا کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا۔

''میں واقعی آپ کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں عمران صاحب لیکن مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''...... جیلر شفقت مرزا نے کہا۔

''اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ دماغ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں اور پروفیسر صاحب کو جلد سے جلد کسی ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ ان کی ٹریٹمنٹ کی جا سکے''...... عمران نے کہا تو جیلر شفقت مرزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک طائرانہ نظر بیرک پر ڈالی لیکن وہاں اس کے مطلب کی کوئی چیز نہیں تھی۔ چند لمحے وہ ان تینوں کے ساتھ بیرک میں رکا رہا پھر وہ جیلر سے اجازت لے کر حوالدار محمد حسین آزاد کے ساتھ جیل سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی کار نہایت تیز رفتاری سے دارالحکومت کی سڑکوں پر اُڑی جا رہی تھی۔ وہ بے حد الجھا ہوا تھا اور اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئی تھیں۔ اس کا اندازہ ہی تھا کہ پروفیسر کاشف جلیل کا تعلق لیڈی گھوسٹ سے ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی پروفیسر کاشف جلیل سے ملاقات ہو جاتی تو اسے لیڈی گھوسٹ کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چل جاتا اور اگر لیڈی گھوسٹ کے پاس

موجود سائنسی آلات پروفیسر کاشف جلیل کے ایجاد کردہ تھے تو عمران ان کے بارے میں بھی مکمل معلومات حاصل کر سکتا تھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی پروفیسر کاشف جلیل کو ساکت کر دیا گیا تھا تاکہ وہ طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جائیں اور عمران ان سے کوئی معلومات حاصل نہ کر سکے اور یہ کام ظاہر ہے لیڈی گھوسٹ کا ہی تھا جو اس سے پہلے ہی جیل آ دھمکی تھی اور اپنا کام کرتے ہی خاموشی سے نکل گئی تھی اور عمران کے پاس واقعی اس کا سراغ آتے آتے رہ گیا تھا۔ عمران ابھی کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا۔ سیل فون کی سکرین پر سر سلطان کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے کال رسیونگ کا بٹن پریس کر کے ایک ہاتھ سے سیل فون کان سے لگا لیا۔

"السلام علیکم"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں سر سلطان کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ کہاں ہو تم"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"مجھ جیسا بندہ سوائے سڑک گردی کرنے کے اور کیا کر سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم سڑک گردی کیوں کر رہے ہو۔ تم تو سنٹرل جیل میں پروفیسر کاشف جلیل سے ملنے گئے تھے۔ اسی سلسلے میں تو تم نے

مجھ سے سنٹرل جیل کے جیلر شفقت مرزا کو کال کرائی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہاں لیکن اس کال کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کیوں۔ فائدہ کیوں نہیں ہوا تھا۔ کیا جیلر شفقت مرزا نے تمہاری پروفیسر کاشف جلیل سے ملاقات نہیں کرائی تھی"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے اور پھر میں نے اسے خصوصی طور پر ہدایات دی تھیں کہ تم اس کے پاس آ رہے ہو تم جیل میں جس سے ملنا چاہو مل سکتے ہو اس سلسلے میں وہ کوئی مداخلت نہیں کرے گا پھر اس نے تم سے تعاون کیوں نہیں کیا۔ بولو"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا بولوں۔ آپ بولتے رہیں گے تو مجھے بھلا بولنے کا موقع کہاں ملے گا"...... عمران نے کراہ کر کہا۔

"ہونہہ۔ صاف صاف بتاؤ کیا معاملہ ہے اور تمہارا لہجہ اس قدر بدلا ہوا کیوں ہے"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جیلر صاحب کو میں نے پروفیسر کاشف جلیل سے ملنے کا کہا تھا۔ انہوں نے میری بات مان تو لی تھی لیکن انہوں نے میری ملاقات پروفیسر کاشف جلیل سے نہیں بلکہ ان کے اکڑے ہوئے

بے ہوش جسم سے ٹکرائی تھی''...... عمران نے کہا۔

''اکڑا ہوا بے ہوش جسم۔ کیا مطلب۔ کیا پروفیسر کاشف جلیل ہلاک ہو چکے ہیں''...... سر سلطان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہیں طویل مدت کے لئے بے ہوش کیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا کیسے ہو گیا''...... سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا یہ سب میں آپ کو فون پر بتاؤں۔ میں اس وقت ڈارئیونگ کر رہا ہوں اور میری کار ڈیڑھ سو میل کی رفتار سے بھاگ رہی ہے۔ پھر آپ جیسے آفیسر قانون بناتے ہیں کہ ڈرائیونگ کے دوران سیل فون کا استعمال آپ کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تم فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ میں اس وقت پوائنٹ ایٹ پر موجود ہوں اور تمہارے انتظار میں ہوں۔ میرے پاس بھی تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اہم اطلاع۔ کیسی اطلاع اور آپ پوائنٹ ایٹ پر کیا کر رہے ہیں''...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''دوران سفر سیل فون کا استعمال جان کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے آؤ گے تو بتاؤں گا۔ اللہ حافظ''...... سر سلطان نے کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا سر سلطان نے رابطہ منقطع کر

دیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اب ان کے پاس کون سی اطلاع آ گئی''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سیل فون ڈیش بورڈ پر رکھ کر اس نے کار کو سیکرٹریٹ جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

ارشاد عباسی اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ریٹا کا چہرہ دکھائی دیا۔

”کیا میں اندر آ سکتی ہوں سر“...... ریٹا نے ارشاد عباسی سے مخاطب ہو کر کہا تو ارشاد عباسی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”آ جاؤ“...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا دروازہ کھول کر اندر آ گئی۔ اس کے ہاتھوں میں اس کا مخصوص ہینڈ بیگ تھا۔ اندر آ کر اس نے مخصوص انداز میں ارشاد عباسی کو سلام کیا۔

”بیٹھو“...... ارشاد عباسی نے آنکھوں سے نظر کا چشمہ اتار کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ریٹا تھینک یو سر کہتی ہوئی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

”کافی وقت ہو گیا ہے۔ ابھی تک ہمارے نیوز پیپر کے لئے لیڈی گھوسٹ کی طرف سے کوئی نئی خبر نہیں آئی“...... ارشاد عباسی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں سر۔ اس کا رابطہ تو آپ کے ساتھ ہی تھا“۔ ریٹا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اب جو کام بھی کرے گی اس کی سب سے پہلے خبر مجھے دے گی لیکن دوبارہ اس کی کوئی کال ہی نہیں آئی، نجانے اسے کیا ہو گیا ہے“...... ارشاد عباسی نے کہا۔

”تو آپ اس کے نمبر پر کال کر لیں۔ فون میموری میں اس کا نمبر تو ہو گا جسے آپ نے نوٹ بھی کیا ہو گا“...... ریٹا نے کہا۔

”نہیں۔ میموری میں مجھے اس کا نمبر نہیں ملا تھا۔ میں نے ساری میموری چیک کی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے خاص طور پر لیڈی گھوسٹ کی کال کا نمبر میموری سے ڈیلیٹ کر دیا ہو“...... ارشاد عباسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ کس کا کام ہو سکتا ہے“...... ریٹا نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم“...... ارشاد عباسی نے کہا۔

”ایسا ہونا تو نہیں چاہئے تھا لیکن بہرحال جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اب آپ کو اس وقت تک کا انتظار کرنا پڑے گا جب تک لیڈی گھوسٹ آپ کو خود کال نہیں کر لیتی“...... ریٹا نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں“۔ ارشاد عباسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون

کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"یس۔ ارشاد عباسی چیف ایڈیٹر آف پاکیشیا ڈیلی نیوز سپیکنگ"...... اس نے اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"لیڈی گھوسٹ"...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی تو ارشاد عباسی بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ارے۔ تمہاری عمر بہت طویل ہے لیڈی گھوسٹ۔ میں ابھی تمہارے بارے میں لیڈی رپورٹر ریٹا سے بات کر رہا تھا"۔ ارشاد عباسی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو لیڈی گھوسٹ کا نام سن کر ریٹا بے اختیار انداز میں چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ اس وقت تمہارے پاس موجود ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مجھے اس وقت فون کیا کرو گی جب ریٹا میرے پاس ہوا کرے گی اور تمہیں اس بات کا کیسے علم ہے کہ ریٹا اس وقت میرے سامنے ہی بیٹھی ہے"...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان فضول باتوں کو چھوڑو اور میری بات سنو"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے بولو۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ اب کس چیز

کی اور کہاں چوری کرنی ہے تم نے"...... ارشاد عباسی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اس بار میں نے پاکیشیا کا دل چوری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اسی کا اعلان کرنے کے لئے میں تمہیں کال کر رہی ہوں تاکہ تم میری اس خبر کو اپنے اخبار میں نمایاں طور پر شائع کر سکو"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"پاکیشیا کا دل۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... ارشاد عباسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے پاکیشیا کے کسی ڈاکٹر جمشید عباسی نامی سائنس دان کا نام سنا ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو ارشاد عباسی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی پیشانی پر یکلخت بل سے پڑ گئے۔

"ڈاکٹر جمشید عباسی۔ نہیں۔ میں نے تو ایسے کسی سائنس دان کا نام نہیں سنا"...... ارشاد عباسی نے فوراً کہا۔

"حیرت ہے۔ تم پاکیشیا کے ایک بڑے اخبار کے چیف ایڈیٹر ہو اور تمہیں پاکیشیائی سائنس دانوں کا علم ہی نہیں ہے"۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"ہمارے اخبارات میں سائنس دانوں اور سائنسی ایجاد کے حوالے سے مخصوص خبریں ہی شائع کی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں ہمارے پاس بہت کم معلومات ہوتی ہیں۔ اس لئے ہمیں سائنس دانوں کے نام شاذ و نادر ہی معلوم ہوتے ہیں"...... ارشاد

عباسی نے کہا۔

"بہرحال۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ پاکیشیا کا ایک سائنس دان ہے جس کا نام ڈاکٹر جمشید عباسی ہے اور وہ ایسی سائنسی ایجاد کرنے میں مصروف ہے جسے بلیک کرسٹل کہا جاتا ہے اور اس بلیک کرسٹل کو بلاشبہ پاکیشیا کا ہارٹ کہا جا سکتا ہے۔ میں نے بلیک کرسٹل کو چوری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسے میں کل رات بارہ بجے تک ہر حال میں چوری کر کے لے جاؤں گی۔ تم اپنے اخبارات میں ایک بار پھر میری طرف سے یہ خبر جاری کر دو کہ حکومت اور سیکورٹی ادارے ڈاکٹر جمشید عباسی اور اس کی ایجاد کی حفاظت کا جس قدر انتظام کر سکتے ہیں کر لیں اور انہیں جہاں لے جا کر چھپانا چاہیں چھپا لیں۔ وہ کچھ بھی کر لیں لیکن کل رات بارہ بجے بلیک کرسٹل میرے قبضے میں ہو گا"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے ارشاد عباسی کے چہرے پر پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ خبر شائع کر دیتا ہوں۔ لیکن......" ارشاد عباسی نے جیب سے رومال نکال کر اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... لیڈی گھوسٹ نے پوچھا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ بلیک کرسٹل کیا ہے اور ڈاکٹر جمشید عباسی کون ہے اور وہ کہاں پر موجود ہے"...... ارشاد عباسی نے کہا۔

"ہاں۔ میں سب جانتی ہوں۔ ڈاکٹر جمشید عباسی جس سیکرٹ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے مجھے اس کا علم ہے اور وہ بلیک کرسٹل پر کام کر رہا ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا

"بلیک کرسٹل کے بارے میں تم کیا جانتی ہو۔ بتاؤ مجھے۔ تمہاری نظر میں بلیک کرسٹل کس چیز کا نام ہے"...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"مجھے اس سلسلے میں تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس وہ کرو جو میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ جب کل کے اخبارت میں بلیک کرسٹل کی چوری کی خبریں آئیں گی تب اس کی ساری کہانی بھی منظر عام پر آ جائے گی"...... لیڈی گھوسٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"ارے ارے۔ میری بات سنو۔ لیڈی گھوسٹ۔ کہاں گئی تم۔ میری بات تو سنتی جاؤ"...... ارشاد عباسی نے تیز لہجے میں کہا لیکن رسیور میں سوائے ٹوں ٹوں کے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ارشاد عباسی نے غصے اور پریشانی کے عالم میں رسیور کی طرف دیکھا اور پھر اسے زور سے کریڈل پر پٹک دیا۔

"کیا ہوا سر۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں"...... ریٹا نے رسیور رکھتے دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ تم جاؤ۔ باہر جاؤ اور اس وقت تک نہ آنا جب تک ل نہ بلاؤں بلکہ سب کو کہہ دو کہ میں اس وقت بے حد مصروف

ہوں اور کسی سے بھی نہیں مل سکتا۔ جاؤ“...... ارشاد عباسی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو ریٹا فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”لیکن سر“...... ریٹا نے کہنا چاہا۔

”میں نے کہا ہے نانسنس باہر جاؤ۔ جاؤ فوراً“...... ارشاد عباسی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ یس سر جاتی ہوں“...... ریٹا نے اسے غصے میں دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً اٹھ کر میز سے اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر باہر کی طرف لپکی۔

”سنو“...... ارشاد عباسی نے کہا تو وہ رک گئی۔

”یس۔ یس سر“...... ریٹا نے خوف بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”باہر کسی سے اس بات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے لیڈی گھوسٹ کی کال آئی تھی۔ اس نے جو بھی کہا ہے اور تم نے بھی جو سنا ہے وہ سب بھول جاؤ“...... ارشاد عباسی نے کہا۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر“...... ریٹا نے کہا۔

”اب جاؤ“...... ارشاد عباسی نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گئی۔

”نانسنس۔ یہ لیڈی گھوسٹ کو بلیک کرسٹل کا کہاں سے علم ہو گیا اور اسے یہ کیسے پتہ چل گیا کہ اسے ایجاد کرنے والا سائنس دان ڈاکٹر جمشید عباسی ہے“...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں

کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو ارشاد عباسی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”چلے جاؤ یہاں سے۔ میں نے کہا ہے نا کہ جب تک میں نہ بلاؤں کوئی میرے آفس میں نہیں آئے گا“...... ارشاد عباسی نے چیختے ہوئے کہا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔ دروازہ کھلا ضرور تھا لیکن وہاں نہ تو کوئی نظر آیا تھا اور نہ ہی کسی نے سر اندر کر کے جھانکا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دروازہ ہوا کی وجہ سے کھلا ہو۔

”ہونہہ۔ لیڈی گھوسٹ کی باتیں سن کر میرا دماغ الٹ گیا ہے۔ مجھے جلد سے جلد کچھ کرنا چاہئے اگر اس بدبخت نے بلیک کرسٹل بھی چوری کر لیا تو واقعی وہ اس بار پاکیشیا کا دل چوری کر کے لے جائے گی“...... ارشاد عباسی نے کہا۔ وہ تیزی سے میز کے پیچھے سے نکلا اور دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ مڑ کر واپس اپنی میز کے پاس آ گیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز سے اپنا سیل فون اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

”یس“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا ڈیلی نیوز کا چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی بات کر رہا ہوں۔ میری سر سلطان سے بات کراؤ۔ جلدی“...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں سر۔ میں ابھی بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری نے کہا۔ چند لمحے خاموشی چھائی رہی پھر سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''السلام علیکم۔ سر سلطان بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

''وعلیکم السلام۔ میں ارشاد عباسی بول رہا ہوں''...... ارشاد عباسی نے بڑی بے چینی کے عالم میں کہا۔

''آپ کے پاس میرا پرسنل نمبر تھا پھر آپ نے میرے سیکرٹری کو فون کیوں کیا ہے۔ سیل فون سے آپ میرے سیل فون پر بھی تو کال کر سکتے تھے''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے ہی کہا تھا جناب کہ جب مجھے خصوصی بات کرنی ہو تو میں آپ کے نمبر پر ڈائریکٹ کال نہ کیا کروں''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ فرمائیں کس لئے فون کیا ہے''...... سر سلطان نے شائستہ لہجے میں کہا۔

''مجھے فوری طور پر آپ سے ملنا ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''کس سلسلے میں''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''بی سی کے سلسلے میں''...... ارشاد عباسی نے بلیک کرسٹل کا کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

''کیوں کوئی خاص بات ہے کیا''...... سر سلطان نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے ابھی چند لمحے قبل لیڈی گھوسٹ کی کال آئی تھی اس نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ اس بار بی سی چوری کرے گی''۔ارشاد عباسی نے کہا۔

''اوہ۔ اسے بی سی کے بارے میں کیسے علم ہوا''...... سر سلطان نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے''...... ارشاد عباسی نے کہا اور پھر اس نے سر سلطان کو لیڈی گھوسٹ سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

''یہ تو بہت خطرناک بات ہو گئی ہے۔ اگر لیڈی گھوسٹ کو بی سی اور اس کے موجد کا پتہ چل گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بی سی کا راز لیک آؤٹ ہو چکا ہے جسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا''...... سر سلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ اب بتائیں کیا کرنا ہے۔ ڈاکٹر جمشید عباسی میرے بڑے بھائی ہیں اور وہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لیڈی گھوسٹ ان تک پہنچ جائے اور وہ انہیں ان کی ایجاد سے ہی محروم کر دے''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ لیڈی گھوسٹ ڈاکٹر جمشید عباسی تک نہیں پہنچ سکے گی۔ وہ جس کی حفاظت میں ہے اس کے بارے میں کوئی بھی کچھ نہیں جانتا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو پھر لیڈی گھوسٹ کو بی سی کا کیسے پتہ چلا اور اسے اس بات کا کس طرح سے علم ہوا کہ بی سی کا موجد سائنس دان ڈاکٹر جمشید عباسی ہے''...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ کہاں سے لیک آؤٹ ہوا ہے لیکن آپ بے فکر رہیں اگر لیڈی گھوسٹ کو ساری باتوں کا علم ہو بھی گیا ہے تو وہ اپنی پوری قوت لگا کر بھی نہ تو ڈاکٹر جمشید عباسی تک پہنچ سکے گی اور نہ بی سی کو چوری کر سکے گی۔ اس بار اس کا چوری کا چیلنج ناکامی سے ہمکنار ہو گا۔ اس معاملے میں اس کا سارا جادو اور سائنسی آلات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور سوائے ناکامی کے اس کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا''...... سر سلطان نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ لیڈی گھوسٹ اس بار ناکام رہے گی اور وہ ڈاکٹر جمشید عباسی تک نہیں پہنچ سکے گی''...... ارشاد عباسی نے کہا۔

''ہاں۔ وہ انتہائی سیف جگہ اور سیف ہاتھوں میں ہے۔ وہاں میں بھی جانا چاہوں تو نہیں جا سکوں گا۔ آپ بے فکر رہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے فون پر اور کوئی بات نہ کریں یہی ہمارے مفاد میں ہو گا''...... سر سلطان نے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ آپ نے کہہ دیا ہے تو میرے سر سے بہت بڑا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے ورنہ میں لیڈی گھوسٹ کی بات سن کر

بے حد پریشان ہو گیا تھا''...... ارشاد عباسی نے نارمل ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کو احتیاط کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ کو اس بات کا پتہ چل گیا ہو کہ ڈاکٹر جمشید عباسی کا تعلق آپ سے ہے اور اس نے جان بوجھ کر آپ سے یہ سب باتیں کی ہوں تاکہ وہ اس بات کی تصدیق کر سکے کہ آپ کا تعلق ڈاکٹر جمشید عباسی سے ہے یا نہیں''...... سر سلطان نے کہا تو ارشاد عباسی کا رنگ بدل گیا۔

''اوہ۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ آپ کے خیال میں کیا وہ غیبی حالت میں میرے ارد گرد ہو سکتی ہے''...... ارشاد عباسی نے پریشانی کے عالم میں کہا اور خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ اس سے کوئی بعید نہیں ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے تو پھر میں فون بند کر دیتا ہوں۔ اللہ حافظ''۔ ارشاد عباسی نے کہا اور اس نے فوراً سیل فون کان سے ہٹایا اور کال ڈسکنکٹ کر دی۔ اس کے چہرے پر ابھی تک پریشانی عیاں تھی اور وہ خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں اچانک کھلنے والے دروازے کا خیال آ گیا تھا۔

''لل۔ لل۔ لیڈی گھوسٹ۔ کیا تم یہاں موجود ہو''...... ارشاد عباسی نے خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''لیڈی گھوسٹ''...... ارشاد عباسی نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن اسے پھر کوئی جواب نہ ملا اور جواب نہ ملنے پر اس کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک اس کی نظریں اپنے سامنے کرسی پر پڑیں جس پر کچھ دیر پہلے لیڈی رپورٹر ریٹا بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کرسی پر نظر پڑتے ہی ارشاد عباسی یوں اچھلا جیسے اس کی کرسی پر گیارہ ہزار وولٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ کرسی خالی نہیں تھی کرسی پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور یہ لڑکی ریٹا ہی تھی جسے اس نے کچھ دیر پہلے کمرے سے باہر نکال دیا تھا۔

عمران نے کار شمالی پہاڑیوں کے دامن میں ایک پہاڑی چٹان کے پاس روکی۔ وہاں سر سلطان کی کار پہلے سے ہی موجود تھی۔ سر سلطان اپنی ذاتی سیاہ رنگ کی کار میں آئے تھے اور کار کے باہر کھڑے تھے۔ وہ شاید اسی کے منتظر تھے۔ عمران نے کار ان کی کار کے قریب لے جا کر روکی اور کار کا انجن بند کر کے کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جس چٹان کے پاس انہوں نے کار کھڑی کر رکھی تھی وہاں ایک غار کا دہانہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دہانہ چونکہ سائیڈ میں تھا اس لئے وہاں روشنی کم اور تاریکی زیادہ تھی۔

''واہ کیا بات ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ یہاں میرے استقبال کے لئے کھڑے ہیں''...... عمران نے سر سلطان کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو جواب میں سر سلطان بھی مسکرا دیئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کرتے ہوئے ان سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ سر سلطان کے ساتھ کار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

”کیا ہم ان پہاڑیوں کی کھلی فضا میں دھوپ سینکنے کے لئے آئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں زیرو ایٹ لیبارٹری میں جانا ہے“...... سر سلطان نے کہا۔

”تو پھر چلیں۔ یہاں کیوں کھڑے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا تم ایسے ہی چلو گے“...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو پھر کیسے چلوں“...... عمران نے پوچھا۔

”زیرو ایٹ لیبارٹری ایکسٹو کے حکم پر کھلتی ہے اور لیبارٹری میں ایکسٹو کے علاوہ کسی کو بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے چاہے وہ اس ملک کا پرائم منسٹر یا پریذیڈنٹ ہی کیوں نہ ہو“...... سر سلطان نے کہا۔

”تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ایکسٹو کا مکمل روپ دھار لوں“...... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے اور کیا تم ڈاکٹر جمشید عباسی کو بتانا چاہتے ہو کہ تم ہی ایکسٹو ہو۔ یہ مت بھولو کہ ڈاکٹر جمشید عباسی تمہیں علی عمران کے نام سے جانتا ہے اور انہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ تم ایک لاابالی اور ہنسی مذاق کرنے والے انسان ہو اور سر عبدالرحمٰن کے بیٹے ہو“۔ سر سلطان نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ مجھ جیسے لا ابالی کو بطور ایکسٹو دیکھ کر ڈاکٹر جمشید

عباسی کی طبیعت خوش ہو جائے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم ان کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کرنا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی“...... سر سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران ان کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کار سے سیاہ لباس اور نقاب نکال کر پہن لیتا ہوں اور مکمل طور پر ایکسٹو بن جاتا ہوں۔ اور کوئی حکم ہے تو وہ بھی بتا دیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ فی الحال تم اتنا ہی کر لو تو کافی ہے“...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے کار کی سیٹ کے نیچے سے ایک باکس نکالا جس میں اس کا ایکسٹو کا مخصوص سیاہ لباس اور نقاب تھا۔ اس نے اپنے لباس کے اوپر سیاہ لباس پہنا اور پھر اس نے چہرے پر نقاب لگانا شروع کر دیا۔

”اب ٹھیک ہے“...... عمران نے سیاہ لباس پہن کر اور نقاب لگا کر سر سلطان کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے“...... سر سلطان نے کہا۔

”آپ نے کسی اطلاع کی بات کی تھی اور پھر آپ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ آپ کو اچانک زیرو ایٹ لیبارٹری آنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی“...... عمران نے پوچھا۔

''پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کو لیڈی گھوسٹ کی کال موصول ہوئی تھی''...... سر سلطان نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کہا ہے اس نے ارشاد عباسی سے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اس نے ارشاد عباسی کو اپنا پیغام ریکارڈ کرایا ہے کہ وہ پاکیشیا سے پاکیشیا کا دل بلیک کرسٹل چوری کرے گی''...... سر سلطان نے کہا تو عمران کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئیں۔

''اوہ۔ لیکن لیڈی گھوسٹ کو بلیک کرسٹل کے بارے میں کیسے پتہ چلا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ اس نے ارشاد عباسی کو نہیں بتایا تھا البتہ اس نے ارشاد عباسی کو یہ ضرور بتایا تھا کہ وہ جانتی ہے کہ بلیک کرسٹل کیا ہے اور اس کا موجد کون ہے۔ اس نے پہلے کی طرح انتظامیہ کو پیغام دیا ہے کہ وہ بلیک کرسٹل کی جتنی حفاظت کر سکتے ہیں کر لیں اور اسے جہاں چھپا سکتے ہیں چھپا لیں لیکن وہ کل رات بارہ بجے تک بلیک کرسٹل ہر صورت میں چوری کر کے لے جائے گی''...... سر سلطان نے کہا۔

''یہ تو واقعی تشویش کی بات ہے کہ جس بلیک کرسٹل اور اس کے موجد کو ہم نے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے اس کے بارے میں لیڈی گھوسٹ کو علم ہو جائے گا اور وہ اسے چوری کر لینے کا دعویٰ بھی کر رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں۔ لیڈی گھوسٹ کا دعویٰ ایسا تھا جیسے وہ جانتی ہو کہ ڈاکٹر جمشید عباسی کہاں ہے اور بلیک کرسٹل کس جگہ ہے۔ اسی لئے میں ارشاد عباسی کی بات سن کر فوراً یہاں پہنچ گیا تھا اور تمہیں بھی کال کر کے یہاں بلا لیا تا کہ ایک بار میں ڈاکٹر جمشید عباسی اور بلیک کرسٹل کو اپنی نظروں سے دیکھ لوں اور اگر تم نے۔ میرا مطلب ہے ایکسٹو نے اس کی حفاظت کے جو انتظامات کر رکھے ہیں ان میں کوئی کمی ہے تو اس کمی کو فوری طور پر دور کیا جا سکے اور لیبارٹری کی سیکورٹی کو مزید ٹائٹ کیا جا سکے تا کہ لیڈی گھوسٹ اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے''...... سر سلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیڈی گھوسٹ کا دعویٰ بے بنیاد نہیں ہوتا اگر اس نے کہا ہے کہ اسے ڈاکٹر جمشید عباسی اور بلیک کرسٹل کا علم ہو گیا ہے تو پھر وہ اس لیبارٹری کے بارے میں بھی ضرور جانتی ہو گی اور اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب یہاں آ دھمکے۔ اسے دیکھنے اور پکڑنے کا میرے پاس ایک لائحہ عمل موجود ہے۔ میں یہاں ایک ایسا سیٹ اپ کر دیتا ہوں کہ اگر لیڈی گھوسٹ نے واقعی یہاں آنے کی کوشش کی تو اس کی یہ کوشش ناکام رہے گی بلکہ وہ میرے یہاں لگائے ہوئے ٹریپ کا شکار بھی بن جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آؤ غار میں چلیں۔ غار میں موجود سیکرٹ ماسٹر کمپیوٹر کو بھی تم ہی آن کر سکتے ہو اور اسے سیکرٹ کمانڈ دے کر ڈاکٹر جمشید

عباسی کو اپنی آمد کی اطلاع بھی دے سکتے ہو۔ تب ہی ڈاکٹر جمشید عباسی لیبارٹری کا راستہ اوپن کریں گے''...... سر سلطان نے غار کے دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ میں طاہر کو پیغام دے دوں کہ میں لیبارٹری میں جا رہا ہوں تاکہ ڈاکٹر جمشید عباسی تصدیق کے لئے جب اسے کال بیک کریں تو وہ ڈاکٹر جمشید عباسی کو یہی بتائے کہ ایکسٹو زیرو ایٹ لیبارٹری کے باہر ہی موجود ہے''...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے فوراً واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر بلیک زیرو کی واچ ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ فرمائیں۔ اوور''...... بلیک زیرو نے عمران کی آواز پہچان کر اپنی اصلی آواز میں کہا۔

''میں سر سلطان کے ساتھ بطور ایکسٹو پوائنٹ زیرو ایٹ پر ہوں اور لیبارٹری میں جا رہا ہوں۔ کچھ دیر میں تمہیں ڈاکٹر جمشید عباسی کی کال بیک آئے گی۔ تم یہی کہنا کہ تم سر سلطان کے ساتھ پوائنٹ ایٹ میں موجود ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گا لیکن آپ زیرو ایٹ لیبارٹری میں کیوں جا رہے ہیں۔ خیریت تو ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے

پوچھا۔

''ابھی تو خیریت ہی ہے لیکن لیڈی گھوسٹ اگر اس لیبارٹری میں گھس گئی پھر خیریت نام کی کوئی چیز نہیں رہے گی۔ اوور''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو ارشاد عباسی اور لیڈی گھوسٹ کی ساری باتیں بتا دیں جو اسے سر سلطان نے بتائی تھیں۔

''اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بلیک کرسٹل کے بارے میں لیڈی گھوسٹ کو کیسے علم ہوا۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جیسے بھی ہوا ہے۔ ڈاکٹر جمشید عباسی اور ان کی ایجاد بلیک کرسٹل کی حفاظت کی ساری ذمہ داری ایکسٹو کی ہے اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اب آپ وہاں پہنچ ہی گئے ہیں تو پھر آپ لیبارٹری کی سیکورٹی مزید ٹائٹ کر دیں تاکہ لیڈی گھوسٹ تو کیا اس کی روح کو بھی لیبارٹری میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ ملے۔ اوور''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اوکے۔ اور ممبران کہاں ہیں۔ ان میں سے کسی سے رابطہ ہوا ہے تمہارا۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ بریفنگ کے بعد سے وہ اپنے کام میں ہی لگے ہوئے ہیں پھر آپ نے بتایا تھا کہ وہ سب آپ کے ساتھ رانا ہاؤس میں تھے۔ اس کے بعد سے ابھی تک میرا کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے۔ اوور''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں لیڈی گھوسٹ کی تلاش میں لگا رہنے دو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اسی طرح بھاگ دوڑ کرتے رہیں تو لیڈی گھوسٹ سے ان کا ٹکراؤ ہو ہی جائے اور اگر انہوں نے لیڈی گھوسٹ کو قابو میں کر لیا تو پھر سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا اور ایکسٹو کی ساکھ بھی بچ جائے گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''کیا بات ہے۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں''...... عمران نے سر سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو واقعی کسی گہری سوچ میں کھوئے ہوئے تھے۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تم نے ایکسٹو کا سیٹ اپ ایسا بنایا ہوا ہے کہ کسی کو آج تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا ہے کہ اصلی ایکسٹو تم ہو اور دانش منزل میں بیٹھا ہوا طاہر جسے تم بلیک زیرو کہتے ہو ایکسٹو کا ڈمی ہے اگر کسی دن تمہارے ساتھیوں کے سامنے تمہارا یہ راز کھل گیا تو کیا ہوگا''...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ ایکسٹو کا راز''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس روز ملکی سلامتی کے اس راز کے افشاں ہونے پر ان کے

ڈیتھ آرڈرز جاری کرنے پڑیں گے۔ مققّنہ نے تو یہی لکھا تھا''۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو سے بات کرنے کے لئے چہرے سے نقاب ہٹا لیا تھا۔ وہ سر سلطان کے ساتھ غار کے دہانے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے نہ صرف عمران بلکہ سر سلطان بھی ٹھٹھک گئے۔ انہوں نے غار سے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو باہر نکلتے دیکھا۔ وہ آدمی شاید غار کے دہانے کے پاس ہی کہیں موجود تھا جو اب غار سے باہر آ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ آدمی تاریک غار سے نکل کر روشنی میں آیا اس کی شکل دیکھ کر سر سلطان اور عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے کیونکہ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر تنویر تھا۔ غار سے نکلتے ہوئے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر عمران کی طرف ٹکر ٹکر دیکھتا ہوا اور مشینی انداز میں چلتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تنویر کو دیکھ کر عمران کے دماغ میں زہریلی چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔ سر سلطان بھی تنویر کو دیکھ کر دھک سے رہ گئے تھے۔ تنویر آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے آیا اور عمران کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''ت [illegible] تم ایکسٹو ہو''...... تنویر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا تو عمران [illegible] تنویر کے یہ الفاظ کسی بم کی طرح اپنے سر پر پھٹتے ہوئے [illegible] ہوئے مگر اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔

''کیا کہہ رہے ہو''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”بکو مت۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے۔ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اصلی ایکسٹو تم ہو اور دانش منزل میں بیٹھا ہوا شخص طاہر جسے تم اپنے دوست کے طور پر ہمارے سامنے لاتے ہو وہ تمہارا ڈمی ہے۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے عمران اور ایکسٹو کا یہ راز مجھ پر ہی نہیں بلکہ تمام ممبران پر بھی اوپن ہو گیا ہے۔ یہ دیکھو۔ میرا واچ ٹرانسمیٹر۔ اس ٹرانسمیٹر پر فری فریکوئنسی آن ہے اور جولیا سمیت تمام ممبران نے تمہاری، سر سلطان اور ڈمی ایکسٹو کی تمام باتیں سن لی ہیں“...... تنویر نے واچ ٹرانسمیٹر والا ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا اور اس کا فری فریکوئنسی والا ڈائل روشن دیکھ کر عمران کا چہرہ پتھریلی چٹانوں کی طرح سخت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں جابرانہ چمک آ گئی۔ ایسی چمک جو ہلاکو اور چنگیز خان کی آنکھوں میں بھی نہ ابھری ہو گی۔ سر سلطان بھی گھبرا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔ انہیں بھی اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کی ہلاکت یقینی نظر آ رہی تھی اور ان ہلاکتوں کو روکنا اب شاید ان کے بس میں بھی نہیں تھا۔ یہ سوچ کر انہیں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اور ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیل گیا۔

ختم شد

عمران سیریز
ایکسٹو کا راز
Pakistanipoint
Waqar
Azeem
ظہیر احمد

محترم قارئین!
السلام علیکم:۔

میرا نیا ناول ''ایکسٹو کا راز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی طرز کا انوکھا اور انتہائی حیرت انگیز ناول ہے جس میں تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح اس قدر عروج پر ہے کہ مجھے یقین ہے کہ جب تک آپ پورے ناول کا مطالعہ نہیں کر لیں گے اس وقت تک آپ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

میرا یہ نیا ناول ان قارئین کے لئے ہے جو میرے ناولوں کو ہاتھ تک لگانا پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ایک بار اس ناول کو پڑھیں اور پھر اس بات کا فیصلہ کریں کہ کیا پاکستان میں لکھنے والوں بلکہ اچھا لکھنے والوں کی کوئی کمی ہے البتہ کچھ لکھنے والوں کو اپنی اہمیت منوانے کے لئے انتھک محنت کرنی پڑتی ہے اور اس میں وقت بھی کافی لگتا ہے اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ میری محنت آپ کے سامنے ہے اور اب بچوں کی کہانیوں کے بعد عمران سیریز بھی لکھتے ہوئے مجھے کافی وقت ہو چکا ہے۔ اب ناولوں کی کردار نگاری اور سچوئشنز کنٹرول کرنے میں مجھے مہارت کا درجہ حاصل ہو چکا ہے اور میں اس نہج پر پہنچ چکا ہوں کہ میں قارئین کو اس بات کا یقین دلا سکوں کہ ایک بار میرا لکھا ہوا ناول ضرور پڑھیں اور پھر اس کے بعد فیصلہ آپ کا ہی ہو گا کہ میں نے جو کہا

جائے گا بلکہ آپ سب مجھے دادِ تحسین دینے پر بھی مجبور ہو جائیں گے۔ یہ ناول اپنی مثال آپ ہے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ ناول کا بقیہ حصہ پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن جانے سے پہلے میں آپ سب دوستوں سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ ناول پڑھنے کے بعد اپ مجھے اس ناول کے حوالے سے ایک خط ضرور تحریر کریں کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے مشعل راہ ہوتی ہے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

تنویر نے کار کا رخ مضافات کی طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑا اور انتہائی تیز رفتاری سے کار دوڑاتا لے گیا۔

رانا ہاؤس میں لیڈی گھوسٹ کے خلاف جال بچھانے کا عمل چونکہ رک گیا تھا اور لیڈی گھوسٹ کا وہاں دوبارہ آنے کا کوئی چانس نہیں تھا اس لئے جولیا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے اپنے طور پر ہی اب لیڈی گھوسٹ کو تلاش کریں گے۔ وہ سرخ روشنی یا سرخ چشموں والے شیشے میں غیبی حالت میں ہونے کے باوجود لیڈی گھوسٹ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے جولیا نے تمام ممبران کو اپنے پاس سرخ شیشوں والی عینکیں رکھنے کی ہدایات دی تھیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ وہ پورے دارالحکومت میں پھیل جائیں اور ہر طرف چیکنگ کریں اور انہیں جہاں بھی سرخ شیشوں والی عینک سے سرخ رنگ میں لیڈی گھوسٹ کا سایہ دکھائی دے وہ فوراً ایک دوسرے کو اطلاع دیں۔ جولیا نے ان سب کے ٹرانسمیٹروں کی ایک ہی

فریکوئنسی ایڈجسٹ کرا لی تھی تاکہ ان سب کا آپس میں نہ صرف
لنک رہے بلکہ ضرورت پڑنے پر وہ ایک دوسرے سے بات بھی کر
سکیں۔ ایک فریکوئنسی کے لنک ہوتے ہی ان سب کے اسپیکر اور
مائیک فکسڈ ہو جاتے تھے جس کی وجہ سے وہ عام سیل فون کی طرح
ایک دوسرے سے باتیں کر بھی سکتے تھے اور ایک دوسرے کی باتیں
سن بھی سکتے تھے۔ انہیں بار بار بٹن دبانے یا اوور کہنے کی زحمت
نہیں اٹھانی پڑتی تھی۔

جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ لیڈی
گھوسٹ سڑکوں پر گھومتی ہوئی تو کہیں نظر نہیں آئے گی لیکن وہ اس
کی تلاش میں جو کچھ کر سکتے تھے کرنا چاہتے تھے تاکہ ان میں سے
کسی ایک کو بھی لیڈی گھوسٹ کا پتہ چلے تو وہ فوری طور پر سب کو
انفارم کر سکیں اور پھر وہ سب مل کر لیڈی گھوسٹ کو گھیر کر پکڑ سکیں۔
اس لئے جولیا کی ہدایات پر وہ سب اپنی اپنی کاروں میں نکل
کھڑے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ جولیا نے فور سٹارز کو بھی الگ
الگ رہنے کی ہدایات دی تھیں تاکہ وہ بھی اپنے اپنے طور پر لیڈی
گھوسٹ کو تلاش کر سکیں۔

تنویر پہلے تو سارا دن سڑک گردی کرتا رہا۔ اس نے آنکھوں پر
کلرڈ چشمہ لگا رکھا تھا جس کا ایک بٹن پریس کرنے سے شیشوں کو ملٹی
کلرز کے ساتھ ساتھ کسی ایک کلر پر بھی ایڈجسٹ کیا جا سکتا تھا۔
اس نے چشمے کا بٹن پریس کر کے اسے سرخ رنگ کے شیشے میں

بدل رکھا تھا جو اس کی آنکھوں پر عجیب سا لگ رہا تھا لیکن اس
رنگ کا چشمہ اس وقت اس کی ہی نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
تمام ممبران کی ضرورت تھی۔

تنویر نے سوچا تھا کہ لیڈی گھوسٹ جو سائنسی آلات کی وجہ سے
خود کو غائب بھی رکھ سکتی ہے اور سائنسی جادو کے استعمال سے ایک
جگہ سے دوسری جگہ بھی آسانی سے اور فوراً پہنچ سکتی ہے اس لئے
ہو سکتا ہے کہ وہ دارالحکومت کی بجائے کسی ایسی جگہ رہتی ہو جہاں
اس کے بارے میں کسی کا خیال بھی نہ جاتا ہو۔ بہت سوچنے کے
بعد تنویر اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اسے شمالی پہاڑیوں کو چیک کر لینا
چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ لیڈی گھوسٹ شہر سے الگ تھلگ کسی ویران
علاقے یا پھر کسی کھنڈر میں رہتی ہو اور ضرورت کے وقت ہی وہاں
سے باہر آتی ہو۔ اس لئے تنویر نے شمالی پہاڑیوں کی طرف جانے
کا فیصلہ کر لیا تھا۔

شمالی پہاڑیوں میں آتے ہی وہ اپنی کار سائیڈ سے گزارتا ہوا
کچی سڑک پر لے آیا اور پھر وہ کار پہاڑیوں کے درمیان بنے
ہوئے اونچے نیچے راستوں پر دوڑاتا لے گیا۔ اس کی نظریں اردگرد
کے علاقے پر جمی ہوئی تھیں۔ ہر طرف گہری خاموشی اور ویرانی
چھائی ہوئی تھی۔ تنویر کچھ دیر پہاڑی راستوں پر کار دوڑاتا رہا پھر
اس نے کار ایک بڑی پہاڑی کی طرف موڑی اور اس کی سائیڈ
سے گزرتا ہوا ایک کھلے میدانی علاقے میں آ گیا۔ سامنے تین

پہاڑیاں ایک ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے دو پہاڑیوں میں غاروں کے دہانے دکھائی دے رہے تھے۔ تنویر کو نجانے کی سوجھی کہ وہ کار بڑے غار والے دہانے کی طرف لے گیا اور پھر غار میں داخل ہوتے ہی اس نے کار کی ہیڈ لائٹس آن کیں اور کار آگے بڑھاتا لے گیا۔ غار زیادہ طویل نہیں تھا۔ جیسے ہی غار ختم ہوا تنویر نے کار روک دی اور چند لمحے وہ سرخ شیشوں والے چشمے سے کار کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں غار دیکھتا رہا پھر اس نے کار کی ہیڈ لائٹس آف کیں اور کار کا انجن بند کر دیا۔

''لگتا ہے۔ اس طرف آ کر میں نے غلطی ہی کی ہے۔ اس قدر ویران اور خاموش علاقے میں بھلا لیڈی گھوسٹ کا کیا کام ہو سکتا ہے''...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ کار میں بیٹھا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور پھر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے اس کی نظر سائیڈ میں موجود ایک کریک پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔ کریک خاصا چوڑا تھا اور دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تنویر نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی فلیش لائٹس آن کر کے دراڑ میں دیکھنے لگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے غار کی دیوار دو حصوں میں پھٹ گئی ہو اور وہاں خاصا بڑا کریک بن گیا ہو جو دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا ہو۔

تنویر چند لمحے کریک میں جھانکتا رہا پھر اچانک اسے زمین کے

نیچے ہلکی سی دھمک کا احساس ہوا۔ دھمک سن کر تنویر چونک پڑا۔ اس نے غور کیا تو ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے زمین کے نیچے کہیں لاوا ابل رہا ہو۔

''یہ کیسی آوازیں ہیں''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ زمین سے لگا دیا۔ زمین کے نیچے سے ہلکی ہلکی دھمک کی آوازیں بدستور سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں کریک کی طرف سے آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ تنویر سیدھا ہوا اور پھر وہ سیل فون کی روشنی کریک میں ڈالتا ہوا آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔ کریک اتنا چوڑا تھا کہ وہ اس میں آسانی سے آگے بڑھ سکتا تھا۔ کریک چکر کھاتا ہوا جا رہا تھا۔ جیسے جیسے تنویر آگے بڑھتا جا رہا تھا اس کے پیروں کے نیچے دھمک کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔

''یہاں کچھ نہ کچھ تو ہے ورنہ یہ آوازیں......'' تنویر نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا اور اس کے قدموں کے نیچے آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں اب تنویر کو احساس ہونا شروع ہو گیا کہ اس پہاڑی کے نیچے بڑے بڑے جنریٹرز کام کر رہے ہیں کیونکہ اس کے قدموں کے نیچے ہونے والی دھمک ایسی ہی تھی جیسے زمین کے نیچے ہیوی ڈیوٹی جنریٹرز اور بڑی بڑی مشینیں چل رہی ہوں۔

''کیا ہو سکتا ہے اس پہاڑی کے نیچے''...... تنویر نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ وہ کریک کو خصوصی طور پر انتہائی باریک بینی سے چیک کرنے لگا لیکن کوشش کے باوجود اسے وہاں ایسا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا جو زیر زمین جاتا ہو جہاں مشینیں اور جنریٹرز کام کر رہے تھے۔

تنویر اس کریک سے ہوتا ہوا آگے موجود دوسرے غار میں آ گیا۔ یہ غار پہلے غار سے کہیں بڑا اور وسیع و عریض تھا جس میں تنویر نے اپنی کار روکی تھی۔ غار بے حد صاف ستھرا تھا اور اس غار کو دیکھ کر تنویر کو اس بات کا اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ یہ غار قدرتی نہیں بلکہ انسانی ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے۔ تنویر غار کے ہر حصے کو چیک کرتا رہا لیکن اسے نیچے جانے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دیا۔ تنویر کچھ سوچ کر غار کے باہر والے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پیروں کے نیچے بدستور ہلکی ہلکی دھمک محسوس ہو رہی تھی۔ وہ دہانے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک اسے سامنے سے سیاہ رنگ کی ایک کار تیزی سے اس طرف آتی ہوئی دکھائی دی۔ تنویر فوراً غار کی سائیڈ دیوار سے لگ گیا اور اس نے ایک چٹان کی آڑ لے کر غور سے اس کار کو دیکھنا شروع کر دیا جو ایک پہاڑی موڑ مڑ کر گرد اُڑاتی ہوئی اس طرف آ رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں سیاہ رنگ کی کار اس غار سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گئی۔ تنویر کی نظریں کار کی فرنٹ پر پڑیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر سر سلطان موجود تھے۔ وہ خود کار ڈرائیو کر کے لائے تھے۔

''یہ سر سلطان یہاں کیوں آئے ہیں۔ ان کا اس ویران اور سنسان علاقے میں کیا کام''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سر سلطان نے کار روک دی تھی اور وہ کار سے نکل کر کار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے تھے ان کا رخ اسی طرف تھا جس طرف سے وہ آئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سر سلطان کسی کا انتظار کرنے کے لئے وہاں کھڑے ہوئے ہوں۔ ابھی چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ تنویر نے دور سے ایک بار پھر دھول اُڑتی ہوئی دیکھی۔ اس نے غور کیا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر حیرت لہرا اٹھی کہ اس بار سرخ رنگ کی ایک سپورٹس کار تیزی سے اس طرف آ رہی تھی اور کار دیکھتے ہی تنویر پہچان گیا کہ آنے والا عمران ہے۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار سر سلطان کے پاس آ کر رک گئی۔ عمران کو دیکھ کر تنویر فوراً سائیڈ میں ہو گیا۔ وہ غار کے کنارے پر کھڑا تھا۔ وہاں ایک خاصی بڑی چٹان تھی جس کے پیچھے وہ چھپا ہوا تھا۔ عمران اور سر سلطان جب تک آگے نہ آ جاتے وہ انہیں دکھائی نہ دے سکتا تھا۔

''تعجب ہے۔ سر سلطان بھی یہاں ہیں اور عمران بھی یہاں پہنچ گیا ہے۔ آخر یہ دونوں یہاں کس لئے آئے ہیں''...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ عمران نے آتے ہی سر سلطان کو دیکھ کر مخصوص انداز میں بات کرنی شروع کر دی تھی۔ تنویر کو عمران اور سر سلطان

کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں اور پھر جب سر سلطان نے عمران سے باتیں کرنی شروع کیں تو یہ سن کر تنویر کے دل و دماغ میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے کہ عمران ہی اصل ایکسٹو تھا جس کے بارے میں سر سلطان سب کچھ جانتے تھے۔ یہ سب سن کر تنویر کو عمران پر شدید غصہ آیا کہ اس نے نجانے کتنے عرصے سے ان سب سے اپنی اصلیت چھپا رکھی تھی۔ دانش منزل میں ایک ڈمی ایکسٹو موجود تھا جو عمران کی موجودگی میں ان سب کو ڈیل کرتا تھا اور اس ڈمی ایکسٹو کا نام بلیک زیرو تھا جو عمران کے دوست کی حیثیت سے کئی بار ان سے مل بھی چکا تھا۔ عمران کے ایکسٹو ہونے کی حقیقت سن کر تنویر کے دل و دماغ میں جہاں دھماکے ہو رہے تھے وہاں اس کا غصہ بھی بڑھتا جا رہا تھا کہ وہ جس انسان کو احمق اور اپنا دشمن سمجھتا ہے وہی اس کا چیف تھا۔ تنویر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی آگے جائے اور عمران کو بتا دے کہ اس کی ساری حقیقت اس پر کھل چکی ہے اور اسے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ اور دانش منزل میں موجود ڈمی ایکسٹو کس طرح سے نہ صرف اسے بلکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو احمق بناتے آئے ہیں۔

تنویر نے نہ صرف عمران کی سر سلطان سے ہونے والی تمام باتیں سن لی تھیں بلکہ اس نے عمران کو دانش منزل کال کر کے ایکسٹو سے باتیں کرتے بھی سن لیا تھا اور ایکسٹو جس طرح عمران کے ساتھ مؤدبانہ لہجے میں بات کر رہا تھا اسے سن کر تنویر کے پاس

شک کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی تھی کہ عمران ہی اصل ایکسٹو ہے۔ اس کے جسم میں یکلخت کپکپاہٹ سی آ گئی اور اس کے دماغ میں جیسے چھپکلی سی سوار ہو گئی۔ جب اس نے عمران کو سر سلطان کے ساتھ غار کی طرف بڑھتے دیکھا تو اس کے قدم مشینی انداز میں اٹھے اور وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا غار کے دہانے سے نکل کر باہر آ گیا۔ عمران اور سر سلطان کی نظریں جیسے ہی اس پر پڑیں وہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے۔ تنویر کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر عمران کی طرف ٹکر ٹکر دیکھتا ہوا اور مشینی انداز میں چلتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے آیا اور عمران کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''تت۔ تت۔ تم ایکسٹو ہو''...... تنویر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''بکو مت۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے۔ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اصلی ایکسٹو تم ہو اور دانش منزل میں بیٹھا ہوا شخص طاہر جسے تم اپنے دوست کے طور پر ہمارے سامنے لاتے ہو وہ تمہارا ڈمی ہے۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے عمران اور ایکسٹو کا یہ راز مجھے ہی نہیں بلکہ تمام ممبران پر بھی اوپن ہو گیا ہے۔ یہ دیکھو میرا واچ ٹرانسمیٹر۔ اس پر فری فریکوئنسی آن ہے اور جولیا سمیت تمام ممبران نے تمہاری، سر سلطان اور ڈمی ایکسٹو کی تمام باتیں سن لی

ہیں''...... تنویر نے واچ ٹرانسمیٹر والا ہاتھ اوپر کرتے ہوئے کہا اور اس کا فری فریکوئنسی والا ڈائل روشن دیکھ کر عمران کا چہرہ یکلخت پتھریلی چٹانوں کی طرح سخت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں جابرانہ چمک ابھر آئی۔ ایسی چمک جو ہلاکو اور چنگیز خان کی آنکھوں میں بھی نہ ابھری ہو گی۔ اس کا چہرہ بدلتے دیکھ کر تنویر بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ سر سلطان بھی گھبرا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر کچھ سمجھتا اس نے تنویر پر فائر کر دیا۔ تنویر کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پیچھے جا گرا۔ لیکن وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ عمران نے گولی اسے نہیں اس کی کلائی پر موجود واچ ٹرانسمیٹر پر ماری تھی۔ گولی لگتے ہی واچ ٹرانسمیٹر کا ڈائل اُڑ گیا تھا۔ اس سے چنگاریاں سی نکلیں اور تنویر کو کلائی پر زبردست جھٹکا محسوس ہوا اور وہ اسی جھٹکے کی شدت سے اچھل کر گرا تھا۔ جیسے ہی تنویر اٹھ کر کھڑا ہوا عمران نے آگے بڑھ کر ریوالور اس کے سر سے لگا دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو''...... تنویر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہی جو مجھے کرنا چاہئے۔ ایکسٹو کا راز جاننے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو''۔ عمران نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

''رک جاؤ عمران۔ یہ تم کیا کر رہے ہو''...... سر سلطان نے عمران کو تنویر کے سر سے ریوالور لگاتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ وہیں رک جائیں سر سلطان۔ اسے ایکسٹو کے راز کا پتہ چل چکا ہے۔ اب میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ میں ایکسٹو نہیں ہوں اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مقتنہ نے لکھا ہے کہ ایکسٹو کا راز جاننے والا کسی بھی صورت زندہ نہیں رہ سکتا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو سر سلطان کے قدم وہیں رک گئے۔

''لیکن......'' سر سلطان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں جیسا آپ سے کہہ رہا ہوں ویسا ہی کریں اور مجھے اس سے بات کرنے دیں''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو سر سلطان غصے اور پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹنے لگے۔

''تو اپنی حقیقت چھپانے کے لئے اب تم مجھے گولی مارو گے''۔ تنویر نے عمران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ میرا نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا فیصلہ ہے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''تو پھر تمہیں میرے ساتھ جولیا اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو بھی ہلاک کرنا پڑے گا۔ تم نے میرا واچ ٹرانسمیٹر تباہ کر دیا ہے لیکن یہ غلط نہیں ہے۔ میرا واچ ٹرانسمیٹر آن تھا اور ہم سب

ایک دوسرے سے لنکڈ تھے۔ سب نے ہی تمہاری اور سر سلطان کی باتیں سنی ہیں یہاں تک کہ تم نے ڈمی ایکسٹو سے جو باتیں کی تھیں وہ سب بھی ممبران تک پہنچ چکی ہیں۔ کیا اب تم ان سب کو بھی ہلاک کر دو گے کیونکہ وہ بھی میری طرح اس حقیقت سے آگاہ ہو چکے ہیں کہ ایکسٹو کون ہے''...... تنویر نے تلخ لہجے میں کہا۔

''تم یہاں کیا کرنے آئے تھے''...... عمران نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میں یہاں لیڈی گھوسٹ کو ڈھونڈتا ہوا آ گیا تھا۔ اب یہ تمہاری بدقسمتی ہی تھی کہ جب میں غار سے باہر نکل رہا تھا تو میں نے سر سلطان کی کار آتے دیکھ لی۔ انہیں یہاں آتے دیکھ کر میں حیران رہ گیا اور دہانے کی سائیڈ پر چھپ گیا تھا اور پھر تم آ گئے۔ تمہیں اور سر سلطان کو ایک ساتھ یہاں دیکھ کر میں حیران ہو ہی رہا تھا کہ تم نے سر سلطان کے ساتھ باتیں کرنی شروع کر دیں جنہیں سن کر میں سکتے میں آ گیا اور مجھ پر تمہارا یہ روپ آشکار ہو گیا کہ ہم جس ایکسٹو کو برسوں سے دیکھنے کی حسرت دل میں لئے بیٹھے ہیں اور وہ ایکسٹو جو سات پردوں میں چھپا ہوا ہے وہ تم ہو''۔ تنویر نے کہا۔

''یہ ایکسٹو کی نہیں تمہاری بدقسمتی ہے تنویر کہ تمہیں یہ راز معلوم ہو گیا ہے اور مقننہ نے واضح طور پر یہی لکھا ہے کہ ایکسٹو کا راز جاننے والا کسی صورت زندہ نہیں رہ سکتا اس لئے مجھے اب تمہیں

ہلاک کرنا پڑے گا۔ تمہاری ہلاکت سے ہی ایکسٹو کا راز محفوظ رہ سکتا ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ باقی ممبران کا کیا کرو گے۔ کیا ان سب کو بھی تم میری طرح ہلاک کر دو گے''...... تنویر نے جواباً غرا کر کہا۔

''ہاں۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے اور ان کی جگہ نئے ممبران کو سروس میں شامل کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''عمران بیٹے''...... سر سلطان نے عمران کو ایک بار پھر پکارتے ہوئے کہا۔

''سوری سر سلطان۔ یہ میرا نہیں ایکسٹو کا فیصلہ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ایکسٹو ایک بار جو فیصلہ کر لے وہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔ اچانک عمران کی نظریں تنویر کے عقب میں پڑیں تو وہ یکلخت چونک پڑا۔

''لیڈی گھوسٹ''...... عمران کے منہ سے نکلا۔ لیڈی گھوسٹ کا نام سن کر تنویر بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور یہیں وہ مار کھا گیا۔ عمران نے اسے ڈاج دینے کے لئے لیڈی گھوسٹ کا نام لیا تھا۔ جیسے ہی تنویر لیڈی گھوسٹ کو دیکھنے کے لئے پلٹا اسی لمحے اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ تنویر کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے ریوالور کا دستہ ایک بار پھر اس کے سر پر مار دیا۔ تنویر اچھل کر نیچے گرا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا عمران بیٹے۔ یہ۔ یہ''...... سر سلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''فی الحال میں نے اسے بے ہوش کیا ہے۔ لیکن اب اس کا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ ایکسٹو کا راز فاش ہونا ہمارے لئے نیک شگون نہیں ہے۔ مجھے اصل پریشانی اس بات کی ہے کہ تنویر کا ٹرانسمیٹر فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ تھا اور اس ٹرانسمیٹر سے ہماری ساری باتیں تمام ممبران نے سن لی ہیں''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ سب کیا ہو گیا عمران بیٹا۔ تم نے ایکسٹو کے جس راز کو اتنے برسوں سے چھپا رکھا تھا یہ اس طرح اچانک اور غیر متوقع طور پر تمام ممبران پر اوپن ہو جائے گا اس کا تو مجھے گمان بھی نہیں تھا۔ تھوڑی دیر قبل میں نے تم سے ازراہ مذاق بات کہی تھی کہ اگر ممبران کو تمہاری حقیقت کا پتہ چل جائے تو کیا ہو گا لیکن میری بات اس طرح سچ ہو جائے گی اس کا تو واقعی مجھے معمولی سا بھی اندازہ نہیں تھا''...... سر سلطان نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

''بعض لمحات قبولیت کے ہوتے ہیں اور منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو جاتی ہے۔ شاید اس بار بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ لیکن بہرحال جو بھی ہوا ہے بہت برا ہوا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یااللہ خیر۔ اب کیا ہو گا عمران بیٹا''...... سر سلطان نے انتہائی

ہراساں لہجے میں کہا۔

''سوچنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے ریوالور کا رخ اچانک سر سلطان کی طرف کر دیا۔ اسے ریوالور اپنی طرف کرتے دیکھ کر سر سلطان بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو عمران بیٹا''۔ سر سلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے ٹریگر دبایا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ماحول ایک تیز چیخ کی آواز سے گونج اٹھا۔

کرنل اسکاٹ انتہائی بے چینی کے عالم میں اپنے آفس میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ گہری سوچ میں کھویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور کارٹر اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر کرنل اسکاٹ چونک پڑا۔ کارٹر نے اندر آتے ہی کرنل اسکاٹ کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''کچھ پتہ چلا لیڈی اینڈا کا''...... کرنل اسکاٹ نے کارٹر کی طرف امید افزاء نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ ہم نے ہر جگہ اسے تلاش کیا ہے لیکن لیڈی اینڈا یا اس کی لاش کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ گولڈفش کی یہ بات جھوٹی ثابت ہوئی ہے کہ اس نے لیڈی اینڈا کو ہلاک کر دیا تھا۔ اگر اس نے لیڈی اینڈا کو ہلاک کر دیا ہوتا تو ہمیں اب تک لیڈی اینڈا کی لاش کہیں نہ کہیں سے ضرور مل جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا ہے''...... کارٹر

نے جواب دیا۔

''ہوسکتا ہے کہ گولڈفش نے اسے ہلاک کر کے برقی بھٹی میں جلا دیا ہو یا پھر اس کی لاش کے ٹکڑے کر کے کسی گٹڑ میں بہا دیئے ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''ہم نے ان تمام پہلوؤں کو ذہن میں رکھ کر سرچنگ کی تھی چیف۔ لیکن بلیو آئی کلب میں برقی بھٹی نہیں ہے البتہ ہم نے گٹڑ لائنوں کی چیکنگ کی ہے وہاں ہمیں بے شمار گلی سڑی انسانی لاشیں ملی ہیں جنہیں شاید گولڈفش نے ذاتی دشمنی کی بنا پر یا پھر کسی اور وجہ سے قتل کیا تھا لیکن ان لاشوں میں لیڈی اینڈا کی لاش نہیں ہے۔ میں نے آپ کے حکم پر بلیو آئی کلب پر ریڈ کیا تھا اور وہاں موجود چند افراد کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ گولڈفش، لیڈی اینڈا کو شمالی پہاڑیوں میں موجود کھنڈرات میں لے گئی تھی۔ ہم نے ان کی نشاندہی پر ان کھنڈرات کی بھی چیکنگ کی ہے۔ وہاں ہمیں لیڈی اینڈا تو نہیں ملی لیکن کچھ ایسے شواہد ضرور ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کھنڈرات کے نیچے تہہ خانوں کے پرانے زندان میں واقعی لیڈی اینڈا کو رکھا گیا تھا لیکن پھر اسے وہاں سے نکال لیا گیا تھا۔ ایسا شاید تب ہوا تھا جب ہم نے گولڈفش کو اس کے کلب سے اٹھایا تھا۔ اس کے ساتھی لیڈی اینڈا کو اٹھا کر کسی اور نامعلوم مقام پر لے گئے ہیں''۔ کارٹر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ان افراد کے خفیہ ٹھکانوں کا پتہ معلوم نہیں کیا تم نے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ گولڈفش کے خفیہ ٹھکانوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے چیف۔ چند افراد کو اپنی حراست میں لے کر ہم نے بلیو آئی کلب کو بموں اور میزائلوں سے تباہ کر دیا تھا۔لیکن وہ ہمیں گولڈفش کے خفیہ ٹھکانوں کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے تھے۔ چند ہی افراد تھے جو گولڈفش کے مخصوص کاموں میں اس کا ساتھ دیتے تھے وہ کون ہیں اور کہاں ہیں ان کے بارے میں کوئی نہیں جانتا''۔کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے تم اور تمہاری ٹیم یہ پتہ لگانے میں ناکام ہوگئی ہے کہ گولڈفش نے لیڈی اینڈا کو کہاں رکھا تھا اور وہ زندہ ہے بھی یا گولڈفش کے کہنے کے مطابق واقعی اسے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ فی الحال ہم کامیاب نہیں ہوئے ہیں لیکن یہ طے ہے کہ ابھی لیڈی اینڈا ہلاک نہیں ہوئی ہے وہ زندہ ہے اور گولڈفش کے ساتھیوں کے قبضے میں ہے جسے وہ نامعلوم مقام پر لے جا کر روپوش ہو چکے ہیں لیکن میرے ساتھی ان افراد اور لیڈی اینڈا کو تلاش کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں امید ہے جلد ہی ان کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور مل جائے گا''...... کارٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ لیڈی اینڈا سب کچھ جانتی ہے کارٹر۔ اس کی زبان

کھل گئی تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو جائے گا اور اگر ایسا ہوا تو عمران کو اسرائیل آنے اور ہمارے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ یہاں آ کر انتہائی جارحانہ اقدام کرے گا جسے روکنا شاید ہمارے بس کی بھی بات نہیں ہو گی''...... کرنل اسکاٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں نہیں پہنچ سکیں گے۔ میں نے اسرائیل میں ریڈ الرٹ کر دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی جس روپ میں بھی یہاں آئیں گے وہ ہم سے نہیں چھپ سکیں گے۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر پراسلو میں ہے۔ اگر عمران تک یہ خبر پہنچ گئی تو وہ یقینی طور پر براہ راست پراسلو آئے گا اور میں نے پراسلو کی ہر سڑک پر ڈی ڈی کیمرے نصب کرا دیئے ہیں جن کا میں نے ہیڈ کوارٹر میں ایک الگ مانیٹر سیکشن بنا دیا ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی پراسلو آئیں گے وہ کہیں بھی ہوں اور کسی بھی میک اپ میں ہوں وہ ڈی ڈی ون کیمروں سے نہیں چھپ سکیں گے اور ان کیمروں کے ساتھ میں نے سکائٹ گن بھی نصب کرا دی ہیں۔ مانیٹر سیکشن میں جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی مارک ہوں گے آپریٹرز مانیٹر سیکشن میں بیٹھے بیٹھے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کر سکتے ہیں۔ ان کیمروں اور گنوں سے

اب اسرائیل میں موجود دوسرے ممالک کے ایجنٹس بھی نہیں بچ
سکیں گے۔ آپریٹرز کو ان کا میک اپ کے پیچھے چھپا ہوا چہرہ دکھائی
دے جائے گا اور وہ اسے فوراً ہٹ کر دیں گے۔ اس کے علاوہ بھی
میں نے عمران اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ان کے انجام تک پہنچانے
کے کئی انتظامات کر لئے ہیں۔ اب عمران اور اس کے ساتھی پراسلو
آنے کے بعد موت سے کسی صورت بچ سکیں گے“...... کارٹر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ کیا کیا انتظامات کئے ہیں تم نے مجھے ان کی تفصیل
بتاؤ“...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور کارٹر نے اسے ان انتظامات کی
تفصیل بتا دی جو اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قابو کرنے
اور پھر ہلاک کرنے کے سلسلے میں کئے تھے۔ ساری تفصیلات سن کر
کرنل اسکاٹ کے چہرے پر گہرا سکون آ گیا جیسے وہ کارٹر کے ان
انتظامات سے مکمل طور پر مطمئن ہو گیا ہو اور اسے بھی اس بات کا
یقین ہو گیا ہو کہ واقعی ان تمام انتظامات کے بعد ایسی کوئی وجہ اور
گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پراسلو
پہنچیں اور وہ موت سے بچ سکیں۔ اس بار ان کی موت قطعی طور پر
یقینی بنا دی گئی تھی جس سے بچنا ان کے لئے ناممکن تھا۔

”گڈ شو۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ تم نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے لئے اسرائیل اور پراسلو میں داخلہ ناممکن بنا دیا ہے۔
ورنہ میں اس بات سے پریشان تھا کہ اگر لیڈی اینڈا سے انہیں ہیڈ

کوارٹر کے بارے میں معلومات مل گئیں تو کیا ہو گا“...... کرنل
اسکاٹ نے سکون بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ خواہ مخواہ عمران اور اس کی ٹیم سے پریشان ہو رہے تھے
چیف۔ میں نے آپ کو پہلے ہی یقین دلا دیا تھا کہ وہ ہمارے
سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ اگر انہوں نے پراسلو
آنے کی کوشش کی تو یہ ان کی زندگی کی آخری کوشش ہو گی جس
میں وہ کسی بھی صورت میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے“...... کارٹر نے
کہا۔

”تم ان خطرناک ایجنٹوں کے بارے میں نہیں جانتے کارٹر۔
وہ دنیا کے شاطر ترین ایجنٹ ہیں جو ناممکن کو بھی ممکن بنانا جانتے
ہیں۔ میں نے جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ سے ان کے بارے
میں جو تفصیلات حاصل کی ہیں تم سنو گے تو تمہارے بھی ہوش اڑ
جائیں گے۔ ہماری ایجنسی چونکہ حال ہی میں قائم ہوئی ہے اس
لئے ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے بارے میں بہت کم
جانتے تھے لیکن میرے پاس اب ان کی مکمل رپورٹ آ چکی ہے۔ تم
بھی ایک بار یہ رپورٹ پڑھ لو پھر تمہیں بھی اندازہ ہو جائے گا کہ
میرے پریشان ہونے کی وجہ کیا تھی“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ کہتے ہیں تو میں رپورٹ پڑھ لیتا ہوں لیکن
اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کا بڑے سے بڑا
ایجنٹ اور فعال سے فعال ایجنسی بھی اب پراسلو نہیں پہنچ سکے گی۔

یہاں آنے والا کوئی بھی ایجنٹ موت سے نہیں بچ سکے گا چاہے وہ کتنا ہی چالاک، ذہین اور شاطر کیوں نہ ہو اور اس نے جدید سے جدید ترین میک بھی کیوں نہ کیا ہو“...... کارٹر نے کہا۔

”میں جانتا ہوں۔ تم نے جو انتظامات کئے ہیں وہ واقعی فول پروف اور انتہائی جدت کے حامل ہیں۔ ان انتظامات سے میں پوری طرح مطمئن ہو گیا ہوں لیکن اس کے باوجود ہمیں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنے ہوں گے تم سمجھ رہے ہو نا میں کیا کہہ رہا ہوں“...... کرنل اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا“...... کارٹر نے جواب دیا۔

”لیڈی اینڈا کی تلاش بھی جاری رکھو میں نہیں چاہتا کہ اس جیسی ذہین اور زیرک لیڈی ایجنٹ سے سوپر ایجنسی کو ہاتھ دھونے پڑیں“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ ہم اس کی تلاش کا کام جاری رکھیں گے“۔ کارٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ اب تم جاؤ اور ساریٹ کو بھیج دو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو کارٹر نے اسے مؤدبانہ انداز میں سیلوٹ کیا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کرنل اسکاٹ میز کی طرف بڑھا اور پھر میز کی سائیڈ سے گھوم کر اپنی مخصوص کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات

نمایاں تھے جیسے وہ واقعی کارٹر کے انتظامات سے مطمئن ہو اور اسے عمران اور اس کے ساتھیوں سے اب کوئی خطرہ نہ ہو۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک کسرتی اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے نیوی بلیو کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا جو اس پر بے حد جچ رہا تھا۔ اس نے فوجی ہیئر کٹ کرا رکھے تھے اور اس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ تھا۔ اندر آتے ہی اس نے کرنل اسکارٹ کو مؤدبانہ انداز میں سیلوٹ کیا۔ اس کے سیلوٹ مارنے کی آواز سن کر کرنل اسکاٹ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”آؤ۔ ساریٹ بیٹھو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو نوجوان آگے بڑھا اور کرنل اسکاٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ماسٹر گن کا کیا ہوا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں نے ایکریمیا میں فارن ایجنٹ کاسلو کو اس کام پر لگا دیا ہے چیف۔ اس نے اب تک جو معلومات فراہم کی ہیں ان معلومات کے مطابق ایکریمیا نے ماسٹر گنز انہیں انتہائی محدود پیمانے پر تیار کی ہیں جو ایکریمیا نے دنیا بھر کے فارن ایجنٹوں کو دے رکھی ہیں اور وہ فارن ایجنٹ دنیا کے کس حصے میں ہیں اور کہاں ہیں ان کے بارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ ایکریمیا میں صرف دو مقام ایسے ہیں جہاں یہ ماسٹر گنز موجود ہیں“...... ساریٹ

نے کہا۔

"کون سے ہیں وہ دو مقامات"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"ایکریمیا کا وائٹ پیلس ہے جہاں ایک ماسٹر گن موجود ہے اور وہ ایکریمین صدر کے پاس ہے جبکہ دوسری ماسٹر گن ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی وائٹ واٹر کے چیف اینگریڈ کے پاس ہے جس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے اور وائٹ واٹر کا چیف اینگریڈ بھی دنیا کا خفیہ ترین انسان ہے جو نجانے کون ہے اور کہاں موجود ہے۔ ان دونوں سے ماسٹر گن حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے اس لئے میں نے دوسرے ممالک میں فارن ایجنٹس کو متحرک کر دیا ہے کہ وہ ایکریمین فارن ایجنٹس کو تلاش کریں جن کے پاس ماسٹر گن ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ماسٹر گن ہمیں ایکریمیا سے باہر ہی کہیں مل سکتی ہے ایکریمیا سے نہیں"...... ساریٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تو انتہائی اہم ایجاد ہے پھر اس پر زیادہ کام کیوں نہیں کیا گیا۔ یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس سائنس دان نے ماسٹر گن ایجاد کی تھی اس نے ماسٹر گن کا فارمولا حکومت کے حوالے کرنے کی بجائے خود اس پر کام کیا تھا۔ وہ ہر کام اپنی نگرانی میں کراتا تھا اور ماسٹر گن مشینی سسٹم سے نہیں بلکہ ہینڈ ورک سے بنائی جاتی تھی۔ ایک ماسٹر گن بنانے میں اس سائنس دان کو کئی دن لگ جاتے تھے اور وہ ابھی سو گنز ہی بنا پایا تھا کہ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ ماسٹر گن کا فارمولا اس کے ساتھ ہی دفن ہو گیا تھا اس لئے ان گنز پر زیادہ کام نہیں کیا جا سکا تھا"...... ساریٹ نے کہا۔

"تو جو گنز بنا لی گئی تھیں ان کے سیمپل لے کر دوسرے سائنس دان بھی تو ان گنز پر کام کر سکتے تھے"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ایکریمین سائنس دان نے ماسٹر گنز کو پلاسٹک کیپسول سے بنایا تھا اور اس نے ان کیپسولز میں ایسا لیکوئیڈ بھر دیا تھا کہ ان گنز کو اگر کھولا جاتا یا کسی مشینی سسٹم سے چیک کرنے کی کوشش کی جاتی تو کیپسولز میں موجود لیکوئیڈ اس گن کو فوراً تباہ کر دیتے تھے گن کی اندرونی مشینری پگھل جاتی تھی اور گن کا کوئی حصہ سلامت نہیں رہتا تھا کہ اس کی چیکنگ کی جا سکے"...... ساریٹ نے جواب دیا۔

"تعجب کی بات ہے۔ ایکریمیا میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک سائنس دان اپنی ایجاد کو ملکی مفاد میں دینے کی بجائے خود اس پر کام کرے اور اس کا فائدہ اٹھائے"...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ایکریمین سائنس دان ماسٹر گن کے ذریعے بے پناہ دولت کمانا چاہتا تھا۔ اس نے ایک ایک ماسٹر گن کے لاکھوں ڈالرز حاصل کئے تھے اس لئے ایکریمیا نے اس سے مخصوص تعداد میں ہی ماسٹر گنز حاصل کی تھیں"...... ساریٹ نے جواب دیا۔

"خیر چھوڑو اس بات کو۔ ہمارے لئے یہی بہت ہے کہ اس سائنس دان کے ہلاک ہونے کے باوجود کئی ماسٹر گنز موجود ہیں۔ اور ان میں سے ہمیں صرف ایک گن تلاش کرنی ہے تاکہ ہم بلیو ڈائمنڈ سے وہ سارا مواد نکال سکیں جس کی ہمیں ضرورت ہے"۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ گنز چونکہ مخصوص ایکریمین سیکرٹ ایجنٹوں کے پاس ہیں اور ان کی تعداد محدود ہے اس لئے گن کی تلاش تھوڑی مشکل ضرور ہو گی لیکن مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر ہمیں ایک ماسٹر گن ضرور مل جائے گی"...... ساریٹ نے کہا۔

"ہمیں جلد سے جلد ماسٹر گن چاہئے کارٹر۔ پاکیشیا جو میزائل اسٹیشن بنا رہا ہے اس کی لوکیشن کے مدنظر ہم فوری طور پر اسے ٹارگٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ماسٹر گن کی تلاش میں الجھے رہیں اور پاکیشیا میزائل اسٹیشن بنانے میں کامیاب ہو جائے اور پھر وہ اسرائیل کو ٹارگٹ کر لے۔ ہمیں اس میزائل اسٹیشن کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے"...... کرنل اسکارٹ نے کہا۔

"آپ مجھے چند دن دیں چیف۔ میں ہر صورت میں ماسٹر گن حاصل کر لوں گا"...... ساریٹ نے کہا۔

"کیا تمہاری نظر میں ایسا کوئی ایکریمین ایجنٹ ہے جس کے پاس ماسٹر گن ہو سکتی ہے"...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ ایک ایجنٹ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس ضرور ماسٹر گن ہو گی۔ اس ایجنٹ کا تعلق ایکریمیا کی بڑی ایجنسی وائٹ واٹر سے ہی ہے اور وائٹ واٹر کے کئی ایجنٹس آران، قبرص اور تنزانیہ میں بھی موجود ہیں۔ ان ایجنٹوں کو وائٹ واٹر کا ٹاپ ایجنٹ لوسانگا کنٹرول کرتا ہے۔ وہ چونکہ ٹاپ ایجنٹ ہے اس لئے اس کے پاس ماسٹر گن ہونا لازمی امر ہے۔ لوسانگا قبرص میں موجود ہے۔ وہ انتہائی خفیہ انداز میں وہاں رہ رہا ہے۔ ہمارے ایک فارن ایجنٹ نے اسے وہاں دیکھا تھا۔ وہ اس کی تلاش میں ہے جس دن اسے لوسانگا کا پتہ چل جائے گا میں اپنا ایک گروپ لے کر خود وہاں جاؤں گا اور ہر صورت میں لوسانگا کو گھیر لوں گا اور اس سے ماسٹر گن لے آؤں گا"...... ساریٹ نے کہا۔

"اور اگر اس کے پاس ماسٹر گن نہ ہوئی تو"...... کرنل اسکارٹ نے کہا۔

"اطلاعات کے مطابق ماسٹر گنز کی زیادہ تعداد وائٹ واٹر کے ایجنٹس کے پاس ہی ہے چیف اور مجھے اس بات کی بھی خبر ملی ہے کہ وائٹ واٹر نے یہ گنز ٹاپ ایجنٹوں کو ہی فراہم کر رکھی ہیں جنہیں ضرورت پڑنے پر ٹاپ ایجنٹس عام ایجنٹوں کو بھی فراہم کر دیتے ہیں اور پھر ان سے واپس لے لیتے ہیں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے کہ لوسانگا کے پاس ماسٹر گن نہ ہو"...... ساریٹ نے کہا۔

"گڈ شو۔ تو پھر جلد سے جلد اسے تلاش کراؤ اور اس سے انتہائی

خفیہ طور پر ماسٹر گن حاصل کرو۔ مجھے ہر صورت اور ہر قیمت میں ماسٹر گن چاہئے۔ سمجھے تم“...... کرنل اسکارٹ نے کہا۔

”یس چیف“...... ساریٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اب تم جا سکتے ہو“...... کرنل اسکارٹ نے کہا تو ساریٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل اسکارٹ کو سیلوٹ کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چیخ کی آواز نسوانی تھی۔ نسوانی آواز سن کر سر سلطان بری طرح سے اچھل پڑے۔ اسی لمحے سر سلطان کے قریب تیز روشنی سی چمکی اور دوسرے لمحے سر سلطان کو اپنے قریب ایک خوبصورت لڑکی گری ہوئی دکھائی دی۔ اس لڑکی نے سیاہ رنگ کا عجیب لباس پہن رکھا تھا۔ یہ لباس ویسا ہی تھا جس کے بارے میں بتایا جاتا تھا کہ پاکیشیا میں وارد ہونے والی لیڈی گھوسٹ پہنتی تھی اور اس لباس میں اس کی کئی تصاویر بھی اخبارات میں شائع ہوئی تھیں۔ لڑکی بے ہوش ہو چکی تھی اور اس کی کلائی پر ایک عجیب و غریب کھلونے نما گیجٹ بندھا ہوا تھا جس سے نہ صرف چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں بلکہ اس سے دھواں بھی نکل رہا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کون ہے۔ کیا یہ لیڈی گھوسٹ ہے“...... سر سلطان نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”جی ہاں۔ یہ آپ کے نزدیک کھڑی تھی اور غور سے ہماری

باتیں سن رہی تھی۔ میں نے اسے دیکھ لیا تھا اور پھر میں نے اس کی کلائی پر بندھے ہوئے اس کے گیجٹ پر فائر کر دیا۔ گولی نے اس کا گیجٹ تباہ کر دیا ہے۔ اس گیجٹ کے تباہ ہونے کے بعد ہی یہ یہاں ظاہر ہوئی ہے اور شاید اس گیجٹ میں الیکٹرانک سسٹم نصب تھا جس کے جھٹکے سے یہ بے ہوش ہوگئی ہے''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر یہ یہاں غیبی حالت میں موجود تھی تو یہ تمہیں کیسے نظر آ گئی''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غائب ہونے کے لئے یہ جس سائنسی آلے کا استعمال کر رہی ہے اسے سرخ رنگ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے اپنی آنکھوں میں ملٹی کلر لینز لگا لئے تھے جو دیکھنے میں تو عام سے لینز نظر آتے ہیں لیکن انہیں کئی رنگوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے چونکہ مجھے اس کے یہاں آنے کا خدشہ تھا اس لئے میں نے لینز کو ریڈ ویژن میں ایڈجسٹ کر لیا تھا تاکہ اگر لیڈی گھوسٹ یہاں آئے تو میں اسے آسانی سے دیکھ سکوں اور ایسا ہی ہوا۔ یہ بھی شاید کسی غار میں موجود تھی۔ جب میں تنویر سے باتیں کر رہا تھا تو یہ خاموشی سے غار سے نکل کر اس طرف آ گئی تھی اور غور سے ہماری باتیں سن رہی تھی۔ میں اسے زندہ رکھنا چاہتا تھا اور مجھے اس کی کلائی میں یہ گیجٹ ہی عجیب معلوم ہوا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے غائب ہونے کا سارا فنکشن اس کی کلائی میں موجود

کھلونے نما گیجٹ میں ہی ہے اس لئے میں نے اس کے گیجٹ پر گولی چلا دی اور جیسے ہی گیجٹ تباہ ہوا یہ نہ صرف بے ہوش ہو کر گر گئی بلکہ ہمارے سامنے ظاہر بھی ہوگئی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ یہاں کیا کر رہی تھی''...... سر سلطان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ ہمارے ذریعے زیرو ایٹ لیبارٹری میں پہنچنا چاہتی تھی تاکہ وہاں سے بلیک کرسٹل حاصل کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہا۔ یہ ہمارے ذریعے بلیک کرسٹل حاصل کرنے آئی تھی''...... سر سلطان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسے شاید پتہ چل گیا تھا کہ آپ یہاں لیبارٹری کھلوانے اور اندر کی چیکنگ کرنے کے لئے آنے والے ہیں تو یہ آپ کے پیچھے یہاں آ کر چھپ گئی تاکہ جیسے ہی ہم لیبارٹری اوپن کر کے اندر جائیں یہ اسی طرح غیبی حالت میں ہمارے پیچھے لیبارٹری میں داخل ہو جائے۔ یہ چونکہ دکھائی نہیں دیتی ہے اس لئے آسانی سے ہمارے ساتھ نیچے جا کر ڈاکٹر رشید عباسی کا بلیک کرسٹل حاصل کر سکتی تھی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں لیبارٹری کھلوانے اور اس کی چیکنگ کے لئے آ رہا ہوں''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس لڑکی کا نام ریٹا ہے اور یہ ڈیلی پاکیشیا نیوز کے چیف

ایڈیٹر ارشاد عباسی کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اسے شاید معلوم ہو گیا
تھا کہ چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کا تعلق ڈاکٹر جمشید عباسی سے ہے ہو
سکتا ہے کہ اس نے آفس سے ہی ارشاد عباسی کو فون کیا ہو اور
اسے جان بوجھ کر ایسی اطلاع دی ہو کہ وہ پریشان ہو جائے اور وہ
بلیک کرسٹل اور ڈاکٹر جمشید عباسی کو حفاظتی انتظامات سخت کرنے کا
کہے۔ اگر چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی اس کے سامنے ڈاکٹر جمشید عباسی
سے بات کرتا تو اسے آسانی سے پتہ چل جاتا کہ ڈاکٹر جمشید عباسی
کہاں ہے لیکن چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی نے اپنے بھائی ڈاکٹر جمشید
عباسی کو کال کرنے کی بجائے آپ کو کال کر دی۔ جب اسے معلوم
ہوا کہ آپ ڈاکٹر جمشید عباسی کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ
کہاں ہے تو یہ فوراً آپ کے پاس پہنچ گئی۔ اس کے گیجٹ میں ایسا
فنکشن ہے کہ ٹائم، ڈیٹ، سمت اور فاصلے ایڈجسٹ کرتے ہی یہ
ایک لمحے میں کہیں بھی پہنچ سکتی ہے۔ یہ سائنسی آلے کی مدد سے
غائب ہو کر آپ کے پاس پہنچ گئی اور آپ جو چیف ایڈیٹر ارشاد
عباسی کی بات سن کر پریشان ہو گئے تھے اور فوری طور پر زیرو ایٹ
لیبارٹری میں جانے کے لئے تیار ہوئے تو یہ خاموشی سے آپ کے
ساتھ یہاں پہنچ گئی۔ چونکہ یہ غائب تھی اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ یہ آپ کے ساتھ آپ کی کار میں ہی یہاں آئی ہو“...... عمران
نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن تمہیں اس بات کا کیسے پتہ چلا ہے کہ یہ ڈیلی پاکیشیا

نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کے ساتھ کام کرتی ہے“...... سر
سلطان نے پوچھا۔

”میں اس سے پہلے مل چکا ہوں۔ اس نے مجھ سے کار میں
لفٹ لی تھی اور میں نے اسے پاکیشیا ڈیلی نیوز کے آفس تک
ڈراپ کیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”جو بھی ہے۔ یہ اچھا ہوا ہے کہ یہ قابو میں آ گئی ہے ورنہ اس
نے واقعی پاکیشیا میں بھونچال مچا دیا تھا۔ کبھی کچھ چوری کرتی تھی
اور کبھی کچھ“...... سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس کا ارادہ اب بلیک کرسٹل حاصل کرنے کا تھا۔ جب آپ
نے مجھے زیرو ایٹ لیبارٹری کی طرف آنے کا کہا تو مجھے شک ہوا
تھا کہ ہمارے پیچھے یہ بھی آ سکتی ہے لیکن مجھے اس بات کا ذرا بھی
اندازہ نہیں تھا کہ تنویر بھی یہاں موجود ہو گا اور وہ ہماری باتیں سن
لے گا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس کا مجھے بھی اب افسوس ہو رہا ہے کہ میں ارشاد
عباسی کی بات سن کر سیدھا یہاں کیوں بھاگ آیا تھا اور تمہیں بھی
یہاں بلا لیا تھا اور یہاں آ کر مجھے کم از کم وہ سب باتیں نہیں کرنی
چاہئیں تھیں“...... سر سلطان نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

”جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ مجھے بھی اس
بات کا افسوس ہے کہ اب ممبران کے ساتھ ایکسٹو کوئی رعایت نہیں
برتے گا اور اب شاید واقعی ان کا آخری وقت آ گیا ہے جسے روکنا

اب میرے بس کی بھی بات نہیں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کچھ سوچو عمران بیٹا۔ ممبران کو اس طرح ہلاک کرنا قومی مفاد میں نہیں ہے۔ انہیں سمجھایا بھی تو جا سکتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ایکسٹو کے معاملات کو نہ سلجھایا جا سکتا ہے اور نہ کسی کو سمجھایا جا سکتا ہے۔ میں سوچنے کو بہت کچھ سوچ سکتا ہوں لیکن اس معاملے میں ایکسٹو کی سوچ کو بدلنا میرے لئے بھی ناممکن ہے۔ آپ کے لئے یہی بہتر ہے کہ آپ ان معاملات سے دور رہیں۔ ایکسٹو نے جو کرنا ہے وہ اسے کر کے ہی دم لے گا"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں ٹائیگر کو یہاں بلا لوں لیکن تنویر کو بے ہوش دیکھ کر وہ چونک پڑے گا اس لئے آپ میری مدد کریں اور تنویر کو اپنی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال کر اسے دانش منزل پہنچا دیں۔ میں لیڈی گھوسٹ کو لے کر آپ کے ساتھ آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب تم زیرو ایٹ لیبارٹری نہیں جاؤ گے"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اب میں وہاں جانا ضروری نہیں سمجھتا۔ لیبارٹری اسی طرح سیلڈ رہے یہی بہتر ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے تنویر کو اٹھا کر سر

سلطان کی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔ اس نے تنویر کی گردن کی ایک مخصوص رگ دبا دی تاکہ اسے راستے میں ہوش نہ آ جائے پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کی گردن کی رگ بھی دبائی اور اسے طویل مدت کے لئے بے ہوش کیا اور اسے اٹھا کر اپنی سپورٹس کی سائیڈ سیٹ پر بٹھایا اور پھر وہ کار لے کر نکلتا چلا گیا۔ سر سلطان نے بھی کار اس کے پیچھے لگا دی اور پھر وہ دونوں کاریں دوڑاتے ہوئے دانش منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ عمران کے چہرے پر بدستور ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ دانش منزل پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر سر سلطان کار پورچ میں لے گئے اور پھر جب انہوں نے کار روکی تو عمران نے اپنی کار سے نکل کر سب سے پہلے ان کی کار سے بے ہوش تنویر کو نکالا اور اسے اٹھا کر ڈارک روم لے گیا۔ اس کے بعد وہ واپس آیا اور اپنی کار سے لیڈی گھوسٹ کو اٹھا کر ڈارک روم میں لے گیا۔ لیڈی گھوسٹ کو ڈارک روم پہنچا کر جب وہ واپس آیا تو سر سلطان کے ساتھ بلیک زیرو بھی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ آپ تنویر کو بے ہوشی کی حالت میں کیوں لائے ہیں اور اسے ڈارک روم میں کیوں چھوڑ آئے ہیں اور وہ لڑکی کون ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میٹنگ روم میں چلو۔ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے اور

سر سلطان آپ بھی ساتھ آ جائیں“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”لیکن......“ بلیک زیرو نے کہنا چاہا۔

”تم سے کہا ہے نا کہ میٹنگ روم میں آؤ“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر بلیک زیرو کانپ اٹھا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ عمران نے اس سے پہلے کبھی اس سے اس طرح سرد لہجے میں بات نہیں کی تھی۔ سر سلطان کا چہرہ بھی بگڑا ہوا تھا اور وہ انتہائی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

”او کے“...... بلیک زیرو نے دھیمی آواز میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں میٹنگ روم میں موجود تھے۔

”ہوا کیا ہے۔ آپ دونوں اس قدر پریشان کیوں ہیں“۔ بلیک زیرو چند لمحے انہیں حیرت سے دیکھتا رہا پھر اس سے رہا نہ گیا تو وہ پوچھ ہی بیٹھا۔

”وہ ہو گیا ہے طاہر بیٹا جس کا ہم نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا“...... سر سلطان نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بری طرح سے چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایکسٹو کا راز فاش ہو گیا ہے“...... عمران نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو پہلے نہ سمجھنے والے انداز میں عمران کی

طرف دیکھتا رہا پھر وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ یکلخت تاریک ہو گیا۔

”ایکسٹو کا راز فاش ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”وہی جو تم نے سنا ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”لیکن یہ کیسے ہو گیا۔ کس کے سامنے فاش ہوا ہے ایکسٹو کا راز اور کس نے کیا ہے یہ سب“...... بلیک زیرو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی کا عنصر تھا۔

”یہ غلطی مجھ سے ہوئی ہے طاہر بیٹا“...... سر سلطان نے کہا اور پھر انہوں نے بلیک زیرو کو ساری تفصیل بتا دی۔ تفصیل سن کر بلیک زیرو کو اپنا دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوا۔

”میرے خدا۔ یہ سب کیا ہو گیا“...... بلیک زیرو نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”جو بھی ہوا ہے برا ہوا ہے۔ تنویر کا واچ ٹرانسمیٹر آن تھا جس پر فری فریکوئنسی آن تھی اور تمام ممبران لنکڈ تھے اس لئے ان سب کو معلوم ہو چکا ہے کہ ایکسٹو کون ہے اور یہ سارا سیٹ اپ کون چلا رہا تھا“...... عمران نے کہا۔

”اب کیا ہو گا۔ کیا اب ہمیں یہ سارا سیٹ اپ ختم کرنا پڑے گا“...... بلیک زیرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اب ہمارے پاس دو راستے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم یہ

سارا سیٹ اپ ختم کر دیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وجود ہی ختم کر دیں اور اگر ہمیں یہ سیٹ اپ برقرار رکھنا ہے تو پھر ہمیں انتہائی تلخ اور ناپسندیدہ فیصلہ کرنا پڑے گا''...... عمران نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ناپسندیدہ فیصلہ۔ کیسا فیصلہ''...... بلیک زیرو نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اسے اندازہ ہو گیا ہو کہ عمران کا تلخ اور ناپسندیدہ فیصلہ کیا ہو سکتا ہے۔

''مقننہ کے فیصلے میں لکھا گیا ہے کہ ایکسٹو کا راز جاننے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ ملکی مفاد اور بقاء کے لئے ہمیں اب بڑا قدم اٹھانے کی ضرورت ہے ایسا قدم جس میں ملک اور قوم کی سلامتی اور بھلائی کے لئے ہمیں کچھ قربانیاں دینی ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''آ۔ آ۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ ممبران کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو اور اس کے راز کو بچانا ہے تو پھر ہمیں یہ کڑوا گھونٹ بھرنا ہی پڑے گا اس کے سوا ہمارے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔ ممبران کو حقیقت کا علم ہو چکا ہے اب وہ کسی بھی صورت میں میرے ساتھ کام نہیں کریں گے۔ اگر وہ کسی وجہ سے میرے ساتھ کام کرنے پر آمادہ ہو بھی گئے تو ان سب پر ایکسٹو کا جو رعب، دبدبہ ہے وہ سب ختم ہو جائے گا اور وہ ایکسٹو کو کسی بھی صورت

میں سیریس نہیں لیں گے اور وہ پہلے ہی مجھ سے اختلافات رکھتے ہیں۔ ایکسٹو کی حقیقت کھلنے پر ان کے اختلافات کھل کر سامنے آ جائیں گے اور پھر وہ وہی کریں گے جو ان کا دل چاہے گا۔ ایکسٹو کے احکامات کو ہوا میں اُڑانا ان کے لئے آسان ہو گا۔ ان کے اندر سے ایکسٹو کا ڈر اور خوف نکل جائے گا اور پھر وہ اس انداز میں کام نہیں کریں گے جس انداز میں وہ کرتے آئے ہیں۔ ان کے لئے یہ بات انتہائی تلخ ہو گی کہ ایک مسخرہ اور لاابالی انسان ہی ان کا چیف ہے جس نے برسوں سے ان سب سے یہ راز چھپا رکھا تھا۔ ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ میں نے ان سب پر اعتبار نہیں کیا تھا اس لئے اب وہ میری کسی بھی بات پر اعتبار نہیں کریں گے۔ اس لئے ان کا میرے ساتھ اس انداز میں کام کرنا مشکل ہو جائے گا کہ میں ہی چیف ہوں۔ ان سب سے بالا تر میرے لئے پاکیشیا کا آئین ہے جس کی روگردانی کرنے والا غدار ہوتا ہے اور آئین کے تحت ایکسٹو کے لئے جو قانون بنا ہے اس میں یہی لکھا گیا ہے کہ ایکسٹو کا راز جاننے والا زندہ نہیں رہ سکتا چاہے وہ اس ملک کا صدر ہی کیوں نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آئین کی پاسداری کرنا ہم سب کا فرض ہے لیکن......'' بلیک زیرو نے کہنا چاہا۔

''آئین کی پاسداری اور اس کے تحفظ کے لئے ہم اپنی جانیں بھی قربان کر سکتے ہیں۔ اس میں کسی لیکن ویکن کی کوئی گنجائش نہیں

ہے۔ سمجھے تم''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''عمران بیٹے۔ یہ بھی تو دیکھو کہ ان سب نے تمہارے ساتھ مل کر ملک وقوم کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ انہوں نے ملک وقوم کی سلامتی کے لئے اپنی جانوں کی بھی کبھی کوئی پرواہ نہیں کی اور تمہارے ہر حکم کی تعمیل کی ہے۔ وہ ملک وقوم کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر نکلتے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ ملک وقوم کا دفاع ہی کیا ہے اور وہ ضرورت پڑنے پر ملک وقوم کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسے افراد جو تمہاری طرح اس ملک کے عظیم سپوت ہیں اور ملک کے آئین اور ملک وقوم کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں انہیں اس طرح ہلاک کرنا کہاں کی دانش مندی ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس ملک کا آئین ان سے قربانی مانگ رہا ہے سر سلطان صاحب۔ انہوں نے آج تک جو کچھ بھی کیا ہے وہ ملک وقوم کی حفاظت اور آئین کی بالا دستی قائم رکھنے کے لئے کیا ہے جو ان کے فرائض میں شامل ہے اور اسی آئین کے تحت انہیں اس حقیقت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا کہ ایکسٹو کا راز جان کر وہ ملک وقوم کی بھلائی کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں''...... عمران نے اسی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

''کیا آئین میں ان کے لئے معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے''۔

بلیک زیرو نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ آئین میں ایسی کوئی شق نہیں ہے کہ ایکسٹو کا راز جاننے والا دوسرا سانس لے سکے''...... عمران نے کہا۔

''ایسا بھی تو کیا جا سکتا ہے کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمیشہ کے لئے برخاست کر دیا جائے اور ان سے حلف لیا جائے کہ وہ ایکسٹو کا راز میں زندگی میں کبھی زبان پر نہیں لائیں گے اور وہ پاکیشیا کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں شفٹ ہو جائیں''...... سر سلطان نے ممبران کے حق میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اگر میں نے ایسا کیا تو پاکیشیا کے آئین کا سب سے بڑا آئین شکن میں ہی بن جاؤں گا کہ انہیں خاموشی سے اسپیس دے کر پاکیشیا سے کہیں اور بھجوا دوں۔ آئی ایم سوری سلطان، ایکسٹو اپنے ملک سے کسی بھی صورت میں غداری نہیں کر سکتا ہے چاہے اس کے لئے اسے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''...... عمران نے لرخت لہجے میں کہا۔

''ان کا برین بھی تو واش کیا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو سر سلطان کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔

''طاہر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم چاہو تو ان کے برین واش کر سکتے ہو اور ان کے دماغوں سے یہ سب کچھ حذف کر سکتے ہو کہ وہ سب ایکسٹو کا راز جان چکے ہیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''یہ سب ممکن تو ہے لیکن اس میں بھی بہت سی قباحتیں

ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیسی قباحتیں''...... بلیک زیرو اور سر سلطان نے چونک کر ایک ساتھ کہا۔

''بعض اہم ملکی مفادات کے سلسلے میں پہلے ہی ان کے مائنڈ لاکڈ کر چکا ہوں۔ اگر میں نے ان کے برین واش کرنے کی کوشش کی تو ان سب کا یا چند ایک کا مائنڈ مکمل طور پر اندھیروں میں ڈوب جائے گا یا پھر انہیں طویل مدت کے لئے بے ہوش رہنا پڑے گا۔ اس کے بعد انہیں ہوش آیا تو ان میں سے چند ہمیشہ کے لئے یا تو قوت بینائی سے محروم ہو جائیں گے یا پھر ان کے مائنڈ اس قدر کمزور ہو جائیں گے کہ وہ سوچنے سمجھنے کے قابل ہی نہیں رہیں گے۔ زندہ ہونے کے باوجود ان کی حالت جیسی ہو گی۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ انہیں زندگی سے ہی چھٹکارہ دے دیا جائے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ میں ان پر ایک ایک کر کے عمل کر سکتا ہوں ایک ساتھ نہیں اور ہر ایک پر عمل کرنے کے لئے مجھے اپنی دماغی کنڈیشن بھی درست رکھنا ہو گی جس کے لئے مجھے طویل وقفے کی ضرورت پڑے گی۔ چونکہ ان کے مائنڈ سے یہ سب کچھ نکالنے کے لئے مجھے ان کے مائنڈ کی گہرائی میں اترنا پڑے گا اس لئے مجھے اس کے لئے اپنی پوری دماغی قوت لگانی پڑے گی جس سے ظاہر ہے میرے دماغ پر اثر پڑ سکتا ہے جو میرے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ مجھے کیا نقصان ہو'

لیکن سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ میری دماغی قوت ایک یا دو افراد پر ہی کارگر رہے اور اس کے بعد میں خود ہی دماغی طور پر کمزور ہو جاؤں۔ ایسی صورت میں باقی ممبران کا کیا ہو گا۔ اب ظاہر ہے ہم اتنے وقت کے لئے تو انہیں اپنی حراست میں نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی ان کے مائنڈ کسی اور سپیشلسٹ سے کلیئر کرا سکتے ہیں۔ یہ سب مجھے ہی کرنا ہو گا اور اگر مجھ سمیت تمام ممبران ہی بستروں پر پڑ گئے تو تم اکیلے کیا کرو گے۔ غیر ملکی ایجنسیاں اگر پاکیشیا میں متحرک ہو گئیں تو تمہارے اکیلے کے لئے ان کو کنٹرول ناممکن ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''مطلب یہ کہ ممبران کو زندہ چھوڑنے کا کوئی آپشن نہیں ہے''۔ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تو مجھے واقعی کوئی آپشن دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کچھ وقت دیں ہو سکتا ہے اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وقت کی کوئی قید نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ایکسٹو کا راز فاش ہونے کی وجہ سے انہیں بہرحال مرنا ہی پڑے گا۔ یہ فیصلہ میں ایکسٹو کے طور پر تو کر سکتا ہوں لیکن میں بھی انسان ہوں اور آپ دونوں کی طرح وہ سب مجھے بھی پیارے ہیں اور میں بطور انسان، ایک دوست اور ایک کولیگ کی حیثیت سے

ان پر گن اٹھاؤں یہ میرے لئے ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن“...... عمران نے کہا۔

”تم ایک بار میری موجودگی میں ممبران کو یہاں بلا کر ان سے بات کرو ہو سکتا ہے کہ تم جو سوچ رہے ہو ایسا نہ ہو اور وہ خود ہی اس بات کو نظر انداز کر دیں کہ ایکسٹو کوئی بھی ہو انہیں تو صرف ملک وقوم کی بھلائی کے لئے کام کرنا ہے“...... سر سلطان نے ایک اور راہ دکھاتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کے سامنے ان سے بات کرنے سے نہیں ہچکچاؤں گا لیکن میں ان سب کو جانتا ہوں۔ وہ میری سربراہی میں کام کرنے کے لئے راضی بھی ہو جائیں گے لیکن آپ آئین کو کیوں بھول رہے ہیں۔ کیا آپ مجھے آئین شکن بنانا چاہتے ہیں“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو سر سلطان نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔

”اگر آپ ان سے بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کا ایک ہی حل ہے“...... عمران نے کہا تو سر سلطان اور بلیک زیرو چونک کر امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

”کون سا حل ہے۔ بتاؤ“...... سر سلطان نے بے چینی سے کہا۔

”یہ کہ میں ایکسٹو کے عہدے سے دستبردار ہو جاؤں اور اپنی جگہ ممبران میں سے کسی کو ایکسٹو بنا دوں۔ یہ ان کی مرضی ہو گی کہ

وہ بلیک زیرو کو ہی اپنا چیف ایکسپٹ کر لیں ورنہ جیسا ان کا دل چاہے کر سکتے ہیں لیکن میں ان کے ساتھ کام نہیں کروں گا نہ ایکسٹو کی حیثیت سے اور نہ ہی فری لانسر کے طور پر“...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم کام نہ کرو۔ تمہارے بغیر تو سیکرٹ سروس ادھوری رہ جائے گی“...... سر سلطان نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ وہ سب تربیت یافتہ ہیں اور محبّ وطن ہیں۔ سب انتہائی خوبیوں کے مالک ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ایکسٹو کے منصب کو آسانی سے سنبھال سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ کچھ اور سوچو“...... سر سلطان نے سر جھٹک کر کہا۔

”اور میں کیا سوچ سکتا ہوں۔ میری ساری سوچ تو آئین کی پاسداری پر ہی ختم ہو جاتی ہے“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم ایک بار انہیں یہاں تو بلاؤ۔ میں خود ان سے بات کرنا چاہتا ہوں“...... سر سلطان نے کہا۔

”کیا بات کریں گے آپ“...... عمران نے کہا۔

”تم بلاؤ۔ پھر ان سے میں جو باتیں کروں گا وہ تم بھی سن لینا اور کچھ نہیں تو میرے، بڑے ہونے کے ناطے میری یہ درخواست تو

تم مان ہی سکتے ہو“...... سر سلطان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر انہوں نے یہاں آنے سے انکار کر دیا تو پھر“...... عمران نے کہا تو سر سلطان کے ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا وہ ایکسٹو کے حکم پر یہاں نہیں آئیں گے“۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کس ایکسٹو کے حکم پر۔ اس احمق اور مسخرے ایکسٹو کے حکم پر یا اس ایکسٹو کے حکم پر جو سات پردوں میں چھپا ہوا تھا“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ تم ان سے ایک بار بات کرو اور اگر وہ نہ مانیں تو پھر انہیں زبردستی یہاں بلاؤ چاہے اس کے لئے تمہیں ان سب کو گرفتار کر کے یہاں لانا پڑے لاؤ۔ میں ایک بار ان سے ضرور بات کرنا چاہتا ہوں“...... سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”یہ آپ ایکسٹو سے اس لہجے میں بات کر رہے ہیں“۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

”نہیں۔ میں اپنے بیٹے عمران سے کہہ رہا ہوں“...... سر سلطان نے فوراً سنبھلتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں انہیں کال کر لیتا ہوں اگر وہ مان گئے تو ٹھیک ہے ورنہ انہیں موت کی سزا دینے کے لئے یہاں لانا تو ہے ہی اس لئے انہیں ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے اٹھوانا پڑے گا ورنہ

وہ شاید ہی یہاں آئیں“...... عمران نے ایک بار پھر سخت لہجے میں کہا۔

”ملٹری انٹیلی جنس“...... بلیک زیرو نے چونک کر اور انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہاں۔ تم جولیا سے بات کرو۔ اگر وہ تمام ممبران کے ساتھ یہاں آتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کرنل شجاعت سے بات کرو اور ممبران کے پتے ٹھکانے بتا کر اس سے ایکشن کراؤ کہ وہ ممبران کو فوری طور پر حراست میں لے لیں۔ کرنل شجاعت کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے کس کے خلاف ایکشن کرایا جا رہا ہے“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے تھکے تھکے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

”لیکن ممبران کو کیا بتایا جائے گا کہ انہیں کس لئے اس طرح حراست میں لیا گیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”جب وہ یہاں آئیں گے تو انہیں بتا دیا جائے گا کہ انہیں کس لئے حراست میں لیا گیا ہے“...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

”کیا میں ان کے انتظار میں یہیں رکوں“...... سر سلطان نے کہا۔

”رکنا ہے تو رک جائیں اور اگر جانا چاہتے ہیں تو چلے جائیں۔ ممبران آئیں گے تو آپ کو کال کر کے بلا لیا جائے گا“...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں۔ جب ممبران آ جائیں تو مجھے اطلاع دے دینا میں فوراً یہاں پہنچ جاؤں گا''...... سر سلطان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تب تک میں لیڈی گھوسٹ سے بھی چند باتیں کر لوں۔ اس سارے فساد کی جڑ وہی ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے ورنہ ہمیں زیرو ایٹ لیبارٹری جانے کی نوبت ہی نہ آتی اور ہمارا بھرم رہ جاتا لیکن خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب سانپ نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے کا کوئی فائدہ نہیں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا میٹنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔ بلیک زیرو بھی تھکے تھکے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سر سلطان اور بلیک زیرو مایوس اور تھکے ہوئے انداز میں چلتے ہوئے میٹنگ روم سے باہر نکلتے چلے گئے۔

سیٹا انتہائی پریشانی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس نے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کو ڈرا کر اس کی زبان کھلوا لی تھی اور ارشاد عباسی نے لیڈی گھوسٹ کے خوف کی وجہ سے اسے بتا دیا تھا کہ ڈاکٹر جمشید عباسی زیرو ایٹ لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔

ارشاد عباسی نے چونکہ اس کی موجودگی میں سر سلطان کو کال کی تھی اس لئے ساری حقیقت پتہ چلتے ہی سیٹا نے جو ریٹا کی جگہ ارشاد عباسی کے پاس کام کے لئے آئی تھی فون کر کے ریٹا کو بھی ساری تفصیل بتا دی تھی اور اس نے ریٹا سے کہا تھا کہ ارشاد عباسی کے کہنے کے مطابق سر سلطان یہ پتہ لگانے کے لئے زیرو ایٹ لیبارٹری جا سکتے ہیں کہ وہاں بلیک کرسٹل اور ڈاکٹر جمشید عباسی محفوظ ہیں یا نہیں۔ اس لئے وہ سارے کام چھوڑ کر فوراً سر سلطان کے پاس پہنچ جائے اور جیسے ہی سر سلطان زیرو ایٹ لیبارٹری جانے کے لئے نکلیں وہ ان کے ساتھ ہی غیبی حالت میں وہاں چلی جائے اور

پھر زیرو ایٹ لیبارٹری میں جا کر ڈاکٹر جمشید عباسی سے بلیک کرسٹل حاصل کر لے۔

سیٹا کی بات سن کر ریٹا فوری طور پر سر سلطان کی طرف روانہ ہوگئی تھی اور ریٹا نے ارشاد عباسی کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا کر وہیں چھوڑ دیا تھا۔ اسے اس بات کا بھی خدشہ تھا کہ عمران جیسا شاطر انسان ان کے انکل کے پاس بھی پہنچ سکتا ہے اور وہ پروفیسر کاشف جلیل سے اس بات کا پتہ لگا سکتا ہے کہ ان کے بنائے ہوئے گیجٹ کس کے استعمال میں ہیں اس لئے سیٹا پاکیشیا ڈیلی نیوز کے آفس سے نکلی اور اس نے جیل جا کر پروفیسر کاشف جلیل کو بھی ایک انجکشن لگا دیا تا کہ وہ اس وقت تک ساکت رہیں جب تک بلیک کرسٹل ان کے ہاتھ نہیں لگ جاتا اور وہ اپنا مشن پورا نہیں کر لیتیں۔ پروفیسر کاشف جلیل کو بے ہوش کر کے سیٹا واپس اپنے فلیٹ میں پہنچ گئی۔

فلیٹ میں ایک بار اسے ریٹا کی کال موصول ہوئی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ اس کی اطلاع کے مطابق واقعی سر سلطان فوری طور پر زیرو ایٹ لیبارٹری روانہ ہو گئے ہیں تا کہ وہ وہاں کی حفاظت کا انتظام مزید سخت کرا سکیں اور اس بات کی تسلی کر سکیں کہ زیرو ایٹ لیبارٹری میں ڈاکٹر جمشید عباسی اور بلیک کرسٹل محفوظ ہے بھی یا نہیں۔ یہ سن کر سیٹا بے حد خوش ہوئی تھی کہ ان کا مشن پایہ تکمیل تک پہنچنے والا ہے۔ ریٹا غیبی حالت میں سر سلطان کے ساتھ ہی

چلی گئی تھی۔ سر سلطان جیسے ہی زیرو ایٹ لیبارٹری میں جاتے، ریٹا بھی ان کے ہمراہ لیبارٹری کے اندر پہنچ جاتی اور پھر غیبی حالت میں اس کے لئے لیبارٹری سے بلیک کرسٹل حاصل کرنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ریٹا کو سر سلطان کے ساتھ گئے کافی دیر ہو چکی تھی۔ سیٹا انتہائی بے چینی سے ریٹا کا انتظار کر رہی تھی لیکن جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے کئی بار ریٹا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا کسی بھی طرح ریٹا سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی ریٹا نے اسے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی بھی ہے یا نہیں۔

چار گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا تھا اور ریٹا کی کوئی خبر نہیں تھی جس کی وجہ سے سیٹا کی پریشانی میں کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا۔

”آخر مسئلہ ہے کیا۔ ریٹا اتنا وقت کیوں لگا رہی ہے۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ سر سلطان کے ساتھ زیرو ایٹ لیبارٹری جانے کے لئے روانہ ہو چکی ہے۔ زیرو ایٹ لیبارٹری شمالی پہاڑیوں میں ہے اور وہاں تک پہنچنے میں انہیں زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ لگا ہو گا۔ اس کے بعد انہیں لیبارٹری کے اندر جانا تھا اور پھر ریٹا وہاں سے بلیک کرسٹل حاصل کر کے سیدھی یہیں آنے والی تھی۔ اگر اسے زیادہ وقت بھی لگتا تو اس کے لئے دو گھنٹے بہت تھے لیکن اب تو چار گھنٹے گزر چکے ہیں اور میرا اس سے رابطہ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ آخر کیوں۔ اس کی کوئی تو وجہ ہونی چاہئے“...... سیٹا نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر سپیشل واچ پر ریٹا کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن ریٹا کی سپیشل واچ آف تھی۔

''ہونہہ۔ اب میں کیا کروں۔ کیا میں ریٹا کا انتظار کروں یا پھر اس کی تلاش میں شمالی پہاڑیوں کی طرف میں خود بھی جاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ ریٹا کسی مشکل میں ہو اور وہ وہاں میرا انتظار کر رہی ہو''...... سیٹا نے کہا۔ وہ کافی دیر سوچتی رہی لیکن وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ریٹا نے اسے فلیٹ میں ہی رہنے کا کہا تھا اور سیٹا سوچ رہی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ریٹا کی تلاش میں شمالی پہاڑیوں میں بھٹکتی رہے اور اس کے پیچھے ریٹا واپس فلیٹ میں پہنچ جائے۔ اسے وہاں نہ پا کر وہ بھی پریشان ہو جائے۔

''مجھے ایک گھنٹہ اور انتظار کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ریٹا ابھی لیبارٹری میں ہو اور ڈاکٹر جمشید کسی وجہ سے ابھی تک بلیک کرسٹل سر سلطان کے سامنے نہ لایا ہو۔ اپنے طور پر تو ظاہر ہے ریٹا کے لئے لیبارٹری میں بلیک کرسٹل تلاش کرنا مشکل ہو سکتا ہے اور اسے وقت بھی لگ سکتا ہے''...... سیٹا نے کہا۔

''اگر مزید ایک گھنٹے تک وہ نہ آئی تو پھر میں اس کی تلاش میں جاؤں گی''...... اس نے کہا اور پھر وہ ایک صوفے پر بیٹھ گئی اور بار بار سر اٹھا کر دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھنے لگی۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔

''ہونہہ۔ میں بھی کتنی نانسنس ہوں۔ بلیک کرسٹل کے بارے

میں معلومات ملنے کی وجہ سے میں اس قدر ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی کہ مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا ہے کہ میرے پاس ایک ایسا سافٹ ویئر موجود ہے جس سے میں ریٹا کی موومنٹ کا پتہ لگا سکتی ہوں۔ وہ کس حال میں ہے اور کہاں ہے''...... سیٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور تیز تیز چلتی ہوئی ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھوں میں لیپ ٹاپ کمپیوٹر تھا۔ لیپ ٹاپ کمپیوٹر کے ساتھ وہ سپیشل گیجٹ اور دوسرا بہت سا سامان بھی اٹھا لائی تھی۔ اس نے سامان اور لیپ ٹاپ سامنے میز پر رکھا اور پھر وہ سامان جس میں ایک چھوٹی پورٹیبل مشین بھی تھی آن کر کے اس کے وائر لیپ ٹاپ کمپیوٹر میں ایڈجسٹ کرنے لگی۔ اس نے سپیشل گیجٹ اٹھا کر اپنی کلائی پر باندھا اور پھر اسے آن کر لیا۔ گیجٹ پر مختلف رنگ کے بلب جلنے بجھنے لگے۔ سیٹا نے لیپ ٹاپ کمپیوٹر اوپن کیا اور پھر اسے آن کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں کمپیوٹر آن ہو گیا اور وہ اس کے پروگرامز اوپن کر کے چیک کرنے لگی۔ ابھی اسے کمپیوٹر پر کام کرتے کچھ دیر ہی گزری ہو گی کہ اچانک کال بیل بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ شاید ریٹا واپس آ گئی ہے۔ گڈ شو۔ اب مجھے اسے ٹریس کرنے میں خواہ مخواہ وقت ضائع نہیں کرنا پڑے گا''...... سیٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کلائی پر بندھا ہوا گیجٹ اتار

کر میز پر رکھا اور پھر سارا سامان سائیڈ پر رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے بغیر کوئی بات کئے لاک کھولا اور دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا بے اختیار چونک پڑی۔ دروازے پر ریٹا کی بجائے ایک نوجوان لڑکی اور تین مضبوط اور کسرتی جسم کے مالک نوجوان دکھائی دے رہے تھے۔

''مس ریٹا''...... لڑکی نے سیٹا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ان سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں جیسے وہ اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

''ہاں۔ لیکن آپ کون ہیں''...... سیٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ چاروں اس کے لئے ناآشنا تھے۔

''اپنا تعارف ہم آپ کو بعد میں کرائیں گے۔ کیا ہم اندر آ کر آپ سے چند باتیں کر سکتے ہیں''...... لڑکی نے بڑے شائستہ لہجے میں کہا۔

''کیا بات کرنی ہے آپ کو''...... سیٹا نے سر جھٹک کر کہا۔

''اندر چلیں پھر آرام سے بات کرتے ہیں''...... لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں یہاں اکیلی رہتی ہوں اور میں کسی اجنبی کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ سوری''...... سیٹا نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ آپ کہیں تو یہ تینوں یہیں رک جاتے ہیں۔ میں تو اندر آ سکتی ہوں''...... لڑکی نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں کسی پر بھروسہ نہیں کرتی۔ آپ کو جو بات کرنی ہے یہیں کریں''...... سیٹا نے اسی انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتیں تو ہم آپ کو مجبور نہیں کریں گے۔ یہ بتائیں کہ کیا آپ پاکیشیا ڈیلی نیوز کے لئے کام کرتی ہیں''...... لڑکی نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو اور تم ہو کون''۔ سیٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق سپیشل کرائم برانچ سے ہے اور میں ڈی سی پی ہوں۔ میرا نام روبانہ خان ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''سپیشل کرائم برانچ۔ لیکن آپ یہاں کیوں آئی ہیں اور مجھ سے کیا چاہتی ہیں''...... سیٹا نے اس بار قدرے پریشان لہجے میں کہا اس کی پریشانی کی وجہ وہ سامان تھا جو وہ کمرے میں اوپن چھوڑ آئی تھی۔ اگر وہ ان سب کو اندر لے آتی تو سارا سامان اور سپیشل گیجٹ ان کی نظروں میں آ جاتا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

''آپ اندر آنے دیتیں تو اطمینان سے بات ہو جاتی لیکن آپ شاید ڈر رہی ہیں کہ ہم ڈاکو یا چور نہ ہوں اس لئے آپ سے ہم یہیں بات کر رہے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ صبح دس بجے سے

بارہ بجے کے درمیان آپ کہاں تھیں''...... روبانہ خان نے اس کی
طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
''میں آفس میں تھی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آئی
ہوں۔ کیوں''...... سیٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''کیا آپ جانتی ہیں کہ پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر مسٹر
ارشاد عباسی کو قتل کر دیا گیا ہے''...... روبانہ خان نے کہا تو سیٹا بری
طرح سے اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات
پھیل گئے۔
''سر ارشاد عباسی قتل ہو گئے ہیں۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں''۔
سیٹا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''جی ہاں۔ ہم وہاں تحقیقات کر کے آئے ہیں۔ سٹاف سے
ہماری بات چیت ہوئی ہے۔ سٹاف کے کہنے کے مطابق دس سے
بارہ تک آپ ارشاد عباسی کے کیبن میں ہی تھیں اور پھر کیبن سے
آپ نکل کر باہر چلی گئیں تھی۔ آپ کے جانے کے بعد جب ارشاد
عباسی کا ملازم انہیں کافی سرو کرنے گیا تو ارشاد عباسی اپنی کرسی پر
بیٹھا تھا لیکن اس کا سر میز پر گرا ہوا تھا اور اس کے جسم میں کوئی
حرکت نہیں تھی۔ ملازم جس کا نام نفیس ہے نے ارشاد عباسی کو
آوازیں دیں لیکن ارشاد عباسی کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو
اس نے سٹاف کے چند افراد کو اندر بلا لیا۔ انہوں نے جب ارشاد
عباسی کو چیک کیا تو ارشاد عباسی کی نہ نبض چل رہی تھی اور نہ ہی

اس کا سانس اور اس کا دل بھی رک چکا تھا۔ سٹاف کے ایک ممبر
نے فوری طور پر قریبی ڈاکٹر کو بلایا جس نے اس بات کی تصدیق کر
دی کہ ارشاد عباسی ہلاک ہو چکا ہے۔ ارشاد عباسی کی گردن پر ایک
چھوٹا سا نشان تھا۔ جسے دیکھ کر ہمیں اندازہ ہوا کہ اس کی گردن پر
انجکشن لگایا گیا ہے۔ ہمیں ایک خالی سرنج ارشاد عباسی کی ڈسٹ بن
سے مل گئی ہے۔ جسے ہم نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ ہم نے
سرنج فرانسک لیبارٹری بھجوا دی ہے۔ جب رپورٹ آئے گی تو اس
سے ہمیں پتہ چل جائے گا کہ سرنج میں کون سا انجکشن تھا اور اس پر
کس کی انگلیوں کے نشانات ہیں۔ چونکہ ارشاد عباسی کے ساتھ
آخری وقت میں آپ تھیں اس لئے سٹاف نے واضح طور پر کہا ہے
کہ ارشاد عباسی کی ہلاکت میں آپ کا ہاتھ ہے''...... روبانہ خان
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
''یہ سب بکواس ہے۔ میں نے سر کو کوئی انجکشن نہیں لگایا اور نہ
ہی میرا ان سب باتوں سے کوئی تعلق ہے۔ آپ کو یقیناً میرے
بارے میں غلط معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ جب میں سر ارشاد عباسی
کے دفتر سے نکلی تھی تو وہ بالکل ٹھیک تھے''...... سیٹا نے غصیلے لہجے
میں کہا البتہ دل ہی دل میں وہ حیران ضرور ہو رہی تھی کہ اس نے
ارشاد عباسی کو مائکم انجکشن لگایا تھا جس سے انسانی جسم اکڑ جاتا ہے
اور اس پر طویل بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے لیکن وہ ہلاک نہیں ہوتا
پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ مائکم انجکشن لگنے کے بعد ارشاد عباسی

ہلاک ہو گیا ہو۔

''سوری مس ریٹا۔ ہمارے پاس آپ کے خلاف کمپلین ہے اس لئے انوسٹی گیشن کے لئے آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا''...... اس بار روبانہ خان نے بڑے سخت لہجے میں کہا تو سیٹا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''نہیں۔ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ میں قانون جانتی ہوں۔ اگر آپ مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اریسٹ وارنٹ دکھائیں اور وارنٹ کے بغیر آپ میرے فلیٹ میں بھی نہیں آ سکتے''...... سیٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کا اریسٹ وارنٹ ہم ساتھ لائے ہیں مس ریٹا''۔ ایک نوجوان نے کہا۔

''دکھائیں''...... سیٹا نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا دوسرے لمحے اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پیچھے فرش پر جا گری۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی روبانہ خان اور اس کے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے اور اندر آتے ہی انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ روبانہ خان نے سیٹا کے پیٹ میں زور دار لات ماری تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ میرے ساتھ اس طرح زبردستی نہیں کر سکتے''...... سیٹا نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گئی۔ روبانہ خان اور اس کے

ساتھیوں نے یکلخت مشین پسٹل نکال کر اس کی طرف کر لئے تھے۔ روبانہ خان کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر سائیلنسر لگا ہوا تھا جبکہ باقی افراد کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل سادہ تھے۔

''چپ چاپ اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ ورنہ تمہیں یہیں گولی مار دی جائے گی''...... روبانہ خان نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور سیٹا کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''یہ سب آپ اچھا نہیں کر رہی ہیں۔ میں آپ کے خلاف اعلیٰ حکام کو شکایت کروں گی۔ میں کرائم رپورٹر ہوں اور کرائم رپورٹر کے ساتھ ایسا سلوک کرنے والوں کو بھیانک خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے''۔ سیٹا نے غصے اور پریشانی کے ملے جلے سے لہجے میں کہا۔

''ہم ہر طرح کا خمیازہ بھگتنے کے لئے تیار ہیں مس ریٹا۔ اب میں تم سے جو پوچھوں سچ سچ بتاؤ ورنہ تمہارا انجام واقعی بھیانک ہو گا''...... روبانہ خان نے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب''...... اس کا غراہٹ بھرا لہجہ سن کر سیٹا نے گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے ارشاد عباسی کے ساتھ کیا کیا ہے''...... روبانہ خان نے کہا۔

''میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔ تم خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہی ہو''...... سیٹا نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اس معاملے کی مکمل تحقیقات کی ہیں مس ریٹا۔ تم نے

ارشاد عباسی کو انجکشن لگایا اور پھر تم وہاں سے نکل کر سنٹرل جیل کی طرف روانہ ہوگئی۔ تم نے اپنی کار سنٹرل جیل کے عقب میں روکی تھی اور پھر تم اچانک جھاڑیوں میں جا کر غائب ہوگئی۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد تم دوبارہ ان جھاڑیوں سے برآمد ہوئی اور پھر تم دوبارہ اپنی کار میں سوار ہو کر یہاں پہنچ گئی۔ ہم نے سنٹرل جیل کی انتظامیہ سے بات کی تو پتہ چلا کہ سنٹرل جیل کے ایک اہم اور خطرناک قیدی کو بھی اسی انداز میں ہلاک کیا گیا ہے جس طرح ارشاد عباسی کو ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کی گردن پر بھی زہریلا انجکشن لگایا گیا ہے جس سے وہ قیدی بھی فوری ہلاک ہو گیا ہے۔ ہم نے تمہارا تعاقب کیا اور پھر ہم نے جب نیچے موجود تمہاری کار کی تلاشی لی تو ہمیں کار میں سے ویسا ہی ایک سرنج مل گیا جیسا ارشاد عباسی کے دفتر کی ڈسٹ بن سے ملا تھا۔ اس سرنج کا محلول بھی پہلے سرنج میں موجود محلول جیسا تھا۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ارشاد عباسی اور سنٹرل جیل کے قیدی پروفیسر کاشف جلیل کی ہلاکت میں تمہارا ہاتھ ہے''...... روبانہ خان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر سیٹا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ انکل ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن کیسے۔ میں نے تو انہیں......'' سیٹا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ اچانک بولتے بولتے خاموش ہوگئی جیسے اسے اچانک یاد آ گیا ہو کہ وہ کیا بولنے جا رہی تھی۔

''گڈ شو۔ تو پروفیسر کاشف جلیل تمہارے انکل ہیں''...... روبانہ خان نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا تو سیٹا کا یکلخت رنگ اُڑ گیا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میری زبان پھسل گئی تھی''...... سیٹا نے فوراً خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''جب زبان پھسلتی ہے تب ہی منہ سے سچ نکلتا ہے مس ریٹا۔ بہرحال اب بتاؤ کہ تمہارا اصل نام کیا ہے اور تم پروفیسر کاشف جلیل کی کیا لگتی ہو''...... روبانہ خان نے پوچھا تو سیٹا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم تینوں جاؤ اور اس فلیٹ کے ایک ایک انچ کا بغور جائزہ لو۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں ایسا ضرور کچھ نہ کچھ مل جائے گا جو مس ریٹا کو لیڈی گھوسٹ ثابت کر دے گا''...... روبانہ خان نے کہا اور لیڈی گھوسٹ کا سن کر سیٹا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب''...... سیٹا نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مطلب یہ کہ تم ہی وہ چور لیڈی گھوسٹ ہو جس نے پاکیشیا میں اودھم مچا رکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس پروفیسر کاشف جلیل کا کوئی خاص سائنسی آلہ ہے جس کی مدد سے تم غائب ہو جاتی ہو اور پھر اپنی کارروائیاں کرتی ہو۔ تم نے اسی سائنسی آلے کا استعمال کرتے ہوئے پروفیسر کاشف جلیل کو بھی ہلاک کیا ہے کیونکہ ہمیں سنٹرل جیل کے اس حصے سے ایسے بہت سے نشانات

ملے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم نے سائنسی آلے کا استعمال کیا اور غائب ہو کر سنٹرل جیل پہنچ گئی اور پھر تم نے وہاں جاتے ہی پروفیسر کاشف جلیل کا قتل کر دیا۔ بولو یہ سچ ہے یا نہیں''۔ روبانہ خان نے کہا۔

''نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں نے انکل کو قتل نہیں کیا۔ ارے ارے۔تم کہاں جا رہے ہو۔ خبردار۔ رک جاؤ۔ میری اجازت کے بغیر تم اندر نہیں جا سکتے۔ رک جاؤ''...... سیتا نے پہلے روبانہ خان سے کہا اور پھر اس نے تینوں مردوں کو اندر جاتے دیکھا تو وہ بری طرح سے بھڑک اٹھی اور اچھل کر ان کے سامنے آ گئی۔

''ہٹ جاؤ ریتا ہمارے سامنے سے ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گی''...... روبانہ خان نے چیختے ہوئے کہا۔

''مار دو۔لیکن میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گی''...... سیتا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ اچانک پلٹی اور بجلی کی سی تیزی سے بھاگتی ہوئی ایک کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''پکڑو اسے۔ اگر وہ کمرے میں چلی گئی تو غائب ہو جائے گی''...... روبانہ خان نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے تینوں ساتھی تیزی سے سیتا کے پیچھے لپکے لیکن اتنی دیر میں سیتا تقریباً اُڑتی ہوئی کمرے میں پہنچ گئی تھی اور کمرے میں جاتے ہی اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔ باہر موجود روبانہ خان اور اس کے ساتھی بری طرح سے چیخ رہے تھے اور دروازے پر ٹکریں مار رہے

تھے لیکن سیتا رکے بغیر تیزی سے میز کی طرف بڑھی اور اس نے میز پر پڑا ہوا سپیشل گیجٹ اٹھایا اور اپنی کلائی پر باندھنا شروع کر دیا۔ باہر موجود افراد زور زور سے دروازہ توڑنے کے لئے ٹکریں مار رہے تھے۔ سیتا نے کلائی پر گیجٹ باندھتے ہی میز پر پڑیں ہوئی ساری چیزیں اٹھائیں اور انہیں لے کر ملحقہ کمرے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ کمرے میں آتے ہی اس نے ساری چیزیں ایک الماری کے خفیہ خانے میں چھپا دیں اور پھر اس نے الماری بند کر کے اسے لاک لگا دیا۔ اسی لمحے اسے بیرونی دروازہ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔

''اب تم مجھے ڈھونڈتے رہ جاؤ گے''...... سیتا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے تیزی سے کلائی پر بندھے ہوئے سپیشل گیجٹ کے چند بٹن پریس کئے اور پھر ایک ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ ریڈ بٹن پریس ہوتے ہی بجلی کی لہریں سی اس کے جسم پر چمکیں اور وہ غائب ہوتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ غائب ہوئی اسی لمحے روبانہ خان اور اس کے تینوں ساتھی چھلانگیں لگا کر اس کمرے میں آ گئے اور پھر خالی کمرہ دیکھ کر وہ اپنی جگہوں پر ٹھٹھک گئے۔

''یہ کہاں غائب ہو گئی''...... ایک نوجوان نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہیں حیرت زدہ دیکھ کر سیتا کے ہونٹوں پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

''وہ یہیں کہیں ہو گی۔ ڈھونڈو اسے جلدی''...... روبانہ خان

نے چیختے ہوئے کہا اور وہ چاروں مشین پسٹل لئے کمرے میں پھیل گئے۔ سیتا نے ادھر ادھر دیکھا پھر اس کی نظریں سائیڈ پر پڑی لوہے کی ایک سلاخ پر پڑیں۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے لوہے کی سلاخ اٹھا لی۔ سلاخ اس کے ہاتھوں میں آتے ہی غائب ہوگئی۔ اسی لمحے ایک آدمی تیز تیز چلتا ہوا الماری کی طرف بڑھا۔ اسے الماری کی طرف آتے دیکھ کر سیتا ہوشیار ہوگئی اور اس نے سلاخ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کر لیا کہ جیسے ہی نوجوان الماری کے پاس آئے گا وہ اس پر حملہ کر دے گی۔ لیکن وہ آدمی آگے آ کر الماری سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔ اس نے اچانک جیب سے ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا۔ چشمے کے شیشے کلرڈ تھے اور سرخ رنگ کے تھے۔ اسے آنکھوں پر چشمہ لگاتے دیکھ کر سیتا چونک پڑی۔ چشمہ لگاتے ہی نوجوان چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں سیتا غیبی حالت میں کھڑی تھی۔ ایک لمحے کے لئے سیتا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس آدمی کی نظریں سرخ شیشے والے چشمے کے پیچھے سے اسے دیکھ رہی ہوں لیکن وہ آدمی اچانک مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا روبانہ خان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے روبانہ خان کے کان میں نجانے کیا کہا کہ روبانہ بری طرح سے چونک پڑی اور پھر یہ دیکھ کر سیتا بری طرح سے چونک پڑی کہ روبانہ خان نے بھی فوراً جیب سے سرخ شیشوں والا چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا اور وہ مڑ کر اس طرف دیکھنے لگی جہاں سیتا موجود تھی۔ سیتا کو اس بار

روبانہ خان کی آنکھیں خود کو گھورتی ہوئی دکھائی دیں۔

''ریڈ گلاسز کے چشمے لگا لو۔ وہ یہیں موجود ہے''...... روبانہ خان نے کہا تو سیتا کے چہرے پر شدید حیرت لہرانے لگی۔ باقی دو افراد نے بھی فوراً جیبوں سے سرخ شیشوں والے چشمے نکالے اور آنکھوں پر لگا لئے اور پھر وہ سب مڑ کر اسی طرف دیکھنے لگے۔

''گڈ شو۔ تو تم یہاں ہو''...... روبانہ خان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین پسٹل ہاتھ میں لئے آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سیتا کو بخوبی دیکھ رہی ہے۔ سیتا نے کچھ کہنے کے منہ کھولا لیکن پھر اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ روبانہ خان اور اس کے ساتھی اسے ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہوں اور وہ جان بوجھ کر اس پر یہ ظاہر کر رہے ہوں کہ وہ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ سیتا نے سلاخ مزید بلند کی اور تیزی سے روبانہ خان کی طرف بڑھی۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک روبانہ خان کے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ٹھک کی آواز نکلی اور سیتا بری طرح سے چیختی ہوئی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ روبانہ خان نے اس کے ہاتھوں میں موجود سلاخ کا نشانہ لیا تھا جو زور دار جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے نکل کر پیچھے جا گری تھی۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ مچ مجھے دیکھ سکتی ہو''۔ سیتا نے اس بار بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مس ریٹا عرف لیڈی گھوسٹ۔ تم نے پروفیسر کاشف جلیل سے غائب ہونے والا سائنسی آلہ تو لے لیا اور اس کا استعمال بھی سیکھ لیا لیکن شاید تمہیں پروفیسر کاشف جلیل نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس گیجٹ سے غائب ہونے والے کو ریڈ کلر کے شیشوں سے دیکھا جا سکتا ہے"...... روبانہ خان نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیٹا کا رنگ بدل گیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ تم مجھے نہیں دیکھ سکتی۔ اگر اس گیجٹ سے غائب ہونے والے کو ریڈ کلر کے شیشوں سے دیکھا جا سکتا تو انکل اس کے بارے میں ہمیں ضرور بتا دیتے"...... سیٹا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں۔ کیا مطلب۔ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے"۔ روبانہ خان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت لہرانے لگی۔

"میرا مطلب ہے مجھے۔ میں اپنی بات کر رہی ہوں"۔ سیٹا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب تم اپنی کلائی سے یہ گیجٹ اتارو اور ہمارے سامنے ظاہر ہو جاؤ"...... روبانہ خان نے کہا۔

"نہیں۔ اگر تم چاروں نے مجھے دیکھ لیا ہے تو کیا ہوا۔ اب بھی میں تم سب کی نظروں سے اوجھل ہو سکتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس بار تم ریڈ کلر کے شیشے تو کیا کسی بھی کلر کے شیشوں والی عینکیں

لگا لو تو تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے"...... سیٹا نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... روبانہ خان نے چونک کر کہا۔ اس لمحے سیٹا نے سپیشل گیجٹ پر ہاتھ مارا۔ اس سے پہلے کہ روبانہ خان اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے اچانک سیٹا کے گیجٹ سے تیز چکا چوند چمک پیدا ہوئی اور روبانہ خان اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکل گئیں وہ اچھل اچھل کر گرے اور یوں ساکت ہو گئے جیسے ان کے جسموں سے روحیں نکل گئی ہوں۔

"ہا ہا ہا۔ ہا ہا ہا۔ مجھے پکڑنے آئے تھے یہ۔ ہونہہ۔ لیڈی گھوسٹ نام کی نہیں سچ میں لیڈی گھوسٹ ہے جسے پکڑنا ناممکن ہے"...... ان چاروں کو زمین بوس ہوتے دیکھ کر سیٹا نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

عمران ڈارک روم میں داخل ہوا تو اسے سامنے تنویر اور لیڈی گھوسٹ راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس نے خود ہی ان دونوں کو لا کر یہاں راڈز والی کرسیوں پر جکڑا تھا۔ دونوں کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ ابھی انہیں ہوش نہیں آیا تھا۔

تنویر کو راڈز والی کرسی پر جکڑے دیکھ کر عمران دل مسوس کر رہ گیا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ تنویر کو اس کے راز کا علم ہو چکا تھا اور اس کے واچ ٹرانسمیٹر کی فری فریکوئنسی کے ذریعے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو بھی پتہ چل چکا تھا کہ عمران ہی ایکسٹو ہے۔ اس لئے اسے مجبوراً تنویر کو بے ہوش کر کے یہاں لا کر جکڑنا پڑا تھا۔

”کاش تم نے میری اور سر سلطان کی باتیں نہ سنی ہوتیں تو اس وقت تم اس حال میں نہ ہوتے“...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کی بجائے لیڈی گھوسٹ کو دیکھنے لگا۔ اس لڑکی کو دیکھ کر وہ بے حد حیران ہو رہا تھا کیونکہ یہ وہی لڑکی تھی جس

نے اس سے لفٹ لی تھی اور عمران نے اس کے کہنے پر اسے پاکیشیا ڈیلی نیوز کے آفس کے باہر ڈراپ کیا تھا۔ اس کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہی لڑکی لیڈی گھوسٹ ہو سکتی ہے۔

اس لڑکی کو دیکھ کر عمران کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ اسے زیرو ایٹ لیبارٹری کا کیسے علم ہوا تھا۔ یہ لڑکی پاکیشیا ڈیلی نیوز کے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کے ساتھ کام کرتی تھی اور اب یہ طے تھا کہ اس لڑکی کو پہلے سے اس بات کا علم تھا کہ ارشاد عباسی زیرو ایٹ لیبارٹری میں کام کرنے والے پاکیشیائی سائنس دان جمشید عباسی کا بھائی ہے۔ اس نے یقینی طور پر چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی سے ہی زیرو ایٹ لیبارٹری اور جمشید عباسی کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے ہی چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کو اس بات پر مجبور کیا ہو کہ وہ سر سلطان کو کال کرے تاکہ سر سلطان فوری طور پر زیرو ایٹ لیبارٹری پہنچ کر جمشید عباسی اور بلیک کرسٹل کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور لیڈی گھوسٹ کو بھی سر سلطان کے ہمراہ لیبارٹری میں گھسنے کا موقع مل جائے۔ لیکن عمران کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ لیڈی گھوسٹ چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی کے آفس سے نکل کر اتنی جلدی سر سلطان کے آفس کیسے پہنچ گئی تھی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ لیڈی گھوسٹ نے چیف ایڈیٹر ارشاد عباسی سے زیرو ایٹ لیبارٹری کی لوکیشن کا پتہ کر لیا ہو اور پھر وہ پہلے سے ہی شمالی پہاڑیوں میں پہنچ گئی ہو اور اسے اس

بات کا یقین ہو کہ یہاں سر سلطان لازمی آئیں گے اور لیبارٹری میں جائیں گے اور وہ ان کے ساتھ لیبارٹری میں غیبی حالت میں داخل ہونا چاہتی ہو۔ یہ سب کچھ وہ کیوں کر رہی تھی اور اس کا مقصد اگر صرف یونیک چوریاں کر کے ہی اپنا نام بنانا تھا تو پھر اس نے بلیک کرسٹل چوری کرنے کا ارادہ کیوں کیا تھا۔ کیا وہ یہ سب کسی کے کہنے پر کر رہی تھی۔

عمران کے دماغ میں لیڈی گھوسٹ سے ہونے والی باتیں بھی گردش کر رہی تھیں جس نے اسے خود فون کر کے یہ بتایا تھا کہ نیشنل میوزیم سے غائب ہونے والا بلیو ڈائمنڈ اسرائیل پہنچ چکا ہے اور وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ بلیو ڈائمنڈ صرف ایک قدیم ڈائمنڈ ہی نہیں تھا بلکہ اس ڈائمنڈ میں پاکیشیا کا ایک اہم راز بھی چھپا ہوا تھا۔ فون پر بات کرتے ہوئے لیڈی گھوسٹ نے خود کو محب وطن کہا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ وہ صرف چوریاں ہی کر سکتی ہے۔ کسی کو ہلاک کرنا یا ملکی مفادات کو نقصان پہنچانا اس کا شیوہ نہیں ہے اور نہ وہ ایسا کرنا چاہتی ہے۔ اگر وہ اتنی ہی محبّ وطن تھی تو پھر اس نے یہ چوریاں بھی کیوں کی تھیں اور پاکیشیا کی اہم ہستیوں کو ہی اپنا نشانہ کیوں بنایا تھا اور اہم چیزوں کو ہی چوری کیوں کیا تھا۔ یہ تمام وہ سوال تھے جن کے جواب صرف لیڈی گھوسٹ ہی دے سکتی تھی اور اب یہ حسن اتفاق تھا کہ لیڈی گھوسٹ عمران کے قبضے میں تھی جس کا غائب ہونے والا سائنسی گجٹ عمران نے گولی مار کر تباہ کر

دیا تھا اور گجٹ کے تباہ ہوتے ہی لیڈی گھوسٹ اس کے سامنے ظاہر ہو گئی تھی اور اب وہ اس کے سامنے دانش منزل کے ڈارک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی تھی۔

چند لمحے وہ لیڈی گھوسٹ کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑ کر سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور الماری کا ایک خفیہ خانہ کھول کر اس میں سے ایک انجکشن اور ایک خالی سرنج نکال لیا۔ انجکشن میں ہلکے زرد رنگ کا محلول تھا۔ عمران نے سرنج میں انجکشن بھرا اور اسے لے کر لیڈی گھوسٹ کے پاس آ گیا۔ عمران نے لیڈی گھوسٹ کی گردن کی سائیڈ پر دو انگلیاں رکھیں اور پھر وہ انگلیوں سے اس کی گردن کی ایک مخصوص وین تلاش کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے لیڈی گھوسٹ کی گردن کے ایک مخصوص حصے پر انگلیوں کا دباؤ ڈالا تو اس کی گردن پر ایک رگ سی ابھر آئی۔ یہ رگ دیکھ کر عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے سرنج کی سوئی اس رگ میں پیوست کر دی اور پھر اس نے آہستہ آہستہ زرد محلول لیڈی گھوسٹ کی مخصوص رگ میں انجکیٹ کر دیا۔ سارا محلول انجکیٹ کرنے کے بعد اس نے سوئی نکالی اور پھر اس نے خالی سرنج سائیڈ میں پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں اچھال دی اور پھر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں لیڈی گھوسٹ کے سامنے پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے اپنی ریسٹ واچ دیکھنی شروع کر دی۔ اس نے لیڈی گھوسٹ کو جو

انجکشن لگایا تھا۔ یہ اینٹی تھا جس کے لگنے کے چند منٹ بعد لیڈی گھوسٹ کو ہوش آ سکتا تھا۔

عمران ابھی لیڈی گھوسٹ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ڈارک روم کا دروازہ کھلا اور بلیک زیرو اندر داخل ہوا۔

''عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''جولیا اور باقی تمام ممبران کہیں دستیاب نہیں ہو رہے ہیں۔ میں نے ان کے سیل فونز اور ان کے واچ ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کرنے کی کئی بار کوشش کی ہے لیکن وہ کوئی رسپانس نہیں دے رہے۔ نہ وہ سیل فون اٹنڈ کر رہے ہیں اور نہ واچ ٹرانسمیٹر کال''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا ان کے سیل فون اور واچ ٹرانسمیٹر آن ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ سب کے سیل فون اور واچ ٹرانسمیٹر آن ہیں لیکن وہ میری کال رسیو ہی نہیں کر رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ظاہر ہے ان پر ایکسٹو کی حقیقت کھل چکی ہے تو وہ اتنی آسانی سے کال کیوں رسیو کریں گے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے

کہا۔

''پھر اب کیا کیا جائے''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ میں نے تم سے کہا تو تھا کہ اگر وہ قابو نہ آئیں تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شجاعت کو کال کر دینا تا کہ وہ انہیں جلد سے جلد حراست میں لے سکے''...... عمران نے کہا۔

''وہ منجھے ہوئے اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں تو کیا آپ کے خیال میں وہ سب اتنی آسانی سے کرنل شجاعت کے قابو میں آ جائیں گے''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''انہیں قابو کرنا ہی پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے وہ ایکسٹو کی حقیقت جاننے کے بعد روپوش ہو گئے ہیں اور ان میں شاید اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ وہ آپ کا ایکسٹو کے روپ میں سامنا کر سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب دوسروں کے لئے تو کہا جا سکتا ہے لیکن جولیا ان سب سے مختلف ہے۔ وہ بے حد جذباتی لڑکی ہے۔ میں ایکسٹو ہوں اس بات کا علم ہوتے ہی اس کی خوشی کئی گنا بڑھ گئی ہو گی۔ وہ مجھ سے ناراض اور غصے تو ضرور ہو گی کہ میں نے اس پر بھی بھروسہ نہیں کیا تھا اور اسے بھی یہ راز نہیں بتایا تھا۔ یہ بات کہنے کے لئے نہ چاہتے ہوئے بھی میرے پاس آئے گی اور گلوے شکووں کا

پنڈورا کھول کر بیٹھ جائے گی۔ اور کوئی کال اٹنڈ کرے یا نہ کرے اسے تو بہرحال کال اٹنڈ کرنی چاہئے''......عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ کریں کال ہوسکتا ہے کہ وہ ڈمی ایکسٹو سے بات نہ کرنا چاہتی ہو''...... بلیک زیرو نے افسردگی سے کہا۔

''ہاں۔ یہ ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم یہاں رکو۔ میں نے لیڈی گھوسٹ کو اینٹی انجکشن لگا دیا ہے۔ کچھ دیر تک اسے ہوش آ جائے گا۔ میں نے تنویر کی گردن کی رگ دبا کر اسے طویل بے ہوش کر رکھا ہے لیکن اس کے باوجود یہ چار گھنٹوں میں ہوش میں آ سکتا ہے۔ تم اسے ڈبل ایٹ کا انجکشن لگا دو تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ وقت کے لئے بے ہوش رہے اور اسے کسی کمرے میں لے جا کر ڈال دو۔ جب تک باقی ممبران یہاں نہیں آ جاتے میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے بلیک زیرو کو وہیں چھوڑا اور ڈارک روم سے باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور جولیا کا نمبر پریس کر دیا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے کال بٹن پریس کیا اور پھر اس نے سیل فون کان سے لگا لیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا خیال تھا کہ جولیا اس کی کال رسیو کرے گی اور پھر وہ اسے بے بھاؤ کی سنانا شروع کر دے گی لیکن دوسری طرف سے جولیا اس کی کال اٹنڈ نہیں کر رہی تھی۔ ابھی بیل جا ہی رہی تھی کہ

اسی لمحے بلیک زیرو بوکھلائے ہوئے انداز میں ڈارک روم سے نکل کر باہر آ گیا۔

''عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا تو عمران کان سے سیل فون ہٹا کر اس کی طرف مڑ گیا۔

''کیا ہوا۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ لیڈی گھوسٹ''...... بلیک زیرو کے منہ سے نکلا۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اسے''......عمران نے چونک کر کہا۔

''آپ خود اندر آ کر اسے دیکھ لیں''...... بلیک زیرو نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا تو عمران نے سیل فون آف کیا اور اسے جیب میں ڈالتا ہوا تیزی سے ڈارک روم کی طرف لپکا اور پھر وہ جیسے ہی ڈارک روم میں داخل ہوا اور اس کی نظریں راڈز والی کرسی جس پر لیڈی گھوسٹ جکڑی ہوئی تھی کو دیکھ کر یکلخت ٹھٹھک گیا۔ لیڈی گھوسٹ بدستور راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی تھی لیکن اس کا جسم سیاہ پڑ چکا تھا۔

''یہ ہلاک ہو چکی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ہلاک ہو چکی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے ہلاک ہو گئی ہے۔ ابھی

تو یہ ٹھیک تھی اور میں نے اسے ہوش میں لانے کے لئے اینٹی انجکشن لگایا تھا''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا اور تیزی سے لیڈی گھوسٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لیڈی گھوسٹ کی گردن پر الٹا ہاتھ رکھا، پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کا سانس چیک کیا تو یہ دیکھ کر اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئیں کہ واقعی لیڈی گھوسٹ ہلاک ہو چکی تھی۔ نہ اس کا سانس چل رہا تھا اور نہ نبض۔ اس کا رنگ اس قدر سیاہ تھا جیسے اسے ابھی کسی بھٹی سے جلا کر نکالا گیا ہو۔

''ہوا کیا ہے اسے''...... عمران نے بے چینی سے پوچھا۔

''میں تنویر کو اٹھا کر لے جا رہا تھا تو میں نے اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوتے دیکھی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ اسے ہوش آ رہا ہے۔ اسی لمحے اس کی کلائی میں بندھے ہوئے اس کھلونے نما گیجٹ سے ایک تیز شرارہ سا نکلا۔ ساتھ ہی اس کے حلق سے ہلکی چیخ نکلی اور اس کا رنگ کوئلے کی طرح سیاہ پڑ گیا۔ میں نے تیزی سے اس کے پاس آ کر اسے چیک کیا تو یہ ہلاک ہو چکی تھی''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس کے گیجٹ سے شرارہ کیسے نکل سکتا ہے۔ میں نے تو گولی مار کر اس کا یہ سائنسی آلہ پہلے ہی تباہ کر دیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''شرارہ نکلتے میں نے خود دیکھا ہے''...... بلیک زیرو نے جواب

دیا۔

''یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ مجھے تو اس سے بہت کچھ پوچھنا تھا۔ اس کی ہلاکت اس کے پیچھے بہت سے سوالات چھوڑ گئی ہے جس کا جواب حاصل کرنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے''...... عمران نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مجھے خود بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ سب اچانک ہو کیسے گیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ اس گیجٹ کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئی ہے۔ مجھے اسے یہاں لا کر اس کی کلائی سے گیجٹ اتار لینا چاہئے تھا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''شاید ایکسٹو کا راز افشاں ہونے سے آپ ذہنی طور پر الجھ گئے تھے اس لئے آپ نے اس طرف توجہ نہیں دی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے لیڈی گھوسٹ کی کلائی پر بندھا ہوا کھلونے نما گیجٹ انتہائی احتیاط سے اتار لیا۔ گیجٹ بھی مکمل طور پر جلا ہوا تھا۔ اس کا نچلا حصہ پگھل گیا تھا جہاں سے ایک پاور بیٹری کی تاریں جھانکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''آلہ تباہ ہونے سے اس کا نچلا حصہ بھی ٹوٹ گیا تھا جس سے پاور بیٹری کی وائرز نکل آئی تھیں۔ ہوش میں آنے کے بعد ان وائرز کی وجہ سے اسے زبردست جھٹکا لگا تھا جو اس کے لئے جان

لیوا ثابت ہوا ہے اور چونکہ یہ ایک انتہائی طاقتور بیٹری ہے اس لئے لیڈی گھوسٹ کا جسم بھی جل کر سیاہ ہو گیا ہے“...... عمران نے آلے کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیڈی گھوسٹ کا قصہ تو تمام ہو گیا ہے لیکن واقعی یہ اپنی پیچھے بہت سے سوال چھوڑ گئی ہے۔ ہمیں تو اس کے ٹھکانے کا بھی علم نہیں ہے۔ نجانے یہ کہاں رہتی ہے کہ ہم وہاں جا کر ایکسٹو کی فائل حاصل کر سکیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”آج کا دن ہی ہمارے لئے سخت ثابت ہوا ہے۔ ایک طرف ایکسٹو کا راز تمام ممبران پر اوپن ہو گیا ہے اور دوسری طرف لیڈی گھوسٹ قابو آئی لیکن کچھ بتائے بغیر ہی ہلاک ہو گئی ہے۔ اب واقعی کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم پہلے بھی اندھیرے میں تھے اب بھی اندھیرے میں ہی ہیں۔ بلیک کرسٹل نجانے یہ کس کے لئے حاصل کرنا چاہتی تھی اور پھر ہمیں ابھی تک اس بات کا بھی پتہ نہیں چل سکا ہے کہ اس کا پروفیسر کاشف جلیل سے کیا رشتہ ہے اور یہ کس ملک سے آئی ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ یہ کسی ملک کی لیڈی ایجنٹ ہو جو پروفیسر کاشف جلیل کے سائنسی آلے کا استعمال کر کے پاکیشیا کے اہم راز حاصل کرنا چاہتی ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ میری جب اس سے فون پر بات ہوئی تھی تو اس نے مجھ سے واضح طور پر کہا تھا کہ یہ محبّ وطن ہے اور اس نے اس

بات کا ثبوت بھی دے دیا تھا کہ اس نے نیشنل میوزیم سے جو بلیو ڈائمنڈ چوری کیا تھا اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس میں پاکیشیا کا کوئی اہم راز بھی ہو سکتا ہے۔ اس نے بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں بھی بتایا تھا کہ بلیو ڈائمنڈ ایک اسرائیلی ایجنٹ، ایکریمیز سے چھین کر اسرائیل لے گیا تھا اور اس نے ڈائمنڈ اسرائیلی سوپر ایجنسی کے چیف کرنل اسکارٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ اگر اس کا تعلق ایکریمیا یا اسرائیل سے ہوتا تو وہ مجھے یہ سب نہ بتاتی“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا وہ یہ سب کچھ اپنے کسی خاص مقصد کے لئے کر رہی تھی“...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

”ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ اس نے گیجٹ کے استعمال سے چوریاں بھی کی ہیں اور ان چوریوں کے عیوض دولت بھی حاصل کی ہے اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسے بلیک کرسٹل کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ بلیک کرسٹل جو انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے وہ اسے کیوں حاصل کرنا چاہتی تھی۔ کیا اسے بھی چوری کرنے کے لئے اسے کسی نے ہائر کیا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہی بات ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بلیک کرسٹل کا راز لیک آؤٹ ہو گیا ہو اور کسی نے اس کی پراسرار صلاحیتوں کا فائدہ

اٹھاتے ہوئے اسے بلیک کرسٹل کے حصول کے لئے ہائر کر لیا ہو“۔ عمران نے کہا۔

”اب ان سب باتوں کا پتہ کیسے چلے گا۔ یہ تو ہلاک ہو چکی ہے“...... بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اس کے میل ایڈریس کو چیک کرنا پڑے گا۔ اس کے تمام کلائنٹس اس سے میل ایڈریس پر ہی رابطہ کرتے تھے۔ اس کے میل باکس کو اوپن کر کے پتہ چل سکتا ہے کہ اسے بلیک کرسٹل کے لئے کس نے ہائر کیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”مجھے اس کا میل ایڈریس معلوم ہے۔ آپ کہیں تو میں اسے اوپن کرنے کی کوشش کروں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اس کے میل ایڈریس پر کوڈ ہو گا لیکن تم ہیکنگ کر کے اس کا کوڈ معلوم کر سکتے ہو۔ اس کے میل ایڈریس پر جتنی بھی ای میلز موجود ہیں انہیں اوپن کر کے ان کے پرنٹر سے پرنٹ نکالو۔ میں ان پرنٹس کو غور سے دیکھوں گا۔ شاید اس کے ٹھکانے کے بارے میں مجھے کوئی کلیو مل جائے“...... عمران نے کہا۔

”یہ لڑکی، پروفیسر کاشف جلیل کے سائنسی گیجٹ کا استعمال کر رہی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے پروفیسر کاشف جلیل کے گھر کو ہی اپنا ٹھکانہ بنا رکھا ہو جو پروفیسر جلیل کی گرفتاری کے بعد سے خالی پڑا ہوا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”گڈ شو۔ واقعی ایسا ممکن ہے۔ اس سے بہتر ٹھکانہ اس کے لئے اور کوئی نہیں ہوسکتا“...... عمران نے کہا۔

”اگر ایسا ہے تو پھر یقیناً ایکسٹو کے راز کی فائل بھی وہیں ہو گی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایکسٹو کے راز کے ساتھ ساتھ ہمیں بلیو ڈائمنڈ کو بھی دیکھنا ہے۔ وہ اسرائیل میں ہے اور اگر کرنل اسکارٹ نے بلیو ڈائمنڈ سے تصویری مواد نکال لیا تو اسرائیلی ایجنٹوں کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ پاکیشیا میں نیا اور جدید انداز میں بنایا جانے والا میزائل اسٹیشن کہاں ہے۔ وہ کسی بھی وقت ڈیشنگ ایجنٹ یہاں بھیج سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ کرنل اسکاٹ کو میزائل اسٹیشن کا راز معلوم ہو ہم اسرائیل پہنچ کر اس کے خلاف کام کریں اور وہاں سے ہر صورت میں بلیو ڈائمنڈ واپس حاصل کر لائیں۔ بلیو ڈائمنڈ پاکیشیا کی امانت ہے راز سمیت اسے واپس لا کر نیشنل میوزیم میں پہنچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے“...... عمران نے کہا۔

”اسرائیل جانے سے پہلے آپ کو سیکرٹ سروس کا مسئلہ کلیئر کرنا پڑے گا ورنہ یہ مشن آپ کو ان کے بغیر اکیلے ہی جا کر مکمل کرنا پڑے گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ لیڈی گھوسٹ ہلاک ہو چکی ہے۔ تنویر کو ہم نے طویل مدت کے لئے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج اسرائیل سے بلیو ڈائمنڈ واپس

حاصل کرنا ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہم بعد میں کنٹرول کر لیں گے۔ مجھے اب سب کچھ چھوڑ کر بلیو ڈائمنڈ پر ہی توجہ دینی چاہئے اور فوری طور پر اس مشن کو مکمل کرنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ اسرائیل اکیلے جانے کا سوچ رہے ہیں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ فی الحال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہی ہماری لسٹ سے خارج ہوئے ہیں۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو اگر میں ساتھ لے جاؤں تو یہ تینوں بھی میری بھرپور مدد کر سکتے ہیں اور میں ان کے ساتھ مل کر بھی اس مشن کو مکمل کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اور میں آپ کی واپسی تک لیڈی گھوسٹ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔ آپ نے بتایا ہے کہ پروفیسر کاشف جلیل کو اس نے مالکم انجکشن لگا کر بے ہوش کر رکھا ہے جسے اڑتالیس گھنٹوں تک ہوش نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے لیڈی گھوسٹ نے پروفیسر کاشف جلیل کو بے ہوش کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پروفیسر کاشف جلیل کو اس کے کارناموں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ آپ کے جانے کے بعد میں پروفیسر کاشف جلیل سے پوچھ گچھ کروں گا تو مجھے یقین ہے کہ لیڈی گھوسٹ کا معاملہ حل ہو جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ اس مسئلے کا سب سے بہترین حل ہے۔ اس طرح میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ اسرائیل پہنچ کر اپنی پوری توجہ بلیو ڈائمنڈ کے حصول پر مرتکز کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ جانے سے پہلے ممبران کو واقعی اریسٹ کرانا چاہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اصول کے تحت تو ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن مجھے یقین ہے کہ ممبران یہ راز کسی بھی صورت میں لیک آؤٹ نہیں کریں گے۔ انہیں فی الحال آزاد رہنے دو۔ اس طرح مجھے اور ان سب کو کچھ وقت مل جائے گا اور ہو سکتا ہے میرے ذہن میں ان سب کو کلیئر کرنے کا کوئی بہترین حل آ جائے۔ تب تک وہ بھی یہ سوچ لیں گے کہ انہیں کیا کرنا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ انہیں ہم تھوڑا وقت دیں۔ دنیا میں ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل موجود ہے۔ اس وقت ہم سب ذہنی دباؤ کا شکار ہیں اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے ہمیں اس مسئلے کا حل نہیں مل رہا ہے لیکن اگر ہم اس پر غور کریں گے تو ضرور ہمیں کوئی پائیدار اور ایسا ٹھوس حل مل سکتا ہے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دعا کرو کہ ایسا ہی ہو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر آپ نے باقی ممبران کو آزاد چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو

پھر تنویر کو بھی یہاں سے جانے دیں تاکہ یہ بھی ان کے ساتھ مل کر یہ سوچ سکے کہ اسے اب مستقبل میں کیا کرنا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں اسے فی الحال اپنی کسٹڈی میں رکھو۔ میں جانے سے پہلے اس کا مائنڈ چیک کروں گا اور کوشش کروں گا کہ کسی طرح اس کے مائنڈ کو کنٹرول کر کے یہ بات حذف کر سکوں کہ اسے ایکسٹو کے راز کا علم ہو گیا ہے۔ اس کا ذہن اگر صاف ہو گیا تو پھر ہم ممبران کو کوئی ایسی کہانی بنا کر مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے جس سے وہ مطمئن ہو جائیں اور انہیں ایسا محسوس ہو کہ یہ سب میں نے تنویر کی موجودگی میں جان بوجھ کر کیا تھا تاکہ لیڈی گھوسٹ کو ڈاج دے کر اپنے سامنے لایا جا سکے۔ ایسی کوئی بھی کہانی بنائی جا سکتی ہے لیکن کہانی ایسی ہو جس میں کوئی جھول نہ ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے، ذہین اور تربیت یافتہ ایجنٹوں کو بھی ڈاج دے کر مطمئن کیا جا سکے''...... عمران نے آخری الفاظ مسکراتے ہوئے کہے تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر بلیک زیرو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس سارے وقت میں عمران ایک بار بھی نہیں مسکرایا تھا۔ اس کے چہرے پر سوائے سنجیدگی اور ٹھوس چٹانوں جیسی سختی کے اسے کچھ دکھائی نہیں دیا تھا اور پھر عمران نے اس کے اور سر سلطان کے ساتھ جو باتیں کی تھیں ان کے بعد بلیک زیرو کو ایسا کوئی چانس دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ

عمران کے دل میں ممبران کے لئے ایسا نرم گوشہ پیدا ہو جائے کہ وہ ایکسٹو کا راز ان سب پر اوپن ہونے کے باوجود انہیں آزاد چھوڑ دے۔

''یہ واقعی زبردست آئیڈیا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ یہ کام ابھی کر لیں۔ ممبران کو مطمئن کرنا آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آپ انہیں کوئی ایسی کہانی سنائیں جس پر انہیں یقین آ جائے کہ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے باقاعدہ پلان تھا اور اس پلان میں تنویر کو بھی آپ نے شامل کر لیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ان سب نے ساری باتیں سنی ہیں بلیک زیرو۔ انہیں بہلانا آسان کام نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ بہلا سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں۔ ان معاملات میں آپ کا دماغ کافی تیز چلتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کے لئے بہت کچھ سوچنا پڑے گا۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ ان سب کی جانیں بچ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''ایسا ہی ہونا چاہئے۔ وہ ہمارے ساتھی ہیں اور ہم انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کریں یہ آپ سے تو کیا مجھ سے بھی نہیں ہو سکے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بہرحال تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو۔ کوئی بھی کہانی سنانے سے پہلے مجھے ان کے رویے اور ان کے انداز چیک کرنا

پڑیں گے تاکہ معلوم ہوسکیں کہ وہ میری بات پر یقین کرتے بھی
ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔
''کر لیں گے۔ وہ ضرور کر لیں گے آپ کی بات کا یقین''۔
بلیک زیرو نے کہا۔
''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ واقعی میری کسی جھوٹی کہانی پر یقین
کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔
''اگر یہ بات تنویر کہہ دے کہ وہ واقعی آپ کے کسی پلان کا
حصہ تھا تو''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے
اختیار چونک پڑا۔
''کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر
اچانک وہ اچھل پڑا۔
''اوہ اوہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں تنویر کا مائنڈ کلیئر کروں
اور اس کے مائنڈ میں یہ فیڈ کر دوں کہ اس سارے کھیل کے پیچھے
میرا ہاتھ تھا اور وہ میرے یا ایکسٹو کے حکم پر اس پلان کا حصہ بنا
ہوا تھا''...... عمران نے کہا۔
''جی ہاں۔ میں یہی کہنا چاہتا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔
''اس میں دو قباحتیں ہیں''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔
''وہ کیا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔
''پہلی یہ کہ ہمیں کوئی ایسی کہانی بنانی پڑے گی جس پر ممبران
آسانی سے یقین کر لیں اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ مجھے اس

کے لئے تنویر پر کافی کام کرنا پڑے گا۔ پہلے مجھے اس کا مائنڈ بلینک
کرنا پڑے گا۔ اس کے دماغ کی گہرائی میں جا کر اس کے شعور اور
لاشعور کو یکجا کر کے یہ ساری باتیں مٹانی پڑیں گی کہ اس نے کیا سنا
تھا اور پھر مجھے اس کے دماغ میں یہ باتیں بٹھانی پڑیں گی کہ وہ
واقعی میرے کسی پلان کا حصہ تھا اور میں تمہیں یہ پہلے ہی بتا چکا
ہوں کہ اس پر مجھے کافی وقت لگ جائے گا۔ تنویر پر عمل تنویم کرتے
ہوئے اس کا مائنڈ مکمل طور پر بلینک بھی ہوسکتا ہے، وہ اندھا بھی
ہوسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا دماغ مکمل طور پر کام کرنا
ہی چھوڑ دے۔ اس سارے عمل میں کافی وقت لگے گا اور اس
دوران مجھے اپنے دماغ پر بھی کنٹرول رکھنا ہو گا ورنہ اس کا مجھے بھی
شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پہلے کی طرح میں یہ بات پھر کہوں گا
کہ میں یہ کسی طور پر نہیں چاہوں گا کہ میری وجہ سے کوئی اس حال
میں پہنچ جائے کہ وہ نہ زندوں میں شمار ہو اور نہ مردوں میں۔ سب
کی طرح تنویر کی زندگی بھی میرے لئے انتہائی اہمیت کی حامل
ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ میں جانے سے پہلے تنویر کا مائنڈ کچھ وقت
کے لئے بلینک کر دوں اور پھر واپس آ کر اس پر تھوڑا کام
کروں تو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن اس میں کافی وقت لگ
جائے گا اس وقت تک ہم ممبران کو کہاں اور کس پوزیشن میں رکھیں
گے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا کھلا ہوا چہرہ ایک بار پھر اتر
گیا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بہت بڑا مسئلہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے بہتر ہے کہ ابھی ان سے کوئی بات نہ ہو۔ تم ان سے اسی طرح سے رابطہ کرتے رہو جس طرح کرتے ہو۔ اپنی طرف سے تم انہیں اس انداز میں کنٹرول کرو کہ انہیں اس بات کا احساس ہو جائے کہ ہر دیکھا سنا صحیح نہیں ہوتا۔ جو نظر آتا ہے وہ غلط بھی ہوسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوشش نہیں۔ تمہیں یہ کام کرنا ہے۔ ہر حال میں کرنا ہے۔ سمجھے تم"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"او کے عمران صاحب میں ضرور کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گڈ شو۔ ہمارے لئے لیڈی گھوسٹ کا دردِ سر ختم ہو چکا ہے۔ اب ہمیں یہ خطرہ نہیں ہے کہ آنے والے دنوں میں وہ ممبران پر ایکسٹو کا راز اوپن کر دے گی۔ تمہیں اب صرف اس فائل کو تلاش کرنا ہے جو لیڈی گھوسٹ نے چھپا رکھی ہے اور اس تک پہنچنے کی سیڑھی پروفیسر کاشف جلیل ہی ہوسکتا ہے۔ اسے اپنی کسٹڈی میں لینے کے لئے تم سر سلطان سے بات کر لینا۔ پروفیسر کاشف جلیل میں اتنی ہمت اور اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ دانش منزل میں آ کر تمہارے کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں یہ سب سنبھال لوں گا۔ آپ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ اسرائیل جانے کی تیاری کریں۔ بلیو ڈائمنڈ بھی ہمارے لئے اتنا ہی قیمتی ہے جتنی ایکسٹو کی فائل ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم تنویر کو کسی کمرے میں پہنچاؤ اور لیڈی گھوسٹ کی لاش کو ٹھکانے لگا دو۔ تب تک میں اس کے جلے ہوئے اس گجٹ کو لیبارٹری میں لے جا کر چیک کرتا ہوں۔ شاید اس میں سے کوئی اہم چیز سامنے آ جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیٹا اپنا سارا سامان سمیٹ کر ایک نئے ٹھکانے پر شفٹ ہو گئی تھی۔ روبانہ خان اور اس کے تینوں ساتھیوں کو اس نے بے ہوشی کی حالت میں اسی فلیٹ میں چھوڑ دیا تھا۔ اس نے فلیٹ میں ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا کہ روبانہ خان اور اس کے ساتھی اس کلیو کی مدد سے اس تک پہنچ سکتے ہوں۔

نئے فلیٹ پر آتے ہی سیٹا نے سپیشل گیجٹ، پورٹیبل مشین اور لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی مدد سے ریٹا کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ وہ کافی دیر سے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور ایک سافٹ ویئر پر مسلسل کام کر رہی تھی لیکن کمپیوٹر میں بھی اسے ریٹا کے بارے میں کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہاں ہے اور کس پوزیشن میں ہے۔ وہ حیران تھی کہ ریٹا کے پاس پروفیسر کاشف جلیل کا جو گیجٹ تھا اس کی مدد سے وہ اس سے لنک کر کے یہ پتہ چلا سکتی تھی کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے لیکن لاکھ کوششوں کے باوجود

اس کا ریٹا کے سپیشل گیجٹ سے لنک نہ ہو رہا تھا جس سے اس کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

”آخر کیا مسئلہ ہے۔ ریٹا کے ساتھ میرا لنک کیوں نہیں ہو رہا۔ کیا اس نے اپنا گیجٹ آف کر رکھا ہے“...... سیٹا نے کمپیوٹر پر کام کرتے ہوئے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے ایک بار پھر کمپیوٹر پر کام کرنا شروع کر دیا لیکن اب بھی اسے کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی تو وہ تھک ہار کر کمپیوٹر سے پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئی۔

”کہیں ریٹا کا گیجٹ خراب تو نہیں ہو گیا یا وہ کسی مشکل میں تو نہیں پھنس گئی“...... سیٹا نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک کر میز پر پڑے ہوئے اپنے سیل فون کی طرف دیکھنے لگی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور اس کی سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگی۔ سیل فون پر نیا نمبر فلیش ہو رہا تھا۔

”یہ کس کا نمبر ہو سکتا ہے“...... سیٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس نے کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس“...... سیٹا نے کہا۔

”آر مے بول رہا ہوں مادام فاسٹ کلب سے“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آرمے تم۔ تم کسی نئے نمبر سے کیوں کال کر رہے ہو"۔ سیٹا نے آواز سن کر قدرے مطمئن لیکن حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ میں آپ کو جب بھی کال کروں گا ہر بار نئے نمبر سے کروں گا"...... آرمے نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بولو۔ کیوں کال کی ہے"...... سیٹا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میں نے آپ کو مریض کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی ہے"...... آرمے نے کہا اور مریض کا سن کر سیٹا چونک پڑی۔ مریض کا مطلب پروفیسر کاشف جلیل سے تھا۔ سیٹا اور ریٹا نے آرمے گروپ کو چھوٹے موٹے کاموں کے لئے ہائر کر رکھا تھا۔ وہ دونوں آرمے سے سیل فون یا پھر ٹرانسمیٹر پر بات کرتی تھیں اور انہیں اس سے جو کام لینا ہوتا تھا اس کی ہدایات دے دیتی تھیں۔ آرمے کے پاس سیٹا اور ریٹا کا ایک خصوصی نمبر تھا جس پر وہ کال کر کے انہیں رپورٹ کرتا تھا۔ اب سیٹا نے آرمے کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ سنٹرل جیل کی نگرانی کرے۔ اس نے سنٹرل جیل میں موجود پروفیسر کاشف جلیل کو مائکم انجکشن لگایا تھا جس سے وہ طویل بے ہوشی میں چلا گیا تھا اور ایسی حالت میں جیل انتظامیہ اسے جیل میں نہیں رکھ سکتی تھی۔ انہیں پروفیسر کاشف جلیل کو ٹریٹمنٹ کے لئے لامحالہ کسی ہسپتال میں شفٹ کرنا تھا اور سیٹا نے آرمے سے کہا تھا

کہ جب پروفیسر کاشف جلیل کو جیل سے نکال کر جس ہسپتال میں لے جایا جائے تو وہ اسے فوری طور پر کال کر کے اس ہسپتال کے بارے میں بتا دے۔ شاید اس نے اسی مقصد کے لئے کال کی تھی۔ وہ چونکہ سیل فون پر اوپن بات نہیں کر سکتے تھے اس لئے یہ سب مختصر الفاظ میں کہا جا رہا تھا اور کوڈ میں مریض ظاہر ہے پروفیسر کاشف جلیل ہی تھا۔

"اوہ ہاں۔ کیسی حالت ہے تمہارے مریض کی"...... سیٹا نے پوچھا۔

"وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا ہے۔ اسے ٹریٹمنٹ کے لئے ایک ہسپتال میں پہنچایا گیا ہے۔ آپ اس ہسپتال کا نام اور ایڈریس نوٹ کر لیں"...... آرمے نے بتایا۔

"کیا نام ہے ہسپتال کا"...... سیٹا نے پوچھا تو آرمے نے اسے ڈاکٹر صدیقی کے ہسپتال کا نام اور پتہ بتا دیا۔

"کیا یہ سرکاری ہسپتال ہے"...... سیٹا نے پوچھا۔

"یس مادام۔ یہ سپیشل ہسپتال ہے جہاں صرف وی وی آئی پیز کا ہی علاج ہوتا ہے"...... آرمے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر اب خود مریض کو دیکھ لوں گی۔ اطلاع دینے کا شکریہ"...... سیٹا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مادام۔ یہ تو میرا فرض تھا۔ کوئی اور کام بھی ہو تو آپ جب چاہیں میرے کلب میں مجھ سے بات کرنے کے لئے

رابطہ کر سکتی ہیں۔ آپ مجھے صرف ایک مس کال کر دیا کریں میں آپ کو فوراً کال کر لیا کروں گا“...... آرمے نے کہا۔

”اوکے“...... سیٹا نے کہا اور اس نے کان سے سیل فون ہٹا کر رابطہ ختم کر دیا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے فوراً آرمے کے نمبر کو سلیکٹ کیا اور اس پر کال کرنے لگی۔

”آرمے بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے آرمے کی آواز سنائی دی۔

”فارحہ بول رہی ہوں“...... سیٹا نے کہا اس نے آرمے کو اپنا فرضی نام فارحہ ہی بتایا تھا۔

”یس مادام“...... آرمے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”چینل فائیو آن کرو“...... سیٹا نے کہا۔

”اوہ۔ یس مادام“...... آرمے نے چونک کر کہا تو سیٹا نے رابطہ ختم کر دیا اور وہ اٹھ کر سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس نے الماری کے ایک خانے میں رکھا ہوا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر لے کر وہ واپس آئی اور اس نے ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کیا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔

”ہیلو ہیلو۔ فارحہ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... اس نے کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ آرمے اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ قائم ہوتے ہی آرمے کی آواز سنائی دی۔

”میں نے تمہیں ایک اہم کام کے لئے کال کی ہے آرمے۔ اوور“...... سیٹا نے کہا۔

”یس مادام۔ حکم۔ اوور“...... آرمے نے جواب دیا۔

”میں تمہیں ایک ایڈریس بتاتی ہوں۔ اس ایڈریس پر اپنے آدمیوں کو لے جاؤ۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جن میں ایک عورت اور تین مرد ہے۔ ان چاروں کو وہاں سے اٹھا کر اپنے ٹھکانے پر لے جا کر قید کر دو۔ جب وہ تمہاری قید میں آ جائیں تو مجھے اسی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتا دینا۔ پھر میں خود تمہارے پاس آؤں گی اور تمہیں بتاؤں گی کہ ان کا کیا کرنا ہے۔ اوور“...... سیٹا نے کہا۔

”یس مادام۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں لیکن مادام وہ چار افراد ہیں کون۔ اوور“...... آرمے نے پوچھا۔

”ایک عورت ہے جو خود کو ڈی سی پی کہتی ہے اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا تعلق سپیشل برانچ سے ہے اور تین آدمی اسی کے ساتھی ہیں۔ میں نے انہیں طویل بے ہوشی میں پہنچا دیا ہے۔ انہیں اپنے ساتھ لے جانے میں تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ مجھے ان پر شک ہے کہ انہوں نے مجھے اپنے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ غلط ہے۔ میں ان سے ان کی اصلیت معلوم کرنا چاہتی ہوں۔

اوور''...... سیتا نے کہا۔
''یس مادام۔ میں ان سب کو ابھی لے آتا ہوں۔ اوور''۔ آرمے نے جواب دیا۔
''چیک کر لینا کہ اس فلیٹ کے باہر ان کا کوئی اور ساتھی نہ ہو اگر وہاں کوئی اور ہوا تو اسے بھی اٹھا لانا۔ اوور''...... سیتا نے کہا۔
''یس مادام۔ اوور''...... آرمے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ سیتا نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔
''اب میں اس ریٹا کا کیا کروں۔ نجانے وہ کہاں ہے اور کس مشکل میں ہے''...... سیتا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کی نظر کمپیوٹر سکرین پر پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ سکرین پر دارالحکومت کا نقشہ پھیلا ہوا تھا۔ اس نقشے پر ایک جگہ ایک سرخ رنگ کا دائرہ سا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ دائرہ ابھی چند لمحے قبل نمودار ہوا تھا۔
''تھینک گاڈ کہ یہ نظر آ گئی ہے ورنہ اس نے تو مجھے پریشان کر دیا تھا''...... سیتا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔
''لیکن یہ تو سر سلطان کے ساتھ شمالی پہاڑیوں میں گئی تھی جہاں زیرو ایٹ لیبارٹری ہے تو پھر اس کا مجھے کاشن اس جگہ کی مخالف سمت سے کیوں مل رہا ہے''...... سیتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس نے فوراً کی بورڈ پر انگلیاں چلانی شروع کر دیں۔ جیسے جیسے وہ

کی بورڈ پر انگلیاں چلا رہی تھی سکرین پر موجود نقشہ سکڑتا جا رہا تھا پھر اچانک سکرین پر جھماکا ہوا اور نقشہ غائب ہو گیا۔ ایک لمحے کے لئے سکرین تاریک رہی پھر اچانک سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر دیکھ کر سیتا بری طرح سے اچھل پڑی اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ سکرین پر اس کی ہمشکل ریٹا ایک راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی تھی اور بے ہوش دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا جو دوسری راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ دونوں کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ ان کی سانسیں چل رہی تھیں جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ دونوں زندہ ضرور ہیں لیکن دونوں بے ہوش ہیں۔ ریٹا کے جسم میں ہلکی ہلکی حرکت ہو رہی تھی جیسے اسے ہوش آ رہا ہو۔
''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے اور یہ ریٹا کو یہاں کس نے جکڑا ہے''...... سیتا نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ ابھی وہ ریٹا کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ ہی رہی تھی کہ اس نے ایک نوجوان کو راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ نوجوان کو راڈز والی کرسی سے آزاد کر رہا تھا۔ اسی لمحے سیتا کی نظریں ریٹا کی کلائی پر بندھے سپیشل گیجٹ پر پڑیں تو وہ بری طرح سے اچھل پڑی۔ ریٹا کی کلائی پر بندھا ہوا گیجٹ بری طرح سے تباہ ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا اوپر والا حصہ غائب تھا۔ ابھی سیتا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گیجٹ کو دیکھ ہی رہی تھی کہ یکلخت گیجٹ پر ایک

شعلہ سا چمکا۔ اس شعلے کے چمکتے ہی ریٹا کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کا جسم اس زور سے جھنجھنایا کہ وہ لرز کر رہ گئی اور پھر سیٹا نے اچانک ریٹا کا جسم سیاہ ہوتے دیکھا۔ جیسے ہی ریٹا کا جسم سیاہ ہوا اسی لمحے سیٹا کی کمپیوٹر سکرین تاریک ہوگئی۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ ریٹا کو کیا ہوا ہے۔ اس کا جسم سیاہ کیوں ہوگیا ہے اور یہ سکرین۔ یہ سکرین کیوں تاریک ہوگئی ہے''...... سیٹا نے یکلخت بری طرح سے چیختے ہوئے کہا وہ تیزی سے کی بورڈ پر انگلیاں چلانے لگیں لیکن سکرین بلینک تھی اس پر کوئی منظر نمودار نہ ہو رہا تھا۔ سیٹا پاگلوں کے سے انداز میں سکرین آن کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لا حاصل۔ اسی لمحے سکرین پر فگرز چلنے شروع ہو گئے اور ان فگرز کو دیکھ کر سیٹا کا چہرہ یکلخت تاریک ہوگیا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ ریٹا ہلاک نہیں ہوسکتی۔ یہ فگرز۔ یہ۔ یہ۔ یہ......'' سیٹا نے خوف سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ سکرین پر چند لمحے فگرز چلتے رہے پھر ایک عبارت ابھر کر اس کے سامنے آ گئی اور اس عبارت کو پڑھتے ہی سیٹا کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اس عبارت میں صاف صاف لکھا ہوا تھا کہ سپیشل گیجٹ کی پاور بیٹری ڈیچ ہو گئی ہے جس سے نکلنے والے تیز کرنٹ نے متعلقہ شخص کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہلاک ہونے والی ریٹا تھی۔

''انکل نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس گیجٹ کی بیٹری انتہائی خطرناک ہے۔ اس کا کرنٹ اس قدر تیز ہے کہ اگر کسی کو چھو جائے تو انسان ایک لمحے میں جل کر کوئلہ بن جاتا ہے۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ ریٹا کا گیجٹ کیسے تباہ ہو گیا اور وہ کس کی قید میں تھی اور وہ آدمی جو راڈز والی کرسی پر بندھے ہوئے شخص کو اٹھا رہا تھا وہ کون تھا''...... سیٹا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر اچانک اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔

''ایکسٹو۔ اوہ۔ وہ آدمی ایکسٹو تھا جو دانش منزل میں ڈمی کے طور پر کام کرتا ہے''...... سیٹا نے تیز لہجے میں کہا۔ دانش منزل میں وہ ریٹا کے ساتھ گئی تھی اور وہاں سے ایکسٹو کی مخصوص فائل چوری کر کے لائی تھی اس لئے ڈمی ایکسٹو کا نام اور اس کا چہرہ اس کے ذہن میں تھا۔ ریٹا کو بندھا ہوا دیکھ کر حیرت کے باعث اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا اس لئے وہ اسے پہچان نہیں سکی تھی لیکن اب جیسے ہی اس کا چہرہ سیٹا کے سامنے آیا اسے یاد آ گیا کہ وہ آدمی کون ہے۔

''مائی گاڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ریٹا ایکسٹو کی قید میں تھی۔ لیکن کیسے۔ وہ دانش منزل کیسے پہنچ گئی تھی اسے تو شمالی پہاڑیوں میں موجود زیرو ایٹ لیبارٹری میں ہونا چاہئے تھا۔ وہ غیبی حالت میں گئی تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران نے اسے سرخ شیشوں والی عینک سے دیکھ لیا ہو اور پھر وہ اس پر

حملہ کر کے اسے بے ہوش کر کے اپنے ساتھ دانش منزل لے گئے ہوں اور وہاں لے جا کر اسے راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہو''۔ سیتا نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یقیناً یہ کام ایکسٹو یا پھر سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کا ہے جس نے ریٹا کو ریڈ گلاسز کی مدد سے دیکھ کر گولی مار کر اس کا گیجٹ تباہ کر دیا ہو گا۔ گیجٹ تباہ ہوتے ہی ریٹا ان کے سامنے نمودار ہو گئی ہو گی اور پھر انہوں نے اسے پکڑ لیا ہو گا۔ گیجٹ تباہ ہونے کی وجہ سے اس کی بیٹری کی وائرز باہر نکل آئی ہوں گی جس کا جھٹکا لگنے سے ریٹا اس طرح ہلاک ہو گئی ہے ورنہ اس کے ہلاک ہونے کی اور کوئی وجہ دکھائی نہیں دے رہی ہے''...... سیتا نے کہا۔ اس کا چہرہ پریشانی سے بگڑا ہوا تھا۔

''جو بھی ہے یہ سب ایکسٹو کی وجہ سے ہوا ہے۔ میری بہن ریٹا کی موت کا ذمہ دار ایکسٹو ہے۔ میں ایکسٹو کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اس نے میری بہن کو ہلاک کر کے میرا غصہ بھڑکایا ہے۔ اسے اب میری بہن کی موت کا حساب دینا پڑے گا۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے اس کا اصل چہرہ بے نقاب کروں گی اور پھر اسے اور اس کی ساری ٹیم کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں گی۔ اب میرے پاس اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہیں ہے کہ میں ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر کے انکل کو لے کر یہاں سے نکل جاؤں۔ یہ ریٹا ہی تھی جس پر محب وطنی کا بھوت سوار تھا اور وہ

ایکسٹو اور حکومت کو ایکسٹو کی فائل اور بلیک کرسٹل کی بنا پر بلیک میل کر کے انکل پر لگائے گئے تمام الزامات سے بری الذمہ کرانا چاہتی تھی۔ مجھے اب کچھ اور ہی کرنا پڑے گا ورنہ نہ میں انکل کو بچا سکوں گی اور نہ اس دولت کو جو میں نے ریٹا کے ساتھ مل کر لیڈی گھوسٹ کے روپ میں حاصل کی ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم چوریاں کر کے بہت سی دولت اکٹھی کرتے اور پھر حکومت اور ایکسٹو پر دباؤ ڈال کر انکل کو جیل سے باعزت رہا کراتے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاکیشیا سے نکل جاتے لیکن اب مجھے یہ سب ہوتا ناممکن دکھائی دے رہا ہے۔ اس لئے مجھے ریٹا کی سوچ سے ہٹ کر کام کرنا پڑے گا تب ہی میں یہاں سے زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹ سکتی ہوں اور انکل کو بحفاظت یہاں سے نکال کر لے جا سکتی ہوں''...... سیتا نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سوچتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''میں آ رہی ہوں ایکسٹو۔ آج تمہارے راز کے ساتھ تمہاری زندگی کا آخری دن ہے۔ میں تمہیں پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کر دوں گی اور پھر میں تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ریٹا کی ہلاکت کا بھیانک انتقام لوں گی۔ ایسا انتقام کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی''...... سیتا نے کہا اور اس نے میز پر پڑا ہوا سپیشل گیجٹ اٹھایا اور اسے کلائی پر باندھنے لگی لیکن پھر اچانک اسے ایک اور خیال آیا تو وہ رک گئی۔

"اوہ اوہ۔ اگر روبانہ خان اور اس کے ساتھی غیبی حالت میں ہونے کے باوجود لیڈی گھوسٹ کو دیکھ سکتے ہیں تو پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یقیناً اس بات کا علم ہو چکا ہو گا کہ لیڈی گھوسٹ کو سرخ رنگ کے گلاسز والے چشموں سے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن انکل نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا کہ گیجٹ سے غائب ہونے کے باوجود ہمیں سرخ رنگ کے چشموں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ آخر انکل نے ہم سے یہ راز کیوں چھپایا تھا"...... سیٹا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھی اور پھر اس نے الماری کھول کر اس کے مختلف خانے کھولنے شروع کر دیئے۔ ایک خانے سے اسے ایک پرانی ڈائری مل گئی۔ ڈائری دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ہاں۔ یہی ہے انکل کی ڈائری۔ اس ڈائری میں انہوں نے سپیشل گیجٹ کے تمام خواص لکھے ہوئے ہیں۔ ڈائری صرف ریٹا نے پڑھی تھی شاید وہ یہ پڑھنا بھول گئی ہو کہ سرخ رنگ ہمارے لئے کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انکل نے اس کا بھی کوئی حل لکھا ہوا ہو"...... سیٹا نے کہا اور پھر وہ ڈائری لے کر واپس آئی اور ایک صوفے پر بیٹھ گئی اور ڈائری کھول کر اس کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔ ایک گھنٹے تک وہ مسلسل ڈائری کا مطالعہ کرتی رہی پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر کے سائیڈ میں رکھ دی۔

"انکل نے واضح طور پر لکھا ہے کہ کسی بھی سرخ رنگ کے گلاس سے ہمیں غیبی حالت میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ انکل نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہماری موجودگی محسوس کر کے ہم پر سرخ رنگ پھینک دیا جائے تب بھی ہم کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکیں گی"...... سیٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سرخ شیشوں اور سرخ رنگ سے بچنے کا انکل نے کوئی طریقہ نہیں لکھا ہے۔ اب میں کیا کروں۔ سرخ رنگ تو واقعی میرے لئے عذاب بن گیا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ سپیشل برانچ والوں کو اس بات کا علم ہو کہ سرخ رنگ کے چشمے سے ہمیں دیکھا جا سکتا ہے اور اس بات کا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا علی عمران کو نہ ہو"...... سیٹا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک وہ زور سے چونکی۔ اس نے جھپٹ کر پروفیسر کاشف جلیل کی ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر تیزی سے اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ چند لمحے وہ صفحات پلٹتی رہی پھر اس کی نظریں ایک چھوٹی سی عبارت پر جم گئیں جو پروفیسر کاشف جلیل کی ہی لکھی ہوئی تھی۔

"گڈ شو۔ تو یہ ہے طریقہ سرخ رنگ سے بچنے کے لئے۔ انکل نے لکھا ہے کہ جس طرح لوہے کو لوہا کاٹتا ہے اگر اسی طرح سرخ رنگ کا لباس پہن لیا جائے اور اپنے سارے جسم پر سرخ رنگ لگا لیا جائے تو پھر غائب ہونے کی صورت میں سرخ روشنی اور سرخ رنگ کے کسی گلاس سے بھی غائب ہونے والی شخصیت کو دیکھا نہیں

جا سکتا جب تک اس کے جسم سے سرخ رنگ صاف نہ کر دیا جائے“...... سیتا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ حیرت سے یہ بھی سوچ رہی تھی کہ ڈائری میں یہ سب کچھ لکھا ہوا تھا تو پھر اس کے بارے میں ریٹا نے اسے پہلے کیوں نہیں بتایا اور ان سب باتوں سے بچنے کے لئے اس نے احتیاطی تدابیر کیوں نہیں کیں۔ اس کا ایکسٹو کی قید میں ہونا اس بات کی دلیل تھی کہ اسے بھی سرخ رنگ کے گلاسز سے ہی دیکھا گیا ہو گا ورنہ غیبی حالت میں اس کا پکڑا جانا ناممکن تھا۔

”اب میں دیکھتی ہوں کہ ایکسٹو اور اس کے ساتھی کس طرح سے مجھے سرخ رنگ میں دیکھ سکتے ہیں۔ میں انکل کی بتائی ہوئی تمام احتیاطی تدابیر پر عمل کروں گی اور پھر ایکسٹو اور اس کے ساتھیوں سے ریٹا کی ہلاکت کا انتقام لینے جاؤں گی اور اس بار ان میں سے کوئی میرے ہاتھوں نہیں بچ سکے گا۔ ان سب کی موت اب طے ہے۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں“...... سیتا نے غراتے ہوئے کہا اور ڈائری میز پر رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز چلتی ہوئی ملحقہ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ہوئی ممبران سے بات“...... عمران نے آگے بڑھ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں ان سے مسلسل رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی میری بات نہیں ہوئی ہے“۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”کہاں غائب ہو گئے ہیں سب کے سب“...... عمران نے کہا۔

”میں نے کرنل شجاعت سے بات کی ہے۔ وہ انہیں تلاش کر رہا ہے۔ امید ہے جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ بتائیں۔ اس گیجٹ سے کچھ پتہ چلا جسے آپ لیبارٹری میں چیک کرنے کے لئے لے گئے تھے“۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ گیجٹ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اس کی بیٹری بھی جل چکی ہے۔ گیجٹ کے نچلے حصے سے ایک وائر نکلا ہوا تھا جو بیٹری سے منسلک تھا۔ جب لیڈی گھوسٹ کو ہوش آیا اور اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو وائر اس کی کلائی کو چھو گیا تھا۔ طاقتور بیٹری سے لیڈی گھوسٹ کو زبردست کرنٹ لگا اور وہ فوراً ہلاک ہو گئی۔ کرنٹ لگنے کے باعث ہی اس کا جسم بھی سیاہی مائل ہو گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران کی جیب میں موجود اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکال لیا۔ اس نے سکرین دیکھی تو سکرین پر ٹائیگر کا نمبر فلیش ہو رہا تھا۔

"یس"...... عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ٹائیگر بولو۔ کیسے فون کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے بلیک زیرو کے ساتھ مل کر اسرائیل مشن پر ٹائیگر کو ساتھ لے جانے کا پروگرام ضرور بنایا تھا لیکن ابھی تک اس سلسلے میں اس نے ٹائیگر سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔

"باس۔ فور سٹارز کے تین ممبرز جن میں چوہان، خاور اور نعمانی شامل ہیں ان کے بارے میں آپ کو کچھ بتانا ہے"...... دوسری

طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فور سٹارز۔ کیا مطلب۔ کیا بتانا ہے ان کے بارے میں تمہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ان تینوں کو گولیاں ماری گئی ہیں باس اور ان کی حالت بے حد خراب ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ان تینوں کو گولیاں لگنے کا سن کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیسے ہوا یہ سب۔ کس نے ماری ہیں انہیں گولیاں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو گولیوں کا سن کر بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"میں اپنے ایک دوست سے ملنے اس کے فلیٹ میں گیا تھا باس جو وائٹل کمرشل پلازہ کے ٹاپ فلور پر ہے۔ جب اپنے دوست سے مل کر پلازہ سے نکل کر باہر آ رہا تھا تو میں نے بیسمنٹ کی پارکنگ میں ان تینوں کو تیزی سے بھاگ کر جاتے دیکھا تھا۔ ان کے آگے چند اور افراد تھے جنہوں نے ایک بے ہوش عورت اور تین مردوں کو اٹھا رکھا تھا۔ چوہان، خاور اور نعمانی ان کے پیچھے بھاگ رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ ان افراد تک پہنچتے جو چار بے ہوش افراد کو کاندھوں پر ڈالے بھاگ رہے تھے ایک طرف سے دو افراد نکلے اور انہوں نے ان تینوں پر مشین پسٹل سے فائرنگ کر دی۔ چونکہ ان پر اچانک اور انتہائی غیر متوقع حملہ کیا گیا تھا اس لئے وہ فائرنگ کی زد میں آ گئے اور تینوں زخمی ہو کر گر گئے۔ زخمی

کرنے والے جس طرف سے آئے تھے اسی طرف واپس بھاگ گئے تھے۔ میں ان سے کافی دور تھا۔ ان تینوں کو زخمی ہو کر گرتے دیکھ کر میں بھاگتا ہوا ان کے قریب آیا تو وہ بری طرح سے تڑپ رہے تھے۔ ان تینوں کو کئی گولیاں لگی تھیں۔ وہ میک اپ میں تھے لیکن میں نے انہیں ان کی چال ڈھال اور قد وقامت سے پہچان لیا تھا۔ چونکہ ان کی حالت خراب تھی اس لئے میں نے ان پر فائرنگ کرنے والوں اور ان افراد، جو چار افراد کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے جا رہے تھے کے پیچھے جانے کی بجائے ان تینوں کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر میں وہاں موجود کچھ افراد کی مدد سے ان تینوں کو اٹھا کر سپیشل ہسپتال پہنچ گیا۔ اب وہ ہسپتال میں ہیں اور ڈاکٹر صدیقی ان کے آپریشن کر رہے ہیں''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب ان کی حالت کیسی ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''انہیں کئی گولیاں لگیں ہیں باس۔ ڈاکٹر صدیقی بھی ان کی حالت دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔ تینوں کو انہوں نے اپنی نگرانی میں آپریشن روم میں پہنچایا ہے اور اب وہ خود ڈاکٹروں کی ٹیم کے ساتھ ان کے آپریشن کر رہے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کون لوگ تھے جنہوں نے ان تینوں پر گولیاں برسائی تھیں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے ان میں سے ایک آدمی کی شکل دیکھی تھی۔ وہ باؤ جی تھا جو ایک بڑا بدمعاش ہے اور وہ آرمے گروپ کے لئے کام کرتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''آرمے گروپ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آرمے کا تعلق فاسٹ کلب سے ہے۔ وہ ایک نامی بدمعاش ہے اور اس کا ایک بڑا گروپ بھی ہے جو بے حد فعال اور خطرناک ہے۔ آرمے گروپ ہر قسم کی کارروائیوں میں ملوث رہتا ہے۔ قتل و غارت، اغوا اور ایسے بہت سے کرائم میں اس کا ہاتھ ہوتا ہے۔ آرمے یہ کام ذاتی طور پر نہیں کرتا بلکہ ان کاموں کے لئے اسے باقاعدہ ہائر کیا جاتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''جن افراد کو وہ بے ہوشی کی حالت میں اغوا کر کے لے جا رہے تھے کیا تم نے انہیں دیکھا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں باس۔ وہ مجھ سے کافی فاصلے پر تھے۔ میں انہیں نہیں دیکھ سکا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا فور اسٹارز کے ممبران ان سے اغوا ہونے والے افراد کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ وہ جس طرح اغوا کنندگان کے پیچھے بھاگ رہے تھے اس سے تو مجھے ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ ان افراد سے ان چاروں بے ہوش افراد کو بچانا چاہتے ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم نے بتایا ہے کہ ان چار افراد میں تین مرد اور ایک عورت

تھی۔ تمہارے خیال میں کیا وہ چاروں سیکرٹ سروس کے ممبر ہو سکتے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''میں کنفرم نہیں ہوں باس لیکن شاید وہ چاروں سیکرٹ سروس کے ممبر ہی ہوں کیونکہ ان تینوں کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی اغوا کرنے والے سے ان چاروں کو ہر صورت بچانا چاہتے ہوں''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تم اب کہاں ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''میں ابھی سپیشل ہسپتال میں ہی ہوں اور آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑا ان تینوں کے آپریشن ختم ہونے کا منتظر ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''فاسٹ کلب کا ایڈریس کیا ہے''...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے اسے فاسٹ کلب کا ایڈریس بتا دیا۔

''اوکے۔ تم ہسپتال سے نکل کر فاسٹ کلب پہنچو میں وہیں تم سے ملتا ہوں۔ جن افراد کو اغوا کیا گیا ہے وہ لازماً سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔ اس سے پہلے کہ آرمے گروپ انہیں کوئی نقصان پہنچائے ہمیں ہر حال میں انہیں بچانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں بیس منٹ تک کلب کے باہر پہنچ جاؤں گا''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر سیل فون بند کر دیا۔

''کیا ہوا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیکرٹ سروس کے چار ممبر اغوا ہو گئے ہیں تین کو گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

''لیکن ممبران وائٹل پلازہ کیا کرنے گئے تھے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ ٹائیگر اس پلازہ میں اپنے کسی دوست سے ملنے گیا تھا۔ اس نے اتفاق سے نعمانی، چوہان اور خاور کو ان افراد کے پیچھے بھاگتے دیکھا تھا جو شاید جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھائے پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔ اب وہ سب کے سب اس پلازہ میں کیا کرنے گئے تھے اس کا جواب تو وہی دے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اسی لئے ان میں سے کوئی ہماری کال کا جواب نہیں دے رہا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''شاید''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا اب آپ ٹائیگر کے ساتھ فاسٹ کلب جائیں گے''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ نجانے کیوں مجھے ایسا احساس ہو رہا ہے جیسے چوہان، خاور اور نعمانی کی طرح ان چاروں کی زندگیاں بھی خطرے میں ہیں۔ مجھے جلد سے جلد فاسٹ کلب جا کر انہیں آرمے گروپ سے رہائی دلانی ہو گی ورنہ وہ انہیں بھی گولیاں مار دیں گے''...... عمران

نے کہا۔

"ہم پہلے ہی عجیب و غریب حالات کا شکار ہیں اور اب یہ نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"گردش ایام کا دور شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے فوراً آمین کہہ دیا۔

"اگر آپ ان معاملات میں الجھ گئے تو پھر اسرائیل کا کیا کریں گے۔ وہاں جانا بھی انتہائی ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے کچھ اور ہی سوچنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا

"وہ کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی مخصوص آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ باس آپ۔ کافی دنوں بعد فون کیا ہے کہاں تھے آپ"۔ عمران کی آواز سن کر جوزف نے چہکتے ہوئے انداز میں کہا۔

"مصروف تھا۔ یہ بتاؤ کہ جوانا کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم دونوں تیار ہو جاؤ۔ تم دونوں نے قبرص جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

"قبرص سے تم دونوں کو اسرائیل پہنچنا ہے اور وہاں ایک اہم مشن سرانجام دینا ہے۔ اس مشن کی تفصیلات تمہیں طاہر سمجھا دے گا۔ تم اس سے بات کر لو اور پھر جانے کی تیاری شروع کر دو۔ تمہیں کب اور کیسے جانا ہے یہ سب بھی تمہیں طاہر بتا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس مشن میں ہم دونوں ہی جائیں گے یا ہمارے ساتھ کوئی اور بھی ہو گا"...... جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

"فی الحال تم دونوں نے ہی جانا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعد میں ٹائیگر اور میں بھی وہاں پہنچ جائیں لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو یہ مشن تم دونوں کو ہی پورا کرنا ہے۔ سمجھے تم"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ سمجھ گیا"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب تم طاہر سے بات کرو"...... عمران نے کہا اور کان سے رسیور ہٹا کر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے مشن کی تفصیل بتا دو اور ان دونوں کے جانے کا بندوبست کرو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس سے رسیور پکڑا اور پھر وہ جوزف کو مشن کی بریفنگ دینے لگا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ جوزف اور جوانا اسرائیل میں مشن مکمل کر سکتے ہیں"...... جوزف سے بات کرنے کے بعد بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ دونوں انتہائی زیرک ہیں اور ہر کام کا تجربہ رکھتے ہیں۔ دونوں طاقت اور ذہانت کو یکجا کریں گے تو ان کے لئے سوپر ایجنسی سے مقابلہ کرنا مشکل نہیں ہو گا۔ میں واپس آ کر ایگل گروپ کو بھی ایکٹیو کر دوں گا۔ وقت پڑنے پر وہ ان دونوں کی معاونت کریں گے۔ ایگل گروپ کی مدد سے دونوں یقینی طور پر اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے اسے چند ہدایات دیں اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنی ٹوسیٹر پر دانش منزل سے نکلا جا رہا تھا۔ عمران کو ابھی گئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک آپریشن روم میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ سیٹی کی آواز سن کر بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا اور اس کی نظریں سامنے موجود ایک کمپیوٹرائزڈ مشین پر جم گئیں جس پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا تھا ساتھ ہی اس مشین پر لگی ہوئی ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی جس میں دانش منزل کا بیرونی منظر ابھر آیا تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ مشین تو ہیومن کاشن کے لئے ہے۔ کیا دانش

منزل میں کوئی غیر متعلق شخص داخل ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے اس مشین کی طرف لپکا۔ اس کی نظریں مشین پر لگی ہوئی سکرین پر جم گئیں لیکن اسے وہاں کوئی شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ مشین سے بدستور سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔

"حیرت ہے۔ یہاں تو کوئی دکھائی نہیں دے رہا ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے مشین آپریٹ کرنے لگا۔ سکرین پر دانش منزل کے مختلف حصوں کے مناظر دکھائی دے رہے تھے لیکن وہاں کوئی آدمی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ بلیک زیرو نے دانش منزل کا ایک ایک حصہ چیک کر لیا لیکن وہاں واقعی کوئی آدمی نہیں تھا۔

"میں نے دانش منزل کا ایک ایک حصہ چیک کر لیا ہے لیکن یہاں تو کوئی نہیں ہے پھر یہ سیٹی کی آواز بند کیوں نہیں ہو رہی ہے"...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر تیزی سے پلٹا لیکن اس کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔

"کون ہے یہاں"...... بلیک زیرو نے حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری موت"...... ایک پھنکارتی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

کرنل اسکاٹ اپنے آفس میں بیٹھا روز مرہ کے کام کر رہا تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو کرنل اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔ سیٹی کی آواز اس کی میز کی دراز سے آ رہی تھی۔ کرنل اسکاٹ نے فوراً میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا۔

''ہیلو ہیلو۔ اے اے کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل اسکاٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''فاسکل بول رہا ہوں چیف پاکیشیا سے۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس فاسکل۔ کس لئے کال کی ہے۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ

نے چونک کر کہا۔

''چیف۔ ایک اہم اطلاع ہے۔ اوور''...... فاسکل نے جواب دیا۔

''کیسی اطلاع۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''چیف۔ علی عمران کے دو سیاہ فام ساتھی جن میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور دوسرے کا جوانا۔ یہ دونوں پاکیشیا سے قبرص کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ اوور''...... فاسکل نے کہا۔

''سیاہ فام ساتھی۔ کیا مطلب۔ اگر وہ دونوں قبرص کے لئے روانہ ہوئے ہیں تو اس میں حیرت والی کون سی بات ہے جو تم نے مجھے ان کے بارے میں بتانے کے لئے کال کی ہے۔ اوور''۔ کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کے پاس سپیشل پاسپورٹس ہیں چیف۔ ان پاسپورٹ کی رو سے وہ قبرص اور پھر قبرص سے تل ابیب جانا چاہتے ہیں۔ اوور''...... فاسکل نے کہا تو اس بار کرنل اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

''تل ابیب۔ تمہارا مطلب ہے وہ دونوں اسرائیل پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... فاسکل نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہ دونوں قبرص کے راستے اسرائیل پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''وہ دونوں جس فلائٹ میں سفر کر رہے ہیں میں بھی اسی فلائٹ میں تھا چیف۔ میں پاکیشیا سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں تائی پان جا رہا تھا۔ تائی پان کے بعد فلائٹ ڈائریکٹ قبرص کے لئے روانہ ہونی تھی۔ وہ دونوں جس سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ان کی پچھلی سیٹ پر میں موجود تھا۔ دونوں آپس میں قدیم افریقی کباکو زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ میں کباکو زبان جانتا ہوں۔ پہلے تو میں نے ان کی باتوں پر کوئی دھیان نہ دیا لیکن جب انہوں نے اسرائیل، سوپر ایجنسی اور آپ کا نام لیا تو میں چونک پڑا اور پھر میں ان کی باتیں غور سے سننے لگا۔ اوور''...... فاسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا باتیں کر رہے تھے وہ۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''وہ دونوں کہہ رہے تھے کہ اس بار عمران نے انہیں اکیلے ہی اسرائیل جا کر مشن مکمل کرنے کا اختیار دیا ہے۔ انہیں اسرائیل پہنچ کر سوپر ایجنسی کے خلاف کام کرنا ہے۔ اسرائیل کی سوپر ایجنسی کا چیف کرنل اسکاٹ ہے جس کے پاس پاکیشیا کا ایک اہم راز ہے جو ایک قدیم بلیو ڈائمنڈ میں ہے۔ انہیں ہر حال میں کرنل اسکاٹ تک پہنچ کر اس سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کرنا ہے چاہے اس کے لئے انہیں وہاں لاشوں کے پشتے ہی کیوں نہ لگانا پڑیں۔ اوور''۔ فاسکل نے کہا تو کرنل اسکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا کہا تم نے۔ وہ دونوں یہاں میرے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ انہوں نے جو باتیں کی ہیں ان سے مجھے یہ سب معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والے علی عمران نے ان دونوں کو خصوصی طور پر قبرص بھیجا ہے تاکہ وہ قبرص کے راستے اسرائیل پہنچ جائیں اور پھر وہ سوپر ایجنسی کے خلاف کام کر سکیں۔ اوور''...... فاسکل نے کہا۔

''کیا وہ دونوں اکیلے ہیں یا عمران بھی ان کے ساتھ ہے۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''نو چیف۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ دونوں ہی مشن پر جا رہے ہیں۔ عمران ان کے ہمراہ نہیں ہے۔ اوور''۔ فاسکل نے کہا۔

''ہونہہ۔ ان کے حلیئے کیا ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو فاسکل نے اسے جوزف اور جوانا کے حلیئے بتا دیئے۔

''دونوں سیاہ فام اور دیو قامت ہیں وہ تو کوئی بھی میک اپ کر لیں چھپ نہیں سکیں گے۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے ان دونوں کے حلیئے سن کر کہا۔

''یس چیف۔ ان کے قد کاٹھ اور ان کی رنگت ہی ان کی سب سے بڑی پہچان ہے۔ اوور''...... فاسکل نے کہا۔

''ان کے درمیان جو بھی باتیں ہوئی تھیں مجھے ان سب کی

تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو فاسکل جوزف اور جوانا کے درمیان ہونے والی باتوں کی اسے تفصیل بتانے لگا۔ اس کی تفصیل کا متن وہی تھا جو وہ پہلے ہی کرنل اسکاٹ کو بتا چکا تھا۔

''وہ کس فلائٹ سے قبرص پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا تو فاسکل نے اسے قبرص جانے والی پاکیشیائی فلائٹ کی تفصیلات بتا دیں۔

''اوکے۔ میں قبرص میں موجود اپنے ایجنٹوں کو ایکٹیو کر دیتا ہوں۔ وہ ان پر نظر رکھیں گے اور اگر ان دونوں نے اسرائیل داخل ہونے کی کوشش کی تو یہ ان کی زندگی کی آخری کوشش ہو گی۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... فاسکل نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''حیرت ہے۔ میرے خلاف خود کام کرنے کی بجائے عمران نے دو حبشیوں کو کیوں بھیجا ہے۔ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ دونوں دیو قامت سیاہ فام مجھے اور میری ایجنسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں یا پھر اسے اس بات کا گمان ہے کہ وہ دونوں اپنی طاقت سے مجھے اور میری ایجنسی کو کچل سکتے ہیں اور آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے''...... کرنل اسکاٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے بھی تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا

کر آن کیا اور اس پر قبرصی ایجنٹ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی اس نے مسلسل کال دینی شروع کر دی۔ یہ خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال نہ تو کہیں کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ سنی جا سکتی تھی۔

''ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ فرام سوپر ایجنسی ہیڈ کوارٹر۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... اس نے کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اکائے اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں اکائے۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... اکائے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''سنو۔ پاکیشیا سے قبرص کے لئے ایک فلائٹ روانہ ہوئی ہے جو ایک گھنٹے تک قبرص ایئر پورٹ پر لینڈ کر جائے گی۔ اس فلائٹ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کے دو سیاہ فام ساتھی جن کے نام جوزف اور جوانا ہیں سفر کر رہے ہیں۔ دونوں قبرص کے راستے اسرائیل داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ تمہیں ان دونوں پر نظر رکھنی ہے اور اگر یہ اسرائیل داخل ہونے کی کوشش کریں تو پھر تمہیں ان دونوں کے خلاف تیزی سے اور انتہائی بھرپور انداز میں کارروائی کرنی ہے اور انہیں ہر حال

میں اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنا ہے۔ اوور“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ وہ دونوں قبرص کے کس علاقے میں پہنچ رہے ہیں۔ اوور“...... اکائے نے پوچھا۔

”قبرص کے دارالحکومت نکوسیا۔ تمہیں ان پر ایئر پورٹ سے ہی نظر رکھنی ہو گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نکوسیا پہنچتے ہی غائب ہو جائیں اور تم انہیں تلاش کرتے رہ جاؤ۔ اوور“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نکوسیا میں ہی موجود ہوں اور ایئر پورٹ سے بھی نزدیک ہوں۔ میں ابھی ایئر پورٹ روانہ ہو جاتا ہوں اور ان کا انتظار کرتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان پر ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی اٹیک کر سکتا ہوں۔ اوور“...... اکائے نے کہا۔

”اگر ایسا ممکن ہے تو یہی کرو۔ لیکن اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہ چھوڑنا جس سے پتہ چل سکے کہ ان دونوں کی ہلاکت کے پیچھے اسرائیلی ایجنٹوں کا ہاتھ ہے۔ اوور“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں ہاتھ پیر بچا کر کام کروں گا اور کسی کو پتہ نہیں چلنے دوں گا کہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ اوور“...... اکائے نے کہا۔

”گڈ شو۔ ان دونوں کی ہلاکت کی خبر مجھے فوراً دینا۔ اوور“ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ اوور“...... اکائے نے کہا۔

”ان دونوں کے حلیئے نوٹ کر لو“...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور پھر وہ اسے جوزف اور جوانا کے حلیئے بتانے لگا۔

”یس چیف۔ میں اب انہیں آسانی سے پہچان لوں گا۔ وہ جیسے ہی ایئر پورٹ سے نکلیں گے میں انہیں دور مار رائفل سے دور سے ہی شوٹ کر دوں گا۔ اوور“...... اکائے نے کہا۔

”یہ کام ایئر پورٹ سے دور رہ کر کرنا تاکہ ایئر پورٹ کی سیکورٹی اور خاص طور پر وہاں لگے ہوئے سیکورٹی کیمروں سے بچ سکو۔ اوور“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں احتیاط کروں گا۔ اوور“...... اکائے نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے اکائے کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا۔ اکائے نہ صرف اپنے کام میں ماہر تھا بلکہ وہ تیز اور خطرناک آدمی ہے جو اپنا کام انتہائی خوش اسلوبی اور برق رفتاری سے سرانجام دینے میں ماہر ہے۔ اسے یقین تھا کہ جوزف اور جوانا اس سے کسی طور پر بچ نہیں سکیں گے اور اکائے انہیں قبرص میں ہی ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

عمران، ٹائیگر کے بتائے ہوئے مخصوص پتے پر پہنچا تو ٹائیگر سڑک پر کار سے باہر کھڑا اس کا منتظر تھا۔ اس نے ہلکا پھلکا میک اپ کر رکھا تھا۔

عمران نے کار لے جا کر اس کی کار کے پاس روک دی۔ کار روکتے ہی وہ باہر نکل آیا۔ ٹائیگر نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ ممبران کو گولیاں مارنے اور اغوا کرانے میں آرمے کا ہی ہاتھ ہے''...... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ جن دو افراد نے فور اسٹارز پر فائرنگ کی تھی ان دونوں کو میں بخوبی پہچانتا ہوں۔ ان میں سے ایک کا نام جیکی ہے اور دوسرے کا نام وکی ہے۔ دونوں بھائی ہیں اور دونوں آرمے کے لئے ہی کام کرتے ہیں۔ دونوں ٹاپ شوٹرز ہیں۔ ممبران پر فائرنگ

کرتے ہی وہ بھاگ نکلے تھے لیکن میں نے انہیں پہچان لیا تھا۔ اگر مجھے ممبران کو ہسپتال پہنچانے کی جلدی نہ ہوتی تو میں انہیں پکڑ لیتا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ دونوں آرمے کے ساتھ ہی ہوتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''آرمے کہاں ہو گا ہے اس وقت''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''اس کا زیادہ وقت کلب میں ہی گزرتا ہے باس۔ اگر وہ کلب میں نہ ملا تو پھر وہ اپنی رہائش گاہ میں ضرور مل جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''رہائش گاہ کا پتہ جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو چلو پہلے کلب چلتے ہیں۔ اگر آرمے وہاں مل گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم سیدھے اس کی رہائش گاہ جائیں گے اور اس کی گردن دبوچ کر اس سے اگلوا لیں گے کہ اس کے آدمیوں نے سیکرٹ سروس کے ممبران پر حملہ کیوں اور کس کی ایماء پر کیا ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اپنی کار یہیں چھوڑ دو اور میرے ساتھ آ جاؤ''...... عمران نے

کی کار کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی کار لاکڈ کر کے عمران کی کار کی سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"آپ کو ایک اور بات بتانی ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"آرمے گروپ کے افراد جو چار افراد کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے جا رہے تھے میں نے ان کے بارے میں اپنے ایک آدمی سے معلومات حاصل کر لی ہے جسے میں نے خصوصی طور پر وائٹل پلازہ بھیجا تھا۔ اس کی رپورٹ کے مطابق ان چاروں کو وائٹل پلازہ کے ٹاپ فلور پر موجود آٹھ سو چالیس نمبر کے فلیٹ سے بے ہوشی کی حالت میں اٹھایا گیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ چاروں اس فلیٹ میں پہلے سے موجود تھے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس کا فلیٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں دو لڑکیاں رہتی ہیں جن میں سے ایک کا نام ماریا واسطی ہے اور دوسری ساریا واسطی۔ دونوں کے بارے میں عجیب و غریب خبریں ملی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"عجیب و غریب خبریں۔ کیا ہیں وہ عجیب و غریب خبریں"۔ عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے آدمی نے ارد گرد کے فلیٹوں سے ان لڑکیوں کے ے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ لڑکیاں پچھلے دو ہفتوں سے ں فلیٹ میں مقیم ہیں اور دونوں کا زیادہ وقت فلیٹ میں ہی گزرتا ہے۔ وہ بہت کم باہر آتی ہیں۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے ہ وہ ٹوئن سسٹرز ہیں۔ دونوں کی شکلیں اور قد کاٹھ ایک جیسا ہے۔ بھی ایک لڑکی باہر آتی ہے اور کبھی دوسری لیکن کسی کو آج تک یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ باہر جانے والی لڑکی ماریا واسطی ہوتی ہے یا ساریا واسطی۔ وہ کسی سے ملتی جلتی بھی نہیں اور نہ ہی کسی کو گھاس ڈالتی ہیں۔ ان کے باہر آنے جانے کا کوئی وقت نہیں ہوتا وہ دن کو بھی نکلتی ہیں اور رات کو بھی۔ انہیں ایک دو بار ہی ایک ساتھ باہر نکلتے دیکھا گیا ہے۔ ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اس نے ان میں سے ایک لڑکی کے لباس پر لگا ہوا ایک بیج دیکھا تھا جس پر اس کا نام ماریا واسطی کی جگہ ریٹا لکھا ہوا تھا اور وہ بیج پاکیشیا ڈیلی نیوز کا تھا۔ بیج پر نیوز رپورٹر بھی لکھا ہوا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحیر کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"ریٹا کا اصل نام ماریا ہے اور اس کی ایک جڑواں بہن بھی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے جو معلومات ملی ہیں میں وہ سب آپ کو بتا رہا ہوں اور باس وہ فلیٹ کسی کاشف جلیل نامی آدمی کی پراپرٹی ہے جو کسی کرائم

میں ملوث تھا اور اب کسی جیل میں ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اچانک کار کو بریک لگا دیئے۔ کار ایک جھٹکے سے رک گئی اور عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگا جیسے ٹائیگر نے اسے کوئی انتہائی حیران کن اور ناقابلِ یقین بات بتا دی ہو۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اس فلیٹ میں دو ہمشکل لڑکیاں رہتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت لہرانے لگی کہ عمران یہ دو نام سن کر چونکا کیوں ہے اور اس نے اس طرح کار کیوں روک دی ہے۔

''جب ممبران کو بے ہوشی کی حالت میں آرمے کے افراد اٹھا کر لے جا رہے تھے تب کون تھا اس فلیٹ میں''...... عمران نے پوچھا۔

''فلیٹ میں ان چار بے ہوش افراد کے سوا کوئی نہیں تھا باس اور میرے آدمی کے مطابق فلیٹ خالی تھا وہاں سامان نام کی بھی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں بہنوں نے فلیٹ خالی کر دیا ہو اور اپنا سامان لے کر کہیں اور شفٹ ہو گئی ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہاں ایک نہیں دو لیڈی گھوسٹ موجود ہیں''۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب''...... ٹائیگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا تم لیڈی گھوسٹ کو نہیں جانتے جس نے پاکیشیا میں اودھم مچا رکھا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کے بارے میں سنا ہے لیکن آپ اسے ان لڑکیوں سے کیوں منسوب کر رہے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اسے ریٹا کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

''اگر اغوا ہونے والے افراد سیکرٹ سروس کے ارکان ہی ہیں تو پھر یقیناً انہیں لیڈی گھوسٹ کا کوئی کلیو ملا ہو گا اسی لئے ان سب نے ایک ساتھ اس فلیٹ پر دھاوا بولنے کی کوشش کی ہو گی۔ ہو سکتا ہے لیڈی گھوسٹ نے انہیں کسی سائنسی آلے کی مدد سے بے ہوش کر دیا ہو اور پھر انہیں فلیٹ میں اسی طرح بے ہوش چھوڑ کر نکل گئی ہو۔ اب ایک بات تو کلیئر ہے کہ ایک لیڈی گھوسٹ شمالی پہاڑیوں میں تھی جسے میں نے قابو کیا تھا اور وہ اپنے ہی گیجٹ کی پاور بیٹری کا شاک لگنے سے ہلاک ہو گئی ہے۔ اگر یہاں اس کی جڑواں بہن موجود تھی تو پھر ممبران کو بے ہوش کرنے میں اس کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے اور وہ غائب ہے تو پھر مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ان دونوں کے پاس دو گیجٹ تھے۔ ایک ریٹا کے ساتھ ختم ہو گیا ہے جبکہ دوسرا گیجٹ اس کی جڑواں بہن کے پاس ہے اور پاکیشیا میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ سب یہ دونوں بہنیں ہی لیڈی گھوسٹ کے روپ میں کر

رہی تھیں۔ ایک لیڈی گھوسٹ ختم ہو گئی ہے لیکن دوسری ابھی زندہ ہے جس کا مطلب واضح ہے کہ لیڈی گھوسٹ کا کھیل ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ دوسری لیڈی گھوسٹ نے ہی آرمے اور اس کے گروپ کو ہائر کیا ہو اور اس کی مدد سے فلیٹ سے بے ہوش ممبران کو اٹھوایا ہو۔ چوہان، خاور اور نعمانی جو اس پلازہ کے باہر موجود تھے انہوں نے جب بدمعاشوں کو اپنے ساتھیوں کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے جاتے دیکھا ہو تو وہ ان کے پیچھے بھاگ پڑے ہوں اور ان بدمعاشوں کی گولیوں کا شکار بن گئے ہوں“۔ عمران نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کے پیش نظر تو ایسی ہی صورتحال بنتی ہے“...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر دوسری لیڈی گھوسٹ ہے تو وہ اب کہاں ہے“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اگر اس نے ممبران کو اٹھوانے کے لئے آرمے کو ہائر کیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے ٹھکانے کے بارے میں بھی جانتا ہو“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”نہیں۔ لیڈی گھوسٹ انتہائی ذہین اور چالاک ہے۔ وہ عام غنڈوں اور بدمعاشوں کو اپنے ٹھکانے کا پتہ کیسے بتا سکتی ہے البتہ ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ کیا باس“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”لیڈی گھوسٹ اگر اپنے انکل پروفیسر کاشف جلیل کے فلیٹ میں رہ رہی تھیں تو پھر یہ عین ممکن ہے کہ وہ پروفیسر کاشف جلیل کی رہائش گاہ یا اس کی کسی اور رہائش گاہ میں منتقل ہو گئی ہو۔ ہم آرمے سے مل لیں تو پھر تمہارا سب سے پہلا کام یہ معلوم کرنا کہ پروفیسر کاشف جلیل کی پراپرٹی کتنی ہے اور کہاں کہاں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس بات کا پتہ چل جائے تو دوسری لیڈی گھوسٹ تک بھی ہم پہنچ ہی جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ عمران گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ ایک وسیع و عریض عمارت کے احاطے میں داخل ہو رہے تھے جس کے گیٹ پر فاسٹ کلب کا بڑا سا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران کار سائیڈ میں موجود پارکنگ کی طرف لے گیا۔ عمران نے جیسے ہی کار پارکنگ میں روکی ایک لڑکا تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔ اس نے ٹائیگر کو دیکھ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ایک کارڈ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ وہ شاید اسے پہچانتا تھا۔

”شوکی۔ کیا آرمے کلب میں ہے“...... ٹائیگر نے کار سے اتر کر اس لڑکے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ وہ کلب میں اپنے دفتر میں ہی موجود ہے“...... لڑکے

نے جواب دیا جس کا نام شوکی تھا۔

''وکی اور جیکی کہاں ہیں۔ کیا وہ بھی کلب میں ہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ دونوں چند گھنٹے پہلے تک تو یہیں تھے لیکن پھر وہ چلے گئے تھے اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آئے ہیں''...... شوکی نے جواب دیا۔

''کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ دونوں کہاں گئے ہیں''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں صاحب۔ میں تو ان سے بات کرتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں۔ وہ بھلا مجھے کیوں بتائیں گے''...... شوکی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام کرو''...... ٹائیگر نے ایک نوٹ نکال کر اس کی اوپر والی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو شوکی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ عمران اور ٹائیگر پارکنگ سے نکل کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ مین گیٹ سے گزر کر وہ ہال میں داخل ہوئے۔ ہال وسیع تھا اور ہر طرف میزیں لگی ہوئی تھیں جن پر مختلف قبیل کے افراد بیٹھے شراب نوشی اور جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ وہاں منشیات کی بھی تیز اور ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔ ہال میں داخل ہوتے ہی عمران اور ٹائیگر کا منہ بن گیا لیکن وہ رکے بغیر تیز تیز چلتے ہوئے سامنے موجود کاؤنٹر کی

طرف بڑھ گئے جہاں دو کاؤنٹر مین موجود تھے جو ویٹرز کو شراب اور دوسری چیزیں سرو کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک کاؤنٹر گرل بھی بیٹھی ہوئی تھی جس نے کیش کاؤنٹر سنبھالا ہوا تھا۔ ہال کے مختلف کونوں میں چند بدمعاش ٹائپ افراد موجود تھے جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں وہ شاید وہاں محافظوں کے طور پر موجود تھے۔

عمران نے محافظوں کو ٹائیگر کو دیکھ کر چونکتے دیکھا تھا جیسے وہ اسے پہچانتے ہوں۔ عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر یہاں پہلے بھی آتا رہتا ہے یہی وجہ تھی کہ محافظ اسے دیکھ کر چونکے تھے اور ان کے چہروں پر ٹائیگر کے لئے واضح طور پر نفرت کی جھلک دکھائی دی تھی جیسے وہ ٹائیگر کو ناپسند کرتے ہوں۔ ٹائیگر ان سب کی پرواہ کئے اور رکے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

کاؤنٹر سے گزر کر وہ سائیڈ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ سامنے ایک مشین گن بردار بدمعاش کھڑا تھا۔ ٹائیگر کو اس طرف آتے دیکھ کر وہ مستعد ہو گیا اور اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔

''رکو۔ کہاں جا رہے ہو''...... بدمعاش نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

''آرمے سے ملنا ہے''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''باس اس وقت مصروف ہے۔ اس نے کسی کو بھی اندر آنے

سے منع کیا ہے“...... بدمعاش نے اسی انداز میں کہا۔

”اس نے کسی کے لئے منع کیا ہوگا جیگر دادا کو نہیں۔ ہٹو راستے سے اور مجھے اندر جانے دو“...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو بدمعاش نے مشین گن اٹھا کر ٹائیگر کے سینے سے لگا دی لیکن دوسرے لمحے ہال ایک زور دار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا اور بدمعاش کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سائیڈ پر گرتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جا گری تھی۔ تھپڑ اور بدمعاش کے چیخنے کی آواز سے ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ بری طرح سے چونک پڑے اور مڑ مڑ کر اس طرف دیکھنے لگے۔ بدمعاش نے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ٹائیگر نے انتہائی پھرتی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ بدمعاش کی طرف کر دیا۔

”اسی طرح پڑے رہو ورنہ......“ ٹائیگر نے غرا کر کہا تو بدمعاش وہیں ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر ہال میں موجود دوسرے مشین گن بردار جو تیزی سے اس طرف بڑھ رہے تھے وہ بھی اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم اچھا نہیں کر رہے جیگر دادا“...... گرے ہوئے بدمعاش نے چیختے ہوئے کہا۔

”اچھے اور برے کا فیصلہ آرمے پر چھوڑ دو“...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ عمران بھی خاموشی سے اندر آ گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے

آخر میں ایک کمرے کا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران کے اندر آتے ہی ٹائیگر نے دروازہ بند کیا اور اس پر لاک لگا دیا۔

”اب ہمیں کوئی اندر آ کر ڈسٹرب نہیں کر سکے گا“...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں راہداری میں آگے بڑھنے لگے۔ اسی لمحے ان کے پیچھے دروازہ زور زور سے دھڑ دھڑایا جانے لگا۔ ان کے اندر آتے ہی بدمعاش بھاگتے ہوئے دروازے کے پاس آ گئے تھے اور بند دروازہ دیکھ کر وہ اس پر زور زور سے ہاتھ مار رہے تھے۔ ٹائیگر اور عمران لاپرواہانہ انداز میں سامنے موجود کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازے پر لات ماری تو دروازہ زور دار دھماکے سے کھل گیا اور ٹائیگر چھلانگ لگاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ سامنے ایک جہازی سائز کی میز پڑی تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ غیر ملکی گٹھے ہوئے جسم کا مالک تھا اور اس کے سر کے بال آدھے سے زیادہ غائب تھے۔ اس کے ہاتھ میں فون کا رسیور تھا اور وہ کسی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ جیسے ہی کمرے کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا ادھیڑ عمر غیر ملکی بری طرح سے اچھل پڑا اور ٹائیگر اور اس کے ساتھ عمران پر نظریں پڑتے ہی اس کا رنگ زرد پڑتا چلا گیا۔

''میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں ہنی''...... اس نے رسیور میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''جیگر دادا تم''...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں مجھے دیکھ کر تمہاری جان کیوں نکل گئی ہے''۔ ٹائیگر نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ تمہاری غیر متوقع آمد سے میں بوکھلا گیا تھا۔ یہ کون ہے''...... غیر ملکی ادھیڑ عمر نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا استاد ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''استاد۔ کیا مطلب۔ تمہارا کوئی استاد بھی ہے۔ تم نے پہلے تو اس کا ذکر نہیں کیا''...... غیر ملکی ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عمران اس کی آنکھوں میں ٹائیگر کا خوف صاف دیکھ رہا تھا۔

''پہلے کبھی اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ بیٹھو۔ مجھے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں''...... ٹائیگر نے اسی طرح سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر غیر ملکی خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کمرے کا جائزہ لے رہا

تھا۔

''بیٹھیں باس۔ میری موجودگی میں یہ آپ کو ہر بات کا صحیح صحیح اور سچ جواب دے گا اگر اس نے جھوٹ بولا یا کوئی بات چھپانے کی کوشش کی تو میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب''...... ٹائیگر کی بات سن کر ادھیڑ عمر غیر ملکی نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس سے پہلے کہ ادھیڑ عمر غیر ملکی فون کا رسیور اٹھاتا ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''جیگر دادا بول رہا ہوں۔ میں اور آرمے اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ بعد میں فون کرنا''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے جیگر دادا''...... آرمے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں شدید بے چینی اور پریشانی مترشح تھی۔

''تم باہر جاؤ اور دروازہ بند کر دو۔ میں اس سے بات کروں گا اور اگر کوئی اس طرف آئے تو اسے گولی سے اُڑا دینا''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیگر دادا کو اس طرح اپنے استاد کے سامنے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے اور اس کا حکم مان کر

باہر جاتے دیکھ کر آرمے کے چہرے پر موجود بوکھلاہٹ اور خوف کے تاثرات مزید گہرے ہو گئے تھے۔ ٹائیگر نے باہر جاتے ہی دروازہ بند کر دیا۔

''کک کک۔ کیا چاہتے ہو تم''...... دروازہ بند ہوتے دیکھ کر آرمے نے عمران کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران میز کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اس کے قریب آیا اور میز کے کارنر پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور اطمینان بھرے انداز میں اس کا میگزین گھمانے لگا۔ اسے اپنے قریب اور اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگے ریوالور کو دیکھ کر آرمے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہارے دو ساتھی وکی اور جیکی کہاں ہیں''...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''کون وکی اور جیکی''...... آرمے نے چونک کر کہا۔

''کتنے وکی اور کتنے جیکی ہیں تمہارے گروپ میں جو ان کے نام سن کر حیران ہو رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''کیوں پوچھ رہے ہو ان کے بارے میں''...... آرمے نے خوف سے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''انہوں نے میرے شیروں کا شکار کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''شیروں کا شکار۔ کیا مطلب''...... آرمے نے چونک کر کہا۔

''وائٹل پلازہ کے ٹاپ فلور پر موجود ایک فلیٹ سے وہ چار افراد کو اٹھا کر لے گئے ہیں جن میں تین مرد اور ایک عورت ہے۔ جب وہ انہیں لے کر نکل رہے تھے تو میرے تین آدمی ان کے پیچھے لپکے تھے لیکن اسی لمحے وکی اور جیکی نے ان پر فائرنگ کھول دی جس سے میرے تینوں ساتھی شدید زخمی ہو گئے۔ وہ تینوں اب ہسپتال میں ہیں۔ تین شدید زخمی ہیں اور چار کو تمہارے آدمی بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس لئے تم سمجھ سکتے ہو کہ میں ان دونوں کے بارے میں تم سے کیوں پوچھ رہا ہوں''۔ عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو وہ تمہارے ساتھی تھے''...... آرمے نے کہا۔

''ہاں۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ اب تم نے مجھ سے دشمنی مول لے لی ہے آرمے۔ میں اپنے دشمن کو تو معاف کر سکتا ہوں لیکن کوئی میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچائے یہ میری برداشت سے باہر ہے۔ یہ سب چونکہ تمہارے کہنے پر ہوا ہے اس لئے میری نظر میں تم مجرم ہو۔ اب اگر تم میرے ہاتھوں اذیت ناک موت مرنے سے بچنا چاہتے ہو تو بتا دو کہ وکی اور جیکی کہاں ہیں اور میرے چار ساتھیوں کو کہاں لے جایا گیا ہے''...... عمران نے انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم ہو کون''...... آرمے نے اس کا کرخت اور سرد لہجہ سن کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔

’’کوبرا‘‘...... عمران نے کہا تو آرمے بے اختیار اچھل پڑا اور اس کا رنگ یکلخت سفید پڑ گیا۔

’’کک کک۔ کوبرا۔ تت۔ تت۔ تم کوبرا ہو‘‘...... اس نے بری طرح لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ جیگر دادا کا استاد کوبرا اور کوبرا میں ہی اتنی جرأت ہے کہ اس قدر سیکورٹی کے باوجود تمہارے سر پر موت بن کر پہنچ جائے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ اوہ۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی کوبرا۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس نے جن افراد کو اٹھانے کا کہا تھا وہ تمہارے آدمی ہیں۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ وہ تمہارے آدمی ہیں تو میں اس کا کام کرنے سے انکار کر دیتا۔ میں نے انجانے میں یہ سب کیا ہے‘‘...... آرمے نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہونہہ۔ تو کیا تم نے یہ کام لیڈی گھوسٹ کے کہنے پر کرایا ہے‘‘...... عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

’’لیڈی گھوسٹ۔ کون لیڈی گھوسٹ۔ میں کسی لیڈی گھوسٹ کو نہیں جانتا۔ مجھے تو اس نے اپنا نام مادام فارحہ بتایا تھا۔ میں اس کا نام نہیں لیتا اور اسے مادام ہی کہتا ہوں‘‘...... آرمے نے جواب دیا۔

’’کیا وہ اسی فلیٹ میں رہتی ہے جہاں سے تمہارے آدمیوں نے میرے ساتھیوں کو اٹھایا ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’یہ میں نہیں جانتا۔ وہ کون ہے اور کہاں رہتی ہے اس نے اپنے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ مجھ سے صرف فون پر ہی بات کرتی ہے اور چھوٹے موٹے کام کے عوض وہ میری توقع سے زیادہ معاوضہ دیتی ہے اس لئے میں اس کا ہر کام آنکھیں بند کر کے کر دیتا ہوں‘‘...... آرمے نے کہا۔

’’اس کا رابطہ نمبر ہے تمہارے پاس‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ ایک سپیشل نمبر دیا ہے اس نے مجھے۔ انتہائی ضرورت پڑنے پر میں اسی نمبر پر اسے کال کر سکتا ہوں‘‘...... آرمے نے کہا۔

’’نمبر بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا تو آرمے نے اسے ایک نمبر بتا دیا۔

’’گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ وہ تم سے کس نوعیت کے کام لیتی ہے۔ مجھے ہر بات سچ سننی ہے۔ میں سچ اور جھوٹ کی تمیز کر سکتا ہوں اگر تم نے مجھ سے غلط بیانی کی یا تمہاری باتوں میں مجھے جھوٹ محسوس ہوا تو میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تمہارے سر میں گولی اتار دوں گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ نہیں نہیں۔ ایسا مت کرنا کوبرا۔ میں تمہیں ساری باتیں بتا دیتا ہوں‘‘...... آرمے نے خوف سے کانپ کر کہا اور پھر وہ عمران کو بتانے لگا کہ مادام اس سے کیا کیا کام لیتی تھی۔ مادام کا کام زیادہ تر مختلف افراد کی نگرانی کا ہوتا تھا جو وہ آرمے اور اس

کے آدمیوں سے کراتی تھی۔ یہ سن کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ آرمے نے اس لڑکی کو پروفیسر کاشف جلیل کے بارے میں بھی بتا دیا تھا کہ اسے بے ہوشی کی حالت میں کس ہسپتال میں پہنچایا گیا ہے۔ پروفیسر کاشف جلیل کا نام سامنے آتے ہی عمران کا یقین پختہ ہو گیا کہ مادام فارحہ، لیڈی گھوسٹ کا فرضی نام ہے۔

''ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ تمہارے آدمی میرے ساتھیوں کو کہاں لے گئے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''زیرو پوائنٹ پر۔ مادام کے حکم پر میں نے انہیں زیرو پوائنٹ پر بھیج دیا ہے''...... آرمے نے جواب دیا۔

''کس کا ہے زیرو پوائنٹ اور کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ میرا ایک خفیہ پوائنٹ ہے''...... آرمے نے جواب دیا اور پھر اس نے زیرو پوائنٹ کا پتہ بتا دیا۔

''کیا وہ سب زندہ ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ مادام نے انہیں فلیش لائٹ سے بے ہوش کیا ہوا ہے۔ جب تک انہیں اینٹی نہیں لگایا جاتا اس وقت تک وہ ہوش میں نہیں آئیں گے۔ مادام نے کہا تھا کہ جب تک وہ خود نہیں آ جاتیں انہیں بے ہوش ہی رکھا جائے''...... آرمے نے کہا۔

''زیرو پوائنٹ کا انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''واسٹر۔ اس کا نام واسٹر ہے''...... آرمے نے جواب دیا۔

''میرے سامنے اسے فون کرو اور تصدیق کراؤ کہ میرے آدمی ہیں موجود ہیں اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن......'' آرمے نے کہنا چاہا۔

''تمہاری موت تمہارے سامنے ہی آرمے۔ تمہاری قسمت اچھی ہے جو تم ابھی تک زندہ ہو ورنہ کوبرا کے سامنے ہکلانے والا اور جھوٹ بولنے والا زندہ نہیں رہتا۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ......'' عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو آرمے اس کا سرد لہجہ سن کر کانپ کر رہ گیا۔ اس نے فوراً سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''لاؤڈر آن کرو''...... عمران نے کہا تو آرمے نے فوراً فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

''یس۔ زیرو پوائنٹ''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''آرمے بول رہا ہوں''...... آرمے نے لہجے میں کرختگی لاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ واسٹر بول رہا ہوں''...... آرمے کی آواز سن کر دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تمہارے پاس چار افراد کو بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا ہے جن میں تین مرد اور ایک عورت ہے''...... آرمے نے کہا۔

’’یس باس۔ وکی اور جیکی انہیں یہاں پہنچا کر گئے ہیں‘‘۔ واسٹر نے کہا۔

’’کہاں ہیں وہ اور کس حالت میں ہیں‘‘...... آرمے نے اسی انداز میں پوچھا۔

’’میں نے انہیں بلیک روم میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا ہے اور وہ ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے ہیں‘‘...... واسٹر نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ آرمے کچھ اور کہتا عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا اور دوسرے ہاتھ میں موجود ریوالور اس کے سر سے لگا دیا اور اسے اشارے سے خاموش رہنے کا کہا۔

’’تمہارے پاس ڈی ڈی ون اینٹی ہے‘‘...... عمران نے آرمے کی آواز میں پوچھا اور اسے اپنی آواز میں بولتا دیکھ کر آرمے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

’’یس باس۔ موجود ہے‘‘...... واسٹر نے جواب دیا۔

’’گڈ شو۔ انہیں ایک ایک اینٹی لگا کر ہوش میں لاؤ اور راڈز والی کرسیوں سے آزاد کر دو اور انہیں زیرو پوائنٹ سے نکلنے کا موقع دے دو۔ وہ جہاں جانا چاہئیں جانے دو انہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’لیکن باس......‘‘ واسٹر نے کہا۔

’’جو کہہ رہا ہوں وہ کرو نانسنس۔ یہ وہ افراد نہیں ہیں جنہیں لایا جانا تھا۔ انہیں نقصان پہنچائے بغیر نکلنے کا موقع دو۔ یہ میرا حکم ہے‘‘...... عمران نے آرمے کی آواز میں گرجتے ہوئے کہا۔

’’یس باس‘‘...... واسٹر نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

’’یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم میری آواز میں کیسے بات کر سکتے ہو‘‘...... آرمے نے عمران کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

’’یہ سب چھوڑو اور اب اپنی مادام فارحہ کا نمبر ملاؤ‘‘...... عمران نے کہا۔ آرمے چند لمحے اسے خوف اور پریشانی کے عالم میں دیکھتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔ جیسے ہی اس نے نمبر پریس کر کے ہاتھ ہٹایا عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ لیکن دوسری طرف نمبر بند تھا۔

’’یہ نمبر تو آف ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ لیکن میں اسی نمبر پر بات کرتا ہوں پہلے تو یہ نمبر کبھی آف نہیں ہوا تھا‘‘...... آرمے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’تو اب کیوں آف ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں نہیں جانتا‘‘...... آرمے نے اسی انداز میں کہا۔

’’اور کون سا نمبر ہے تمہارے پاس اس سے رابطے کے لئے‘‘۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

’’نہیں۔ میرے پاس یہی ایک نمبر ہے اور کوئی نہیں‘‘۔ آرمے نے جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے چونکہ مجھ سے تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہاری جان بخش رہا ہوں لیکن وکی اور جیکی کو میں زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ ان دونوں نے میرے تین ساتھیوں کو شدید زخمی کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں خود ہلاک کرو۔ اگر اگلے ایک گھنٹے تک مجھے ان دونوں کی ہلاکت کی خبر نہ ملی تو پھر میں یہاں دوبارہ آؤں گا اور آتے ہی تمہیں گولی مار دوں گا‘‘...... عمران نے غرا کر کہا۔

’’اوہ۔ نہیں۔ میں ابھی ان دونوں کو یہاں بلاتا ہوں اور تمہارے سامنے انہیں شوٹ کر دیتا ہوں‘‘...... آرمے نے کہا۔

’’نہیں۔ میں اتنی دیر یہاں نہیں رک سکتا۔ تم باہر کاؤنٹر پر کال کرو اور اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ ہمارے راستے میں آنے کی کوشش نہ کریں ورنہ نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا یہ کلب۔ جیگر دادا کے پاس میگنٹ بم ہیں۔ اب تک وہ باہر کئی جگہوں پر بم لگا چکا ہو گا۔ ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس ہونے کی دیر ہے پھر تم اور تمہارا یہ کلب راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اگر تمہارے ساتھیوں نے ہمیں روکنے کی کوشش نہ کی تو میں اور جیگر باہر جاتے ہی تمہیں فون کر کے بتا دیں گے کہ میگنٹ بم کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں۔ تم انہیں ہٹا لینا۔ کاؤنٹر پر یہ بھی بتا دینا کہ تم مصروف ہو اس لئے کوئی یہاں نہ آئے اور نہ تمہیں کال کرے‘‘...... عمران نے کہا اور بموں کا سن کر آرمے کا رنگ ایک بار پھر متغیر ہو گیا۔

’’ٹھ۔ ٹھ۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں اور جیگر دادا کو یہاں سے باہر جانے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی‘‘...... آرمے نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور اس نے رسیور اٹھایا اور کاؤنٹر پر فون کر کے ہدایات دینے لگا۔ جیسے ہی اس نے ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھا عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور آرمے بری طرح سے چیختا ہوا کرسی پر گر گیا۔ عمران نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مارا تھا۔ دوسری ضرب لگتے ہی آرمے ڈھیر ہو گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔ آرمے کو بے ہوش کر کے عمران اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ٹائیگر چوکس کھڑا تھا۔

’’کوئی آیا تو نہیں اس طرف‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ لیکن سب بیرونی دروازے کے پاس کھڑے ہیں‘‘۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

’’کوئی بات نہیں۔ اب وہ ہمارے راستے میں نہیں آئیں گے۔ آؤ‘‘...... عمران نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے لاک ہٹایا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہ دیکھ کر ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ مشین گن بردار دروازے کے پاس موجود نہیں تھے بلکہ وہ واپس انہی جگہوں پر جا کر کھڑے ہو گئے تھے جہاں وہ پہلے کھڑے تھے البتہ جس بدمعاش کو ٹائیگر نے تھپڑ مارا تھا وہ دروازے کی سائیڈ

میں کھڑا تھا۔ ان دونوں کو باہر نکلتے دیکھ کر وہ خوفناک نظروں سے انہیں گھورنے لگا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر کے ساتھ اطمینان بھرے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں موجود افراد اور غنڈے انہیں تیز نظروں سے گھور رہے تھے لیکن چونکہ آرمے نے کاؤنٹر پر انہیں وہاں سے نکلنے کے احکامات دے دیئے تھے اس لئے ان میں سے نہ تو کوئی آگے آیا تھا اور نہ ہی کسی نے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی۔

سیٹی کی آواز سن کر کرنل اسکاٹ نے سامنے پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا تو اسے دوسری طرف سے اکائے کی کال موصول ہونے لگی جو قبرص کے دارالحکومت نکوسیا میں بطور فارن ایجنٹ تعینات تھا۔

"یس کرنل اسکاٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل اسکاٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اکائے بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے اکائے کی آواز سنائی دی۔

"یس اکائے۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے چیف۔ میں نے ان دونوں حبشیوں کو ہٹ کر دیا ہے۔ اوور"...... اکائے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"گڈ شو۔ کیسے کیا ہے انہیں ٹارگٹ۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"طیارے کی لینڈنگ کے بعد وہ دونوں طیارے سے نکل کر امیگریشن پر پہنچے تو میرا ایک آدمی امیگریشن کاؤنٹر پر موجود تھا اس نے مجھے ان دونوں کے قد کاٹھ کے بارے میں بتا دیا تھا۔ کچھ دیر بعد میرے آدمی نے مجھے ان کے ایئر پورٹ سے باہر نکلنے کی رپورٹ دی۔ ایئر پورٹ کے باہر بھی میرا ایک ساتھی موجود تھا۔ اس نے ان دونوں کی نگرانی شروع کر دی۔ وہ دونوں ٹیکسی اسٹینڈ پر گئے اور پھر انہوں نے ایک ٹیکسی ہائر کی۔ میرے ساتھی نے مجھے اس ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔ میں ایئر پورٹ سے دو کلو میٹر دور ایک غیر آباد علاقے میں ان کا منتظر تھا۔ ایئر پورٹ سے آنے والی تمام گاڑیاں اس راستے سے ضرور گزرتی تھیں۔ میرے پاس پی کے آر تھری ففٹی دور مار رائفل تھی۔ جب میں نے مطلوبہ ٹیکسی رائفل پر لگی دور بین سے دیکھی تو میں نے ایک فائر کر کے اس ٹیکسی کا اگلا ٹائر برسٹ کر دیا۔ ٹیکسی چونکہ فل رفتار سے آ رہی تھی اس لئے جیسے ہی اس کا ٹائر برسٹ ہوا ڈرائیور ٹیکسی کو کنٹرول نہ کر سکا اور ٹیکسی سڑک پر الٹ گئی اور دور تک الٹتی پلٹتی چلی گئی اور سڑک کی سائیڈ پر موجود گنے کی فصل میں گھستی چلی گئی۔ میں سڑک کے کنارے پر موجود ایک اونچے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ ٹیکسی کو الٹ کر کھیت میں جاتے دیکھ کر میں فوراً درخت سے نیچے اترا اور پھر میں بھاگتا

ہوا اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں گنے کی فصل میں ٹیکسی الٹی ہوئی تھی۔ اتفاق سے اس طرف ابھی کوئی نہیں آیا تھا حالانکہ اس ٹیکسی کو اس طرح الٹتے پلٹتے دیکھ کر سڑک پر موجود کئی گاڑیاں رک گئی تھیں۔ میں جب ٹیکسی کے نزدیک پہنچا تو میں نے ڈرائیور اور ان دونوں سیاہ فاموں کو انتہائی زخمی حالت میں دیکھا۔ وہ ٹیکسی سے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میں نے فوراً جیب سے ایک سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور ان دونوں کے سروں میں گولیاں مار دیں جب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں تو میں نے ڈرائیور کو بھی ہلاک کیا اور وہاں سے نکل گیا۔ اوور"...... اکائے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ وہاں تم نے اپنا کوئی نشان تو نہیں چھوڑا۔ اوور"۔ کرنل اسکاٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو چیف۔ میں نے انتہائی احتیاط سے کام لیا تھا۔ دونوں سیاہ فاموں اور ٹیکسی ڈرائیور کو ہلاک کر کے میں نے وہاں سے نکلنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ اوور"...... اکائے نے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ تم نے اچھا کیا ہے کہ ان کی ہلاکت کی تصدیق کر کے وہاں سے نکلے ہو ورنہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مرنے کے باوجود بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں۔ اوور"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"اس بار ایسا نہیں ہو گا چیف۔ میں نے فائرنگ کر کے ان کی

کھوپڑیاں اُڑا دی تھیں اس لئے ان کی موت یقینی ہے۔ اوور“۔ اکائے نے کہا۔

”اوکے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے وہاں اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے لیکن احتیاط کا تقاضا ہے کہ تم فوراً انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ عمران کو ایسا کوئی کلیو ملے کہ اس کے ساتھیوں کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ ہے۔ اوور“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور“...... اکائے نے کہا۔

”اور کوئی بات۔ اوور“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے ان دونوں کو گولیاں مارنے سے پہلے ان کی سپر کیمرے سے تصاویر اتار لی تھیں۔ وہ تصاویر میں نے ہیڈ کوارٹر کے کمپیوٹر سنٹر میں بھیج دی ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اوور“...... اکائے نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا“...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سفید رنگ کے فون سیٹ کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس۔ کمپیوٹر سیکشن“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں“...... کرنل اسکاٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف۔ میں سیکشن انچارج مارٹی بول رہا ہوں“۔ کرنل اسکاٹ کی آواز سن کر دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”تمہیں قبرص سے اکائے نے چند تصاویر بھجوائی ہیں۔ کیا تم نے انہیں چیک کیا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ دو سیاہ فاموں کی تصاویر ہیں جو انتہائی زخمی حالت میں دکھائی دے رہے ہیں“...... مارٹی نے جواب دیا۔

”تمہارے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے مزید چند ساتھیوں کی تصاویر بھی موجود ہیں جن میں دو تصاویر عمران کے نیگرو ساتھیوں کی بھی ہیں۔ ان کے نام جوزف اور جوانا ہے۔ ان دونوں تصاویر کو اوپن کرو اور ان کی سپیشل کمپیوٹر میں ان دونوں تصویروں سے میچنگ کرو جو تمہیں اکائے نے بھیجی ہیں“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”یس چیف“...... مارٹی نے کہا۔

”دونوں تصویریں میچ کر جائیں تو مجھے بتا دینا“...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور اس نے مارٹی کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس نے سامنے پڑی ہوئی ایک فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا۔ سفید رنگ کے فون پر لگا بلب جل بجھ رہا تھا۔ کرنل اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

کر کان سے لگا لیا۔

''کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کمپیوٹر سیکشن سے مارٹی بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے مارٹی کی آواز سنائی دی۔

''میچ ہو گئیں دونوں تصویریں''...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ دونوں تصویریں مختلف ہیں''...... مارٹی نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ یکلخت چونک پڑا۔

''تصویریں مختلف ہیں۔ کیا مطلب۔ تمہارا مطلب ہے کہ اکائے نے تمہیں جن دو زخمی سیاہ فاموں کی تصویریں بھیجی ہیں وہ عمران کے ساتھیوں جوزف اور جوانا کی نہیں ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ دونوں کی شکلیں اور قد کاٹھ جوزف اور جوانا سے ضرور ملتے ہیں لیکن یہ وہ دونوں نہیں ہیں۔ ان کی آنکھوں اور ان کے کانوں کی مخصوص بناوٹ میں بہت فرق ہے۔ زخمی افراد اور جوزف اور جوانا میں بہت حد تک مشابہت ہے لیکن اتنی بھی نہیں کہ ان دونوں کو پہچانا نہ جا سکے''...... مارٹی نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو اکائے نے جوزف اور جوانا کی بجائے کسی اور شکار کر لیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ تصویروں کا فرق تو اسی طرف اشارہ کر رہا ہے''۔ مارٹی نے کہا۔

''او کے۔ میں اکائے سے بات کرتا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے کہ اکائے نے ان دونوں کو پہچاننے میں غلطی کی ہو۔ مجھے فاسکل نے ان دونوں کے جو حلیئے بتائے تھے وہی حلیئے میں نے اکائے کو بھی بتا دیئے تھے۔ پھر اس نے غلط آدمیوں کو کیوں ہلاک کیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر آن کیا اور اکائے کو کال کرنے لگا۔

''یس۔ اکائے اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی اکائے کی آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... اکائے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے کمپیوٹر سیکشن میں کن دو افراد کی تصویریں بھجوائی ہیں۔ نانسنس۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''جوزف اور جوانا کی چیف۔ جنہیں میں نے ہلاک کیا ہے۔ اوور''...... اکائے نے کہا۔

''وہ جوزف اور جوانا نہیں ہیں۔ نانسنس۔ اوور''...... کرنل

اسکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ جوزف اور جوانا نہیں ہیں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ آپ نے مجھے جن دو افراد کے حلیئے بتائے تھے۔ دونوں ویسے ہی تھے۔ اوور''...... اکائے نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ان دونوں کی شکلیں جوزف اور جوانا سے ملتی جلتی ہیں اور ان کے قد کاٹھ بھی ان جیسے ہیں لیکن جن افراد کو تم نے ہٹ کیا ہے وہ عمران کے ساتھی جوزف اور جوانا نہیں ہیں۔ کمپیوٹر ڈیٹا میں موجود ان کی تصویریں تمہاری بھیجی ہوئی تصویروں سے میچ نہیں ہوئی ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر وہ دونوں کون تھے۔ اوور''...... اکائے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ تم بتاؤ کون تھے وہ اور اصل آدمی کہاں ہیں۔ اوور''۔ کرنل اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں پتہ کرتا ہوں۔ اوور''...... اکائے نے کہا۔

''اس فلائٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرو کہ اس فلائٹ میں کتنے سیاہ فام آئے تھے اور وہ کہاں گئے ہیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''لیس چیف۔ میں ابھی ایئر پورٹ جاتا ہوں اور اس فلائٹ کے بارے میں تفصیل حاصل کرتا ہوں اور جلد ہی ان کے بارے میں پتہ لگاتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں۔ اوور''...... اکائے نے کہا۔

''تمہیں ان کے بارے میں صرف پتہ نہیں لگانا بلکہ انہیں ان کے انجام تک پہنچانا ہے۔ میں تم سے ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ ان دونوں کو کسی بھی صورت میں اسرائیل نہیں پہنچنا چاہئے۔ سمجھے تم۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''لیس چیف۔ میں کمپیوٹر سیکشن کے انچارج مارٹی سے ان دونوں کی اصلی تصویریں منگوا لیتا ہوں اور پھر ان کی کاپیاں بنا کر اپنے ساتھیوں میں بانٹ دوں گا۔ قبرص میں وہ جہاں بھی ہوں گے ان کا پتہ چل جائے گا۔ اوور''...... اکائے نے کہا۔

''اوکے۔ جو بھی کرنا ہے جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم انہیں قبرص میں تلاش کرتے رہ جاؤ اور وہ کسی راستے سے خفیہ طور پر اسرائیل پہنچ جائیں۔ اوور''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا چیف۔ اوور''...... اکائے نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ابھی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اسکاٹ نے سر جھٹک کر ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں''۔ اس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''سارجنٹ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے سارجنٹ کی آواز سنائی دی۔

''لیس سارجنٹ۔ کیوں فون کیا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے اسی

انداز میں پوچھا۔

''ماسٹر گن کا پتہ چل گیا ہے چیف''...... دوسری طرف سے ساریٹ نے کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں سے گن''...... کرنل اسکاٹ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''یہ گن وائٹ واٹر کے ٹاپ ایجنٹ لوسانگا کے پاس ہے چیف جس کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اب یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ اس کے پاس واقعی ماسٹر گن موجود ہے''...... ساریٹ نے کہا۔

''گڈ شو۔ اگر تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ اس کے پاس ماسٹر گن موجود ہے تو پھر تم نے اب تک اس سے گن حاصل کیوں نہیں کی''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''لوسانگا ایکریمیا کی ریاست اوہائیو میں موجود ہے چیف۔ اس سے گن حاصل کرنے کے لئے مجھے اوہائیو جانا پڑے گا''۔ ساریٹ نے کہا۔

''تو جاؤ۔ دیر کیوں کر رہے ہو نانسنس۔ تم جانتے ہو کہ ہمارا کام بغیر ماسٹر گن کے پورا نہیں ہو سکتا ہے تو پھر تم اسے حاصل کرنے میں دیر کیوں کر رہے ہو''...... کرنل اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہائیو جانے میں کافی وقت لگ سکتا ہے چیف۔ اس کے لئے مجھے سپیشل پاسپورٹ اور کاغذات بنوانے پڑیں گے۔ میں اسرائیلی ایجنٹ کے طور پر تو وہاں جا نہیں سکتا اور پھر مجھے وہاں جانے کے لئے خاصی رقم بھی درکار ہو گی۔ لوسانگا مجھے ظاہر ہے مانگنے پر گن تو دے گا نہیں۔ مجھے اس سے زبردستی گن حاصل کرنی پڑے گی اور اس پر حملہ کرانا پڑے گا۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اس پر اٹیک کرنے کے لئے مجھے ایک بڑے اور طاقتور گروپ کی ضرورت پڑے گی جو میں اوہائیو سے ہی ہائر کر سکتا ہوں۔ اس کے لئے بھی میں نے ضروری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اوہائیو میں ایک گروپ ہے جو بلیک گروپ کہلاتا ہے۔ اس گروپ کے افراد بے حد طاقتور، زیرک اور ہر قسم کے اسلحے سے لیس ہیں۔ اگر میں انہیں ہائر کر لوں تو اس گروپ میں اتنی طاقت اور اتنی ہمت ہے کہ وہ لوسانگا جیسے طاقتور ایجنٹ سے ٹکرا سکتے ہیں۔ جب تک ہم لوسانگا کو ہلاک نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس سے ماسٹر گن حاصل نہیں کر سکیں گے''...... ساریٹ نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہیں یہ کہاں سے پتہ چلا ہے کہ لوسانگا کے پاس ماسٹر گن ہے''...... کرنل اسکارٹ نے پوچھا۔

''انٹرنیشنل ورلڈ کراس آرگنائزیشن میں میرا ایک آدمی موجود ہے چیف۔ میں نے اس کے ذریعے آرگنائزیشن سے لوسانگا کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ ان معلومات میں لوسانگا کے

زیر استعمال ہر چیز کی تفصیل موجود ہے جس میں ماسٹر گن کا نام بھی شامل ہے“...... ساریٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تمہیں اب اوہائیو جانا ہے جس کے لئے تمہیں پاسپورٹ اور ضروری کاغذات کے ساتھ رقم درکار ہے“...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... ساریٹ نے جواب دیا۔

”کتنی رقم چاہئے تمہیں“...... کرنل اسکارٹ نے پوچھا۔

”کم از کم پانچ لاکھ ڈالر“...... ساریٹ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں انتظام کرتا ہوں۔ ہمارے لئے ماسٹر گن کا حصول بے حد ضروری ہے۔ تم اوہائیو جانے کی تیاری کرو۔ میں تمہارا پاسپورٹ اور ضروری کاغذات بنواتا ہوں اور تمہارے نام کا ایک ڈیبٹ کارڈ بھی بنوا دیتا ہوں تاکہ رقم کی ٹرانزٹ آسانی سے ممکن ہو سکے“...... کرنل اسکارٹ نے کہا۔

”یس چیف۔ تھینک یو چیف“...... ساریٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا بھی عنصر تھا جیسے وہ اس بات پر حیران ہو رہا ہو کہ پانچ لاکھ ڈالر کا سن کر بھی کرنل اسکارٹ نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا اور آسانی سے مان گیا تھا ورنہ کرنل اسکارٹ ہر معاملے میں انتہائی کفایت شعار واقع ہوا تھا اور خاص طور پر ایجنسی کے اکاؤنٹ سے رقم خرچ کرنے میں خاصی کنجوسی دکھاتا تھا۔

”تم دو گھنٹوں تک کارٹر سے بات کر لینا۔ وہ تمہارے کاغذات اور پاسپورٹ جاری کرا دے گا“...... کرنل اسکارٹ نے کہا۔

”یس چیف“...... ساریٹ نے کہا۔ کرنل اسکارٹ نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

”کارٹر بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی کارٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”کرنل اسکارٹ بول رہا ہوں“...... کرنل اسکارٹ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف“...... کرنل اسکارٹ کی آواز سن کر کارٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل اسکارٹ اسے ساریٹ کا پاسپورٹ اور ضروری کاغذات تیار کرانے کی ہدایات دینے لگا۔

”یس چیف۔ میں دو گھنٹوں میں یہ سارا کام کرا لوں گا“۔ کارٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”لیڈی اینڈا کے بارے میں کچھ پتہ چلا“...... کرنل اسکارٹ نے پوچھا۔

”نو چیف۔ اس کی ہم بدستور تلاش میں ہیں لیکن ابھی تک ہمیں اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے“۔ کارٹر نے کہا

”ہونہہ۔ لگتا ہے تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگ گیا ہے۔ تم اپنی ہی ایک ساتھی کو تلاش نہیں کر سکے ہو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ گئے تو تم انہیں کیسے تلاش کرو گے“...... کرنل اسکارٹ

نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر واقعی لیڈی اینڈا زندہ ہے تو پھر میں اسے ہر حال میں تلاش کر لوں گا چاہے اس کے لئے مجھے پراسلو کے ایک ایک گھر کی ہی کیوں نہ تلاشی لینا پڑے''...... کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو کرنا ہے کرو لیکن لیڈی اینڈا کو ہر صورت میں تلاش کرو''...... کرنل اسکاٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے جواب دیا اور کرنل اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کبیدگی کے تاثرات تھے

''سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کارٹر آخر اب تک لیڈی اینڈا کو کیوں تلاش نہیں کر سکا ہے۔ اس نے پہلے تو کہا تھا کہ لیڈی اینڈا ابھی زندہ ہے لیکن اب یہ کہہ رہا ہے کہ اگر لیڈی اینڈا زندہ ہوئی تو وہ اسے تلاش کر لے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ کارٹر کو اس بات کا خود بھی علم نہیں ہے کہ لیڈی اینڈا واقعی میں زندہ ہے بھی یا نہیں''۔ کرنل اسکارٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر تک وہی یونہی بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور ایک بار پھر سامنے پڑی ہوئی فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل پڑھتے ہوئے اس کے دماغ سے وہ ساری باتیں نکل گئی تھیں جو اس نے ساریٹ اور کارٹر سے کی تھیں۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے سوائے فائل پڑھنے کے اور کوئی کام ہی نہ ہو۔

لڑکی کی آواز سن کر بلیک زیرو یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں کے پاس طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں کوئی لڑکی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''کون ہو تم''...... بلیک زیرو نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''بتایا تو ہے تمہاری موت''...... وہی آواز پھر سنائی دی اور اس بار یہ آواز بلیک زیرو کو اپنے سامنے سے سنائی دی تھی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیڈی گھوسٹ''...... جواب ملا اور بلیک زیرو ایک بار پھر چونک پڑا۔

''لیڈی گھوسٹ۔ کیا مطلب۔ اگر تم لیڈی گھوسٹ ہو تو پھر وہ کون تھی''...... بلیک زیرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ میری بہن تھی جو تمہاری وجہ سے ہلاک ہوئی ہے''۔ لیڈی

گھوسٹ کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بہن''...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ لیڈی گھوسٹ ایک نہیں دو تھیں۔ ایک وہ تھی جسے تم نے نجانے کیسے گرفتار کر لیا تھا اور وہ یہاں ہلاک ہوگئی۔ میں تم سے اپنی بہن کی موت کا بدلہ لینے کے لئے آئی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''لیکن اسے میں نے ہلاک نہیں کیا تھا۔ وہ اپنے گیجٹ کی پاور بیٹری کے کرنٹ سے ہلاک ہوئی تھی''...... بلیک زیرو نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ تمہاری حراست میں تھی۔ یہ بتاؤ تم نے اسے کب اور کہاں گرفتار کیا تھا اور اس کا سپیشل گیجٹ کیسے تباہ ہوا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیا میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کا پابند ہوں''۔ بلیک زیرو نے غرا کر کہا وہ حیرت کے شدید جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

''ہاں۔ تم اس وقت میرے نشانے پر ہو ڈمی ایکسٹو۔ میرے ہاتھوں میں مشین پسٹل ہے۔ میں چاہوں تو ابھی تمہارے جسم کو شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا سکتی ہوں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر سوچ کیا رہی ہو۔ کرو فائرنگ مجھ پر''۔ بلیک زیرو نے غرا کر کہا۔

''میں تمہیں اتنی آسانی سے ہلاک نہیں کروں گی۔ میں تمہیں

اور عمران کو ایک ساتھ تمہارے ساتھیوں کے سامنے پہلے بے نقاب کروں گی اور پھر تمہارے ساتھیوں کے سامنے ہی تم دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں گی۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے ریٹا کو کیسے پکڑا تھا اور وہ اتنی آسانی سے تمہارے قابو کیسے آ گئی تھی۔ کیا اسے تم نے ریڈ گلاسز والے چشمے سے دیکھ لیا تھا''...... لیڈی گھوسٹ نے ایک ہی سانس میں کئی سوالات کرتے ہوئے کہا۔

''تو تمہیں معلوم ہے کہ تم ریڈ گلاسز میں غائب ہونے کے باوجود دکھائی دے سکتی ہو''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں اس کا توڑ نکال کر آئی ہوں۔ ورنہ تم نے یہاں جس طرح ریڈ لائٹ کا جال بچھا رکھا ہے اس سے تم مجھے آسانی سے دیکھ سکتے تھے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا توڑ نکالا ہے تم نے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی لیکن بہرحال یہ طے ہے کہ اب تم کچھ بھی کر لو مگر تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تمہیں دیکھنے کا مجھے شوق بھی نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے منہ بنا کر کہا۔

''اب بتاؤ کس طرح میری بہن تمہاری قیدی بنی تھی''۔ لیڈی گھوسٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

”جب تم مجھے کچھ نہیں بتا سکتی تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا“...... بلیک زیرو نے اس بار قدرے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”سوچ لو۔ ایسا کہہ کر تم اپنی مشکلات میں اضافہ کر رہے ہو“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کیسی مشکلات“...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارا راز سب کے سامنے عیاں کر دوں“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”اب تمہاری یہ دھمکی میرے لئے بے کار ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”بے کار ہے۔ کیا مطلب“...... لیڈی گھوسٹ نے چونک کر کہا۔

”تم ایکسٹو کا راز سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے اوپن کرنا چاہتی تھی۔ تمہاری اطلاع کے لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس بات کا پتہ چل چکا ہے کہ اصلی ایکسٹو کون ہے“...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا یہ راز میری بہن نے انہیں بتایا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر انہیں کیسے پتہ چلا“...... لیڈی گھوسٹ کی حیرت بھری

آواز سنائی دی۔

”جیسے بھی پتہ چلا ہے بہرحال اب ایکسٹو کا راز ممبران کے سامنے بے نقاب ہو چکا ہے۔ تمہاری یہ دھونس اب مجھ پر اور عمران صاحب پر کارگر نہیں ہو سکتی ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہونہہ۔ شاید تم مجھے یہ سب بتا کر ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہو“...... لیڈی گھوسٹ نے غرا کر کہا۔

”نہیں۔ یہ سچ ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میری بہن کی لاش کہاں ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

”تمہارے خیال میں کہاں ہونی چاہئے اس کی لاش“...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

”میں نے اسے ڈارک روم میں دیکھا تھا جہاں وہ راڈز والی ایک کرسی پر جکڑی ہوئی تھی“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم کسی سائنسی آلے سے یہاں کی چیکنگ کر رہی تھی“...... بلیک زیرو نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اپنی بہن کو شاک لگتے اور جل کر سیاہ ہوتے دیکھا تھا“...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

”تو کیا اب تم یہاں سے اس کی لاش لے جانے کے لئے آئی ہو“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں یہاں سے اس کی لاش بھی لے جاؤں گی اور تمہیں

بھی میرے ساتھ چلنا پڑے گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''مجھے۔ کیا مطلب۔ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہو''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''زیرو ایٹ لیبارٹری میں۔ مجھے معلوم ہے کہ زیرو ایٹ لیبارٹری تمہارے حکم سے اوپن ہوتی ہے۔ میں زیرو ایٹ لیبارٹری سے بلیک کرسٹل حاصل کرنا چاہتی ہوں اور اب وہاں سے بلیک کرسٹل حاصل کرنے میں تم میری مدد کرو گے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیوں۔ بلیک کرسٹل میں ایسا کیا ہے جسے تم حاصل کرنے کے لئے اتنی بے چین ہو رہی ہو۔ کیا تم اسے کسی ملک کے حوالے کرنا چاہتی ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تو پھر تم اسے کیوں حاصل کرنا چاہتی ہو''...... بلیک زیرو نے سر جھٹک کر کہا۔

''یہ سب میں تمہیں وقت آنے پر بتاؤں گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''وقت آنے پر۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں ہر بات کا مطلب پوچھنے کی بہت عادت ہے۔ پہلے مجھے بلیک کرسٹل حاصل کرنے دو پھر میں تمہیں بتا دوں گی کہ میں نے اسے کیوں اور کس مقصد کے لئے حاصل کیا ہے''...... لیڈی

گھوسٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے یہ کہتے ہوئے برا سا منہ بنایا ہو۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ ایکسٹو کی فائل کہاں ہیں جو تم یہاں سے چوری کر کے لے گئی تھی''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''وہ میرے پاس محفوظ ہے''...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

''کہاں محفوظ ہے۔ وہ فائل لا کر مجھے دے دو۔ یہی تمہارے حق میں اچھا ہو گا۔ ورنہ......'' اس بار بلیک زیرو نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر لیڈی گھوسٹ کو باتوں میں الجھا رکھا تھا۔ وہ لیڈی گھوسٹ کو باتوں میں الجھاتے ہوئے انتہائی غیر محسوس انداز میں سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک مشین کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس مشین کی سائیڈ پر ایک بھاری پیپر ویٹ رکھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو چاہتا تھا کہ کسی طرح سے وہ پیپر ویٹ اٹھا کر ہاتھ میں لے لے تاکہ وہ اسے لیڈی گھوسٹ پر پھینک سکے لیکن ابھی وہ پیپر ویٹ سے کافی فاصلے پر تھا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ لیڈی گھوسٹ کو دھمکی نانسنس''...... لیڈی گھوسٹ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''اسے صرف دھمکی مت سمجھو۔ ایکسٹو جو کہتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا اس مشین کی طرف بڑھا جس پر پیپر ویٹ رکھا ہوا تھا۔

''رک جاؤ۔ کہاں جا رہے ہو''...... لیڈی گھوسٹ نے چیختے

ہوئے کہا۔ ساتھ ہی تڑتڑاہٹ ہوئی اور بلیک زیرو کو اپنے پیروں
گے اردگرد فرش ادھڑتا ہوا دکھائی دیا۔ بلیک زیرو وہیں رک گیا۔
اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ وہ مشین تک پہنچ
چکا تھا۔ مشین تک پہنچتے ہی وہ مڑا اور ایک بار پھر اس طرف دیکھنے
لگا جس طرف اس کے خیال کے مطابق لیڈی گھوسٹ موجود تھی۔

''اب اگر تم نے اپنی جگہ سے حرکت کی تو گولیاں فرش پر پڑنے
کی بجائے تمہارے جسم پر پڑیں گی''...... لیڈی گھوسٹ کی پھنکارتی
ہوئی آواز سنائی دی۔ بلیک زیرو نے دونوں ہاتھ عقب میں کر لئے
اور پھر وہ غیر محسوس انداز میں مشین پر پڑے ہوئے پیپر ویٹ کی
سرف ہاتھ بڑھانے لگا۔

''میں کھڑے کھڑے تھک گیا تھا اور اپنی کرسی پر بیٹھنے کے لئے
جا رہا تھا لیکن خیر لگتا ہے تم مجھے کرسی پر بیٹھنے کا موقع نہیں دینا
چاہتی''...... بلیک زیرو نے کہا۔ اس کی مخصوص کرسی اس مشین کی
سائیڈ میں ہی موجود تھی۔

''ہاں۔ کھڑے رہو اسی طرح''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ اب تم چاہتی کیا ہو''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میرے ساتھ زیرو ایٹ لیبارٹری چلو اور وہاں سے مجھے بلیک
کرسٹل حاصل کر کے دو''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تمہارا خیال ہے کہ تم کہو گی اور میں تمہارا یہ کام کر دوں گا''۔
بلیک زیرو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تمہیں میرا یہ کام کرنا ہی پڑے گا ورنہ میں سچ مچ تمہارا
راز اوپن کر دوں گی۔ تمہارے راز سے اگر ابھی سیکرٹ سروس کے
ممبران واقف ہوئے ہیں تو میں وہ فائل پاکیشیا کے الیکٹرانک اور
پرنٹ میڈیا کے حوالے کر دوں گی۔ جس سے پوری دنیا پر تمہاری
حقیقت آشکار ہو جائے گی''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''اور تم سمجھ رہی ہو کہ میں تمہاری اس دھمکی سے ڈر جاؤں گا
اور تمہیں زیرو ایٹ لیبارٹری لے جا کر بلیک کرسٹل کے حصول میں
تمہاری مدد کرنے پر آمادہ ہو جاؤں گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''لگتا ہے یا تو تم احمق ہو یا پھر تم ابھی کم عمر کی بچی ہو جو
ایکسٹو کے سامنے ایسی حماقت آمیز باتیں کر رہی ہو۔ تم یہاں آ تو
گئی ہو اور وقتی طور پر تم نے خود کو میری نظروں سے چھپا لیا ہے
لیکن یہ مت بھولو کہ تم اس وقت ایکسٹو کے سامنے ہو اور ایکسٹو
اپنے نادیدہ دشمن کو سامنے لانے کا فن جانتا ہے''...... بلیک زیرو
نے تلخ لہجے میں کہا۔

''اچھا وہ کیسے''...... لیڈی گھوسٹ نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''ایسے''...... بلیک زیرو نے کہا۔ ساتھ اس کا ہاتھ بجلی کی سی
تیزی سے حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے آپریشن روم میں لیڈی
گھوسٹ کی تیز چیخ کے ساتھ اس کے گرنے کی آواز ابھری اور
بلیک زیرو نے ایک مشین پسٹل اچھل کر سائیڈ کی طرف گرتے

دیکھا۔ بلیک زیرو نے مشین پر پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھا لیا تھا اور پھر اس نے لیڈی گھوسٹ کو باتوں میں الجھائے رکھ کر یہ محسوس کر لیا تھا کہ لیڈی گھوسٹ کہاں کھڑی ہے اور پھر اس نے پیپر ویٹ پوری قوت سے اس نادیدہ ہستی پر کھینچ مارا۔

لیڈی گھوسٹ چیخ کر جیسے ہی نیچے گری بلیک زیرو نے فوراً اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے لیڈی گھوسٹ کو چھاپنے کی کوشش کی تھی لیکن اسی لمحے بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے دو ٹانگیں اس کے سینے سے ٹکرائی ہوں۔ اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے مشین سے ٹکرا کر اس نے خود کو فوراً سنبھال لیا۔ خود کو سنبھالتے ہی اس نے رکے بغیر ایک بار پھر اس طرف چھلانگ لگا دی جہاں اس کے خیال کے مطابق لیڈی گھوسٹ موجود تھی۔ اس بار چھلانگ لگاتے ہی بلیک زیرو نے ہوا میں قلابازی کھائی اور دونوں ٹانگیں موڑ کر کمرے کے سنٹر میں آیا۔ دوسرے لمحے کمرہ لیڈی گھوسٹ کی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ شاید اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بلیک زیرو کی مڑی ہوئی ٹانگوں میں سے ایک گھٹنا لیڈی گھوسٹ کے سر پر لگا تھا جو کارگر ثابت ہوا تھا اور لیڈی گھوسٹ کی ایک بار پھر گرنے کی آواز سنائی دی۔ بلیک زیرو، لیڈی گھوسٹ سے قدرے آگے گرا۔ اس نے گرتے ہی اپنا رخ پلٹا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ لیڈی گھوسٹ پر جھپٹ پڑا۔ وہ جانتا تھا کہ لیڈی گھوسٹ غیبی حالت

میں ہے اور اگر وہ دائیں بائیں ہو جائے تو بلیک زیرو کے لئے اسے تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا اس لئے اس نے وقت ضائع کئے بغیر اپنے ہاتھ پھیلا کر لیڈی گھوسٹ کو پکڑنے کی کوشش کی تھی اور اس بار اس کی کوشش کامیاب رہی۔ اس کا ایک ہاتھ لیڈی گھوسٹ کے ہاتھ سے ٹکرایا۔ بلیک زیرو نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ لیڈی گھوسٹ نے تڑپ کر اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن بلیک زیرو نے تیزی سے کروٹ بدلی اور لیڈی گھوسٹ کا ہاتھ پکڑے پکڑے گھوم گیا۔ اس کے گھومنے کی وجہ سے لیڈی گھوسٹ کا ہاتھ مڑ گیا تھا۔ اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی اس نے بھی اپنا جسم رول کرنا چاہا لیکن اسی لمحے بلیک زیرو کی ٹانگ چلی اور اس نے بوٹ کی ٹو ٹھیک اس جگہ مار دی جہاں اس کے خیال کے مطابق لیڈی گھوسٹ کا سر ہونا چاہئے تھا۔ نشانہ ٹھیک لگا تھا۔ لیڈی گھوسٹ کی تیز چیخ سنائی دی اور پھر وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔ بلیک زیرو نے احتیاط کے پیش نظر ایک بار پھر ٹانگ چلائی اور بوٹ کی ٹو لیڈی گھوسٹ کے سر پر ماری لیکن اس بار لیڈی گھوسٹ کی نہ تو چیخ سنائی دی اور نہ ہی اس کے ہاتھ میں کوئی جنبش ہوئی۔ وہ یقینی طور پر سر پر بلیک زیرو کی ٹانگ لگنے سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ بلیک زیرو اس کا ہاتھ چھوڑے بغیر سیدھا ہوا اور اس نے دوسرے ہاتھ سے لیڈی گھوسٹ کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کی کلائی پر گیجٹ کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی بلیک زیرو نے گیجٹ کو انگلیوں سے ٹٹولنا شروع

کر دیا پھر گیجٹ پر ایک بٹن محسوس کرتے ہی اس نے بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اچانک اس کے سامنے تیز روشنی سی چمکی اور ساتھ ہی بلیک زیرو کو گیجٹ سے بجلی کا تیز جھٹکا لگا۔ بلیک زیرو کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔ بلیک زیرو کو اپنا جسم بری طرح سے جھنجھناتا ہوا محسوس ہو رہا تھا چند لمحے وہ بری طرح سے تڑپتا رہا اور پھر اس کے دماغ میں اندھیرے کی سیاہ چادر سی پھیل گئی۔

"تم نے اس آدمی پر غور کیا تھا"...... جوزف نے ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس آدمی کی بات کر رہے ہو"...... جوانا نے چونک کر کہا۔ وہ دونوں قبرص جانے والی فلائٹ پر سوار تھے۔ قبرص جانے والی پرواز تائی پان سے ابھی چند لمحے قبل روانہ ہوئی تھی۔ تائی پان میں چند افراد ڈراپ ہوئے تھے اور اب اس طیارے کی اگلی منزل قبرص تھی۔ طیارے میں مختلف قومیتوں کے مسافر سوار تھے جن میں اکثریت قبرصی اور افریقی باشندوں کی تھی۔ قبرصی باشندے سیاہ فام ضرور تھے ان کے ڈیل ڈول نارمل تھے لیکن افریقی باشندوں کے ڈیل ڈول کسی بھی طرح جوزف اوز جوانا سے کم نہیں تھے۔ وہ سب بھاری بھرکم اور دیو ہیکل تھے۔ پاکیشیا سے طیارے کو پرواز کیے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور اس طیارے نے پہلی لینڈنگ شوگران کے شہر تائی پان میں کی تھی اور بیس منٹ وہاں رکنے کے بعد طیارہ

دوبارہ پرواز کر چکا تھا جس کی دوسری اور آخری منزل قبرص تھا۔

بلیک زیرو نے جوزف کو مشن کی تفصیلات بتا دی تھیں اور جوزف نے جوانا کو بتا دیا تھا کہ انہیں کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے۔ چونکہ جوزف کی طرح جوانا بھی طویل عرصے سے بے کار پڑا ہوا تھا اس لئے وہ فوراً مشن پر جانے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ بلیک زیرو نے دو گھنٹوں میں نہ صرف ان کے کاغذات اور پاسپورٹ تیار کرا دیئے تھے بلکہ ان کے لئے قبرص جانے والی فلائٹ میں ٹکٹ بھی کنفرم کرا دیئے تھے اور وہ دونوں ایئر پورٹ پہنچ گئے تھے۔

دونوں سارے راستے آپس میں قدیم افریقی زبان میں باتیں کرتے آئے تھے چونکہ سیاہ فام افریقی باشندے ان سے کافی دور بیٹھے ہوئے تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ جس زبان میں باتیں کر رہے ہیں اس زبان کو اس طیارے میں ان کے قریب موجود کوئی نہیں سمجھتا ہو گا اور اگر ان کی زبان کوئی سمجھنے والا ہوا بھی تو وہ افریقی ہی ہو سکتا ہے جو ان سے کافی فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

''میں اس آدمی کی بات کر رہا ہوں جو پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ تو کیا ہوا۔ وہ قبرصی تھا''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ قبرصی تھا لیکن مجھے نجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ ہماری باتیں نہ صرف غور سے سن رہا تھا بلکہ انہیں سمجھ بھی رہا تھا''...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ایک دو بار نظریں گھما کر پیچھے دیکھا تھا تو اس کے کان ہم دونوں کی باتوں پر ہی لگے ہوئے تھے اسی لئے تو میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم پاکیشیا اور خاص طور پر مشن کے حوالے سے باتیں نہ کریں''...... جوزف نے کہا۔

''اگر تمہیں شک تھا کہ وہ ہماری باتیں سن رہا ہے تو تم نے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی''...... جوانا نے کہا۔

''بتا دیتا تو تم کیا کر لیتے''...... جوزف نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کون ہو سکتا ہے وہ اور وہ ہماری باتوں پر توجہ کیوں دے رہا تھا''...... جوانا نے سر جھٹک کر کہا۔

''کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اس کا انداز اور خاص طور پر جب وہ تائی پان اترنے کے لئے جا رہا تھا تو اس نے ہم دونوں کو انتہائی گہری نظروں سے دیکھا تھا جیسے وہ ہمارے چہرے اپنی آنکھوں کے پردے پر اتار رہا ہو''...... جوزف نے کہا۔

''اس سے کیا ہوتا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''ہم جس کام کے لئے جا رہے ہیں اس کا تعلق ان افراد سے بھی تو ہو سکتا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارا مطلب ہے اس کا تعلق سوپر ایجنسی سے تھا''۔ جوانا نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''ایجنسی کا نام مت لو نانسنس اور دھیمی آواز میں بات

کرو‘‘...... جوزف نے سخت لہجے میں کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’تو کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اس کا تعلق ان افراد سے ہوسکتا ہے جن کے خلاف ہم کام کرنے جا رہے ہیں‘‘...... جوانا نے انتہائی دھیمے لہجے میں کہا۔

’’ہاں ہوسکتا ہے‘‘...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ واقعی ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اس نے باہر جا کر اگر اپنے باس کو ہمارے بارے میں بتا دیا تو‘‘...... جوانا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’تو پھر یہ سمجھ لو کہ قبرص کے ایئر پورٹ پر ہماری موت ہمارے استقبال کے لئے تیار کھڑی ہو گی‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’تمہارا مطلب ہے ہم خطرے میں ہیں‘‘...... جوانا نے کہا۔

’’ظاہر سی بات ہے۔ اگر اس نے اپنے باس یا چیف کو ہمارے بارے میں بتا دیا اور یہ بتا دیا کہ ہم کیا باتیں کر رہے ہیں تو اس کا چیف فوراً حرکت میں آ جائے گا اور اگر اس کے ساتھی قبرص میں ہوئے تو وہ ایئر پورٹ یا ایئر پورٹ سے باہر ہمارے لئے پکٹنگ کر سکتے ہیں اور باہر جاتے ہی ہم پر جان لیوا حملہ بھی ہوسکتا ہے‘‘۔ جوزف نے کہا۔

’’تو پھر ہم کیا کریں۔ یہ فلائٹ اب ڈائریکٹ قبرص جا رہی ہے اگر یہ کسی اور جگہ رکتی تو ہم وہیں ڈراپ ہو جاتے‘‘...... جوانا

نے کہا۔

’’ہمیں ہر حال میں ان سے خود کو بچانا ہے۔ باس نے ہم پر اعتماد کیا ہے اور اس بار اس نے ہم دونوں کو اکیلے بھیجا ہے۔ ہم نے ہر حال میں اپنا مشن مکمل کرنا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ہم پہلے ہی مرحلے میں مار کھا جائیں‘‘...... جوزف نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’تو کیا کریں اب‘‘...... جوانا نے کہا۔

’’ہمارے ساتھ اس فلائٹ میں کئی افریقی باشندے موجود ہیں جن کے قد و قامت ہم سے ملتے جلتے ہیں اور ان میں سے کئی افراد کی شکلیں بھی ہمارے جیسی ہی ہیں۔ اس آدمی نے اگر کسی کو رپورٹ دی ہو گی تو زیادہ سے زیادہ وہ ہمارے حلیئے ہی بتائے گا اور یہ بتائے گا کہ ہم دونوں ساتھ ہیں۔ طیارہ جب لینڈ کرے گا تو ہم سب سے آخر میں باہر جائیں گے اور الگ الگ جائیں گے تاکہ کوئی ہمیں ایک ساتھ نہ دیکھ سکے۔ امیگریشن کاؤنٹر پر جانے سے پہلے ہم وہاں موجود ٹوائلٹس میں چلے جائیں گے اور اپنے لباس بدل لیں گے۔ اس کے بعد بھی ہم ایک دوسرے سے لاتعلق رہ کر امیگریشن کلیئر کرائیں گے اور اسی طرح الگ الگ ہی ایئر پورٹ سے باہر نکلیں گے اور الگ الگ ہی ٹیکسیوں میں سفر کریں گے۔ باس نے ہمارے لئے قبرصی دارالحکومت نکوسیا کے ایک ہوٹل میں بکنگ کرا رکھی ہے جس کا نام سند باد ہوٹل ہے۔ ہم دونوں

وہاں پہنچ کر ایک دوسرے سے ملیں گے“...... جوزف نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس طرح ہم واقعی ان افراد کی نظروں میں آنے سے بچ جائیں گے جو ہماری شناخت کے لئے ایئر پورٹ پر موجود ہوں گے“...... جوانا نے کہا۔

”تم اپنے اردگرد کا خاص طور پر دھیان رکھنا۔ سیاہ فام ہونے کی وجہ سے ہمیں بھی چیک کیا جا سکتا ہے لیکن ہم نے انتہائی محتاط رہنا ہے اور کسی کو اس بات کا شبہ نہیں ہونے دینا ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ پھر بھی اگر تمہیں شک ہو کہ تمہاری نگرانی کی جا رہی ہے یا تمہارا تعاقب ہو رہا ہے تو پھر تم ڈائریکٹ ہوٹل نہیں جاؤ گے“...... جوزف نے کہا۔

”ہوٹل نہیں جاؤں گا تو پھر میں کہاں جاؤں گا“...... جوانا نے کہا۔

”کیوں۔ تم پہلے کبھی قبرص نہیں گئے“...... جوزف نے کہا۔

”کئی بار جا چکا ہوں اور بہت سے مقامات سے واقف بھی ہوں لیکن اگر میں کہیں اور چلا گیا اور تم کہیں اور تو پھر ہم آپس میں ایک دوسرے سے رابطہ کیسے کریں گے“...... جوانا نے کہا۔

”تم کسی عام سے ہوٹل میں چلے جانا اور پھر رات کے وقت ہوٹل کے عقبی راستے سے نکل کر ایسی جگہ پہنچ جانا جہاں میں بھی پہنچ سکوں“...... جوزف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہاں کا ایک خاص مقام ہے جسے بلیک اسکوائر کہا جاتا ہے۔ اس اسکوائر پر ایک چوراہا ہے جہاں سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا انسانی مجسمہ بنا ہوا ہے۔ مجسمے کے گرد پارک ہے۔ تم اس پارک میں آ جانا۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا“...... جوانا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بلیک اسکوائر کے بارے میں مجھے بھی معلوم ہے۔ مجھے وہاں پہنچنے میں دشواری نہیں ہو گی“...... جوزف نے کہا۔

”یہ سب ہم تب کریں گے اگر کسی نے ہمارا تعاقب کیا یا ہمیں یہ شک ہوا کہ ہماری نگرانی کی جا رہی ہے ورنہ ہم سیدھے سند باد ہوٹل ہی جائیں گے“...... جوانا نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن الگ الگ“...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اگلے ایک گھنٹے بعد ان کا طیارہ قبرص کے دارالحکومت نکوسیا کے عظیم الشان ایئر پورٹ پر لینڈ کر رہا تھا۔ وہ دونوں طے شدہ پروگرام کے تحت سب سے آخر میں طیارے سے نکلے اور پھر ایک دوسرے سے لاتعلق ہو کر لاؤنج کی طرف بڑھ گئے۔ لاؤنج میں جاتے ہی دونوں نے الگ الگ ٹوائلٹس کا رخ کیا اور پھر وہاں سے لباس تبدیل کر کے امیگریشن کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔ امیگریشن کلیئر کرنے میں انہیں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایئر پورٹ سے نکلے جا رہے تھے۔ ٹیکسی اسٹینڈ سے ان دونوں نے دو ٹیکسیاں ہائر کیں اور پھر وہ ہوٹل سند باد کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں انتہائی چوکس نظر آ رہے تھے اور گہری نظروں

سے اپنے اطراف کا جائزہ لے رہے تھے لیکن انہیں ایسی کوئی بات محسوس نہیں ہوئی تھی کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہو یا کوئی ان کے تعاقب میں ہو۔ ایئر پورٹ سے بہت سے نجی گاڑیاں اور ٹیکسیاں نکل کر ایک مخصوص سڑک پر دوڑی جا رہی تھیں۔ جوزف اور جوانا نے الگ الگ ٹیکسیاں ہائر کی تھیں لیکن اتفاق سے ان کی ٹیکسیاں سٹینڈ سے ایک دوسرے کے آگے پیچھے نکلی تھیں اس لئے وہ سڑک پر بھی ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہی تھیں۔

جوزف کی ٹیکسی آگے تھی جبکہ پچھلی ٹیکسی میں جوانا موجود تھا۔ ان کے آگے ایک اور ٹیکسی دوڑ رہی تھی اور جوزف نے دیکھا تھا کہ اس ٹیکسی میں دو افریقی افراد بیٹھے ہوئے تھے جن کے قد کاٹھ ان دونوں جیسے ہی تھے۔ آگے جانے والی ٹیکسی جوزف کی ٹیکسی سے تقریباً پانچ سو گز دور تھی۔ جوزف کی نظریں دور سڑک پر جمی ہوئی تھیں وہ بدستور ہر طرف گہری نظریں رکھے ہوئے تھا۔ ابھی وہ سامنے دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے کافی فاصلے پر ایک درخت کے اوپر سے تیز چمک سی دکھائی دی۔ اس سے پہلے کہ جوزف کچھ سمجھتا اچانک ماحول زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ جوزف نے آگے جانے والی ٹیکسی کو اچانک سائیڈ پر جھکتے اور پھر الٹ کر بری طرح سے قلابازیاں کھاتے ہوئے سڑک پر اچھلتے دیکھا۔ ٹیکسی سڑک پر بری طرح سے قلابازیاں کھاتی ہوئی سائید میں موجود گنے کی فصل میں جا گھسی تھی۔ اس کے ٹیکسی ڈرائیور نے یہ حادثہ ہوتے دیکھ کر

فوراً ٹیکسی کی رفتار ہلکی کر دی۔

''اوہ گاڈ۔ یہ کیا ہو گیا''...... جوزف کے ٹیکسی ڈرائیور کے منہ سے نکلا اور اس نے ٹیکسی آگے لے جا کر سڑک کے کنارے پر روک دی۔ اس کے پیچھے جوانا کے ٹیکسی ڈرائیور نے بھی ٹیکسی سائیڈ سے لگا دی اور پھر وہاں مختلف گاڑیاں بھی رکنے لگیں۔ ان سب نے یہ حادثہ ہوتے دیکھا تھا۔

''آؤ دیکھتے ہیں''...... جوزف نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ پچھلی ٹیکسی سے نہ صرف جوانا بلکہ دوسری گاڑیوں کے افراد بھی باہر آ گئے۔ ابھی وہ فصل کے اس حصے کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے جوزف نے گنے کی فصل میں الٹی ہوئی کار کے پاس سے ایک آدمی کو بھاگ کر ایک طرف جاتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ جوزف کچھ سمجھتا اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہوں نے فصل میں موجود ٹیکسی کے پرخچے اڑتے دیکھے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ زمین بری طرح سے لرز گئی تھی اور جوزف لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ کئی کمزور افراد دھماکے کی شدت سے اچھل کر گر گئے تھے۔

''یہ کیا ہوا ہے''...... جوانا نے جوزف کے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں''...... جوزف نے لاتعلقانہ انداز میں کہا اور تیزی سے واپس اپنی ٹیکسی کی طرف آ گیا۔ ٹیکسی کا ڈرائیور بھی ٹیکسی سے

نکل آیا تھا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گنے کی فصل کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں اب تباہ شدہ کار سے شعلے بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

’’لگتا ہے کار کا پٹرول ٹینک پھٹ گیا ہے‘‘...... ڈرائیور نے کہا۔

’’شاید۔ چلو یہاں سے‘‘...... جوزف نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ اسے ٹیکسی میں جاتے دیکھ کر جوانا بھی اپنی ٹیکسی میں بیٹھ گیا اور اس کی ٹیکسی بھی روانہ ہو گئی۔ کچھ افراد جائے حادثہ کو دیکھنے کے لئے وہیں رک گئے تھے اور کچھ افراد نے جوزف اور جوانا کی طرح وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا تھا اور وہاں سے چل پڑے تھے۔

پندرہ منٹ کے بعد جوزف سند باد ہوٹل کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا جو ایکسٹو نے اس کے لئے پہلے سے ہی بک کرا رکھا تھا۔ جوزف کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ وہ ایک کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

’’کون ہے‘‘...... جوزف نے اونچی آواز میں پوچھا۔

’’میں ہوں‘‘...... باہر سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

’’دروازہ کھلا ہے۔ اندر آ جاؤ‘‘...... جوزف نے کہا تو دروازہ

کھلا اور جوانا اندر آ گیا۔ جوزف کو دیکھ کر وہ سیدھا اس کی طرف بڑھ آیا۔

’’بڑا خوفناک حادثہ ہوا تھا اس ٹیکسی میں موجود افراد کے تو ٹکڑے اُڑ گئے ہوں گے‘‘...... جوانا نے جوزف کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں‘‘...... جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

’’کیا بات ہے۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو۔ کیا اس کار کے حادثے نے تم پر اثر کیا ہے‘‘...... جوانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’ہاں‘‘...... جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

’’اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔ سڑکوں پر حادثات تو ہوتے ہی رہتے ہیں‘‘...... جوانا نے کہا۔

’’وہ حادثہ قدرتی نہیں تھا‘‘...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

’’قدرتی نہیں تھا۔ میں کچھ سمجھا نہیں‘‘...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’وہ حادثہ کرایا گیا تھا‘‘...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا ایک بار پھر اچھل پڑا۔

’’کرایا گیا تھا۔ کیا مطلب۔ کس نے کرایا تھا حادثہ اور کیوں‘‘۔ جوانا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ کر کہا۔

’’جس نے بھی وہ حادثہ کرایا تھا اس کا نشانہ اس ٹیکسی میں موجود افراد نہیں بلکہ ہم تھے‘‘...... جوزف نے ایک اور انکشاف کیا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات شدید گہرے ہو گئے۔

’’تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے‘‘...... جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

’’جو ٹیکسی حادثے کا شکار ہوئی تھی اس کا اگلا ٹائر فائر کر کے برسٹ کیا گیا تھا اور جب ٹیکسی کھیت میں جا کر گری تھی تو اس پر بم مار کر اسے تباہ کیا گیا تھا‘‘...... جوزف نے کہا تو جوانا حیرت سے اس کی طرف دیکھتا رہ گیا جیسے وہ اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

’’تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا کہ ٹیکسی کا ٹائر برسٹ کیا گیا تھا اور پھر ٹیکسی کو بم سے اُڑایا گیا تھا‘‘...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ٹیکسی الٹنے سے پہلے میں نے ایک درخت پر سے ایک شعلہ سا چمکتے دیکھا تھا جو یقیناً کسی رائفل سے نکلنے والی گولی کا تھا۔ ساتھ ہی ٹیکسی کا ٹائر برسٹ ہوا اور ٹیکسی الٹ کر کھیتوں میں جا گری۔ جب میں نے اپنی ٹیکسی سے نکل کر آگے جا کر الٹی ہوئی ٹیکسی کو دیکھا تو مجھے وہاں سے ایک آدمی بھاگتا دکھائی دیا اور اس آدمی کے بھاگتے ہی کار دھماکے سے تباہ ہو گئی‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’ہو سکتا ہے کہ تم نے جس آدمی کو بھاگتے دیکھا ہو وہ اسی ٹیکسی سے نکلا ہو اور اس نے کار کے ٹینک میں آگ لگتے دیکھ لی ہو اور اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے بھاگ گیا ہو‘‘...... جوانا نے اپنا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ وہ آدمی اس ٹیکسی میں نہیں تھا‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس ٹیکسی میں کون تھا‘‘۔ جوانا نے چونک کر کہا۔

’’ہاں۔ ٹیکسی کا ڈرائیور چھوٹے قد مگر گٹھے ہوئے جسم کا تھا جبکہ میں نے جس آدمی کو بھاگتے دیکھا تھا وہ لمبا اور مضبوط جسم کا مالک تھا‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’ہو سکتا ہے کہ وہ ٹیکسی کا ڈرائیور نہ ہو بلکہ پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا مسافر ہو‘‘...... جوانا نے کہا۔

’’اس ٹیکسی میں دو افراد سوار ہوئے تھے اور دونوں افریقی باشندے تھے جن کے نہ صرف قد کاٹھ ہمارے جیسے تھے بلکہ ان کی شکلیں بھی ہم سے کافی حد تک ملتی تھیں‘‘...... جوزف نے کہا تو جوانا بری طرح سے اچھل پڑا۔

’’اوہ اوہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ان دونوں کو ہمارے شک میں ہلاک کیا گیا ہے‘‘...... جوانا نے کہا۔

’’ہاں۔ جس آدمی پر مجھے شک ہوا تھا اس نے یقینی طور پر اپنے ساتھیوں کو ہمارے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ اس کی اطلاع پر ہم پر

حملہ کرنے کی پلاننگ کی گئی اور پھر حملہ آوروں نے ایئر پورٹ اور اردگرد کے علاقوں کی پکٹنگ کر لی۔ وہ چونکہ ایئر پورٹ سیکورٹی کی وجہ سے ہم پر ایئر پورٹ کے احاطے میں حملہ نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے ایسی سڑک کا انتخاب کیا جہاں سے ایئر پورٹ سے آنے والی ہر گاڑی گزرتی تھی۔ ہم چونکہ الگ الگ تھے اور یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ اس طیارے میں ہمارے جیسے افریقی باشندوں کی بھی کمی نہیں تھی اس لئے مخبری کرنے والے نے ہمارے جو حلیئے بتائے وہ ان دو افراد سے ملتے جلتے تھے۔ اس لئے ہماری بجائے ان دونوں کی نگرانی کی جانے لگی اور پھر وہ جیسے ہی مخصوص مقام پر پہنچے انہیں ہٹ کر دیا گیا''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے الگ الگ ہونے کی حکمت عملی کام کر گئی تھی اور ہماری جگہ دوسرے دو افریقی باشندے حملہ آوروں کی نظروں میں آ گئے تھے''...... جوانا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ان دونوں کی وجہ سے ہمارے جانیں بچ گئی ہیں ورنہ حملہ آوروں کے نشانے پر ہم تھے''...... جوزف نے کہا۔

''گڈ گاڈ۔ اگر تم طیارے سے اترنے والے شخص پر دھیان نہ دیتے کہ وہ ہمارے باتیں سن رہا ہے اور ہم اسی طرح لاپرواہی سے ایئر پورٹ سے ایک ساتھ نکل آتے تو ہم یقینی طور پر ان کی نظروں میں آ جاتے اور جو افراد ہلاک ہوئے ہیں ان کی جگہ شاید ہماری لاشیں پڑی ہوتیں''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں تمہیں بار بار ٹوک رہا تھا کہ مشن کے حوالے سے کوئی بات مت کرو لیکن تم بھلا میری سنتے ہی کہاں ہو''...... جوزف نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی تھی''...... جوانا نے فوراً اپنی غلطی مانتے ہوئے کہا۔

''اب سوری کرنے کا کیا فائدہ۔ ہماری وجہ سے دو بے گناہ افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں''...... جوزف نے منہ بنا کر کہا۔

''شاید ان کا آخری وقت آ گیا تھا''...... جوانا نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ اگر اب انہیں پتہ چلا کہ جن افراد کو انہوں نے ہلاک کیا ہے وہ ہم نہیں کوئی اور تھے تو وہ پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش شروع کر دیں گے اور اسرائیل میں سیکورٹی بھی ٹائٹ کر سکتے ہیں تاکہ ہم کسی بھی طریقے سے اسرائیل نہ پہنچ سکیں''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹیکسی کو بم مار کر تباہ کیا گیا ہے تو ظاہر ہے اُن دونوں افراد کی لاشوں کے ٹکڑے اُڑ گئے ہوں گے پھر انہیں کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ ہلاک ہونے والے کون ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''ہمارے رنگ روپ اور ہمارے قد کاٹھ یہاں ہمارے دشمن ثابت ہو سکتے ہیں، جوانا۔ اگر انہیں معمولی سا بھی شک ہو گیا کہ

ہلاک ہونے والے ہم نہیں ہیں تو وہ اس فلائٹ سے آنے والے تمام افراد کی چیکنگ کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان کا ہم تک پہنچنا مشکل نہیں ہو گا۔ ہم ان کی نظروں میں آ گئے تو وہ ہم پر تابڑ توڑ جان لیوا حملے کرنا شروع کر دیں گے“...... جوزف نے کہا۔

”تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے“...... جوانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم ان سے بچنے کے لئے یہ ہوٹل چھوڑ کر میک اپ کر کے کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو جائیں یا پھر ہم دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو بھی ہمیں نقصان پہنچانے کی نیت سے آئے ہم اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور اسے اس کے انجام تک پہنچا دیں“...... جوزف نے کہا۔

”یہ زیادہ مناسب ہے۔ ہمارے پاس دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے اسلحہ تو نہیں ہے لیکن اگر دشمن میرے سامنے آ جائیں تو میں اکیلا دس مسلح افراد پر بھی بھاری پڑ سکتا ہوں اور اتنی ہی تعداد میں تم بھی دشمنوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہو“...... جوانا نے کہا۔

”ہاں۔ ہمیں بس کل صبح تک کا انتظار کرنا ہے۔ کل صبح باس کا ایک خاص آدمی یہاں آئے گا اور وہ ہمیں یہاں سے لے جائے گا۔ وہ آدمی ہمیں اسرائیل پہنچانے میں بھی ہماری مدد کرے گا اور ہمیں اس سے ہماری ضرورت اور پسند کا اسلحہ بھی مل جائے گا۔ اب

ہمیں یہ رات احتیاط سے گزارنی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دشمن ہم پر پھر وار کرنے کی کوشش کرے۔ وہ اس کمرے میں زہریلی گیس بھی پھیلا سکتا ہے اور اچانک کمرے میں گھس کر ہم پر فائرنگ بھی کر سکتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں ان سے بچنا ہے تاکہ ہم ہر صورت میں اپنا مشن پورا کر سکیں“...... جوزف نے کہا۔

”تم بالکل ماسٹر جیسی باتیں کر رہے ہو۔ تم پر ماسٹر کی صحبت کا کچھ زیادہ اثر ہو گیا ہے“...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ باس ہر بات سوچ سمجھ کر اور موقع کی نزاکت دیکھ کر کرتا ہے اور کسی بھی مشن پر جانے سے پہلے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حفاظت کا انتظام کرتا ہے تاکہ کوئی اس کی غفلت کا فائدہ نہ اٹھا سکے“...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تو تم اپنی اور میری حفاظت کا انتظام کرنا چاہتے ہو“۔ جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ہم دشمن کو ایسا کوئی موقع نہیں دیں گے کہ وہ ہماری غفلت کا فائدہ اٹھا سکے“...... جوزف نے کہا۔

”تو تم کیا کرو گے“...... جوانا نے پوچھا۔

”ہم رات اس کمرے میں نہیں گزاریں گے“...... جوزف نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ اگر ہم رات اس کمرے میں نہیں گزاریں گے تو کہاں گزاریں گے“...... جوانا نے چونک کر کہا۔ اس سے پہلے کہ

جوزف کوئی جواب دیتا اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''اس وقت کون آ گیا''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں دیکھتا ہوں''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''بڑے خوش دکھائی دے رہے ہو۔ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے کیا''......عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ایک بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگا ہے''...... بلیک زیرو نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''قارون کا خزانہ ہے کیا''......عمران نے جواباً مسکرا کر کہا۔

''اس سے بھی بڑا خزانہ ہے جسے دیکھ کر آپ کی طبیعت خوش ہو جائے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں ہے وہ خزانہ''......عمران نے کہا۔

''ڈارک روم میں''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”ڈارک روم۔ اوہ اب سمجھا، تو دوسری لیڈی گھوسٹ تمہارے ہاتھ لگ گئی ہے“...... عمران نے کہا اور دوسری لیڈی گھوسٹ کا سن کر بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ لیڈی گھوسٹ ایک نہیں بلکہ دو تھیں“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی کہ اسے کن باتوں پر شک ہوا تھا کہ لیڈی گھوسٹ ایک نہیں بلکہ دو تھیں۔

”آپ ٹھیک سمجھے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد ایک اور لیڈی گھوسٹ یہاں آئی تھی“...... بلیک زیرو نے کہا اور اس نے بھی عمران کو لیڈی گھوسٹ کے آنے اور اس کا مقابلہ کرنے اور پھر اسے قابو کرنے کی تفصیل بتا دی۔

”میں نے اسے بے ہوش کر کے فوری طور پر اس کی کلائی پر موجود گیجٹ کو آف کر دیا تھا گیجٹ کے آف ہوتے ہی وہ حیرت انگیز طور پر یہاں نمودار ہو گئی تھی لیکن جیسے ہی میں نے اس کا گیجٹ آف کیا اسی وقت مجھے گیجٹ سے زبردست شاک لگا تھا جس سے میں اچھل کر دور جا گرا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ مجھے بروقت ہوش آ گیا تھا۔ اگر مجھ سے پہلے لیڈی گھوسٹ ہوش میں آ جاتی تو وہ یقیناً مجھے بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر سکتی تھی۔ مجھے جب ہوش آیا تو وہ اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ میں نے سب سے پہلے اس کی کلائی سے

اس کا گیجٹ اتارا اور پھر اسے اٹھا کر ڈارک روم میں لے گیا اور اسے راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”حیرت ہے۔ یہاں تم نے ریڈ لائٹ آن کر رکھی تھی اس کے باوجود وہ تمہیں دکھائی نہیں دی تھی۔ کیوں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس نے سرخ رنگ سے بچنے کے لئے ایک توڑ نکال لیا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”کیسا توڑ“...... عمران نے حیرت سے پوچھا۔

”اس نے اپنے سارے جسم میں پر سرخ رنگ لگا لیا تھا اور اس کا لباس بھی سرخ رنگ کا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ سرخ رنگ کی وجہ سے وہ مجھے ریڈ لائٹ میں دکھائی نہ دی ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہرحال کیا وہ ہوش میں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے اس کے سر پر جو ضربیں لگائی تھیں وہ خاصی سخت تھیں۔ اس لئے اس کے جلد ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ پہلی لیڈی گھوسٹ بھی آسانی سے میرے قابو میں آ گئی تھی اور دوسری کو بھی تم نے آسانی سے زیر کر لیا تھا جبکہ وہ تمہاری نظروں سے غائب بھی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ دونوں تربیت یافتہ نہیں تھیں اور نہ ہی ان کا تعلق

جرائم کی دنیا سے تھا ورنہ دونوں اتنی آسانی سے ہمارے قابو میں نہ آتیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس کے لڑنے کا انداز بھی عام سا تھا۔ اسی لئے وہ غائب ہونے کے باوجود مجھ سے آسانی سے مار کھا گئی تھی''۔ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''چلو۔ یہ اچھا ہوا ہے کہ دوسری لیڈی گھوسٹ خود ہی یہاں آ گئی تھی اور تم نے اسے قابو میں کر لیا ورنہ اس کی تلاش میں نجانے ہمیں کہاں کہاں کی خاک چھاننی پڑتی''...... عمران نے کہا۔

''یہ اتفاق ہی تھا کہ مشین پر مجھے پیپر ویٹ رکھا ہوا نظر آ گیا تھا جسے میں نے فوراً اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ لیڈی گھوسٹ غیبی حالت میں ہونے کے باوجود مجھے پیپر ویٹ اٹھاتے نہیں دیکھ سکی تھی ورنہ وہ شاید اتنی آسانی سے میرے قابو میں نہ آتی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جو بھی ہوا ہے اچھا ہی ہوا ہے۔ بہرحال آؤ اس سے دو دو باتیں کر لیں تاکہ اس کی حقیقت کا پتہ چل سکے کہ وہ آخر چاہتی کیا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آپریشن روم سے نکل کر ڈارک روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ ڈارک روم میں لیڈی گھوسٹ کے سامنے تھے جو راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی تھی۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ اسے ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔

''تم اسے ہوش میں لاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے کچھ سوچ کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران پلٹ کر ڈارک روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

بلیک زیرو سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری کھول کر اس کے خانے سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھولنے لگا۔ باکس کھول کر اس نے ایک سرنج اور ایک انجکشن نکالا اور پھر وہ انجکشن کی سیل توڑ کر اس کا محلول سرنج میں بھرنے لگا۔ محلول ہلکے زرد رنگ کا تھا۔ وہ بھری ہوئی سرنج لے کر لیڈی گھوسٹ کے پاس آیا اور دو انگلیوں سے لیڈی گھوسٹ کی گردن کی مخصوص رگ تلاش کرنے لگا۔ مخصوص رگ ملتے ہی اس نے سرنج کی سوئی اس کی رگ میں اتار دی اور پھر وہ زرد محلول آہستہ آہستہ لیڈی گھوسٹ کی گردن میں انجیکٹ کرتا چلا گیا۔ سرنج خالی ہوتے ہی اس کی سوئی باہر کھینچی اور پھر اس نے خالی سرنج سائیڈ پر پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں اچھال دی اور لیڈی گھوسٹ کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں لیڈی گھوسٹ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ بے ہوشی کی حالت میں لیڈی گھوسٹ انتہائی معصوم اور بے ضرر سی دکھائی دے رہی تھی کچھ دیر بعد اچانک لیڈی گھوسٹ کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔ دوسرے لمحے لیڈی گھوسٹ نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے

فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی ہے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں اور تم......" لیڈی گھوسٹ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا پھر جیسے ہی اسے سابقہ واقعات یاد آگئے تو اس کا رنگ لٹھے کی طرح سفید ہو گیا۔

"مم مم۔ میرا گیجٹ کہاں ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کی طرف دیکھ کر انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تباہ ہو چکا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو لیڈی گھوسٹ کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تت تت۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... لیڈی گھوسٹ نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے غرا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ پہلے ریٹا کا گیجٹ تباہ ہو گیا تھا اور اب تم نے میرا گیجٹ بھی تباہ کر دیا ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے اسی طرح ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... بلیک زیرو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"لیڈی گھوسٹ"...... اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو تمہارا فیک نام ہے۔ اپنا اصلی نام بتاؤ"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہی میرا اصلی نام ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے بھی غرا کر کہا اس نے خود کو حیرت انگیز طور پر سنبھال لیا تھا اور اب اس کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کی بجائے قدرے اطمینان اور سکون دکھائی دے رہا تھا جیسے ظاہری حالت میں اور قید ہونے کے باوجود وہ مطمئن ہو۔

"تمہارا پروفیسر کاشف جلیل سے کیا تعلق ہے"...... بلیک زیرو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"تم اس وقت میری قید میں ہو لیڈی گھوسٹ اور تم نے پاکیشیا میں جو اودھم مچایا تھا وہ پاکیشیا کے مفادات کے خلاف تھا جس سے پاکیشیا کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ پاکیشیا کو نقصان پہنچانے والا میری نظر میں غدار ہے اور دنیا کے ہر حصے میں غداروں کی سزا صرف موت ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اگر میں غدار ہوں تو پھر تم نے مجھے زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ کر دو مجھے ہلاک"...... لیڈی گھوسٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری موت اٹل ہے لیڈی گھوسٹ لیکن تمہیں ہلاک کرنے

سے پہلے میں یہ ضرور جاننا چاہتا ہوں کہ تم یہ سب کچھ کس لئے کر رہی تھی۔ کیا یہ سب تم دولت کے لئے کر رہی تھی یا پھر تم یہ سب کسی کے کہنے پر کر رہی تھی“...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گی۔ تمہاری نظر میں اگر میں مجرم ہوں اور میں پاکیشیا سے غداری کی مرتکب ہوئی ہوں تو پھر تم مجھے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا ٹھہرا ہوا لہجہ اور اس کے چہرے پر اطمینان دیکھ کر بلیک زیرو کو حیرت ہو رہی تھی۔ لیڈی گھوسٹ کا اطمینان اور اس کا رویہ ایسا تھا جیسے اسے کوئی فکر نہ ہو۔ وہ شاید یہ سمجھ رہی تھی کہ ایکسٹو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یا پھر اسے شاید اس بات کا گمان تھا کہ کوئی اس کی مدد کے لئے آئے گا اور اسے ایکسٹو سے بچا کر لے جائے گا۔

”تمہارا یہ اطمینان عارضی ہے لیڈی گھوسٹ۔ میں تم سے ابھی انتہائی نرم لہجے میں بات کر رہا ہوں۔ تمہاری زبان کھلوانے کے لئے میں بے شمار طریقے استعمال کر سکتا ہوں جو تمہارے لئے انتہائی اذیت ناک اور تکلیف دہ ثابت ہو سکتے ہیں لیکن تم ایک لڑکی ہو اور شکل وصورت سے انتہائی معصوم دکھائی دے رہی ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ میرے سوالوں کا صحیح صحیح جواب دے دو۔ ورنہ......“ بلیک زیرو نے حتی الوسع نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے

کہا۔

”میں تمہارے ورنہ سے نہیں ڈرتی۔ تم جو کرنا چاہتے ہو کر سکتے ہو۔ تم نے میری بہن کو ہلاک کیا ہے۔ میں اس کا تم سے انتقام لینے آئی تھی لیکن یہ میری بدقسمتی تھی کہ میں تمہارے قابو میں آ گئی۔ اب مجھے اپنی موت کا کوئی غم نہیں ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ مجھے ہلاک کرنے کے باوجود بھی تمہارا راز دنیا پر عیاں ہو جائے گا۔ ساری دنیا کو اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ ایکسٹو کون ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم“...... بلیک زیرو نے اس بار حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

”تم کیا سمجھتے ہو کہ میں یہاں یونہی بغیر کچھ سوچے منہ اٹھا کر چلی آئی تھی۔ مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ میں یہاں آ کر نقصان اٹھا سکتی ہوں اور تمہارے قابو میں آ سکتی ہوں اس لئے میں نے تمہاری موت کا انتظام پہلے ہی کر دیا تھا تاکہ میں پکڑی جاؤں یا ہلاک ہو جاؤں تو ایکسٹو کا راز بھی پوری دنیا کے سامنے اوپن ہو جائے میری ہلاکت اس راز کی موت ہے کیونکہ میں نے اس راز کی بے شمار کاپیاں کرا لی تھیں جو میں نے اپنے ایک خاص ساتھی کو دے دی ہیں۔ میں اسے ہر دو گھنٹوں بعد کال کرتی ہوں۔ اسے میں نے حکم دیا تھا کہ اگر میں دو گھنٹے گزر جانے کے بعد اسے کال

نہ کروں تو وہ سمجھ جائے کہ میں یا تو مشکل میں ہوں یا پھر ہلاک ہو گئی ہوں۔ وہ مزید دو گھنٹے انتظار کرے اور جب چار گھنٹے پورے ہو جائیں اور میرا اس سے رابطہ نہ ہو تو وہ ایکسٹو کا راز پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے میڈیا میں بھیج دے تاکہ ایکسٹو کے راز کی خبر پوری دنیا میں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں نشر اور پرنٹ ہو“...... لیڈی گھوسٹ نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تمہاری ایک بہن ہلاک ہو چکی ہے اور تم میرے قبضے میں ہو پھر تمہارا تیسرا ساتھی کون ہے جسے تم نے ایکسٹو کے راز کی فائل دی ہے“...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

”صرف تیسرا ساتھی ہی نہیں میرا پورا نیٹ ورک ہے مسٹر ایکسٹو جو پاکیشیا سمیت پوری دنیا میں کام کر رہا ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے اس بار زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ جھوٹ ہے“...... بلیک زیرو نے سر جھٹک کر کہا۔

”نہیں۔ یہی سچ ہے۔ تم یقین نہیں کرتے تو نہ کرو۔ اگر مجھے تمہاری قید میں چار گھنٹے گزر چکے ہیں تو پھر جا کر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا چیک کرو تمہیں میرے سچ جھوٹ کا خود ہی پتہ چل جائے گا“......لیڈی گھوسٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔

”ہوش آ گیا محترمہ لیڈی گھوسٹ کو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور اب تمہارے ہوش اُڑنے والے ہیں“...... لیڈی گھوسٹ نے زہریلے لہجے میں کہا۔

”وہ کیسے“......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کہہ رہی ہے کہ اس کا پورا نیٹ ورک ہے اور اس نے ایکسٹو کے راز کی فائل کی کاپیاں کرا کر اپنے ساتھی کے سپرد کر دیں ہیں۔ یہ اس سے مسلسل رابطے میں رہتی ہے اور چار گھنٹوں تک اگر یہ اپنے ساتھی سے رابطہ نہ کرے تو پھر اس کے ساتھی کو اختیار ہے کہ وہ راز کی فائل کی کاپیاں پوری دنیا کے میڈیا کو بھیج دے“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”کاپیاں۔ اور وہ بھی ایکسٹو کے راز کی فائل کی۔ گڈ شو۔ اس نے کہا اور تم نے اس کی بات مان لی“......عمران نے مسکرا کر طنزیہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ وہ چند لمحے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت چونک پڑا۔

”اوہ اوہ۔ تو یہ مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہی ہے“۔ بلیک زیرو نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

”تمہارے چہرے پر موجود بوکھلاہٹ اور خوف اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے جو کوشش کی تھی اس میں کامیاب رہی ہے“۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر واقعی شرمندگی کے

تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”میں تمہیں کوئی ڈاج نہیں دے رہی سمجھے تم۔ میں نے جو کہا ہے سچ کہا ہے۔ چار گھنٹے۔ صرف چار گھنٹے۔ اس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت تمہارا راز اوپن ہونے سے نہیں روک سکے گی“۔ لیڈی گھوسٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

”تم نے کہا ہے کہ تم نے ایکسٹو کی فائل کی بے شمار کاپیاں بنائی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... لیڈی گھوسٹ نے ڈھٹائی سے کہا۔

”فوٹو کاپیاں کی ہیں یا ان کی فلم بنائی ہے“...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

”دونوں طریقوں سے کام کیا ہے میں نے۔ جہاں فوٹو کاپیوں سے کام چل سکتا ہے ان کے لئے فوٹو کاپیاں ہیں اور جہاں فلم بھیجنے کی ضرورت تھی ان کے لئے میں نے فلم بھی بنائی ہے“۔ لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

”کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ دنیا میں ایسی کون سی فوٹو کاپی مشین موجود ہے یا ایسا کون سا کیمرہ ہے جو وائٹ رائس پلس کاپر کے کاغذ کی کاپیاں یا فلم بنا سکے“...... عمران نے کہا تو لیڈی گھوسٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

”کیا۔ کیا مطلب“...... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مطلب یہ کہ ایکسٹو کی راز کی فائل جو تمہارے پاس موجود ہے وہ وائٹ رائس پلس کاپر کے کاغذ پر موجود ہے۔ جس کی نہ تو کاپی بنائی جا سکتی ہے اور نہ ہی کسی کیمرے سے اس کی تصویر بنائی جا سکتی ہے پھر تمہارے پاس ایسا کون سا سحر ہے جس سے تم نے اس فائل کی کاپیاں بھی بنا لیں اور فلم بھی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو لیڈی گھوسٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”میں وہ وہ“...... اس نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم شاید ایکسٹو کو ڈاج دے کر خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی گھوسٹ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

”تم نے میری بہن کو ہلاک کیا ہے عمران۔ میں تمہیں اور اس ڈمی ایکسٹو کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ یہ درست ہے کہ میں نے فائل کی نہ کوئی کاپی کی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی فلم بنائی ہے لیکن تم یہ مت بھولو کہ فائل اب بھی میرے قبضے میں ہے اور وہ فائل میں نے اپنے ایک خاص آدمی کو دے رکھی ہے جس سے میں واقعی مسلسل رابطے میں رہتی ہوں اور اگر میں دن میں ایک بار اس سے بات نہ کروں تو وہ سمجھ جائے گا کہ میں کسی مصیبت میں ہوں۔ وہ فوری طور پر میرے حکم پر عمل کرتے ہوئے فائل کسی بھی میڈیا کو پہنچا دے گا اور یہ جھوٹ نہیں ہے“...... لیڈی گھوسٹ نے سخت

لہجے میں کہا۔

"شکل وصورت سے تو تم انتہائی معصوم اور سیدھی سادی سی لگتی ہو لیکن تمہارے دماغ پر شاید کسی شیطان نے قبضہ کیا ہوا تھا جو تم ایسی احمقانہ باتیں کر رہی تھی۔ خیر اب تم خود بتاؤ گی کہ وہ فائل کہاں ہے اور تم نے اب تک جو کچھ بھی کیا ہے وہ کس لئے اور کیوں کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میری زبان کھلوانا تمہارے لئے آسان نہیں ہو گا"...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے تم تربیت یافتہ نہیں ہو اور نہ ہی تم اصل گھوسٹ ہو جس پر کسی تکلیف کا کوئی اثر نہ ہوتا ہو۔ مطلب یہ کہ تم کسی ملک کی لیڈی ایجنٹ نہیں ہو اور نہ ہی تم کسی کے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہی ہو۔ تمہاری آنکھیں اور تمہارا چہرہ اس بات کا غماز ہے کہ یہ سارا شیطانی چکر تمہارا اور تمہاری بہن کا ہی چلایا ہوا تھا۔ اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم سب کچھ خود ہی بتا دو ورنہ تم جیسی معصوم کرمنل لیڈی کا منہ کھلوانا مجھے آتا ہے"...... عمران نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے دھمکا رہے ہو"...... لیڈی گھوسٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال سمجھا رہا ہوں۔ تم اسے دھمکی سمجھ لو تو بہتر ہو گا مگر یہ یاد رکھو کہ میں جو کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا تم مجھ پر تشدد کرو گے اور پھر مجھے موت کے گھاٹ اتار دو گے۔ تو کر لو ایسا مگر میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی"...... لیڈی گھوسٹ نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اور تم میرا فیصلہ بدل نہیں سکتے"...... لیڈی گھوسٹ نے اسی انداز میں کہا۔

"دیکھتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے دستانے نکال کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں ہاتھوں پر چڑھانے لگا۔ لیڈی گھوسٹ حیرت سے اسے ہاتھوں پر دستانے پہنتے دیکھ رہی تھی۔ دستانے پہن کر عمران نے کوٹ کی دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے ایک پلاسٹک بیگ نکال لیا۔ پلاسٹک بیگ بند تھا۔ لیڈی گھوسٹ کی نظریں جیسے ہی اس پلاسٹک بیگ پر پڑیں وہ نہ صرف چونک پڑی بلکہ اس کا رنگ ایک بار پھر متغیر ہو گیا۔ پلاسٹک بیگ میں چھپکلیوں کے چھوٹے چھوٹے بچے بند تھے جن کی تعداد دس سے زائد تھی۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے"...... لیڈی گھوسٹ نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے ہاتھ میں چھپکلیوں کے بچوں کا بیگ دیکھ کر بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ

گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے۔

”چھپکلیوں کے ننھے سے بچے ہیں جو میں خاص طور پر تمہارے لئے ڈھونڈ کر لایا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میرے لئے۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب“...... لیڈی گھوسٹ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے سنا ہے کہ گھوسٹ۔ خاص طور پر ان کی بیویاں جو ظاہر ہے لیڈی گھوسٹ ہوتی ہیں چھپکلیوں کے انڈے اور ان کے بچے بڑے شوق سے کھاتی ہیں۔ اب مجھے چھپکلیوں کے انڈے تو ملے نہیں ان کے بچے مل گئے اور مجھے معلوم تھا کہ تم بھوکی ہو گی اس لئے میں یہ چند بچے لے آیا ہوں“...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا اور آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا۔

”دور رہو۔ مجھ سے دور رہو۔ خبردار میرے قریب مت آنا ورنہ......“ اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں تمہیں کھانے کے لئے آ رہا ہوں۔ ڈرو نہیں۔ میں تو لیڈی گھوسٹ کی پسندیدہ خوراک لایا ہوں۔ اگر تم کھانا نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں میں چھپکلیوں کے یہ بچے تمہارے سر پر الٹ دوں گا۔ تمہارے سر سے اتر کر تمہارے سارے جسم پر پھیل جائیں گے۔ یہ تمہیں کھا تو نہیں سکتے لیکن ان کے نوکیلے پنجے تمہیں یقیناً بھوتوں کی نانی یاد دلا دیں گے اور یہ ننھے

بچے اگر تمہارے کانوں یا ناک میں گھس گئے تو پھر تمہارا کیا حشر ہو گا یہ تم زیادہ بہتر سمجھ سکتی ہو“...... عمران نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔ اس نے چھپکلیوں کے بچوں والا پلاسٹک بیگ اٹھا کر لیڈی گھوسٹ کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔ بیگ میں کلبلاتے ہوئے چھپکلیوں کے بچے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ بری طرح سے چیخنے لگی۔

”ہٹاؤ انہیں۔ فار گاڈ سیک انہیں میری نظروں سے دور کرو مجھے ان سے گھن آ رہی ہے۔ میں انہیں نہیں دیکھ سکتی“...... لیڈی گھوسٹ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”نہیں دیکھ سکتی تو آنکھیں بند کر لو۔ تمہاری آنکھیں بند ہونے کے باوجود یہ تمہارے جسم پر اٹھکھیلیاں ضرور کریں گے اور پھر میں بھی انہیں نہیں روک سکوں گا“...... عمران نے کہا تو لیڈی گھوسٹ بری طرح سے چیخنے لگی۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد پڑتا جا رہا تھا اور وہ اس بری طرح سے چیخ رہی تھی جیسے چھپکلیوں کے بچے اس کے جسم پر دوڑ رہے ہوں اور اسے نوچ رہے ہوں۔

”پلیز۔ عمران مجھ پر رحم کرو۔ انہیں میرے جسم پر مت ڈالنا۔ دور لے جاؤ انہیں پلیز۔ پلیز“...... لیڈی گھوسٹ نے عمران کی منت کرتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ لیڈی گھوسٹ ہو کر تم چھپکلیوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے ڈر رہی ہو اگر میں ان کے ممی ڈیڈی لے آتا تو

انہیں دیکھ کر تمہاری جان ہی نکل جاتی''...... عمران نے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ پلیز۔ ہٹاؤ انہیں۔ میں انہیں نہیں دیکھ سکتی پلیز۔ پلیز''...... لیڈی گھوسٹ نے بری طرح سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ میری بات نہیں مانتے۔ میں انہیں تمہارے سر پر ڈال دیتا ہوں۔ اگر تم انہیں منا سکو تو منا لینا کہ یہ چپ چاپ تمہارے سر پر بیٹھے رہیں ورنہ ان کی مرضی''...... عمران نے کہا اور پلاسٹ بیگ کا منہ کھولنے لگا۔ اسے بیگ کھولتے دیکھ کر لیڈی گھوسٹ ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔

''رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ مت کھولو۔ بیگ مت کھولو۔ اگر تم نے انہیں میرے سر پر ڈالا تو میں مر جاؤں گی۔ رک جاؤ''...... لیڈی گھوسٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام''...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

''سس سس۔ سیٹا''...... اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''سس سس۔ سیٹا یا صرف سیٹا''...... عمران نے کہا۔

''سیٹا۔ میرا نام سیٹا ہے''...... سیٹا نے جواب دیا۔

''تمہاری جڑواں بہن کا نام ریٹا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ وہ ریٹا تھی''...... سیٹا نے اسی انداز میں کہا۔

''تم دو ہی لیڈی گھوسٹ تھیں یا تمہارے علاوہ کوئی اور بھی لیڈی گھوسٹ کی دعوے دار ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم دو بہنیں تھیں۔ ہم دونوں نے ہی لیڈی گھوسٹ کا روپ دھار رکھا تھا۔ ہمارے علاوہ اور کوئی لیڈی گھوسٹ نہیں ہے''...... سیٹا نے اسی طرح لرزتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر کاشف جلیل سے تم دونوں کا کیا رشتہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ ہمارے انکل ہیں''...... سیٹا نے جواب دیا۔

''انکل کون سے انکل۔ چچا، ماموں یا کوئی اور رشتہ ہے ان کے ساتھ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارا ان سے خون کو کوئی رشتہ نہیں ہے''...... سیٹا نے جواب دیا۔

''تو پھر کس رشتے سے انکل ہیں وہ تمہارے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... سیٹا نے چونک کر کہا۔

''انکل، چچا، تایا، ماموں، خالو کو کہا جاتا ہے۔ تم کہہ رہی ہو کہ تمہارا ان سے خون کا کوئی رشتہ نہیں ہے پھر وہ تمہارے انکل کیسے ہوئے''...... عمران نے کہا۔

''وہ ہمارے باپ کی جگہ ہیں''...... سیٹا نے کہا۔

''باپ کی جگہ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہاری ماں نے دوسری شادی کی تھی اور پروفیسر کاشف جلیل تمہارے سوتیلے باپ تھے''۔ عمران

نے کہا۔

"نہیں۔ ہم دونوں یتیم تھیں اور ایک یتیم خانے میں پرورش پا رہی تھیں۔ ہمارے ماں باپ ہمارے بچپن میں ہی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تھے۔ ہمارے نہ چچا تھے نہ خالو اور نہ ہی ماموں اور نہ کوئی اور رشتہ دار۔ اس ایکسیڈنٹ میں ہم دونوں بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی تھیں لیکن ہم دونوں بہنیں معجزانہ طور پر زندہ بچ گئی تھیں۔ چونکہ ہمارا کوئی والی وارث نہیں تھا اس لئے انتظامیہ نے ہماری دیکھ بھال کے لئے ہمیں امانت کے طور پر ایک یتیم خانے میں بھیج دیا گیا اور پولیس نے ہمارے رشتہ داروں کی تلاش شروع کر دی تھی تاکہ ہمیں ان کے سپرد کیا جا سکے لیکن کئی ماہ بیت گئے ہمارا کوئی رشتہ دار سامنے نہیں آیا اور ہم اسی یتیم خانے کی ہو کر رہ گئیں۔

پروفیسر کاشف جلیل ٹرسٹی تھے وہ اکثر یتیم خانے میں آیا کرتے تھے اور یتیم خانے میں پرورش پانے والے بچوں کے لئے ڈونیشن دیتے رہتے تھے۔ وہ یتیم خانے آ کر بچوں سے گھل مل جاتے تھے۔ انہیں ہم سے اور ہمیں ان سے انس سا ہو گیا تھا اس لئے وہ جب بھی یتیم خانے آتے زیادہ وقت ہمارے ساتھ ہی گزارتے تھے۔ انہوں نے ہماری پرورش اور تعلیم کی ساری ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی۔ انہوں نے ہمیں یتیم خانے سے اس شرط پر اڈاپٹ کیا تھا کہ یتیم خانے والے سوائے ان افراد کے جو ہمارے اصل

عزیز ہوں گے کسی اور کو یہ کبھی نہیں بتائیں گے کہ ہم کس کی تحویل میں ہیں۔ چونکہ پروفیسر صاحب ملک کے مایہ ناز سائنس دان تھے اور ان کا پورے ملک میں نام اور مقام تھا اس لئے انتظامیہ بھلا ان کی بات رد کیسے کر سکتی تھی۔

پروفیسر صاحب نے ہمارے لئے ایک الگ رہائش گاہ لے لی تھی۔ وہاں ہماری دیکھ بھال کے لئے انہوں نے ملازموں کی پوری فوج رکھ دی تھی جو ہماری چھوٹی چھوٹی ضرورتیں بھی پوری کرتے تھے۔ پروفیسر صاحب نے ہمیں اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھی بھیجا تھا۔ انہوں نے ہماری پرورش میں کوئی کمی نہیں اٹھا رکھی تھی اور انہوں نے ہمیں اتنا پیار دیا تھا جو شاید ہمارے اصل ماں باپ بھی ہمیں نہیں دے سکتے تھے۔ بہرحال پروفیسر صاحب نے ہمارے لئے پاکیشیا کے کئی شہروں میں رہائش گاہ خرید رکھی تھی جہاں ہم آسانی اور آزادی سے آ جا سکتی تھیں۔

وہ ہمیں دارالحکومت میں اپنی اصل رہائش گاہ میں کبھی نہیں لائے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر دنیا کو پتہ چل گیا کہ انہوں نے ہماری پرورش کی ہے اور وہ چونکہ برسوں سے اکیلے رہتے چلے آ رہے ہیں اس لئے ان پر خواہ مخواہ الزام تراشی کی جائے گی اگر ایسا نہ بھی ہوا تو انہوں نے ہمارے ساتھ جو نیکیاں کی تھیں وہ دنیا کو معلوم ہو جائیں گی اور ان کی نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ پروفیسر صاحب اس بات کے قائل تھے کہ وہ جو بھی نیکی کریں اس کے

بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہ چلے۔ ایسا ہی انہوں نے ہمارے ساتھ کیا تھا اور کسی پر کبھی یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ انہوں نے ہمیں اپنی اولاد کی طرح پالا ہے۔ دارالحکومت میں ہی ایک اور رہائش گاہ ہے جس کے بارے میں پروفیسر صاحب اور ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

ہم اسی رہائش گاہ میں پلی بڑھی ہیں اور پروفیسر صاحب کے پاس جب بھی وقت ہوتا تھا تو وہ ہم سے اسی رہائش گاہ میں ملنے آتے تھے۔ پروفیسر صاحب ہماری کوئی بھی بات نہیں ٹالتے تھے۔ وہ کوشش کرتے تھے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت ہمارے ساتھ رہیں اس لئے انہوں نے اس رہائش گاہ میں ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنا لی تھی اور اس لیبارٹری میں کام کرتے رہتے تھے۔ ہمارے لئے یہی بہت ہوتا تھا کہ پروفیسر صاحب ہمارے ساتھ ہیں۔ ہمیں ان کی لیبارٹری میں بھی جانے کی اجازت تھی البتہ وہ جو کام کرتے تھے ہم ان کے بارے میں جو بھی پوچھتیں وہ ہم سے کچھ نہیں چھپاتے تھے۔ ان کے ساتھ رہتے ہوئے ہم بھی سائنس کی دنیا میں پہنچ چکی تھیں اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد ماسٹرز کر کے ہم مستقل طور پر پاکیشیا آ گئی تھیں اور پھر ہم نے پروفیسر صاحب کے ساتھ ان کی ایجادات پر بھی کام کرنا شروع کر دیا۔

پروفیسر صاحب ہمارے ساتھ مل کر ایک ایسا گیجٹ بنا رہے تھے جس سے انسان نہ صرف دوسروں کی نظروں سے غائب ہو سکتا تھا

بلکہ دور نزدیک کسی بھی جگہ ایک لمحے میں ٹرانسمٹ ہو سکتا تھا“...... لیڈی گھوسٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں موجود پلاسٹک بیگ پر جمی ہوئی تھیں جن میں چھپکلیوں کے بچے کلبلا رہے تھے۔ وہ اس ڈر سے رکے بغیر بولتی چلی جا رہی تھی کہ اگر وہ رکی تو عمران کہیں چھپکلیوں کے بچے اس پر نہ ڈال دے۔

”تو کیا ٹائم کلر میں استعمال ہونے والی چیئر بھی پروفیسر کاشف جلیل نے تم دونوں کے ساتھ مل کر بنائی تھی“...... عمران نے اس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

”نہیں۔ وہ ان کی اپنی ایجاد تھی۔ گیجٹ کا تصور ہم دونوں نے پیش کیا تھا۔ اسے ہم بنا رہی تھیں پروفیسر صاحب اس میں صرف ہمارے معاونت کر رہے تھے اور انہوں نے اس ایجاد میں ہمیں کامیابی کے بے حد قریب کر دیا تھا چونکہ وہ پہلے ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ ہونے والی چیئر بنانے کا کام کر رہے تھے اس لئے انہوں نے ہمارے گیجٹ میں بھی کچھ ایسا ہی کام کیا تھا۔ اس گیجٹ کی تیاری میں بہت وقت لگ رہا تھا۔ گیجٹ سے انسان چند لمحوں کے لئے غائب ہوتا تھا پھر اس کا فنکشن خود بخود آف ہو جاتا اور ہم فوراً ظاہر ہو جاتی تھیں۔

اس کے علاوہ اس گیجٹ کے ذریعے انسان غیبی حالت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ فوری طور پر ٹرانسمٹ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس

گیجٹ میں پروفیسر صاحب کا وہ فارمولا بھی کام نہیں کر رہا تھا جو انہوں نے اپنی سپیشل چیئر کے لئے بنایا تھا۔ ابھی گیجٹ ادھورا تھا کہ ہمیں پتہ چلا کہ پروفیسر صاحب کو ایک ایسے محبّ الوطنی کے جرم میں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے جو جرم ضرور تھا لیکن اس جرم سے پاکیشیا کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا وہ پاکیشیا سے ہر طرح کے جرائم ختم کرنا چاہتے تھے اور ان جرائم پیشہ افراد کو ٹارگٹ کر رہے تھے جو محب وطن ہونے کے محض دعوے دار تھے لیکن وہ اندر سے پاکیشیا کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر ہمارے لئے کسی قیامت سے کم نہیں تھی۔ ہمارے سروں سے ایک شفیق اور مہربان باپ کا سایہ چھین لیا گیا تھا۔

پروفیسر صاحب نے ہم سے وعدہ لیا ہوا تھا کہ چاہے کچھ ہو جائے ہم دنیا کو یہ کبھی نہیں بتائیں گی کہ ہماری پرورش میں ان کا ہاتھ ہے یا ان سے ہمارا کوئی تعلق ہے۔ اس وعدے کی وجہ سے ہم خاموش ہو کر رہ گئی تھیں اور چاہنے کے باوجود بھی ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھیں"...... لیڈی گھوسٹ نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا تم دونوں نہیں جانتی تھیں کہ پروفیسر کاشف جلیل کن کرائم کا مرتکب ہو رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان کا یہ واحد راز تھا جو انہوں نے ہم سے چھپایا ہوا تھا۔ اگر وہ ہمیں بتا دیتے تو اس نیک کام میں ہم بھی ان کا ساتھ دیتیں"...... لیڈی گھوسٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ پروفیسر صاحب نے یہ سب کیسے کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ سب ہمیں ان کی گرفتاری کے بعد میڈیا کے ذریعے ہی پتہ چلا تھا"...... لیڈی گھوسٹ نے جواب دیا۔

"ان کی گرفتاری سے قبل کیا تمہارے گیجٹ تیار ہو چکے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس پر بہت سا کام باقی تھا اور ہمیں پہلے تو یہی لگ رہا تھا کہ بغیر پروفیسر صاحب کی مدد سے ہم یہ گیجٹ نہیں بنا سکیں گی لیکن پھر ہم نے عزم کیا کہ ہم دونوں بہنیں اپنے باپ جیسے شفیق پروفیسر صاحب کو ہر صورت میں قید سے رہائی دلائیں گی اور انہیں لے کر کسی اور ملک میں شفٹ کر جائیں گی کیونکہ پروفیسر صاحب نے اس ملک کے لئے اتنا کچھ کیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی قدر نہیں کی گئی تھی اور ان کے نیک عزائم کو برا بنا کر الٹا انہیں ہی جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ ہم چونکہ پروفیسر صاحب سے جیل میں بھی جا کر نہیں مل سکتی تھیں اس لئے ہم نے اپنی ساری توجہ گیجٹ بنانے پر مبذول کر دی اور پھر ہم نے دن رات ایک کر کے اپنا کام پورا کر لیا اور ایسا گیجٹ بنانے میں کامیاب ہو گئیں جس سے نہ صرف ہم غائب ہو سکتی تھیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ بھی ہو سکتی تھیں۔

چاہے وہ دنیا کا دوسرا کونہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے اس گیجٹ کو

اور بھی بہت سی خوبیوں کا حامل بنا لیا تھا کہ اگر ہم کسی کی گرفت
میں آ جائیں تو ایک بٹن پریس ہوتے ہی ہمارے جسموں میں کرنٹ
دوڑ جاتا ہے جو ہمیں تو نقصان نہیں پہنچاتا لیکن ہمیں چھونے والے
کو زبردست کرنٹ لگتا ہے اور وہ ہم سے کئی فٹ دور جا گرتا ہے۔
اس کے علاوہ اس گیجٹ میں کٹر ریز، اور بلاسٹنگ ڈیوائسز بھی لگی
ہوئی تھیں تاکہ اگر یہ غلط ہاتھوں میں چلا جائے تو یہ خود بخود تباہ
جائے اور اس کا کوئی حصہ بھی سلامت نہ رہے جس سے کوئی فائدہ
اٹھا سکے''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''اوہ۔ اسی لئے جب میں نے تمہاری کلائی سے گیجٹ اتارا تھا
مجھے زبردست شاک لگا تھا اور میں دور گر کر بے ہوش ہو گیا تھا
اور جب مجھے ہوش آیا تو میں نے تمہارے گیجٹ کے ٹکڑے دیکھے
تھے۔ گیجٹ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ جب تمہیں شاک لگا ہو گا تو گیجٹ تمہارے ہاتھ سے
نکل کر فرش پر گر گیا ہو گا۔ فرش سے ٹکراتے ہی وہ بلاسٹ ہو گیا ہو
گا''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس یہی ایک گیجٹ تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک نہیں۔ ہمارے پاس دو گیجٹ تھے۔ ایک میرے پاس اور
دوسرا ریٹا کے پاس''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''کیا تم دونوں یہ گیجٹ ایسے ہی کرائم کے لئے بنا رہی
تھیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس گیجٹ کو بنا کر ہم
ساری دنیا کی سیر کرنا چاہتی تھیں اور دنیا کے ان حصوں تک بھی
پہنچنا چاہتی تھیں جہاں آج تک کوئی نہیں جا سکا ہے۔ اس گیجٹ کی
مدد سے ہمیں نہ کسی ملک کے ویزے کی ضرورت پڑتی اور نہ
کاغذات کی۔ ہم آزادی سے ہر جگہ پہنچ سکتی تھیں اور غائب ہو کر
ہم افریقہ کے گھنے اور خطرناک جنگلوں میں بھی بے خطر گھوم پھر سکتی
تھیں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تمہاری یہ ایجاد تمہاری اپنی ذات کے لئے محدود تھی
جسے تم دونوں محض سیر و تفریح کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھیں''۔
عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''تو پھر تم نے ان گیجٹس کا غلط استعمال کیوں کیا۔ میرا مطلب
ہے کہ لیڈی گھوسٹ بن کر تم دونوں بہنوں نے وہ ساری چوریاں
کیوں کیں اور تمہیں بلیک کرسٹل کی تلاش کیوں تھی''...... عمران نے
ایک ہی سانس میں اس سے کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

''انکل کی گرفتاری کے بعد ہم بے حد دلبرداشتہ ہو گئی تھیں۔
انکل کی ساری جائیداد ضبط کر لی گئی تھی اور ان کے اکاؤنٹس منجمد کر
دیئے گئے تھے۔ انکل نے ہمارے الگ اکاؤنٹس کھلوا رکھے تھے
لیکن وہ ان اکاؤنٹس میں زیادہ رقم جمع نہیں کراتے تھے۔ ہمیں
ضرورت کی ہی رقم ملتی تھی جو ہمارے لئے کافی ہوتی تھی۔ جب

انکل گرفتار ہو گئے اور ان کے اکاؤنٹس کو سیلڈ کر دیا گیا تو ہمارے لئے پریشانی بڑھ گئی۔ ہمیں اپنے گیجٹس تیار کرنے کے لئے کافی رقم درکار تھی اس لئے ہم نے اپنے دو فلیٹس بیچ دیئے جو انکل نے ہمارے نام کر رکھے تھے۔ ان فلیٹس سے ملنے والی رقم کو ہم نے اپنے گیجٹ بنانے پر بھی خرچ کیا اور اپنا گزر بسر بھی کیا اس لئے جلد ہی رقم ختم ہو گئی۔ جس سے ہماری پریشانی بڑھ گئی پھر ہم دونوں بہنوں نے اپنی رہائش گاہ کی ارد گرد کی رہائش گاہوں میں نقب لگانی شروع کر دے اور ہم وہاں جا کر چھوٹی موٹی چوریاں کرنے لگیں۔

چھوٹی موٹی چوریوں سے ہمارا گزارا تو نہیں ہوتا تھا لیکن بہرحال ہم گیجٹ بنانے میں کامیاب ہو چکی تھیں۔ گیجٹ تیار ہوتے ہی ہم نے ان کے کئی تجربات کئے اور پھر ہم نے ان گیجٹ کی مدد سے کئی جگہ بڑی بڑی چوریاں کیں۔ نئے اور انوکھے انداز میں چوریاں کرنے سے ایک تو ہمارا حوصلہ بڑھتا جا رہا تھا اور دوسرا یہ کہ ہماری ہر ضرورت پوری ہونی شروع ہو گئی تھی۔ ہم غائب ہو کر بڑے سے بڑے بنک کے سٹرانگ روم میں پہنچ سکتی تھیں اور وہاں سے ساری دولت حاصل کر کے کسی کی نظروں میں آئے بغیر غائب ہو سکتی تھیں لیکن ہم نے دولت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان گیجٹ سے انجوائے کرنا شروع کر دیا اور لوگوں کو حیران کرنا شروع کر دیا کہ ان کی نظروں کے سامنے پڑی ہوئی چیزیں یا دولت کیسے

غائب ہو جاتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دولت کے حرص نے گھیر لیا اور ہم نے گیجٹ کا کھل کر استعمال کرنا شروع کر دیا تاکہ ہم اتنی دولت حاصل کر سکیں کہ دنیا میں ہم سے زیادہ امیر کوئی نہ ہو۔ دولت کے حصول کے ساتھ ساتھ ہمیں دنیا میں نمایاں مقام حاصل کرنا تھا اس لئے ہم دونوں بہنوں نے لیڈی گھوسٹ کا کریکٹر بنا لیا اور پھر ہم نے اس کریکٹر کو باقاعدہ اپنی پہچان بنا لیا اور پھر ہم نے لیڈی گھوسٹ کے روپ میں پاکیشیا میں ہلچل مچانی شروع کر دی جس کا احوال تم جانتے ہو''...... لیڈی گھوسٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ سب تم نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا تھا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ ہم پوری دنیا میں لیڈی گھوسٹ کی دھاک بٹھانا چاہتی تھیں اور جہاں سے جتنی دولت سمیٹ سکتی تھیں سمیٹ رہی تھیں اس کے علاوہ ان گیجٹس کی مدد سے ہمیں انکل سے بھی ملنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔ ہم انکل سے جا کر ملتی تھیں۔ انہیں اس بات کی خوشی تھی کہ ہم اپنی ایجاد مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ ہم نے کئی بار انکل سے کہا کہ ہم انہیں جیل سے غائب کر کے لے جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ ہم کسی دوسرے ملک میں چلی جائیں گی جہاں کوئی انہیں نہ جانتا ہو گا لیکن وہ ہماری بات ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا

ہے وہ غلط نہیں تھا۔ ایک روز اس ملک کی حکومت اور عوام کو ماننا پڑے گا کہ وہ ملک کو جرائم اور جرائم پیشہ افراد سے پاک کرنے کا جو کام کر رہے تھے وہ کسی جرم کے زمرے میں نہیں آتا۔ انہوں نے جن افراد کو ہلاک کیا تھا وہ کرمنلز تھے۔

وہ اس انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک روز حکومت انہیں خود رہا کرے گی اور ان پر جن افراد کی ہلاکتوں کے چارجز لگے ہوئے ہیں وہ سب ختم کر دیئے جائیں گے اور وہ رہا ہو کر باعزت زندگی گزاریں گے۔ ہم دونوں بہنیں جانتی تھیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا اس لئے ہم دونوں بہنوں نے ایک پروگرام بنایا کہ اگر ہم پاکیشیائی حکام پر دباؤ ڈالیں اور انہیں حد تک مجبور کر دیں کہ وہ انکل پر لگے تمام الزامات نہ صرف ختم کر دیں بلکہ انہیں باعزت رہائی دے کر پاکیشیا میں آزاد رہنے کی اجازت دے دیں۔ حکومت پر دباؤ ڈالنے کا ہمارے پاس ایک ہی طریقہ تھا کہ ہم حکومت کو تنگ کرنا شروع کر دیں اور ایسی ایسی چوریاں کریں جس سے حکومت کی ناک میں دم ہو جائے اور ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئی تھیں۔ ہم نے لیڈی گھوسٹ بن کر مخصوص وارداتوں کے ذریعے حکومت پر اچھی خاصی دھاک بٹھا دی تھی لیکن ہم نے جو بھی چوریاں کی تھیں ان سے ہم حکومت کو دباؤ میں نہیں لا سکتی تھیں۔ ہمیں کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے حکومت واقعی دباؤ میں آ جاتی اور ہمارا کام ہو جاتا۔ ہم دونوں انکل سے ملنے باقاعدگی سے جیل جاتی تھیں اور

ان سے گھنٹوں باتیں کرتی رہتی تھیں۔

انکل کی زبانی ہی ہمیں ایکسٹو کے بارے میں اور اس کے راز کے بارے میں پتہ چلا تھا اور انہوں نے ہی ہمیں بلیک کرسٹل کا بھی بتایا تھا۔ بلیک کرسٹل ڈاکٹر جمشید عباسی کی ایجاد تھی لیکن اس سائنس دان نے کئی بار پروفیسر کاشف جلیل سے بھی معاونت حاصل کی تھی۔ ایکسٹو کا راز اور بلیک کرسٹل دو ایسی چیزیں تھیں جو ہمارے ہاتھ لگ جاتیں تو اس سے نہ صرف ملک میں بھونچال آ جاتا بلکہ ہم حکومت اور اعلیٰ قیادت کو اس بات پر مجبور بھی کر سکتی تھیں کہ انکل کو تمام الزامات سے بری الذمہ قرار دے کر انہیں باعزت رہا کر دیا جائے۔ ان کی رہائی ہوتے ہی ہم انہیں لے کر کسی ایسی جگہ چلی جاتیں جہاں ہمیں جاننے والا کوئی نہ ہو“...... سیٹا نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم دونوں بہنوں نے سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور پروفیسر کاشف جلیل جیسے جہاندیدہ سائنس دان کے ساتھ مل کر کام کیا اور دنیا کی انوکھی اور انقلابی ایجادات میں ان کا بھرپور ساتھ دیا اس کے باوجود تم دونوں نے اپنے ایسے انکل کو بچانے کے لئے خود کو کرمنل بنا لیا جو ملک کے قانون سے کھیل رہے تھے اور خود ہی جسٹس بن کر ان کرمنلز کی زندگیوں کا فیصلہ کرنا شروع کر دیا کہ کون زندہ رہنے کے قابل ہے اور کون نہیں۔ اگر اسی طرح ہر شخص قانون اپنے ہاتھ میں لینا شروع کر دے تو پھر اس ملک میں قانون اور قانون کے رکھوالوں کا کیا مقصد باقی رہ جاتا ہے۔

یہ تو سراسر اسلامی شریعت کے بھی خلاف ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو انصاف کے کٹہرے میں لائے بغیر اس کی موت کا پروانہ جاری کر دے اور اسے کسی صفائی کا موقع نہ دے۔ پروفیسر کاشف جلیل نے جو کیا سو کیا۔ تم دونوں نے بھی ان کے نقش قدم پر چل کر جرائم کا راستہ اپنا لیا اور ملک اور قوم کے مفادات کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا۔ تم دونوں کی وجہ سے نہ صرف ملک میں انتشار پیدا ہوا بلکہ تمہاری وجہ سے ایک اہم راز اسرائیل جیسے ملک پہنچ گیا جس کے ذریعے وہ پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ انکل کو قانون کی گرفت سے چھڑانے کے ساتھ ساتھ تمہارے ذہنوں میں دولت کے حصول کا لالچ بھی امنڈ آیا تھا اور تم دونوں نے اپنے ہی ملک میں لوٹ مار کرنا شروع کر دی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم نے جو سوچا وہ کیا اور ہم دونوں کو یہی سب کرنا مناسب لگا تھا''...... سیٹا نے کہا۔

''تم دونوں ایکسٹو کا راز فاش کرنے چلی تھیں۔ اس ایکسٹو کا راز جس کے پردے میں رہنے کی وجہ سے غیر ملکی قوتیں کھل کر پاکیشیا کے خلاف کام کرنے سے ڈرتی ہیں اور پاکیشیا کو نقصان پہنچانے سے پہلے سو بار سوچتی ہیں۔ تم دونوں بہنیں اپنے چھوٹے سے مفاد کے لئے قومی مفاد داؤ پر لگا رہی تھیں تاکہ دنیا کو علم ہو جائے کہ ایکسٹو کون ہے اور پھر یہودی اور غیر ملکی طاقتیں کھل کر

پاکیشیا کے خلاف نہ صرف زہر انگیزی پر اتر آئیں بلکہ پاکیشیا کو نقصان پہنچانے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہو جائیں''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ ہم ایکسٹو کا راز اس طرح اوپن کر دیتیں''...... سیٹا نے کہا۔

''تو اور کیا ارادہ تھا تمہارا''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ہم ایکسٹو پر دباؤ ڈالنا چاہتی تھیں تاکہ انکل کی رہائی کے لئے ایکسٹو بھی ہماری بھرپور انداز میں معاونت کرے''...... سیٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو بے گناہ اور مظلوم افراد کی مدد کرتا ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں کی نہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ ہم دونوں بہنوں کی بدقسمتی ہے کہ ہم دونوں ہی تمہارے قابو میں آ گئیں۔ میں اگر جذبات سے کام لینے کی بجائے ہوش سے کام لیتی اور بغیر سوچے سمجھے اپنی بہن کا انتقام لینے یہاں نہ چلی آتی تو صورتحال اس سے مختلف ہوتی''...... سیٹا نے منہ بنا کر کہا۔

''تم شاید وہ مثال بھول گئی تھی کہ جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے اس میں خود ہی گرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب تم میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے''...... سیٹا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ ایکسٹو کی فائل کہاں ہے''...... عمران نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس محفوظ ہے''...... سیتا نے جواب دیا۔

''کہاں محفوظ ہے۔ بتاؤ''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میرے فلیٹ کی ایک خفیہ جگہ پر''...... سیتا نے کہا۔

''فلیٹ کا پتہ بتاؤ اور اس خفیہ جگہ کے بارے میں بھی بتاؤ''۔ عمران نے کہا۔

''پہلے تم مجھ سے وعدہ کرو کہ فائل ملنے کے بعد تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے اور یہاں سے جانے دو گے تو میں وہ فائل خود لا کر تمہیں دے دوں گی''...... سیتا نے کہا۔

''تم اس وقت مجھ سے کوئی وعدہ لینے کی پوزیشن میں نہیں ہو سیتا۔ میں تمہاری معصومیت اور تمہارے عورت ہونے کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں۔ تمہاری جگہ کوئی مرد ہوتا تو میں اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر فائل کے بارے میں اگلوا لیتا''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اس کی غراہٹ سن کر سیتا کانپ کر رہ گئی اور اس نے فوراً اپنے ایک فلیٹ کا پتہ بتا دیا۔

''اس فلیٹ کے کمروں کا فرش ٹائلوں سے بنا ہوا ہے۔ ایک کمرے میں نیلے رنگ کی ٹائلیں لگی ہوئی ہیں۔ فرش کے سنٹر کی ایک ٹائل اوپن ہے۔ دیکھنے میں وہ عام ٹائلوں سے جڑی ہوئی دکھائی دیتی ہے لیکن اسے اگر اٹھایا جائے تو وہ صندوق کے ڈھکن

کی طرح کھل جاتی ہے۔ اس ٹائل کے نیچے ایک خلاء ہے۔ فائل اسی خلاء میں رکھی ہوئی ہے''...... سیتا نے کہا۔

''اگر تمہاری بات غلط ہوئی اور فائل وہاں نہ ہوئی تو''۔ عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ایسا نہیں ہے۔ فائل وہیں موجود ہے''...... سیتا نے جواب دیا اور اس کے لہجے سے عمران نے اندازہ لگا لیا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔ چھپکلیوں کے بچوں نے سیتا کے سر سے لیڈی گھوست کا خمار اتار پھینکا تھا اور وہ اب بے حد سہمی ہوئی اور خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی نظریں اب بھی عمران کے ہاتھ میں موجود پلاسٹک بیگ پر مرکوز تھیں جس میں چھپکلیوں کے بچے تھے۔

''بہرحال جب تک فائل نہیں مل جاتی اس وقت تک تمہیں ایکسٹو کی قید میں رہنا پڑے گا۔ اس کے بعد یہ ایکسٹو کا ہی فیصلہ ہو گا کہ تمہارے ساتھ کیا کرنا ہے۔ ہمارے قانون کے تحت اس بات کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ایکسٹو کا راز جاننے والا زندہ رہے لیکن اس مسئلے پر تمہارے ساتھ ساتھ ابھی بہت سی زندگیوں کا فیصلہ ہونا باقی ہے اس لئے اتنی رعایت تمہیں بہرحال دی جا سکتی ہے کہ تم مزید چند روز سانس لے سکو''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے''...... سیتا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں شاید تمہیں معاف کر دوں لیکن ایکسٹو کے فیصلے کا اختیار

ایکسٹو کے ہاتھ میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ایکسٹو بھی تو تم ہی ہو''...... سیٹا نے منہ بنا کر کہا۔

''اسے وہیں پہنچا دو جہاں تنویر کو پہنچایا گیا ہے اور اس کے ساتھ کیا کرنا ہے یہ تم بخوبی جانتے ہو''...... عمران نے سیٹا کی بات کا جواب دینے کی بجائے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرو گے تم میرے ساتھ''...... سیٹا نے عمران کی بات سن کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران اس کی بات سنے بغیر تیز تیز چلتا ہوا ڈارک روم سے نکلتا چلا گیا۔ سیٹا چیخ چیخ کر اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ اس نے چھپکلیوں کے بچوں والا پلاسٹک بیگ اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔

ڈارک روم سے نکل کر عمران نے چھپکلیوں کے بچوں والا پلاسٹک بیگ باہر رکھی ہوئی ڈسٹ بن میں پھینکا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم میں آ گیا۔ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر وہ نمبر پریس کرنے لگا لیکن پھر اس نے کچھ سوچ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ کام مجھے خود کرنا پڑے گا۔ فائل کے لئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو وہاں پہنچ گیا۔

''میں نے سیٹا کو بے ہوش کر کے ریسٹ روم میں پہنچا دیا

ہے۔ اب جب تک ہم نہیں چاہیں گے اسے ہوش نہیں آئے گا''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا وہ اتنی ہی معصوم ہے جتنی ہمارے سامنے خود کو ظاہر کر رہی تھی''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اس نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے۔ جب وہ تفصیل بتا رہی تھی تو میں مسلسل اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ اگر وہ جھوٹ بولتی تو مجھے فوراً اس کا علم ہو جاتا''...... عمران نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اس قدر معصوم لڑکیوں نے کس طرح ہمیں نچایا ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ان کا تعلق کرائم کی دنیا سے نہیں تھا۔ تم ایسا سمجھ لو کہ پروفیسر کاشف جلیل جسے وہ اپنے باپ کا درجہ دیتی ہیں اس کی گرفتاری کے بعد وہ حادثاتی طور پر کرمنل بن گئی تھیں اور پھر ان میں دولت کے حصول کا لالچ آ گیا جس سے ان کے دماغوں میں فتور پیدا ہو گیا تھا اور یہی فتور ان کے لئے عذاب کا باعث بن گیا۔ مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ اس قدر معصوم اور ذہین لڑکیوں نے نیگیٹو سوچ اپنا کر خود کو کس مقام پر پہنچا لیا ہے۔ اگر وہ ملک اور قوم کے مفادات کے لئے کام کرتیں تو نہ صرف ان کا نام ہوتا بلکہ ان کی ایجادات سے ملک و قوم کو بھی فائدہ پہنچ سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ واقعی ان کی منفی سوچ نے ہی انہیں برائی کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے ورنہ جو لڑکیاں اس عمر میں نظروں سے غائب ہونے اور ایک لمحے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹرانسمٹ ہونے والا گیجٹ بنا سکتی ہیں تو وہ کیا نہیں کر سکتیں۔ کاش انہوں نے اپنی سوچ مثبت رکھی ہوتی تو ان کی یہ انقلابی ایجاد پوری دنیا میں ہلچل مچا دیتی اور ان کے نام کا شہرہ ہو جاتا لیکن ان دونوں کی ناعاقبت اندیشی اور غلط سوچ نے ان کی لائف تباہ کر دی ہے۔ تربیت یافتہ اور کرائم کی دنیا سے آشنا نہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے ایک اپنے ہی ایجاد کردہ گیجٹ سے ہلاک ہو گئی ہے اور دوسری ہمارے قابو میں آ گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔ ان کے بنائے ہوئے دونوں گیجٹ تباہ ہو گئے ہیں ورنہ میں ان پر خود بھی کام کرتا اور اپنے اور سیکرٹ سروس کے بہترین مفاد کے لئے استعمال میں لے آتا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ فائل آپ جا کر لائیں گے یا میں جاؤں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران چند لمحے وہاں بیٹھا رہا پھر وہ اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے نکل گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اپنی ٹو سیٹر کار میں سیتا کے اس فلیٹ کی طرف اُڑا جا رہا جس کا پتہ سیڈا نے

بتایا تھا۔ فلیٹ میں پہنچنے اور اندر داخل ہونے میں عمران کو کوئی دقت نہیں ہوئی تھی اور اسے ایک کمرے میں جہاں نیلے رنگ کی ٹائلوں کا فرش بنا ہوا تھا کی ایک ٹائل ہٹانے پر خلاء نظر آ گیا جہاں چمڑے کے ایک تھیلے میں ایکسٹو کے راز کی مخصوص فائل رکھی ہوئی تھی۔ اس فائل کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ اس نے فائل کھول کر چیک کی اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے فائل اسی چمڑے کے تھیلے میں ڈالی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

”کون ہے“...... دروازے کے قریب پہنچ کر جوزف نے اونچی آواز میں کہا۔

”سرخ عقاب“...... باہر سے ایک دھیمی سی آواز سنائی دی تو جوزف کے چہرے پر اطمینان آ گیا اس نے لاک ہٹا کر دروازہ کھولا تو اسے باہر لمبے قد اور مضبوط جسم کا مالک ایک نوجوان دکھائی دیا جس کے چہرے پر ہلکی سی داڑھی تھی اور اس کی آنکھیں انتہائی چمکدار تھیں جو اس کی ذہانت کا غماز تھیں۔ اس نے جینز اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔

”میرا نام محمود بن حسان ہے“......نوجوان نے جوزف کو دیکھ کر اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اندر آ جاؤ“...... جوزف نے اس سے ہاتھ ملا کر اسے راستہ دیتے ہوئے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور اندر آ گیا۔ اس کے اندر آتے ہی جوزف نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ اسے

لے کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ سامنے جوانا کھڑا تھا جو اس کی طرف تیز اور گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ نوجوان نے آگے بڑھ کر اسے بھی اپنا نام بتایا اور مصافحے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

”بیٹھو“...... جوزف نے کہا تو نوجوان جس نے اپنا نام محمود بن حسان بتایا تھا شکریہ کہہ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”آپ جوزف اور جوانا ہیں“...... نوجوان نے ان دونوں کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میرا نام جوزف ہے اور یہ جوانا ہے“...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”آپ دونوں سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ پرنس نے مجھے آپ دونوں کی آمد کی اطلاع دے دی تھی۔ آپ دونوں کے لئے میں نے ہی یہاں کمرے بک کرائے تھے“......محمود بن حسان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ سب باتیں بعد میں ہوں گی پہلے آپ ہمیں سپیشل مارک دکھائیں“...... جوزف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ سوری میں بھول گیا تھا“......نوجوان نے کہا اور پھر اس نے اپنا دایاں پاؤں اونچا کیا اور پیر کے جوتے کے تسمے کھولنے لگا۔ اس نے جوتا اتارا اور پھر اس نے اپنی جراب بھی اتار دی۔ جراب اتار کر اس نے اپنے پیر کا انگوٹھا ان دونوں کے سامنے

کر دیا۔ اس کے پیر کے انگوٹھے کے ناخن پر سرخ رنگ کا ایک عقاب بنا ہوا تھا۔ انگوٹھے کے ناخن پر سرخ رنگ کے عقاب کا نشان دیکھ کر جوزف اور جوانا کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

جوزف نے جوانا کو اشارہ کیا اور پھر ان دونوں نے نوجوان کے سامنے اپنے کانوں کی لوئیں الٹ دیں۔ ان دونوں کے دائیں کانوں کے پیچھے سنہری رنگ کے چھوٹے چھوٹے سانپ بنے ہوئے تھے جو مخصوص انداز میں سرکل بنا کر بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے

”سنیک سرکل“...... محمود بن حسان نے کہا۔

”ہاں۔ اب ہماری بھی تسلی ہو گئی ہے اور آپ کی بھی۔ باس نے کہا تھا کہ جب تک ہم تمہارے پیر کے انگوٹھے پر سرخ عقاب کا مخصوص نشان نہ دیکھ لیں اور تمہیں سنیک سرکل کے نشان نہ دکھا دیں اس وقت تک ہم کسی پر بھروسہ نہ کریں“...... جوزف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب آپ دونوں فوراً یہاں سے نکلنے کی تیاری کریں۔ میں آپ کو ہوٹل کا ایک خفیہ راستہ بتاتا ہوں۔ اس راستے سے گزر کر آپ ہوٹل کے عقب میں پہنچ جائیں۔ باہر نیلے رنگ کی ایک وین موجود ہے۔ وین خالی ہے۔ آپ بغیر کسی سے کوئی بات کئے اس وین کے پچھلے حصے میں جا کر بیٹھ جائیں۔ تھوڑی دیر بعد میں وہاں آؤں گا اور آپ کو اپنے مخصوص ٹھکانے پر لے چلوں گا

اس کے بعد میری یہی کوشش ہو گی کہ میں جلد سے جلد آپ دونوں کو اسرائیل پہنچا سکوں“...... محمود بن حسان نے کہا۔

”کیا نام بتایا تھا آپ نے“...... جوانا نے پوچھا۔

”میرا نام محمود بن حسان ہے لیکن آپ مجھے سرخ عقاب کہہ کر پکار سکتے ہیں“...... محمود بن حسان نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”وین کا پچھلا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اندر جاتے ہی اسے لاک کر لینا میرے پاس ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کی چابی ہے“...... محمود بن حسان نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر اپنا سامان سمیٹ کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ سرخ عقاب کے بتائے ہوئے راستے سے گزرتے ہوئے وہ ہوٹل کے عقب میں پہنچے تو وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عقبی طرف ایک چھوٹی سی سڑک تھی لیکن ویران تھی۔ کچھ فاصلے پر انہیں نیلے رنگ کی ایک اسٹیشن ویگن دکھائی دی تو وہ دونوں اس کی طرف بڑھ گئے۔ ان دونوں نے ویگن کا جائزہ لیا لیکن ویگن خالی تھی۔ جوزف نے ویگن کے عقبی حصے کے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

”کوئی نہیں ہے یہاں۔ چلو اندر“...... جوزف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور اچھل کر ویگن کے عقبی حصے میں داخل ہو گیا۔ جوانا بھی اندر آ گیا۔ اس کے اندر آتے ہی جوزف نے دروازہ بند

کیا اور پھر اس نے دروازہ اندر سے لاکڈ کر دیا۔

''یہ اب ہمیں کہاں لے جائے گا''...... جوانا نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ باس نے بھی کہا تھا کہ یہ ہمیں جہاں لے جانا چاہے ہم خاموشی سے اس کے ساتھ چلے جائیں اس لئے میں نے اس سے نہیں پوچھا کہ وہ ہمیں کہاں لے جا رہا ہے البتہ اس نے بتایا تھا کہ وہ ہمیں اپنے کسی خفیہ ٹھکانے پر لے جانا چاہتا ہے''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''کیا یہ آج ہی ہمیں اسرائیل پہنچائے گا''...... جوانا نے پوچھا۔

''اگر اس نے پہلے سے انتظام کر رکھا ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ یہ آج ہی ہمیں بارڈر کراس کرا دے یا پھر شاید ہمیں ابھی انتظار کرنا ہو گا''...... جوزف نے کہا۔

''کس راستے سے یہ ہمیں بارڈر کراس کرائے گا''...... جوانا نے پوچھا۔

''کچھ کہہ نہیں سکتا۔ قبرص سے اسرائیل داخل ہونے کے کئی راستے ہیں مگر ان کی تفصیلات کا تو مجھے علم نہیں ہے لیکن بہرحال یہاں ایسے کئی مقامات ہیں جہاں سے چھپ کر اسرائیل پہنچا جا سکتا ہے۔ ایسا مجھے باس نے ہی بتایا تھا''...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا وہاں بھی سرخ عقاب ہمارے ساتھ ہو گا''...... جوانا نے

پوچھا۔

''ہاں۔ یہ اسرائیل کے چپے چپے سے واقف ہے۔ اس کا ہمارے ساتھ ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس کی مدد کے بغیر ہم اپنے ٹارگٹ تک نہیں پہنچ سکیں گے''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ویگن کا انجن اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گئے کہ سرخ عقاب پہنچ گیا ہے اور اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی ہے۔ اسی لمحے انہیں ویگن آگے بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر سرخ عقاب ہی موجود ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوا تو''...... جوانا نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''اس کے سوا کون ہو سکتا ہے''...... جوزف نے سر جھٹک کر کہا۔ اسی لمحے انہیں ویگن کی اندرونی دیواروں سے ہلکی ہلکی کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں کسی اسپیکر کی معلوم ہو رہی تھیں۔

''میں سرخ عقاب ہوں۔ ویگن میں اسپیکر اور مائیک لگے ہوئے ہیں۔ جن کی مدد سے تم میری بات سن بھی سکتے ہو اور مجھ سے بات کر بھی سکتے ہو''...... اسپیکروں سے سرخ عقاب کی آواز سنائی دی تو ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''کیا تم اکیلے ہو''...... جوزف نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم دونوں بھی میرے ساتھ ہو''...... سرخ عقاب کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سنو۔ ہم نہ مذاق کرتے ہیں اور نہ مذاق ہمیں پسند ہے۔ اس لئے ہم سے سیدھی بات کرو''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو میں نے تم سے کون سا مذاق کیا ہے''...... سرخ عقاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے پوچھا تھا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے''...... جوزف نے کہا۔

''میں نے بھی تمہیں سیدھا جواب دیا ہے تمہارے سوا میرے ساتھ اور کوئی نہیں ہے''...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

''اب تم ہمیں اپنے کس ٹھکانے پر لے جا رہے ہو''...... جوانا نے پوچھا۔

''ایک خفیہ ٹھکانہ ہے جو تم دونوں کے لئے محفوظ ثابت ہو گا''۔ سرخ عقاب نے جواب دیا۔

''ہم قبرص میں ہیں اور تم ہمیں اس طرح بند باڈی والی وین میں لے جا رہے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... جوزف نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں تم دونوں کو اسرائیلی ایجنٹوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہوں''...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ کیا اسرائیلی ایجنٹوں کو ہماری آمد کا علم ہو چکا ہے''...... جوزف نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اور وہ تمہاری تلاش میں بھی ہیں۔ تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ تم دونوں کے دھوکے میں دو افریقی باشندے ہلاک ہو چکے ہیں جنہیں اسرائیلی ایجنٹوں نے نشانہ بنایا ہے''۔ سرخ عقاب نے جواب دیا تو جوزف اور جوانا دونوں چونک پڑے۔

''کون تھے وہ دونوں جنہیں ہمارے دھوکے میں ہلاک کیا گیا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''وہ افریقی ٹورسٹ تھے۔ دونوں اسی طیارے سے آئے تھے جس سے تم آئے تھے۔ ایئر پورٹ سے کچھ فاصلے پر اسرائیلی ایجنٹوں نے پکٹنگ کر رکھی تھی اور پھر انہوں نے ان دونوں کو ٹیکسی سمیت اُڑا دیا''...... سرخ عقاب نے کہا تو جوزف کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوم گیا جب اس نے سڑک پر آگے جاتی ہوئی ٹیکسی کا ٹائر برسٹ کر اسے الٹتے اور پھر تباہ ہوتے دیکھا تھا۔

''تم جانتے ہو انہیں کس نے ہلاک کیا تھا''...... جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب تک کی اطلاعات کے مطابق ان پر اسرائیلی ایجنٹوں نے حملہ کیا تھا جن کا لیڈر اکائے ہے''...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

''کون ہے یہ اکائے''...... جوانا نے پوچھا۔

"میرے پاس اس کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں ہیں لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ اس کا تعلق اسرائیلی سوپر ایجنسی سے ہے"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"اس کا کوئی پتہ ٹھکانہ جانتے ہو"...... جوزف نے پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے اس کے ایک ٹھکانے کا علم ہے لیکن وہاں وہ بہت کم ہوتا ہے"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"اس کی جگہ کون ہوتا ہے اس ٹھکانے پر"...... جوزف نے پوچھا۔

"ڈکیزی۔ وہ اکائے کا رائٹ ہینڈ ہے۔ زیادہ تر اس ٹھکانے پر وہی ہوتا ہے"...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمیں اس سے ملا سکتے ہو"...... جوزف نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں لیکن اگر تم اس سے یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ اکائے کہاں ملے گا تو وہ شاید ہی تمہاری بات کا کوئی جواب دے سکے"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"کیوں۔ وہ جواب کیوں نہیں دے گا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اکائے کہاں کہاں ہوتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ گونگا ہے"...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم ہمیں اسرائیل کب پہنچاؤ گے اور کس راستے سے"...... جوزف نے کہا۔

"میری کوشش ہو گی کہ میں آج رات ہی تم دونوں کو لے کر اسرائیل پہنچ جاؤں"...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

"صرف کوشش"...... جوانا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ کوشش کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ سوپر ایجنسی تم دونوں کو شدت سے تلاش کر رہی ہے اگر انہوں نے ان راستوں کی پکٹنگ کر دی جہاں سے میں تمہیں اسرائیل لے جانا چاہتا ہوں تو پھر ہمیں تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"ہمارے دھوکے میں جن افراد کو ہلاک کیا گیا ہے اس کے باوجود سوپر ایجنسی ہماری تلاش میں ہے۔ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی ہے"...... جوزف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دونوں افریقی باشندوں کی ہلاکت کے بعد اکائے اور اس کے ساتھی غائب ہو گئے تھے جیسے وہ مطمئن ہو گئے ہوں کہ انہوں نے تم دونوں کا شکار کر لیا ہے لیکن تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ اکائے اور اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر تم دونوں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ شاید انہیں پتہ چل گیا ہے کہ انہوں نے جن افراد کو ہلاک کیا تھا وہ تم دونوں نہیں تھے"...... سرخ عقاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کافی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں وہ"...... جوزف نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

"ہاں۔ سوپر ایجنسی واقعی انتہائی تیز، باوسائل اور خطرناک ایجنسی ہے"...... سرخ عقاب نے جواب دیا۔

"بہرحال۔ ان کی تیزی کا تب پتہ چلے گا جب وہ ہمارے مقابلے پر آئے گی"...... جوانا نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارا خفیہ ٹھکانہ کتنی دور ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"کافی دور ہے۔ کیوں"...... سرخ عقاب نے پوچھا۔

"کچھ نہیں ویسے ہی پوچھ رہا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم دونوں طویل سفر کر کے آئے ہو اس لئے تھک گئے ہو گے۔ اگر تم آرام کرنا چاہو تو کر لو۔ ٹھکانے پر پہنچ کر میں تمہیں جگا لوں گا"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ دونوں آرام کرنے کے لئے وین کی کشادہ سیٹوں پر لیٹ گئے۔ ان پر واقعی تھکاوٹ غالب تھی۔ وین کی سیٹوں کا سسپنشن بھی انتہائی نفیس تھا اس لئے انہیں تیز جھٹکے محسوس نہیں ہو رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں ان کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں اور وہ سو گئے۔

"لیڈی گھوسٹ کا مسئلہ تو حل ہو گیا ہے۔ ہمیں ہماری فائل بھی مل گئی ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے سیٹا کے بتائے ہوئے پتے سے ایکسٹو کی مخصوص فائل لے آیا تھا۔ فائل اس نے واپس سٹرانگ روم میں رکھ دی تھی۔

"فائل ہمیں مل گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ لیڈی گھوسٹ نے یہ فائل ہم پر دباؤ ڈالنے کے لئے حاصل کی تھی تاکہ وہ اپنے انکل کو ہمارے ذریعے الزامات سے بری کرا سکے اور اس کی رہائی باعزت طریقے سے ہو سکے۔ لیڈی گھوسٹ کا ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا کہ وہ ایکسٹو کا راز ممبران یا کسی اور کے سامنے اوپن کرے لیکن اس کے باوجود یہ سب ہو گیا ہے اور ممبران پر ایکسٹو کی حقیقت آشکار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اب تک میرا دماغ الجھا ہوا ہے اور ابھی تک مجھے اس مسئلے کا کوئی حل سجھائی نہیں دے رہا ہے کہ میں ممبران

کو کیسے ڈیل کروں''...... عمران نے کہا۔

''یہ مسئلہ چھوٹا نہیں ہے۔ اس پر ہمیں سوچ سمجھ کر اور انتہائی محتاط طریقے سے کام کرنا پڑے گا۔ اسی لئے میں نے ابھی تک کسی ممبر سے رابطہ نہیں کیا ہے اور نہ ہی ابھی تک کسی نے مجھ سے رابطہ کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ سب چوہان، نعمانی اور خاور کی تیمارداری میں لگے ہوئے ہیں۔ میں نے ٹائیگر کے ذریعے ان کے زخمی ہونے کی خبر انہیں بھجوا دی تھی۔ وہ سب اس وقت سپیشل ہسپتال میں ہی موجود ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''جی ہاں۔ میری بھی ڈاکٹر صدیقی سے فون پر بات ہوئی تھی انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے ان تینوں کے آپریشن کر دیئے ہیں اور اب ان کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے البتہ انہیں چند روز بیڈ ریسٹ کرنا پڑے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے جب یہ لوگ ہسپتال سے ڈسچارج ہو جائیں گے پھر اس مسئلے پر بات کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''میں تو کہتا ہوں کہ ابھی ہم اس مسئلے کو نہ ہی چھیڑیں تو بہتر ہو گا۔ چند روز بعد ممبران کے دماغ نارمل ہو جائیں تب ان سے بات کی جا سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جوزف اور جوانا کی طرف سے کوئی خبر آئی''...... عمران نے

چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو کوئی نہیں۔ کیا جوزف نے مجھ سے رابطہ کرنا تھا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے اسے تمہارے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتا دی تھی۔ اس کے پاس بی سکس ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ ضرورت پڑنے پر وہ تم سے رابطہ کر سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس نے تو مجھ سے رابطہ نہیں کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے ابھی اسے ضرورت محسوس نہ ہوئی ہو۔ ویسے بھی محمود بن حسان ان کے ساتھ ہے وہ انتہائی تیز اور ذہین آدمی ہے۔ وہ ان دونوں کے ساتھ رہے گا تو انہیں مشن مکمل کرنے میں سہولت رہے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب آپ کا ان کے پیچھے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ وہ اسرائیل کی ایک خطرناک اور طاقتور ایجنسی سے ٹکر لینے گئے ہیں۔ آپ کے خیال میں کیا وہ اس ایجنسی سے مقابلہ کر سکتے ہیں اور کرنل اسکاٹ سے بلیو ڈائمنڈ واپس لا سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ان دونوں میں اتنی صلاحتیں ہیں کہ وہ سوپر ایجنسی کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر وہ کرنل اسکاٹ تک پہنچ گئے تو پھر ان کے لئے اس سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کرنا مشکل نہیں ہو گا۔ جوزف اور جوانا جیسے خونخوار انسانوں کے سامنے کرنل اسکاٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی وہ اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر بھی بلیو ڈائمنڈ نکلوا لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی ان کی پشت پناہی کے لئے کسی کو تو ان کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اگر وہ کسی مشکل میں پھنس گئے تو ان کی مدد کون کرے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرخ عقاب ہے نا ان کے ساتھ۔ وہ اسرائیل کے ایک ایک چپے سے واقف ہے۔ مشکل وقت میں وہ ان کے لئے بہترین مددگار ثابت ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم کہنا چاہو تو بہت کچھ کہہ سکتے ہو۔ ایکسٹو کی حیثیت سے مجھے حکم دو تو میں سر کے بل ان کے پیچھے اسرائیل چلا جاؤں گا اور نہ صرف سوپر ایجنسی کو تہس نہس کر دوں گا بلکہ کرنل اسکاٹ سے بلیو ڈائمنڈ بھی چھین لاؤں گا لیکن ظاہر ہے یہ کام میں نے فری لانسر کے طور پر کرنا ہے اور اگر ایکسٹو نے یہ مشن مجھے سونپا تو پھر ایکسٹو کو اس کام کے لئے بھاری بھرکم چیک بھی دینا ہو گا۔ اتنا بھاری کہ

مجھے اس چیک کو اٹھانے کے لئے کسی ویٹ لفٹر کو بلانا پڑے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر بلیک زیرو کے چہرے پر سکون آ گیا کیونکہ وہ لیڈی گھوسٹ کے قابو آ جانے اور ایکسٹو کے راز کی فائل مل جانے کے باوجود انتہائی سنجیدہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کے خیال میں کتنا بھاری چیک ہونا چاہئے"...... بلیک زیرو نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کوئی من دو من وزنی تو ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں کسی چیک پر چھوٹی سی رقم لکھ کر اس کے ساتھ من دو من وزنی بھاری چٹان باندھ دوں گا تاکہ آپ کے لئے وہ وزنی بلکہ بہت وزنی چیک ہو جائے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔

"چھوٹی رقم کا چیک بھاری وزن کے ساتھ ملے گا تو پھر میں اسے سوائے سر پر مارنے کے اور کچھ نہیں کر سکوں گا۔ تمہارا کوئی بھروسہ نہیں کہ رقم اتنی کم لکھ دو کہ میں اپنے زخمی سر کی مرہم پٹی بھی نہ کرا سکوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا اسرائیل جانے کا پروگرام بن رہا ہے"...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں بیٹھ کر مکھیاں مارنے سے تو بہتر ہے باہر جا کر کچھ کام

کاج کر لیا جائے۔ یہاں رہوں گا تو ممبران کی ٹینشن لگی رہے گی۔ کسی بھی وقت جولیا ساتھیوں کو لے کر میرے فلیٹ کے دروازے پر دستک دے سکتی ہے۔ وہ سب ایک ساتھ میرے سامنے آ گئے تو ان کے سامنے اب ذہین ایکسٹو بھی چغد ایکسٹو ہی معلوم ہو گا''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ چغد انسان چغد ہی معلوم ہوتا ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو''...... بلیک زیرو نے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''سوچ لو۔ ممبران نے اگر میری سربراہی قبول کر لی تو اگلی بار فون پر تمہیں ان سے بات کرنے کے لئے محض ایکسٹو نہیں بلکہ چغد ایکسٹو کہنا پڑے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اس لئے جو بھی ہو گا ہمیں قبول تو کرنا ہی پڑے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایک بات سمجھ میں نہیں آتی''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہی کہ اگر ضرورت ایجاد کی ماں ہے تو پھر ایجاد کا باپ کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے اس انداز میں کہا کہ بلیک زیرو کسی بھی طرح اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔

''آپ''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنسنے

لگا۔

''یہ ٹھیک ہے۔ کچھ سمجھ نہ آئے تو ایسا ہی جواب دے کر جان چھڑائی جا سکتی ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے آپریشن روم میں تیز سیٹی کی آواز ابھری۔

''ٹرانسمیٹر کال ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس نے اٹھ کر سامنے پڑی ہوئی ایک پورٹیبل مشین آن کر دی۔ سیٹی کی آواز اسی مشین سے نکل رہی تھی۔ مشین آن ہوتے سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

''ہیلو ہیلو۔ اے ون کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... بلیک زیرو نے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو مشین میں لگے ہوئے اسپیکروں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے کیونکہ یہ آواز قبرص میں موجود فارن ایجنٹ محمود بن حسان کی تھی جو وہاں سرخ عقاب کہلاتا تھا۔

''یس۔ ایکسٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ایک بری خبر ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے اے ون نے کہا تو بلیک زیرو کے ساتھ عمران نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا ہوا۔ اوور''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ نے جو دو سیاہ پیکٹ بھیجے تھے وہ ضائع ہو گئے ہیں۔

اوور''...... اے ون نے کہا تو بلیک زیرو اور عمران بری طرح سے اچھل پڑے۔

''ضائع ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ اوور''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہمارے ایک ساتھی نے دھوکہ دیا ہے چیف۔ وہ دونوں پیکٹ لے کر فراسک جا رہا تھا تاکہ انہیں مطلوبہ جگہ پہنچا سکے لیکن اس نے راستے میں ہی گیم بدل دی اور پیکٹ لے کر اسرائیل پہنچ گیا اور پھر اس نے دونوں پیکٹ ایس اے کے حوالے کر دیئے۔ اب دونوں پیکٹ ایس اے کے پاس ہیں۔ اوور''...... اے ون نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

عمران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

''کیا پوزیشن ہیں دونوں پیکٹس کی۔ انہیں ابھی کھولا تو نہیں گیا ہے۔ اوور''...... اس بار بلیک زیرو کی بجائے عمران نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''مجھے اس صورتحال کا علم نہیں ہے چیف۔ اوور''...... اے ون نے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ دونوں پیکٹ مخصوص جگہ پہنچنے کی بجائے ایس اے کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ اوور''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''دونوں کو جس ویگن میں رکھ کر لایا جا رہا تھا وہ ویگن مجھ تک

پہنچنی تھی لیکن ویگن میرے پاس نہیں پہنچی تھی۔ جب کافی وقت گزر گیا تو میں نے اے سکس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے میرا کوئی رابطہ نہ ہوا تو میں نے اس کی تلاش میں اپنے ساتھیوں کو بھیج دیا۔ میرے ساتھیوں کو فراسک سے خالی ویگن ملی ہے۔ ویگن میں پیکٹس کے ساتھ میرا وہ آدمی بھی غائب ہے جو ان پیکٹس کو لا رہا تھا۔ فراسک میں بھی میرے چند آدمی موجود ہیں۔ ان سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں بڑا پرندہ آیا تھا جس میں ایس اے کے افراد سوار تھے اور میرے آدمیوں نے چھپ کر اے سکس اور دونوں سیاہ پیکٹس کو بھی اس میں لے جاتے دیکھا ہے۔ دونوں پیکٹس سیلڈ تھے۔ انہیں شاید ویگن میں ہی سیلڈ کیا گیا تھا۔ دونوں پیکٹس کے ساتھ اے سکس بھی ایس اے کے ہمراہ چلا گیا تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دونوں پیکٹس مجھ تک پہنچانے کی بجائے اے سکس نے خود ہی سیلڈ کر کے ایس اے کے حوالے کئے ہیں۔ ورنہ وہ ایس اے کے آدمیوں کے ہمراہ نہ جاتا۔ اوور''...... اے ون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا ابھی اے سکس واپس نہیں آیا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے سی انداز میں کہا۔

''نو چیف۔ میں نے مین پوائنٹ پر اپنے آدمیوں کو ایکٹیو کر دیا ہے لیکن ابھی تک مجھے اس طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ اوور''...... اے ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنے آدمیوں سے رابطے میں رہو میں پرنس کو تمہارے پاس فوری طور پر بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی بھی ہے۔ تم ان دونوں کی رہنمائی کرو اور انہیں مین پوائنٹ تک پہنچانے کی کوشش کرو پھر وہ اور اس کا ساتھی سب کچھ خود سنبھال لیں گے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ پرنس کب تک آ جائیں گے۔ اوور"...... اے ون نے پوچھا۔

"بہت جلد۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ کیا ہوگیا عمران صاحب۔ ہمارے ہی آدمی نے ہمیں دھوکہ دیا ہے اور اس نے جوزف اور جوانا کو سوپر ایجنسی کے حوالے کر دیا ہے"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی بلیک زیرو نے انتہائی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"اے سکس ہمارا نہیں اے ون کا آدمی تھا۔ جسے اس نے ایک گروپ سمیت وہیں سے ہائر کیا تھا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی وہ ایسا انسان نہیں ہے کہ دیکھے بھالے بغیر کسی کو ہائر کر لے۔ ایسا بھی ممکن نہیں کہ کسی نے اس کے ساتھی کی جگہ لے لی ہو اور اس کے بارے میں اے ون کو علم ہی نہ ہوا ہو اور پھر سب سے اہم بات یہ کہ اے ون شکل دیکھ کر انسان کو پرکھ سکتا ہے

پھر اے سکس اسے دھوکہ دینے میں کامیاب کیسے ہو گیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ان سب باتوں کے علاوہ مجھے ایک بات اور کھٹک رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سی بات"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں نے اے ون کو حکم دیا تھا کہ جوزف اور جوانا کو وہ خود رسیو کرے گا اور ان کے ٹھکانے کا بندوبست کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اسرائیل بھی خود ہی پہنچائے گا پھر اس نے جوزف اور جوانا کو خود رسیو کرنے کی بجائے اپنے کسی اور ساتھی کو کیوں بھیجا تھا اور وہ بھی اکیلا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ واقعی یہ سوچنے والی بات ہے۔ وہ اپنے فرائض میں کبھی معمولی سی بھی کوتاہی نہیں کر سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ تو گڑبڑ ہے"...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"کیسی گڑبڑ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ تم مجھے بی سکس ٹرانسمیٹر لا کر دو"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کو دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی دوسری طرف کال دینی شروع کر دی۔

”یس۔ بلیک سنیک اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”اپنا نام بتاؤ۔ اوور“...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”راہان بول رہا ہوں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اے ون کہاں ہے۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے پرنس۔ اوور“...... راہان نے جواب دیا۔

”اور تم کہاں ہو۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”میں اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوں۔ اوور“...... راہان نے کہا۔

”او کے۔ مجھے تم سے چند معلومات لینی ہیں۔ یہ بتاؤ کہ اے ون نے میرے دو ساتھیوں جوزف اور جوانا کو اپنے ہیڈ کوارٹر لانے کے لئے کسے بھیجا تھا۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ دونوں سندباد ہوٹل میں تھے پرنس اور اے ون انہیں خود لینے گیا تھا۔ اوور“...... راہان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی سختی اور کرختگی ابھر آئی۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ اے ون خود گیا تھا۔ اوور“...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

”یس پرنس۔ وہ بند باڈی والی اسٹیشن ویگن لے کر گیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں اس کے ساتھ چلوں لیکن اس نے مجھے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا۔ اوور“...... راہان نے کہا۔

”تو کیا وہ ان دونوں کو ہیڈ کوارٹر لایا تھا۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”نو پرنس۔ اے ون نے بتایا ہے کہ اس نے ان دونوں کو فراسک کے مخصوص ٹھکانے پر پہنچا دیا ہے جہاں سے انہیں آج رات اسرائیل شفٹ کر دیا جائے گا۔ اوور“...... راہان نے کہا۔

”کیا تم فراسک کے ٹھکانے کے بارے میں جانتے ہو۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ اے ون کا پرسنل ٹھکانہ ہے جس کے بارے میں اس نے کبھی کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ میں نے بھی اتفاق سے ہی اس کے منہ سے یہ نام سنا تھا لیکن میرے اس کے بارے میں پوچھنے پر وہ ٹال گیا تھا۔ کیوں پرنس۔ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور“...... راہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کچھ دیر پہلے اے ون نے چیف کو کال کی تھی اور اس نے بتایا ہے کہ اس نے جوزف اور جوانا کو لینے کے لئے اے سکس کو بھیجا تھا۔ اے سکس ان دونوں کو لے کر اس کے مخصوص ٹھکانے پر

پہنچنے والا تھا لیکن وہ ان دونوں کو ویگن سمیت لے کر غائب ہو گیا
تھا۔ اس نے اے سکس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اے
سکس سے اس کا رابطہ نہیں ہو رہا تھا''...... عمران نے کہا اور پھر
اس نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اے ون نے بتایا تھا۔
''یہ سب کیسے ممکن ہے پرنس۔ ان دونوں کو لینے کے لئے اے
سکس نہیں اے ون خود گیا تھا اور اس نے مجھے بتایا بھی ہے کہ اس
نے دونوں کو فراسک پہنچا دیا ہے اور آج رات ہی وہ انہیں لے کر
اسرائیل چلا جائے گا۔ اوور''...... ساری بات سن کر راہان نے
حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
''تمہارا مطلب ہے کہ اے ون نے چیف سے جھوٹ بولا
ہے۔ اوور''...... عمران نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
''یس پرنس۔ اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے لیکن اے ون
جھوٹ کیسے بول سکتا ہے۔ وہ تو جھوٹ سے سخت نفرت کرتا ہے اور
پھر وہ اپنے کام میں مہارت تامہ کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ ہر کام سوچ
سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے کرتا ہے۔ اوور''...... راہان نے کہا۔
''تو پھر اس بار اس نے جھوٹ کیوں بولا ہے اور اس جھوٹ
کے پیچھے اس کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''میں کیا کہہ سکتا ہوں پرنس۔ اس بات کا جواب تو وہی دے
سکتا ہے۔ اوور''...... راہان نے کہا۔
''میرے اندازے کے مطابق یا تو اے ون غداری کر رہا ہے یا

پھر کسی نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''لیکن یہ کیسے ممکن ہے پرنس۔ میں آج ہی اس سے ملا ہوں۔
مجھے تو اس میں ایسا کوئی بدلاؤ دکھائی نہیں دیا ہے۔ اگر وہ بدل گیا
ہوتا یا اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو مجھے اس کا فوراً پتہ چل جاتا۔ وہ
نارمل انداز میں مجھ سے ملا تھا اور اس سے میری باتیں بھی ہوئی
تھیں۔ اوور''...... راہان نے کہا۔
''کیا باتیں ہوئی تھیں۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''اسی بات پر اس نے مجھ سے ڈسکس کی تھی کہ پاکیشیا سے
آپ کے دو سیاہ فام ساتھی پہنچ رہے ہیں جنہیں اے ون نے
نا صرف ہوٹل سے لانا تھا بلکہ انہیں اسرائیل بھی پہنچانا ہے۔ اے
ون نے بتایا تھا کہ سیاہ فام جن کے نام جوزف اور جوانا ہیں اور وہ
آپ کے ساتھی ہیں اور وہ اسرائیل کی ایک طاقتور ایجنسی، سوپر
ایجنسی کے خلاف کام کرنے آ رہے ہیں اور ان کے اس کام میں
ہمیں بھی تعاون کرنا ہے۔ اوور''...... راہان نے جواب دیا۔
''کیا اس نے تمہیں جوزف اور جوانا کے نام خود بتائے تھے۔
اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''ہاں۔ اسی نے دونوں کے نام بتائے تھے۔ اوور''...... راہان
نے جواب دیا۔
''تو کیا تم نے اس کے لہجے یا اس کے انداز میں کوئی نئی اور
ایسی حیرت انگیز بات نوٹ نہیں کی جس سے تمہیں اس پر کوئی شک

ہوسکتا ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس کے بولنے بلکہ اس کے کسی بھی انداز میں مجھے کوئی فرق محسوس نہیں ہوا تھا۔ اوور''...... راہان نے کہا۔

''اس نے چیف کو اے سکس کے بارے میں بتایا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ اے سکس کون ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''لیس پرنس۔ اس کا نام فاخر قندانی ہے۔ اوور''...... راہان نے جواب دیا۔

''کہاں ہے یہ فاخر قندانی اور اس کا تعلق کس گروپ سے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ تمہارے لئے کام کرتا ہے یا اے ون کے لئے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ اے ون کے گروپ میں ہے اور آج صبح سے مجھے وہ کہیں دکھائی نہیں دیا ہے حالانکہ وہ روز ہی ہیڈ کوارٹر آتا ہے۔ اوور''۔ راہان نے کہا۔

''اس کی رہائش گاہ کا پتہ ہے تمہیں۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''لیس پرنس۔ ایک دو بار میں اس کی رہائش گاہ میں جا چکا ہوں۔ اوور''...... راہان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرو کہ وہ کہاں ہے۔ اگر اے ون نے کوئی گڑ بڑ کی ہے تو پھر ہوسکتا ہے کہ اس نے اے سکس کو کہیں غائب کر دیا ہو تا کہ سارا الزام اسی پر آ

جائے۔ تمہیں اب اے ون پر بھی گہری نظر رکھنی ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اس کے عزائم کیا ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیس پرنس۔ میں آج سے ہی اپنا کام شروع کر دیتا ہوں۔ اگر مجھے اے ون کی کسی بھی بات پر شک ہوا تو میں آپ کو اس سے فوراً آگاہ کر دوں گا۔ اوور''...... راہان نے کہا۔

''کیا تم کسی طرح اس کی کالز ٹیپ کر سکتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''کال ٹیپ کرنا تو مشکل ہے لیکن آپ کہتے ہیں تو میں یہ کام بھی کر لوں گا۔ اوور''...... راہان نے کہا۔

''گڈ شو۔ اگر یہ کام ہو جائے تو اس کے رابطوں کا پتہ چل جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیس پرنس۔ اوور''...... راہان نے کہا۔

''میں نے اے ون کو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع دی ہے۔ تم اس پر نظر رکھو اور چیک کرو کہ وہ یہ خبر کس کس کو بتاتا ہے اور میری آمد کا اس پر کیا ردِعمل سامنے آتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ واقعی آ رہے ہیں۔ اوور''...... راہان نے چونک کر کہا۔

''اس سلسلے میں، میں چیف سے بات کروں گا۔ اگر چیف نے

اجازت دی تو ہوسکتا ہے کہ میں پہنچ جاؤں ورنہ سارے کام تمہیں ہی کرنے پڑیں گے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ییس پرنس۔ اوور“...... راہان نے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”آپ نے اسے اپنی آمد سے لاعلم کیوں رکھا ہے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”اے ان نے مجھے واقعی بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ وہ کیا کر رہا ہے اس کے بارے میں معلوم کرنا اب بہت ضروری ہو گیا ہے۔ اگر واقعی کسی نے اس کی جگہ لے لی ہے تو یہ ہمارے لئے اچھی بات نہیں ہے۔ وہ ہمارے فارن ایجنٹس کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اگر وہ کوئی اور ہے تو پھر اس نے عقاب گروپ میں اپنے بہت سے آدمیوں کو شامل کر لیا ہوگا تاکہ وہ عقاب گروپ کی مسلسل مانیٹرنگ کر سکے۔ اگر میرا شک درست ہے تو پھر مجھے ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہوگا اور ظاہر ہے اس کے لئے مجھے ان سب سے خود کو دور رکھنا ہوگا۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی تعلق سوپر ایجنسی یا کسی بھی اسرائیلی ایجنسی سے ہوا تو وہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لئے اب مجھے اکیلے ہی وہاں جانا ہوگا تاکہ سب سے پہلے میں عقاب گروپ میں موجود کالی بھیڑوں کو تلاش کر سکوں“...... عمران نے کہا۔

”اکیلے۔ مطلب آپ اب ٹائیگر کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں

گے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ اسے ساتھ لے جانے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہر جگہ ایک سے بھلے دو ہوتے ہیں لیکن یہاں دو سے بھلا ایک ہی ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران کے چہرے پر ایک بار پھر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ جوزف اور جوانا کے سوپر ایجنسی کے حوالے ہونے کا سن کر ہی وہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

جوزف کے منہ سے کراہ نکلی اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ جھٹکا لگتے ہی اس کے دماغ میں ہلچل سی پیدا ہو گئی۔ اس نے بوکھلائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا جہاں ایک دیوار کے ساتھ دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کرسی پر اسے جکڑا گیا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی دوسری کرسی پر جوانا بھی جکڑا ہوا تھا۔

جوانا کا سر ڈھلکا ہوا تھا جیسے وہ گہری نیند میں ہو۔ کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن خاصا ہوا دار تھا البتہ کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ سامنے ایک فولادی دروازہ تھا جس کے اوپر والے حصے میں سلاخیں لگی ہوئی تھیں اور دوسری طرف سے تیز

روشنی اندر آ رہی تھی۔ کمرے میں لائٹ نہیں تھی۔ وہاں پھیلی ہوئی روشنی اس دروازے کی سلاخوں سے اندر آ رہی تھی۔

جیسے ہی جوزف کا شعور بیدار ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے سابقہ مناظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔ وہ جوانا کے ساتھ سندباد ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھا جب ان سے سرخ عقاب ملنے آیا تھا۔ اس نے سرخ عقاب کی نشانی دیکھی تھی اور پھر اس نے سرخ عقاب کو اپنی اور جوانا کی بھی مخصوص نشانی دکھا دی تھی۔ سرخ عقاب جس کا اصل نام محمود بن حسان تھا، اس نے انہیں ہوٹل کے عقبی راستے سے باہر جانے کا کہا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ ہوٹل کے عقب میں نیلے رنگ کی ایک اسٹیشن ویگن موجود ہے۔ ان دونوں کو اس ویگن میں جا کر بیٹھنا ہے۔ پھر وہ آئے گا اور انہیں لے کر کسی خفیہ ٹھکانے کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ ان دونوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ ویگن میں ان کی سرخ عقاب سے باتیں بھی ہوئی تھیں اور وہ دونوں چونکہ مسلسل سفر سے تھکے ہوئے تھے اس لئے وہ دونوں ویگن کی سیٹوں پر ہی دراز ہو گئے تھے اور پھر نجانے کب ان کی آنکھ لگ گئی۔ اس کے بعد اب اس کی آنکھ کھلی تھی اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے خود کو اس چھوٹے سے قید خانے میں راڈز والی کرسی پر جکڑے پایا۔ وہ یہاں کیسے پہنچے تھے اور کس نے انہیں یہاں لا کر راڈز والی کرسیوں پر جکڑا تھا اس کے بارے میں جوزف کو کچھ معلوم نہیں تھا۔

جوزف کی نیند اس قدر گہری نہیں ہوتی تھی کہ کوئی اسے اٹھا کر راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیتا اور اس کا اسے پتہ ہی نہ چلتا۔ وہ تو معمولی سے کھٹکے کی آواز سن کر جاگ جانے والا انسان تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اسے نیند کے عالم میں کسی نے نہ صرف اٹھایا ہو اور پھر لا کر یہاں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہو۔ جوانا کا بھی یہی حال تھا۔ نیند میں اسے کوئی چھو بھی لیتا تو اس کی آنکھیں کھلنے میں دیر نہیں لگتی تھی۔

”ہونہہ۔ تو ہمیں نیند کے عالم میں بے ہوش کیا گیا تھا۔ لیکن کیوں اور ایسا کون کرسکتا ہے۔ ہمارے ساتھ تو سرخ عقاب تھا اور سرخ عقاب تو باس کے بھروسے کا آدمی ہے وہ ایسا کیوں کرے گا“...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا کے جسم میں بھی حرکت پیدا ہوئی اور پھر چند لمحوں بعد اس کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے بھی جوزف کی طرح فوراً اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے جھٹکا لگا اور اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ میں یہاں کیسے آ گیا اور کس نے مجھے راڈز والی کرسی پر جکڑا ہے“...... جوانا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہمیں یہاں دھوکے سے لایا گیا ہے“...... جوزف نے کہا۔

”دھوکے سے۔ کیا مطلب۔ کون لایا ہے ہمیں یہاں“...... جوانا

نے چونک کر کہا۔

”یہ کام سوائے سرخ عقاب کے اور کون کر سکتا ہے“۔ جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔ ہم تو ویگن میں تھے“...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جب ہم ویگن میں سو گئے تھے تو ہماری نیند گہری کر دی گئی تھی تاکہ ہمیں اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ ہمیں کہاں لے جایا جا رہا ہے“...... جوزف نے جواب دیا۔

”نیند گہری کر دی گئی تھی۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے ہمیں نیند کے عالم میں بے ہوش کیا گیا تھا“...... جوانا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ویگن میں بے ہوشی کی گیس پھیلائی گئی تھی جس سے ہم بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر بے ہوشی کی حالت میں ہمیں یہاں لا کر قید کر دیا گیا“...... جوزف نے جواب دیا۔

”لیکن اس نے ایسا کیوں کیا ہے وہ تو ماسٹر کا ساتھی ہے اور......“ جوانا نے کہنا چاہا۔

”یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ اس سے جو باتیں ہوئی تھیں اس پر مجھے کوئی شک نہیں ہوا تھا اور پھر اس نے ہمیں سرخ عقاب والی نشانی بھی دکھائی تھی۔ اگر وہ کوئی اور تھا تو پھر اس کا ایک ہی مطلب ہوسکتا ہے کہ کسی نے اصلی سرخ عقاب کی جگہ لے لی ہو اور اس پر تشدد کر کے اس سے سب کچھ اگلوا لیا ہو“۔

جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ کون کر سکتا ہے ایسا''...... جوانا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہمارے دشمنوں کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''دشمن۔ تمہارا مطلب ہے ہم اس وقت کسی اسرائیلی ایجنسی کی قید میں ہیں''...... جوانا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ سرخ عقاب دشمنوں کا ساتھی تھا اور وہ جان بوجھ کر ہمیں یہاں لایا ہے''...... جوانا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... جوزف نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ اس کے لہجے اور انداز سے تو ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ہمیں ڈاج دے رہا ہے''...... جوانا نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ بہت چالاک ہے۔ اسے ہر بات کا علم تھا اسی لئے اس نے ہم سے ایسا رویہ رکھا تھا کہ ہم اس پر شک نہ کر سکیں''۔ جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر وہ غدار ہے تو پھر ماسٹر نے اس پر بھروسہ کیوں کیا اور اسے ہمارے پاس کیوں بھیجا تھا''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شاید باس کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ سرخ عقاب دشمنوں سے ملا ہوا ہے اور پھر میں نے یہ بھی تو کہا ہے کہ ہو سکتا ہے سرخ عقاب کی جگہ کسی اور نے لے لی ہو اور اس سے ہمارے بارے میں سب کچھ اگلوا لیا ہو''...... جوزف نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں بے ہوش کر کے یہاں قید کیوں کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہمارے دھوکے میں پہلے بھی دو افراد کو ٹارگٹ کر دیا تھا تو اس بار انہوں نے ہمیں بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کیوں نہیں کیا۔ سرخ عقاب کے ذریعے انہیں یہ تو کنفرم ہو ہی گیا ہو گا کہ ہم کون ہیں اور یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''۔ جوانا نے کہا۔

''یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ سرخ عقاب نے ہی بتایا تھا کہ سوپر ایجنسی ہمارے خلاف حرکت میں آ گئی ہے اور وہ ہمیں ہر حال میں ہلاک کر دینا چاہتی ہے تاکہ ہم اسرائیل داخل نہ ہو سکیں۔ جب ہم آسان ٹارگٹ کی شکل میں ان کے سامنے آ گئے تھے تو پھر انہوں نے ہمیں ابھی تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ اس کے لئے انہیں یہ سارا چکر چلانے کی ضرورت ہی کیا تھی''۔ جوزف نے کہا۔

''مجھے تو اب بھی اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے کہ سرخ عقاب نے ہمیں اس طرح دھوکہ کیوں دیا ہے''...... جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وہی بتائے گا"...... جوزف نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا ہم اسی کی قید میں ہیں"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں"...... جوزف نے کاندھے اچکا کر کہا۔ اسی لمحے انہیں دروازے کے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک پڑے۔

"کوئی آ رہا ہے۔ اس طرح بن جاؤ جیسے ابھی ہمیں ہوش نہ آیا ہو۔ پتہ تو چلے کہ ہمیں قید کرنے والا کون ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس اثناء میں جوزف کی ٹانگیں مسلسل کرسی کے پایوں پر حرکت کر رہی تھیں اور اسے کرسی کے پچھلے پائے پر چند تاروں کی موجودگی کا احساس ہوا تھا جو کرسی کے عقبی حصے میں جا رہی تھیں۔ جوزف نے انتہائی محتاط انداز میں اپنا پاؤں موڑ کر اپنے جوتے کی نوک ان تاروں میں پھنسا لی تھی تا کہ وہ ضرورت پڑنے پر ایک جھٹکے سے اسے توڑ سکے۔ تاروں کا کرسی کے عقبی پائے پر ہونے کا خیال اسے کرسی کی ساخت دیکھ کر آیا تھا۔ عمران کے ساتھ مشنز پر کام کرتے ہوئے اسے اور اس کے ساتھیوں کو اکثر ایسی ہی راڈز والی کرسیوں پر جکڑا جاتا تھا جس کے عقبی پایوں پر تاریں ہوتی تھیں جن سے بجلی کی رو گزر کر کرسی کے راڈز کے فنکشن کو کنٹرول کرتی تھیں۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو مشین گن بردار اندر

داخل ہو گئے۔ شکل و صورت سے دونوں افراد انتہائی سخت گیر اور خطرناک معلوم ہو رہے تھے۔ ان کے جسم انتہائی مضبوط اور طاقتور تھے اور ان کے چہروں پر زخموں کے بے شمار نشانات دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان کی زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔ جوزف اور جوانا انہیں کن انکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان دونوں کے پیچھے ایک گھٹے ہوئے جسم کا تنومند آدمی اندر آ گیا۔ اس آدمی نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی درشتگی اور غصہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بالوں کی کٹنگ دیکھ کر جوزف اور جوانا سمجھ گئے کہ اس کا تعلق فوج سے ہے اور وہ کرنل یا پھر جنرل کے رینک کا آفیسر ہے۔ اس آدمی کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جسے دیکھ کر جوزف اور جوانا دونوں نے جبڑے بھینچ لئے تھے۔ وہ محمود بن حسان تھا۔ وہی محمود بن حسان جس کا کوڈ نام سرخ عقاب تھا اور جس کے ایک پیر کے انگوٹھے کے ناخن پر انہوں نے سرخ عقاب کا نشان دیکھا تھا۔

مشین گن برداروں نے آگے بڑھ کر مشین گنوں کے رخ ان کی طرف کر دیئے جبکہ محمود بن حسان اور اس کے ساتھ آنے والا آدمی ان دونوں کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ تو ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... فوجی کٹنگ والے شخص نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کہیں تو میں انہیں ہوش میں لانے کے انجکشن لگا

دوں‘‘...... اس کے ساتھ کھڑے محمود بن حسان نے کہا۔

’’نہیں۔ اگر تم نے انہیں ہیلیم سکان گیس سے بے ہوش کیا تھا تو پھر انہیں اینٹی انجکشن لگانے کی ضرورت نہیں ہے‘‘...... اس آدمی نے کہا۔

’’تب پھر میں ان کے سانس روکتا ہوں۔ اس طرح انہیں جلد ہوش آ جائے گا‘‘...... محمود بن حسان نے کہا۔

’’ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ ہوش میں لاؤ انہیں تا کہ میں ان سے بات کر سکوں‘‘...... اس آدمی نے کہا تو محمود بن حسان ان دونوں کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے جوزف نے ایک کراہ لی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے حرکت کرتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر محمود بن حسان وہیں رک گیا۔ جوزف چند لمحے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر محمود بن حسان کی طرف دیکھنے لگا۔

’’کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں اور تم نے مجھے اس طرح یہاں کیوں باندھا ہے‘‘...... جوزف نے جان بوجھ کر ہکلاتے ہوئے کہا۔ جوزف کو ہوش میں آتے دیکھ کر جوانا نے بھی ہوش میں آنے کی حرکات کرنی شروع کر دیں۔

’’تم دونوں اس وقت میری قید میں ہو‘‘...... فوجی کٹنگ والے نے کڑک کر کہا تو جوزف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

’’قید میں۔ کیا مطلب اور تم کون ہو‘‘...... جوزف نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں کرنل اسکاٹ ہوں۔ سوپر ایجنسی کا چیف‘‘...... فوجی کٹنگ والے شخص نے کہا اور اس کا نام سن کر جوزف کو اپنے دماغ میں چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

’’کرنل اسکاٹ۔ سوپر ایجنسی‘‘...... جوزف کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

’’ہاں۔ تم دونوں اس وقت سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں ہو اور تمہیں محمود بن حسان یہاں لایا ہے‘‘...... کرنل اسکاٹ نے کہا تو جوزف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر محمود بن حسان کی طرف دیکھنے لگا۔

’’یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے سرخ عقاب۔ تم نے ہمیں دشمنوں کے حوالے کر دیا ہے۔ کیوں‘‘...... جوزف نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ یہ سن کر اسے واقعی شاک لگا تھا کہ محمود بن حسان نے انہیں اسرائیلی ایجنسی کے سپرد کر دیا تھا جس کے خلاف وہ کام آنے آئے تھے اور اس ایجنسی کا چیف کرنل اسکاٹ ان کے سامنے کھڑا تھا۔

’’کیونکہ سرخ عقاب ہمارے لئے کام کرتا ہے‘‘...... سرخ عقاب کی جگہ کرنل اسکاٹ نے جواب دیا تو جوزف اور جوانا، سرخ عقاب کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگے۔

’’کیا یہ سچ کہہ رہا ہے‘‘...... جوزف نے سرخ عقاب کو گھورتے ہوئے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے''...... سرخ عقاب نے مختصر انداز میں کہا۔

''کیا تم اصلی سرخ عقاب ہو یا تم نے اس کی جگہ لے رکھی ہے''...... جوانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں اصلی ہوں۔ میں بظاہر ایکسٹو کے لئے کام کرتا ہوں لیکن حقیقت میں میرا تعلق اسرائیل سے ہے اور میں اسرائیل کے خلاف کام کرنے والے ان تمام ایجنٹوں کا محاسبہ کرتا ہوں جو میری توسط سے آتے ہیں۔ انہیں یا تو میں خود ہی ہلاک کر دیتا ہوں یا پھر متعلقہ ایجنسیوں کے سپرد کر دیتا ہوں جن کو وہ مطلوب ہوتے ہیں۔ تم دونوں چونکہ سوپر ایجنسی کے خلاف کام کرنے آئے تھے اس لئے میں نے تمہیں کرنل اسکاٹ کے حوالے کیا ہے''...... سرخ عقاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم غدار ہو''...... جوزف غرایا۔

''غدار نہیں ڈبل کراس ایجنٹ کہو۔ مطلوبہ ایجنسیوں کو معلومات فراہم کر کے اور غیر ملکی ایجنٹوں کو ان کے سپرد کر کے مجھے انعام ملتا ہے۔ تم دونوں کو بھی یہاں پہنچانے کا مجھے انعام دیا گیا ہے بہت بڑا انعام''...... سرخ عقاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے ماسٹر سے غداری کی ہے سرخ عقاب۔ اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا۔ ایک بار میں یہاں سے آزاد ہو جاؤں پھر دیکھنا میں تمہیں کیسی سزا دیتا ہوں''...... جوانا نے غرا کر کہا۔

''اب یہاں سے تم نہیں تمہاری روحیں ہی آزاد ہوں گی اور وہ

بھی تمہارے مرنے کے بعد''...... سرخ عقاب نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا غرا کر رہ گئے۔

''اب بتاؤ۔ کیا کرنا ہے ان کا۔ انہیں ہلاک کر دیا جائے یا پھر تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ اگر ہم انہیں زندہ رکھیں تو ان کے پیچھے عمران یہاں ضرور آئے گا''...... کرنل اسکاٹ نے سرخ عقاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

''چیف ایکسٹو کو جب ان دونوں کے تمہارے قبضے میں جانے کے بارے میں بتایا گیا تو چیف نے بتایا تھا کہ وہ جلد ہی عمران اور اس کے کسی ساتھی کو یہاں بھیجے گا۔ وہ دونوں جب بھی آئیں گے تو میرے ہی پاس آئیں گے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ان کے آنے کا انتظار کر لو۔ اگر عمران کو پتہ چل گیا کہ یہ دونوں ہلاک ہو گئے ہیں تو وہ آگ بگولا ہو جائے گا اور پھر شاید وہ میرے قابو میں بھی نہ آئے۔ ان دونوں کے زندہ ہونے کی خبر دے کر میں اسے مطمئن کر سکتا ہوں''...... سرخ عقاب نے کہا۔

''کیا وہ تمہارے ساتھ یہاں آ جائے گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''جب میں ان دونوں سیاہ فام دیوؤں کو یہاں لا سکتا ہوں تو پھر عمران اور اس کا ساتھی میرے ساتھ کیوں نہیں آئیں گے۔ میں انہیں ایسا ہی دھوکہ دوں گا کہ میں ایک ایسے خفیہ راستے کے بارے

میں جانتا ہوں جہاں سے ہم آسانی سے اسرائیل پہنچ سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میرے جھانسے میں آ جائیں گے اور پھر میں ان دونوں کو بھی یہاں لے آؤں گا''...... سرخ عقاب نے کہا۔

''سوچ لو۔ اسے اگر شک ہو گیا کہ تم اس کے خلاف اور میرے لئے کام کر رہے ہو تو وہ تمہاری آنتیں باہر نکال دے گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''میں عمران کے ساتھ متعدد بار کام کر چکا ہوں کرنل اسکاٹ۔ اسے کیسے ڈیل کرنا ہے یہ مجھے بخوبی معلوم ہے اور وہ کسی بھی صورت میں مجھ پر شک نہیں کر سکتا۔ میں اسے آسانی سے شیشے میں اتار لوں گا''...... سرخ عقاب نے کہا۔

''باس سے تمہاری حقیقت نہیں چھپ سکے گی سرخ عقاب۔ وہ چہرہ دیکھ کر انسان کے دل کا حال سمجھ لیتا ہے۔ جب تم اس کے سامنے جاؤ گے تو وہ تمہاری شکل دیکھ کر فوراً سمجھ جائے گا کہ تم ڈبل کراس ایجنٹ ہو اور اسے دھوکہ دے رہے ہو''...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تم دونوں کو خفیہ ٹھکانے پر لے جانے کا کہہ کر میں نے ویگن کے پچھلے حصے میں بے ہوشی کی گیس پھیلا دی تھی۔ اگر عمران نے مجھ پر شک کیا تو میں اسے بھی بے ہوش کر دوں گا اور بے ہوشی کی ہی عالت میں اسرائیل لے آؤں گا''...... سرخ عقاب نے کہا۔

''اسرائیل۔ تو کیا ہم اسرائیل میں ہیں''...... جوزف نے چونک کر کہا۔ جوانا بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

''ہاں۔ ابھی تو تمہیں بتایا گیا ہے کہ تم سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل سے باہر ہے''...... کرنل اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں واقعی یہی سمجھا تھا کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر اسرائیل سے باہر کہیں موجود ہے''...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اس میں مسکرانے والی کون سی بات ہے نانسنس''...... اسے مسکراتے دیکھ کر کرنل اسکاٹ نے منہ بنا کر کہا۔

''سرخ عقاب نے ہم سے غداری کی ہے لیکن اس نے غداری کرتے ہوئے بھی ہمارا ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے''۔ جوزف نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسئلہ حل کر دیا ہے۔ کیا مطلب''...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

''ہم اسرائیل پہنچنا چاہتے تھے اور اس کے لئے ظاہر ہے ہمیں خفیہ طور پر سرحد کراس کرنی تھی جس میں ہمیں مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا اور یہ بھی ممکن تھا کہ ہمارے لئے سرحد کراس کرنے کی کوشش میں ہم ہلاک ہو جائے لیکن سرخ عقاب نے ہمیں ان تمام پریشانیوں سے بچا لیا ہے اور ہمیں نہ صرف اسرائیل بلکہ تمہارے ہیڈ کوارٹر بھی پہنچا دیا ہے جہاں ہم پہنچنا چاہتے تھے''...... جوزف

نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم تمہیں یہاں زندہ رکھنے کے لئے لائے ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے غرا کر کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ کون زندہ رہتا ہے"...... جوانا نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"یہ کچھ زیادہ ہی بڑھ چڑھ کر باتیں بنا رہے ہیں۔ کیوں نہ انہیں ابھی اور اسی وقت ہلاک کر دیا جائے۔ تم عمران کو ابھی مت بتانا کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تم اسے یہی ڈاج دینا کہ یہ دونوں زندہ ہیں"...... کرنل اسکاٹ نے سرخ عقاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے عمران کے سامنے غلط بیانی نہ کرنی پڑے۔ اس کی بات غلط نہیں ہے واقعی عمران میں ایسی خوبیاں موجود ہیں کہ وہ چہرہ دیکھ کر دل کی بات سمجھ لیتا ہے۔ یہ زندہ رہیں گے تو ہمارے کام آئیں گے۔ عمران کو دھوکہ دینے کے لئے ہو سکتا ہے کہ مجھے ان دونوں کو ہی چارہ بنانا پڑے۔ بڑی مچھلیوں کو پھنسانے کے لئے چھوٹی مچھلیوں کو ہی چارہ بنایا جاتا ہے"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اگر تم انہیں چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہو تو پھر واقعی ان دونوں کا زندہ رہنا ضروری ہے لیکن میں انہیں اس طرح ہوش میں

نہیں رکھ سکتا۔ جب تک عمران نہیں آ جاتا اس وقت تک میں ان دونوں کو طویل مدت کے لئے بے ہوش رکھوں گا"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ اس طرح تم ان کی طرف سے بے فکر بھی ہو جاؤ گے"...... سرخ عقاب نے کہا۔

"ڈیلم"...... کرنل اسکاٹ نے اپنے ساتھ آئے مشین گن برداروں میں سے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... اس آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان دونوں کو ایس ایس ایکس انجکشن کی ڈبل ڈوز دے دو۔ ابھی"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... ڈیلم نے کہا اور اس نے اپنی مشین گن اپنے ساتھی کو پکڑا دی اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جوزف نے اب کچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ سرخ عقاب اور کرنل اسکاٹ کی باتیں سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ دونوں انہیں زندہ رکھ کر عمران کا شکار کرنا چاہتے ہیں اور اسے بھی دھوکے سے اغوا کر کے یہاں لانا چاہتے ہیں۔ یہ درست تھا کہ وہ ابھی ان دونوں کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے لیکن اگر انہوں نے ان دونوں کو بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تو پھر وہ بے بس اور لاچار ہو کر رہ جائیں گے۔ نہ وہ ان سے عمران کو بچا سکیں گے اور نہ خود کو۔ جوزف نے پہلے ہی ٹانگ موڑ کر کرسی کے پچھلے پائے پر لگی تاروں میں اپنے بوٹ کی ٹو

پھنسا رکھی تھی۔ اس نے پاؤں کو زور سے جھٹکا مارا تو پائے پر لگی ہوئی تاریں ٹوٹ گئیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ تاریں ٹوٹتے ہی کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ اس کی کرسی کے راڈز کھل جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جیسے ہی تاریں ٹوٹیں اسی لمحے جوزف کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کرسی میں تیز کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس نے کرسی کے راڈز اوپن کلوز کرنے والے فنکشن کی تاروں کی بجائے شاید دوسری تاریں توڑ دی تھیں جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ اس کی کرسی میں تیز کرنٹ آ گیا تھا۔ وہ چند لمحے چیختا اور تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

کال بیل کی آواز سن کر لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان جو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا ایک تھرل مووی دیکھ رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں بے اختیار دیوار گیر کلاک کی طرف اٹھ گئیں جہاں رات کے دو بج رہے تھے۔

''کیا مطلب۔ اس وقت کون آ گیا''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور ٹی وی کا والیوم کم کرنے لگا پھر اس نے ریموٹ کنٹرول واپس میز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

''پرنس گاوَدی''...... باہر سے باریک سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس گاوَدی۔ کیا مطلب۔ کون پرنس گاوَدی''...... نوجوان

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑا۔ اس نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں دروازے کا لاک ہٹایا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک نوجوان کھڑا تھا۔ جس کے چہرے پر حماقتوں کی آبشار بہہ رہی تھی اور وہ شکل وصورت سے واقعی انتہائی گاؤدی معلوم ہو رہا تھا۔ نوجوان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ آنکھیں جھپکا جھپکا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"پرنس۔ آپ یہاں اس وقت"...... نوجوان نے آنے والے نوجوان کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کی آمد واقعی اس کے لئے غیر متوقع ہو۔

"کیوں۔ کیا کسی مہمان کے یہاں آنے کا کوئی ٹائم مقرر کر رکھا ہے تم نے یا تم سے ملنے کے لئے پہلے اپائنمنٹ لینی پڑتی ہے"...... پرنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی اس طرح اچانک اور غیر متوقع آمد پر مجھے واقعی حیرت ہوئی ہے"...... نوجوان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کہتے ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں اور پھر تمہیں اطلاع کر کے آ جاتا ہوں"...... پرنس نے اسی انداز میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ اندر آ جائیں"۔ نوجوان نے زبردستی دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر اندر آؤں گا"...... پرنس نے کہا۔

"کیسی شرط"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنے ساتھ مفت میں رکھو گے۔ کھانا پینا بھی مفت ہو گا میں تم سے جتنی بار بھی چائے یا کافی مانگوں گا تم اس کا مجھ سے ئی چارج نہیں کرو گے"...... پرنس نے کہا تو نوجوان بے اختیار ں پڑا۔

"مجھے منظور ہے۔ آپ آئیں"...... نوجوان نے کہا تو پرنس سر تا ہوا اندر آ گیا۔ نوجوان نے دروازہ بند کر کے لاک کیا اور پھر مڑ کر پرنس کے پیچھے آ گیا۔

"آپ نے اطلاع دی ہوتی تو میں خود آپ کو ایئر پورٹ پر یو کرنے پہنچ جاتا"...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دروازہ کھول کر بھی تو تم نے مجھے رسیو ہی کیا ہے۔ کون سا ھے گود میں اٹھا کر اندر لے آئے ہو"...... پرنس نے منہ بنا کر کہا نوجوان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ جیسی شخصیت کو تو واقعی گود میں اٹھا کر تو کیا کاندھوں پر ھی بٹھا کر لایا جا سکتا ہے"...... نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں تمہارے لئے اتنا اہم ہوں کہ تم مجھے ایئر پورٹ سے یہاں تک چالیس کلو میٹر کا فاصلہ کاندھوں پر بٹھا کر طے کر سکتے ہو"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف چالیس کلو میٹر۔ اگر یہ فاصلہ چار سو کلو میٹر کا بھی ہوتا

تو میں پھر بھی آپ کو کاندھوں پر بٹھا کر لانا قبول کر لیتا‘‘۔ نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’پھر تو تمہارا یقیناً کچومر بن جاتا‘‘...... پرنس نے کہا تو نوجوان کے قہقہے تیز ہو گئے۔ پرنس کو دیکھ کر جہاں اسے حیرت ہوئی تھی وہاں اس کے چہرے پر انتہائی جوش اور خوشی کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے جیسے پرنس کی آمد سے اس کے فلیٹ میں چار چاند لگ گئے ہوں اور پرنس کی آمد اس کے لئے کسی اعزاز سے کم نہ ہو۔

’’مجھے یہ بھی منظور تھا‘‘...... نوجوان نے کہا۔

’’اتنی بڑی بڑی باتیں مت کرو ورنہ مجھے اختلاج قلب ہو جائے گا‘‘...... پرنس نے کہا تو نوجوان ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’آپ کو اختلاج قلب نہیں ہو سکتا‘‘...... نوجوان نے کہا۔

’’کیوں۔ کیا میں اختلاج قلب پروف ہوں یا پھر تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرے سینے میں دل ہی نہیں ہے‘‘...... پرنس نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

’’آپ کا دل بے حد مضبوط ہے پرنس اور آپ بڑے دل گردے کے مالک ہیں۔ آپ جیسے مضبوط اعصاب کے مالک کو اختلاج قلب ہو جائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا‘‘...... نوجوان نے کہا۔

’’تو پھر مجھے اور کیا ہو سکتا ہے‘‘...... پرنس نے مخصوص لہجے میں

کہا۔

’’کچھ بھی نہیں‘‘...... نوجوان نے کہا تو پرنس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ نوجوان کے ساتھ سٹنگ روم میں آ گیا اور پھر ایک صوفے پر یوں دھم سے گر گیا جیسے وہ بے حد تھکا ہوا ہو اور اب اس میں مزید کھڑے رہنے کی ہمت نہ ہو۔

’’آپ کا سامان کہاں ہیں‘‘...... نوجوان نے پوچھا۔

’’ابھی میں نے ایسا کوئی روگ نہیں پالا ہے‘‘...... پرنس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’روگ۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں‘‘...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’تم نے میری بیگم کے بارے میں پوچھا ہے نا۔ تو جب میری شادی ہی نہیں ہوئی ہے تو پھر کیسی بیگم اور کیسا سامان‘‘...... پرنس نے کہا تو نوجوان پہلے تو حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر جیسے ہی بات اس کی سمجھ میں آئی وہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ سامان سے مراد پرنس نے بیگم لی تھی۔

’’میں آپ کی بیگم کی نہیں۔ سفری سامان کی بات کر رہا ہوں‘‘۔ نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’ارے باپ رے۔ کیا میں اپنا سامان ساتھ نہیں لایا ہوں‘‘۔ پرنس نے بوکھلا کر باری باری اپنے دونوں ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا۔

’’جب آپ آئے تھے تو آپ کے ہاتھ خالی تھے‘‘...... نوجوان

نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ سوری راہان بھائی۔ میں بھول گیا۔ باہر ٹیکسی والا کھڑا ہے۔ سامان ٹیکسی میں ہے۔ اسے کرایہ دینا ہے اور میرے پاس کرائے کی رقم نہیں ہے اس لئے میں نے ٹیکسی والے کو باہر ہی رکنے کا کہا ہے۔ تم جلدی سے جاؤ اور اسے کرایہ دے کر اس سے میرا سامان لے کر آ جاؤ۔ کہیں وہ میرا سامان لے کر بھاگ ہی نہ جائے''...... پرنس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں لاتا ہوں سامان''...... نوجوان نے کہا جس کا نام راہان تھا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے بعد پرنس یوں منہ چلانے لگا جیسے چیونگم چبا رہا ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں راہان واپس آ گیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سفری بیگ تھا جسے عام طور پر ٹورسٹ کاندھے پر ڈال کر گھومتے پھرتے تھے۔

''بس یہی تھا آپ کا سامان''...... راہان نے بیگ عمران کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں دس پندرہ سوٹ کیس، اتنے ہی اٹیچی کیس اور سات بریف کیسوں کے ساتھ اپنا بوریا بستر بھی باندھ کر لایا تھا اور ہاں ان کے علاوہ اور بھی بہت کچھ تھا جو گانٹھوں کی شکل میں بندھا ہوا تھا''...... پرنس نے کہا تو راہان بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ سب کچھ آپ ایک ہی ٹیکسی پر رکھوا کر لائے تھے''۔ راہان

نے پوچھا۔

''نہیں۔ ٹیکسی کے پیچھے چار لوڈر بھی تھے''...... پرنس نے کہا تو راہان کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''لیکن مجھے تو باہر کوئی لوڈر دکھائی نہیں دیا ہے''...... راہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بھاگ گئے ہوں گے میرا سامان لے کر''...... پرنس نے کہا تو راہان کی ہنسی تیز ہو گئی۔ اس نے بیگ عمران کے سامنے رکھ دیا۔

''محمود بن حسان کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... پرنس نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اسے یکلخت سنجیدہ ہوتے دیکھ کر راہان چونک پڑا۔

''میں اس کی نگرانی کر رہا ہوں لیکن مجھے تو اس میں کوئی بدلاؤ محسوس نہیں ہوا۔ وہ روٹین کے تحت کام کرتا ہے اور اس کا رویہ بھی سب کے ساتھ پہلے جیسا ہی ہے''...... راہان نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے اس کے لب و لہجے یا شکل و صورت میں بھی کوئی بدلاؤ محسوس نہیں کیا''...... پرنس نے پوچھا جو ظاہر ہے عمران ہی تھا۔

''نہیں۔ اس میں معمولی سا بھی فرق نظر نہیں آیا مجھے''۔ راہان نے جواب دیا۔

''میں نے تمہیں اس کی فون کالز ٹیپ کرنے کا کہا تھا''۔ عمران

نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے کوشش کی تھی لیکن وہ زیادہ تر سیل فون کا استعمال کرتا ہے اور سیل فون کی ریکارڈنگ میں کیسے کر سکتا ہوں''...... راہان نے کہا۔

''اس کی سرگرمیوں پر نظر رکھی تھی تم نے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ مگر مجھے اس میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی ہے جو اسے مشکوک ظاہر کرتی ہو لیکن ایک بات مجھے پریشان ضرور کر رہی ہے''...... راہان نے کہا۔

''کون سی بات''...... عمران نے پوچھا۔

''پہلے وہ زیادہ وقت ہیڈ کوارٹر میں گزارتا تھا لیکن پچھلے دو تین دنوں سے وہ ہیڈ کوارٹر میں کم ہی نظر آتا ہے اور ذاتی کاموں کا بہانہ بنا کر کہیں چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ اگلے دن ہی دکھائی دیتا ہے وہ بھی ہیڈ کوارٹر میں''...... راہان نے کہا۔

''تو کیا تم نے اس بات کا پتہ نہیں چلایا کہ وہ کہاں جاتا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میں نے ایک دو بار اس کا تعاقب کیا تھا لیکن وہ ہیڈ کوارٹر سے سیدھا اپنی رہائش گاہ جاتا ہے اور پھر میں نے اسے رہائش گاہ سے باہر آتے نہیں دیکھا۔ اگلے دن وہ رہائش گاہ سے ہی ہیڈ کوارٹر روانہ ہوتا ہے وہ بھی اپنی مخصوص کار میں''...... راہان نے کہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں کم اور اپنی

رہائش گاہ میں زیادہ رہنے لگا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں''...... راہان نے جواب دیا۔

''کون کون ہے اس کی فیملی میں''...... عمران نے پوچھا۔

''کوئی نہیں۔ اس کے ساتھ چند ملازم یا باڈی گارڈز ہی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تو اس کا یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس نے شادی نہیں کی۔ اس کے ماں باپ ہیں جو قبرص میں نہیں بلکہ ابوظہبی میں رہتے ہیں''...... راہان نے کہا۔

''پھر وہ سارا دن گھر میں کیا کرتا رہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''معلوم نہیں۔ میں باہر کی حد تک تو اس کی نگرانی کر سکتا ہوں لیکن اسے گھر کے اندر جا کر چیک نہیں کر سکتا۔ ورنہ میں آسانی سے اس کی نظروں میں آ سکتا ہوں''...... راہان نے جواب دیا۔

''کتنی دیر کے لئے وہ ہیڈ کوارٹر آتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پہلے تو وہ صبح سے شام تک ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتا تھا اور ضرورت کے وقت ہی باہر جاتا تھا لیکن آج کل وہ آتا بھی دیر سے ہے اور ایک یا دو گھنٹوں سے زیادہ آفس میں نہیں گزارتا''...... راہان نے کہا۔

''اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ اس کی سرگرمیاں مشکوک نہیں ہیں''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''دفتر کی حد تک یا نارمل نگرانی کی حد تک تو وہ مشکوک نہیں ہے۔ گھر کے اندر وہ کچھ کرتا ہو تو میں اس کے بارے میں کچھ کہہ

نہیں سکتا لیکن گھر کے اندر بھلا اس کی سرگرمیاں کیا مشکوک ہو سکتی ہیں''...... راہان نے کہا۔

''تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ اپنی رہائش گاہ میں ہی ہوتا ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے تو اسے اپنے گھر ہی جاتے دیکھا ہے''۔ راہان نے کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے تمہاری نگرانی کا علم ہو گیا ہو اور وہ تمہیں دکھانے کے لئے اپنی رہائش گاہ جاتا ہو اور پھر عقبی یا پھر کسی خفیہ راستے سے نکل جاتا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس کا گھر میں قید ہونا میرے سمجھ سے بھی باہر تھا''...... راہان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے اپنا کام ٹھیک طریقے سے نہیں کیا ہے اور محض اس کی نارمل انداز میں نگرانی کرتے رہے ہو''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے چونکہ اس کی چال ڈھال، باتوں کے انداز اور رویئے میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا تھا اس لئے میں نے اس کی عام سے انداز میں نگرانی کی تھی''...... راہان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے میرے احکامات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ میں

نے تم سے کہا تھا کہ اس کی بھرپور انداز میں نگرانی کرنا لیکن......'' عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا غراہٹ بھرا لہجہ سن کر راہان کے چہرے پر بوکھلاہٹ ابھر آئی۔

''سس سس۔ سوری پرنس۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ آپ اس کی رپورٹ لینے کے لئے بذات خود یہاں آ پہنچیں گے۔ میرا ارادہ تھا کہ اگر وہ مجھے مشکوک معلوم ہوتا تو میں اس کی ایک دو دن مزید انکوائری کرتا اور فون پر آپ کو اس کے بارے میں تمام تفصیل بتا دیتا''...... راہان نے پریشانی کے عالم میں کہا جیسے واقعی اسے اپنی کوتاہی پر شرمندگی کا احساس ہو رہا ہو۔

''تمہاری یہ کوتاہی ناقابل برداشت ہے راہان۔ تمہیں میں نے خصوصی طور پر عقاب گروپ کی نگرانی کے لئے رکھا ہوا ہے تاکہ اگر کوئی اس گروپ میں گڑبڑ کرے تو تم اس کے بارے میں مجھے رپورٹ دے سکو۔ لیکن تم نے میرے ہی احکامات ہوا میں اُڑا دیئے ہیں اور اپنا کام صحیح طریقے سے نہیں کیا ہے تو پھر تم گروپ کی کیا مانیٹرنگ کرتے ہو گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔مم۔ میں نے اس سے پہلے کبھی اپنے کام میں کوئی کوتاہی نہیں کی''...... راہان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیوں ہوئی ہے تم سے کوتاہی۔ بولو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''غلطی ہو گئی۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری''...... راہان نے سر

جھکاتے ہوئے شرمندہ لہجے میں کہا۔

’’نہیں۔ یہ تمہاری غلطی نہیں غیر ذمہ داری ہے راہان۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے محمود بن حسان کے پاس اپنے دو آدمی بھیجے ہیں جنہیں اس نے اسرائیل پہنچانے کی ذمہ داری لی تھی۔ میں نے تمہیں بھی احکامات دیئے تھے کہ جب تک محمود بن حسان میرے ساتھیوں کو اسرائیل نہ پہنچا دے تم نہ صرف خفیہ طور پر ان کی حفاظت کرو گے بلکہ ضرورت پڑنے پر ان کے ساتھ رہو گے لیکن تم نے یہ سب بھی نہیں کیا۔ بولو۔ کیوں نہیں کیا یہ سب تم نے‘‘۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو راہان کا رنگ بدل گیا۔

’’پچھلے چند روز سے میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ ڈاکٹروں نے مجھے بیڈ ریسٹ کا کہا تھا‘‘...... راہان نے جواب دیا۔

’’تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اور تم جانتے ہو کہ میں سچ اور جھوٹ کی تمیز کر سکتا ہوں‘‘...... عمران نے غرا کر کہا تو راہان کے جسم میں یکلخت تھرتھری سی دوڑ گئی۔

’’وہ وہ‘‘...... اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

’’مجھے سچ سننا ہے راہان۔ صرف سچ‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’اگر آپ سچ سننا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو تھوڑی دیر انتظار کرنا پڑے گا‘‘...... راہان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’کس بات کا انتظار‘‘...... عمران نے چونک کر کہا۔

’’مجھے یہاں سرخ عقاب کو بلانا پڑے گا۔ وہی آپ کو سارا سچ بتائے گا‘‘...... راہان نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

’’محمود بن حسان۔ کیا مطلب‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اسے آنے دیں پھر وہ آپ کو ساری حقیقت بتا دے گا‘‘۔ راہان نے کہا۔

’’کیسی حقیقت‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’میں نے کہا ہے نا کہ اسے آنے دیں پھر آپ کو آپ کے ہر سوال کا جواب مل جائے گا‘‘...... راہان نے اسی انداز میں کہا تو عمران غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے راہان کی آنکھوں میں عجیب پراسرار سی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ یہ چمک ایسی تھی جس کی پراسراریت عمران جیسا انسان بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

’’کیا وہ تمہارے کہنے پر یہاں آ جائے گا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’جی ہاں‘‘...... راہان نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ بلاؤ اسے‘‘...... عمران نے کہا تو راہان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر سیل فون نکال لیا اور پھر وہ سیل فون پر نمبر پریس کرنے لگا۔

’’سیل فون کا اسپیکر آن کرو‘‘...... عمران نے کہا تو راہان نے

اثبات میں سر ہلایا اور سیل فون کا اسپیکر آن کر دیا۔ سیل فون سے دوسری طرف بیل بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز میں خمار تھا۔ شاید بولنے والا سو رہا تھا اور وہ سیل فون کی گھنٹی کی آواز سن کر بیدار ہوا تھا۔

''حسام بول رہا ہوں''...... راہان نے کہا۔

''اوہ تم۔ رات کے اس وقت کیوں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے محمود بن حسان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک ایمرجنسی ہے''...... راہان نے کہا۔

''کیسی ایمرجنسی''...... محمود بن سلطان نے کہا۔

''تم میرے فلیٹ میں آ جاؤ پھر بتاؤں گا''...... راہان نے کہا۔

''یہ میرے سونے وقت ہے حسام۔ صبح مجھے بہت سے ضروری کام ہیں اس لئے مجھے پریشان مت کرو۔ فون پر ہی بتا دو کہ کیا ایمرجنسی ہے''...... محمود بن حسان نے اس بار قدرے ناگوار اور سخت لہجے میں کہا۔

''برائٹ سٹار میرے پاس موجود ہے اور وہ تم سے ملنا چاہتا ہے''...... راہان نے کہا۔

''برائٹ سٹار۔ کیا مطلب۔ برائٹ سٹار یہاں آیا ہوا ہے تمہارے پاس''...... محمود بن حسان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لو تم خود کر لو اس سے بات''...... راہان نے کہا اور اس نے سیل فون عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''حسام ٹھیک کہہ رہا ہے مسٹر حسنات۔ تم جلد یہاں پہنچو۔ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ ابھی آ رہا ہوں''۔ عمران کی آواز سن کر دوسری طرف سے محمود بن حسان نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ حسام اور حسنات ان کے کوڈز نام تھے جو وہ عام فون پر استعمال کرتے تھے۔

''کتنی دیر میں پہنچو گے''...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ بیس منٹ لگیں گے''...... محمود بن حسان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں انتظار کر رہا ہوں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ڈسکنکٹ کر دیا۔

''یہ تم دونوں چکر کیا چلا رہے ہو''...... عمران نے سیل فون میز پر رکھ کر راہان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کے فائدے کا ہی چکر ہے''...... راہان نے مسکرا کر کہا۔

''فائدے کا چکر۔ کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھوڑا سا انتظار کر لیں سرخ عقاب آ کر آپ کو سب کچھ بتا

دے گا“...... راہان نے اسی انداز میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اس کے آنے تک مجھے چائے پلا سکتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ سوری میں آپ کی مہمان نوازی کرنا بھول گیا تھا۔ میں آپ کے کھانے کے لئے کچھ لاتا ہوں اور ساتھ میں چائے بھی بنا لاؤں گا“...... راہان نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اسکاٹ نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے سیل فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سیل فون اٹھا لیا۔ اس نے سیل فون کی سکرین دیکھی جس پر ایک مخصوص نمبر کا ڈسپلے ہو رہا تھا۔ نمبر دیکھ کر کرنل اسکاٹ کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

”کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں“...... اس نے سیل فون آن کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”سرخ عقاب بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے سرخ عقاب کی آواز سنائی دی۔

”جانتا ہوں۔ میں نے تمہارا نمبر دیکھ لیا تھا۔ بولو کیسے فون کی ہے“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”بڑا پرندہ میرے پاس پہنچ گیا ہے“...... دوسری طرف سے سرخ عقاب کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو کرنل اسکاٹ یکلخت

اچھل پڑا۔

”کیا یہ اصلی پرندہ ہے“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”ہاں۔ اصلی پرندے کے بارے میں بتانے کے لئے ہی تو میں نے تمہیں کال کی ہے“...... سرخ عقاب نے کہا۔

”گڈ شو۔ کب آیا ہے وہ“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”آدھی رات کے وقت آیا تھا“...... سرخ عقاب نے کہا۔

”اب کہاں ہے وہ“...... کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”میں نے جال میں پھنسا کر پکڑ لیا ہے اور اب ظاہر ہے وہ میرے پنجرے میں ہی ہے“...... سرخ عقاب نے کہا۔

”پنجرہ مضبوط ہے نا۔ کہیں وہ اسے توڑ کر نکل تو نہیں جائے گا“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ میرا پنجرہ اتنا کمزور نہیں ہے جسے توڑ کر وہ آزادی حاصل کر سکے“...... سرخ عقاب نے کہا۔

”گڈ شو۔ اسے لے کر فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ میں اس پرندے کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن اس پرندے کی قیمت میری مرضی کی ہو گی۔ میں اس کی قیمت ان دو سیاہ پرندوں سے زیادہ لوں گا جنہیں میں نے پہلے تمہارے حوالے کیا تھا“...... سرخ عقاب نے کہا۔

”مجھے منظور ہے۔ بڑے پرندے کے لئے میں تمہیں منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہوں۔ تم بس اسے ایک بار میرے پاس لے کر آ

جاؤ“...... کرنل اسکاٹ نے بے قراری سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے تک فراسک پہنچ جاؤں گا تم وہاں سے پرندہ پنجرے سمیت مجھ سے حاصل کر لینا“...... سرخ عقاب نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں وہاں آدمی بھیج رہا ہوں۔ تم ان کے ساتھ بڑے پرندے کو لے کر میرے پاس پہنچ جانا۔ یہاں آتے ہی تمہیں تمہارا انعام بھی مل جائے گا“...... کرنل اسکاٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔ بڑے پرندے سے مراد عمران تھا جو سرخ عقاب کے پاس پہنچ گیا تھا اور اس نے جوزف اور جوانا کی طرح اسے بھی اپنے قابو میں کر لیا تھا اور اب وہ اسے کرنل اسکاٹ کے حوالے کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اس سے اپنے مطلب کا انعام حاصل کر سکے اور ظاہر ہے یہ خبر کرنل اسکاٹ کے لئے بہت بڑی تھی کہ عمران وہاں آ پہنچا ہے۔ کرنل اسکاٹ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”کارٹر بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے کارٹر کی آواز سنائی دی۔

”کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں“...... کرنل اسکاٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف“...... کرنل اسکاٹ کی آواز سنتے ہی کارٹر نے

انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کارٹر۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت فراسک پہنچنا ہے۔ علی عمران قبرص پہنچ گیا ہے اور وہ اس وقت سرخ عقاب کے قبضے میں ہے۔ اور وہ اسے لے کر فراسک پہنچ رہا ہے۔ تم تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں جاؤ اور وہاں سے بے ہوش علی عمران اور سرخ عقاب کو یہاں لے آؤ''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ سرخ عقاب، عمران کو واقعی ہمارے حوالے کر دے گا''...... کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس نے پہلے بھی تو عمران کے دو ساتھیوں کو ہمارے حوالے کیا تھا۔ اسے دولت کا لالچ ہے اور دولت کے لئے وہ عمران کو بھی ہمارے حوالے کر دے گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن......'' کارٹر نے جھجکتے جھجکتے کہا۔

''لیکن کیا''...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

''میرا خیال ہے کہ سرخ عقاب آپ کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے''...... کارٹر نے کہا۔

''دھوکہ۔ کیا مطلب''...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

''اس نے دولت کے حصول کے لئے عمران کے دو ساتھیوں کو آپ کے حوالے کیا تھا جنہیں میں اور اکائے ہر طرف تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ سرخ عقاب کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ

اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ فلسطینیوں کے ساتھ مل کر نا صرف ہمیں بلکہ اسرائیل کی متعدد ایجنسیوں کو بھی نقصان پہنچا چکا ہے اور سرخ عقاب کے ہاتھوں اسرائیل کے بے شمار ایجنٹس ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ کافی عرصے سے مسلسل اسرائیل کے خلاف کام کرتا چلا آیا ہے۔ پھر اس میں یکلخت یہ تبدیلی کیسے آ گئی کہ اس نے نا صرف آپ سے رابطہ کیا بلکہ ازخود دولت کے لئے پاکیشیائی ایجنٹوں کو آپ کے حوالے کرنے پر راضی ہو گیا اور پھر اس نے آپ سے یہ وعدہ بھی کر لیا کہ وہ علی عمران کو بھی قبرص بلائے گا اور اسے بھی بے ہوش کر کے آپ کے حوالے کر دے گا۔ مجھے نجانے کیوں اس پر شک ہو رہا ہے''...... کارٹر نے کہا۔

''کیسا شک''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ اس کے دل میں یکلخت اسرائیل کے لئے جذبہ الفت کیسے جاگ اٹھا کہ وہ اسرائیل کے سب سے بڑے اور خطرناک ترین دشمنوں کو ہمارے حوالے کر دے گا اور یہ کہ وہ مسلمان ہو کر اپنے مسلمان بھائیوں سے غداری کیسے کر سکتا ہے۔ اس کا بہت بڑا گروپ ہے جس میں فلسطینیوں سمیت بہت سے ملکوں کے ایجنٹ کام کرتے ہیں اور اسرائیل کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں''...... کارٹر نے کہا۔

''دولت سب سے بڑا لالچ ہوتا ہے کارٹر۔ دولت کے لئے آج کا انسان اپنا ایمان تک بیچ دیتے ہیں اور پھر سرخ عقاب سے

میری ڈالرز میں ڈیل ہوئی تھی۔ جوزف اور جوانا کو میرے حوالے کر کے اس نے دس لاکھ ڈالرز لئے تھے جبکہ عمران کے لئے اس نے مجھ سے پچاس لاکھ ڈالرز کا کہا تھا اور اب فون پر وہ معاوضہ زیادہ کرنے کا کہہ رہا تھا۔ اتنی بڑی دولت پانے کے لئے سرخ عقاب جیسا انسان بدل گیا ہے تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے۔ تمہاری طرح مجھے بھی اس پر شک ہوا تھا لیکن جب اس نے جوزف اور جوانا کو لا کر میرے حوالے کیا تو مجھے اس پر یقین ہو گیا کہ وہ واقعی دولت کا رسیا ہے اور ایسے انسان ہمارے بے حد کام آ سکتے ہیں اگر آج وہ عمران کو ہمارے حوالے کر دیتا ہے تو پھر یہ سمجھ لو کہ اس کے ذریعے ہم فلسطینی تحریکوں کو بھی شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں اور بہت سے فلسطینی لیڈرز جو ہمارے لئے سردرد کا باعث بنے ہوئے ہیں ہم سرخ عقاب کے ذریعے انہیں ان کے انجام تک پہنچا سکتے ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں چیف۔ واقعی اگر سرخ عقاب ہمارے ساتھ مل جائے تو ہم فلسطینیوں کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں ان کی تلاش میں ہمیں زیادہ تگ و دو بھی نہیں کرنی پڑے گی۔ سرخ عقاب اور اس کا گروپ انہیں زمین کی گہرائیوں سے بھی نکال کر لا سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیوں میرا دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ سرخ عقاب جو مسلمانوں، خاص طور پر فلسطینیوں کا مسیحا سمجھا جاتا ہے ہمارے ساتھ مل گیا ہے''۔ کارٹر

نے کہا۔

''کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں عقل تسلیم نہیں کرتی لیکن وقت آنے پر یہی باتیں حقیقت کا روپ دھار لیتی ہیں۔ بہرحال تمہیں اس معاملے میں اپنا دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم وہی کرو جو کہا جا رہا ہے۔ سرخ عقاب سے میری باقاعدہ ڈیلنگ ہوئی ہے اور میں احمق نہیں ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''اب تم فراسک جاؤ اور ان دونوں کو لے کر میرے پاس پہنچو۔ ہری اپ''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''کتنے افراد کو ساتھ لے جاؤں میں''...... کارٹر نے پوچھا۔

''کیا ضرورت ہے آدمی ساتھ لے جانے کی۔ سرخ عقاب نے عمران کو بے ہوش کیا ہوا ہے۔ اسے ساتھ لو اور بے ہوش عمران کو ہیلی کاپٹر میں ڈال کر لے آنا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے جواب دیا اور کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''نانسنس۔ مجھے احمق سمجھتا ہے۔ دنیا میں آج تک کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا ہے جو کرنل اسکاٹ کو دھوکہ دے سکے۔ میں انسانی چہرہ اور آنکھیں پڑھنا جانتا ہوں۔ جب سرخ عقاب میرے سامنے آیا تھا تو میں نے اس کا چہرہ اور آنکھیں پڑھی تھیں جن میں

سوائے دولت کی ہوس کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اگر اس نے مجھے دھوکہ دینا ہوتا تو وہ جوزف اور جوانا کو لے کر میرے پاس نہ آتا اور عمران کو پاکیشیا سے بلا کر میرے حوالے کرنے کی ڈیل نہ کرتا۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو سوچے سمجھے اور پرکھے بغیر کسی پر بھروسہ کر لیتے ہیں“...... کرنل اسکاٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اسکاٹ نے چونک کر فون سیٹوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ نیلے رنگ کے فون سیٹ پر ایک بلب جل بجھ رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسی سیٹ کی گھنٹی بجی ہے۔ کرنل اسکاٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں“...... کرنل اسکاٹ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ڈینی بول رہا ہوں چیف کنٹرول روم سے“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”بولو۔ کیوں فون کیا ہے“...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

”بلیک روم سے مجھے ایکس تھری کا کاشن مل رہا ہے چیف“۔ ڈینی نے کہا تو کرنل اسکاٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

”ایکس تھری۔ کیا مطلب“...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ میں روٹین کے تحت ہیڈ کوارٹر کی گرین رے سے چیکنگ کر رہا تھا۔ چیکنگ کے دوران مشین سے اچانک تیز سیٹی کی

آواز نکلنے لگی جو اس بات کا کاشن دے رہی تھی کہ ہیڈ کوارٹر کے کسی حصے میں وائٹ ایکس تھری موجود ہے۔ میں نے فوراً مشین کو ایکس تھری کی ٹریس پر لگا دیا اور پھر مجھے ایکس تھری ڈیوائس بلیک روم میں مل گئی جہاں دو سیاہ فام قید ہیں“...... ڈینی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”وائٹ ایکس تھری ٹریکر کا کام کرتا ہے نا“...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ اس ڈیوائس سے کسی بھی لوکیشن کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے اور جہاں یہ ڈیوائس موجود ہو وہاں کرائٹ ایکس میزائل بھی فائر کیا جاتا ہے جو اس ڈیوائس کو فالو کرتا ہے اور ٹھیک نشانے پر آ کر ہٹ کرتا ہے“...... ڈینی نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا یہ ڈیوائس ان سیاہ فاموں میں سے کسی کے پاس ہے“۔ کرنل اسکاٹ نے پوچھا۔

”نو چیف۔ ڈیوائس ایک سیاہ فام کی کرسی کے نیچے لگی ہوئی ہے۔ یہ وہی سیاہ فام ہے جس نے کرسی کے پائے کی تاریں توڑنے کی کوشش کی تھی اور کرنٹ لگنے سے بے ہوش ہو گیا تھا“...... ڈینی نے جواب دیا۔

”وہ دونوں تو بندھے ہوئے ہیں پھر وہ کرسی کے نیچے ڈیوائس کیسے لگا سکتے ہیں“...... کرنل اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

''یس چیف۔ اس ڈیوائس کو دیکھ کر میں نے کمرے میں لگے ہوئے ایس ایس ویڈیوز چیک کی تھیں۔ میں نے ان ویڈیوز میں آپ کے ساتھ آنے والے سرخ عقاب کو کرسی کے نیچے وہ ڈیوائس لگاتے دیکھا تھا''...... ڈینی نے کہا اور اس کی بات سن کر کرنل اسکاٹ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''سرخ عقاب''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ جب سیاہ فام کرنٹ لگنے سے بے ہوش ہوا تھا تو سرخ عقاب اسے چیک کرنے آگے آیا تھا اور اس نے سیاہ فام کو چیک کرتے ہوئے آپ کی موجودگی میں نہایت چالاکی سے کام لیتے ہوئے ڈیوائس اس کی کرسی کے نیچے لگا دی تھی''...... ڈینی نے جواب دیا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ اس نے وہ ڈیوائس وہاں کیوں لگائی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہوسکتا ہے چیف کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کے لئے ڈیوائس وہاں لگائی ہو یا پھر وہ ہیڈ کوارٹر پر کرائٹ ایکس میزائل فائر کرنا چاہتا ہو تاکہ ڈیوائس کی مدد سے میزائل ٹھیک اپنے ٹارگٹ تک پہنچے اور ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے''...... ڈینی نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا تو کرنل اسکاٹ کا چہرہ یکلخت متغیر ہو گیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ ڈیوائس سرخ عقاب نے ہی لگائی

تھی''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میرے پاس اس کی ویڈیو موجود ہے۔ آپ چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں''...... ڈینی نے جواب دیا۔

''کیا اب بھی وہ ڈیوائس وہاں لگی ہوئی ہے''...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ڈیوائس آف کرنے اور اسے وہاں سے اتارنے کے لئے ایلسن کو بھیج دیا ہے۔ وہ ڈیوائس آف بھی کر دے گا اور اسے اتار کر میرے پاس لے آئے گا''...... ڈینی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس ڈیوائس کو سنبھال کر رکھنا اور گرین رے سے مزید سرچنگ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ ایسی اور بھی ڈیوائسز یہاں لگی ہوئی ہوں۔ یہاں جو بھی ڈیوائس ملے اسے فوری طور پر ہٹا دو''۔ کرنل اسکاٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... ڈینی نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور اس کے چہرے پر حیرت اور غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''ہونہہ۔ تو کارٹر کا خدشہ درست تھا۔ سرخ عقاب میرے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھایا اور کارٹر کو کال کرنے لگا۔

"کارٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں کارٹر"...... کرنل اسکاٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... کارٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا خیال ٹھیک ہے کارٹر۔ یہ سرخ عقاب میرے ساتھ واقعی گیم کر رہا ہے"...... کرنل اسکاٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیسے پتہ چلا"...... کارٹر نے چونکتے ہوئے کہا تو کرنل اسکاٹ نے اسے ایکس تھری ڈیوائس کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سرخ عقاب سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہے"...... کارٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کے لئے۔ کیا مطلب"...... کرنل اسکاٹ نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ آپ کے اعتماد کرنے کے باوجود سرخ عقاب کو ہیڈ کوارٹر میں لانے سے پہلے میں نے اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی بندھوا دی تھی تاکہ اسے اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کی بھرپور انداز میں تلاشی بھی لی گئی تھی لیکن تلاشی کے دوران اس سے کچھ برآمد نہیں ہوا تھا اس کے باوجود وہ ہیڈ کوارٹر میں ایکس تھری ڈیوائس لانے میں کامیاب ہو گیا

تھا۔ اسے شاید پہلے سے ہی اس بات کا اندازہ تھا کہ ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن اس سے چھپائی جائے گی اسی لئے وہ اپنے ساتھ ڈیوائس لایا تھا اور پھر اس نے چالاکی سے وہ ڈیوائس اپنے ہی ساتھی کی کرسی کے نیچے لگا دی تاکہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اب وہ اس ڈیوائس کے ذریعے آسانی سے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن ٹریس کر سکتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچنا اس کے لئے ناممکن تھا اس لئے اس نے یہ سارا چکر چلایا کہ وہ آپ سے ڈیل کر کے عمران کے دو ساتھیوں کو آپ کے حوالے کر دے تاکہ وہ جب ہیڈ کوارٹر پہنچیں تو سرخ عقاب بھی یہاں پہنچ جائے اور وہ ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن معلوم ہو جائے یا پھر ہیڈ کوارٹر میں ڈیوائس لگانے میں کامیاب ہو جائے۔ اس ڈیوائس کی مدد سے وہ ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اس پر حملہ بھی کرا سکتا ہے اور کرائٹ ایکس میزائل سے بھی ہیڈ کوارٹر کو ٹارگٹ کر سکتا ہے اور آپ نے اس پر اعتماد کر کے اس کا ہر کام آسان کر دیا تھا"۔ کارٹر نے کہا۔

"لیکن اس نے جوزف اور جوانا کو میرے حوالے کیا ہے۔ اس بات کو تم کس خانے میں فٹ کرو گے"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ اصلی جوزف اور جوانا نہ ہوں"...... کارٹر نے کہا تو کرنل اسکاٹ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ اس نے یقیناً

اپنے دو آدمیوں کا انتخاب کیا ہوگا جن کے قد کاٹھ جوزف اور جوانا جیسے ہوں گے اور پھر وہ انہیں یہاں لے آیا تاکہ مجھے یقین دلا سکے کہ وہ میرے ساتھ مخلص ہے اور واقعی اس نے دولت کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ جب میں نے ان دونوں کو ہلاک کرنے کی بات کی تھی تو اس نے کہا تھا کہ میں اس وقت تک ان دونوں کو زندہ رکھوں جب تک عمران یہاں نہیں پہنچ جاتا۔ وہ ان دونوں کو عمران کو قابو کرنے کے لئے چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا تھا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف۔ اس نے سوچا ہوگا کہ جب وہ اگلی بار آئے گا تو عمران اور اس کے ساتھی کے ساتھ آئے گا تو وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی ہر طرف تباہی مچا دیں گے اور قید میں موجود اپنے ان دو آدمیوں کو بھی آزاد کرا کر لے جائیں گے اور آپ سے بلیو ڈائمنڈ بھی حاصل کر لیں گے''...... کارٹر نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ یہی اس کی پلاننگ معلوم ہوتی ہے۔ اوہ گاڈ۔ یہ سرخ عقاب کس قدر خطرناک اور شاطر انسان ہے۔ میں نے اس کا چہرہ اور اس کی آنکھیں ریڈ کی تھیں لیکن اس کے چہرے اور آنکھوں میں مجھے ایسا کوئی تاثر دکھائی نہیں دیا تھا کہ وہ مجھ سے کوئی گیم کھیل رہا ہے''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''میں نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا چیف لیکن آپ نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تھا''...... کارٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے ہیڈ کواٹر کو واقعی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ وائٹ ایکس تھری ڈیوائس آن تھی۔ اب تک تو اس ڈیوائس کی مدد سے وہ ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن ٹریس کر چکے ہوں گے''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہونا ناگزیر ہے''...... کارٹر نے جواب دیا۔

''بہرحال اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ سرخ عقاب یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں اس کے ڈاج میں آ چکا ہوں۔ وہ جو کہے گا میں آنکھیں بند کر کے اس کی بات کا یقین کر لوں گا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... کارٹر نے کہا۔

''میں اس کا ڈاج اسی پر الٹنا چاہتا ہوں۔ وہ عمران کو یہاں جس مقصد کے لئے بھی لا رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے نہ روکا جائے۔ میرا مقصد عمران کی ہلاکت ہے جسے میں ہر صورت میں پورا کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ فراسک اکیلے نہ جاؤ۔ اپنے ساتھ کمانڈوز لے جاؤ اور سرخ عقاب جیسے ہی عمران کو لے کر وہاں آئے اسے گولی مار کر اس سے عمران کو چھین کر لے آنا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ عمران بے ہوشی کی حالت میں ہو تاکہ تم جیسے ہی اسے یہاں لاؤ میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار سکوں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ اگر آپ کا حکم ہو تو میں دونوں کو ایک ساتھ گولیاں مار دوں۔ میں تصدیق کے لئے ان دونوں کی لاشیں اٹھا کر لے آؤں گا"...... کارٹر نے کہا۔

"نہیں۔ میں جیسا تم سے کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو بلکہ سرخ عقاب کو بھی زندہ ہی پکڑنے کی کوشش کرو۔ اس نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ میں جب تک اس سے انتقام نہ لے لوں گا مجھے سکون نہیں آئے گا"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں اس زندہ پکڑنے کی کوشش کروں گا"۔ کارٹر نے کہا۔

"گڈ لک۔ میں تمہاری کامیابی کا منتظر رہوں گا۔ جیسے ہی تم ان دونوں کو قابو کرو مجھے فوراً اطلاع کر دینا"...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... کارٹر نے کہا اور کرنل اسکاٹ نے اسے چند مزید ہدایات دے کر فون بند کر دیا۔

"ہونہہ۔ سرخ عقاب کی یہ جرأت کہ وہ مجھے دھوکہ دے۔ میں اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ اس کی بوٹیاں نوچ لوں گا"...... کرنل اسکاٹ نے غراتے ہوئے کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سرخ عقاب ایک بار اس کے سامنے آ جائے تو وہ واقعی اس پر کسی خونخوار بھیڑیئے کی طرح جھپٹ پڑے اور اس کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دے۔ وہ کارٹر کے فون کا بے چینی

سے انتظار کر رہا تھا۔ اس انتظار میں وہ کبھی سامنے پڑی ہوئی فائل پڑھنے لگتا۔ کبھی بے چینی کے عالم میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیتا اور جب اسے کسی کل چین نہ آتا تو وہ کرسی سے اٹھ کر دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر انتہائی بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگ جاتا۔

"ہونہہ۔ ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔ ابھی تک کارٹر کی کال کیوں نہیں آئی"...... کرنل اسکاٹ نے ریسٹ واچ دیکھ کر انتہائی بے چینی اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل اسکاٹ تیزی سے فون کی طرف جھپٹا۔ نیلے رنگ کے فون سیٹ کی گھنٹی بجی تھی۔

"یس۔ کرنل اسکاٹ بول رہا ہوں"...... کرنل اسکاٹ نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ڈینی بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کنٹرول روم کے انچارج ڈینی کی آواز سنائی دی تو کرنل اسکاٹ چونک پڑا کیونکہ ڈینی کے لہجے میں بے حد پریشانی اور خوف کا عنصر تھا۔

"کیا ہوا۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"...... کرنل اسکاٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سیاہ فام بلیک روم سے بھاگ گئے ہیں چیف"...... دوسری طرف سے ڈینی نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے ڈینی نے سیاہ فاموں کے بلیک روم

سے بھاگنے کا کہہ کر اس کے سر پر ہتھوڑا مار دیا ہو۔

''سیاہ فام بھاگ گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کہاں بھاگ گئے ہیں وہ اور کیسے بھاگ گئے ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا چیف۔ آپ کی ہدایات تھیں کہ میں انہیں وقتاً فوقتاً چیک کرتا رہوں۔ جب میں نے اس کمرے میں ایکس تھری ڈیوائس ٹریس کی تھی تب تک وہ کمرے میں ہی موجود تھے اور میں نے وہاں ایلسن کو بھیجا تھا جو سیاہ فام کی کرسی کے نیچے لگی ہوئی ڈیوائس اتار کر لے آیا تھا اور میں نے اس ڈیوائس کو آف کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے پورے ہیڈ کوارٹر کی گرین ریز سے چیکنگ کی لیکن ہیڈ کوارٹر میں سوائے اس ڈیوائس کے اور کوئی ڈیوائس موجود نہیں تھی۔ ایک گھنٹے کے بعد میں نے دوبارہ گرین ریز سے چیکنگ کی اور جب میں نے بلیک روم کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جن راڈز والی کرسیوں پر سیاہ فام جکڑے ہوئے تھے وہ خالی ہیں اور دونوں سیاہ فام وہاں سے غائب ہیں۔ کمرے کا دروازہ بھی کھلا ہوا ہے۔ بلیک روم میں دو افراد کی لاشیں موجود ہیں اور یہ دو افراد وہی محافظ ہیں جو بلیک روم کے باہر ان کی حفاظت کے لئے موجود تھے۔ ان دونوں افراد کے پاس کارڈز غائب ہیں۔ جوزف اور جوانا شاید ان کے پاس کارڈ لے گئے ہیں اسی لئے وہ اب گرین ریز کی رینج میں نہیں آ رہے ہیں چیف''...... ڈینی نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو کرنل اسکاٹ کو اپنے دماغ میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''یہ کیسے ہو گیا۔ وہ راڈز والی کرسیوں سے آزاد کیسے ہو گئے اور اب کہاں ہیں''...... کرنل اسکاٹ نے انتہائی ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا چیف۔ میں نے انہیں ہیڈ کوارٹر میں ہر جگہ چیک کیا ہے لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں چل رہا ہے۔ پاس کارڈز کی وجہ سے گرین ریز ان کی چیکنگ نہیں کر رہی ہے''...... ڈینی نے کہا۔

''بلیک روم کی ویڈیوز چیک کرو نانسنس۔ دیکھو وہ راڈز والی کرسیوں سے کیسے آزاد ہوئے ہیں اور کہاں گئے ہیں۔ بلیک روم کے ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر کے تمام حصوں کی ویڈیوز چیک کرو گے تو وہ تمہیں کہیں نہ کہیں مل جائیں گے۔ انہیں ڈھونڈو۔ ہر حال میں ڈھونڈو۔ اگر انہیں جلد سے جلد نہ ڈھونڈا گیا تو وہ ہیڈ کوارٹر میں تباہی پھیلا دیں گے''...... کرنل اسکاٹ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں''...... ڈینی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کے ہر حصے میں مسلح افراد بھیج دو اور میری طرف سے انہیں حکم دو کہ انہیں جوزف اور جوانا کہیں بھی دکھائی دیں وہ

انہیں گولیاں مار دیں“...... کرنل اسکاٹ نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی احکامات دے دیتا ہوں“...... ڈینی نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو رہا تھا۔ غصے کے باوجود اس کے چہرے پر پریشانی اور خوف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے جوزف اور جوانا کے بلیک روم سے غائب ہونے کا سن کر اسے زبردست شاک لگا ہو۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل اسکاٹ نے جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سیل فون کی سکرین کا ڈسپلے دیکھتا اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اس قدر تیز تھا کہ دھماکے کی آواز سن کر کرنل اسکاٹ کے ہاتھ سے سیل فون نکل کر نیچے گر گیا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا رنگ یکلخت ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا جیسے اس نے موت کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔

”تو آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ غداری کر رہا ہوں“...... محمود بن حسان نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس بات کا مجھے یقین تو نہیں ہے کہ تم جیسا انسان بھی غدار ہو سکتا ہے لیکن حالات جو ظاہر کر رہے ہیں اس سے تم شک کے دائرے میں تو آتے ہو“...... عمران نے کہا تو محمود بن حسان بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں آیا تھا اور عمران کو راہان کے فلیٹ میں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن آپ سے یا مسلمانوں سے کبھی غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا“...... محمود بن حسان نے کہا۔

”تو پھر تم نے جوزف اور جوانا کو کرنل اسکاٹ کے سپرد کیوں کیا ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ہی حکم تھا"...... محمود بن حسان نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔

"میرا حکم تھا۔ کیا مطلب۔ کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ جوزف اور جوانا کو لے جا کر سوپر ایجنسی کے چیف کے حوالے کر دو"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ آپ نے کہا تھا کہ مجھے جوزف اور جوانا کی مدد کرنی ہے اور انہیں اسرائیل پہنچانا ہے تاکہ وہ سوپر ایجنسی کے خلاف کام کرسکیں۔ آپ نے مجھے یہ حکم بھی دیا تھا کہ مجھے ان کے ساتھ مل کر ہر صورت میں سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا ہے اور وہاں گھس کر کرنل اسکاٹ سے بلیو ڈائمنڈ حاصل کرنا ہے۔ کرنل اسکاٹ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا بھی کسی کو علم نہیں ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اگر میں جوزف اور جوانا کے ساتھ اسرائیل جا کر سوپر ایجنسی کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا تو میں ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جاتا۔ آپ کا حکم تھا کہ جلد سے جلد یہ کام ہونا چاہئے تو میرے دماغ میں سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر اور خاص طور پر کرنل اسکاٹ تک پہنچنے کی ایک ترکیب آ گئی"...... محمود بن سلطان نے کہا۔

"کیسی ترکیب"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"کرنل اسکاٹ عقاب گروپ کی تلاش میں بھی تھا کیونکہ عقاب گروپ نے اسرائیل میں دوسری ایجنسیوں کے ساتھ سوپر ایجنسی کو بھی بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ میں نے سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ لیکن اس سلسلے میں میری کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ نے مجھے لیڈی اینڈا کی جو ٹپ دی تھی کہ اسے گولڈفش نے اغوا کیا ہے اور بعد میں گولڈفش بھی سوپر ایجنسی کے ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گئی تھی اور پھر غائب ہوگئی تھی تو میں نے اس جگہ سے لیڈی اینڈا کو اٹھا لیا تھا جہاں گولڈفش نے اسے چھپا رکھا تھا۔ لیڈی اینڈا کی میں نے زبان کھلوا لی تھی اور اس سے سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ اس نے تمام معلومات فراہم کر دی تھیں جس پر میں نے یقین کر لیا تھا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اس نے جو بھی معلومات فراہم کی تھیں وہ سب غلط تھیں۔ تشدد اور تکلیف سے بچنے کے لئے لیڈی اینڈا نے جھوٹ بولا تھا۔ میں نے اپنے گروپ کے ساتھ اس جگہ ریڈ کیا لیکن نہ وہاں کرنل اسکاٹ تھا اور نہ ہی سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر۔

مجھے لیڈی اینڈا کے جھوٹے بیان پر بے حد غصہ آیا۔ میں نے اس پر دوبارہ تشدد کیا لیکن اس بار اس نے میرے کسی سوال کا جواب نہ دیا اور میرے تشدد کی تاب نہ لا کر ہلاک ہوگئی۔ میرے لئے پھر وہی مسئلہ سامنے آ گیا کہ میں سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کیسے

ٹریس کروں۔ پھر جب چیف نے مجھے کہا کہ وہ جوزف اور جوانا کو
سوپر ایجنسی کے خلاف کام کرنے بھیج رہے ہیں تو میرے ذہن میں
ایک ترکیب آئی۔ یہ ترکیب اس وقت میرے ذہن میں آئی تھی
جب مجھے کرنل اسکاٹ کا ایک پرسنل نمبر مل گیا تھا۔ اس کا نمبر مجھے
لیڈی اینڈا نے ہی بتایا تھا۔ اس نے یہ سوچ کر نمبر بتا دیا تھا کہ
میں زیادہ سے زیادہ کرنل اسکاٹ سے فون پر بات کر سکتا ہوں۔
اس کا سیٹلائٹ نمبر ٹریس نہیں کر سکتا۔ بہرحال جب جوزف اور
جوانا یہاں پہنچ گئے اور سوپر ایجنسی کے چیف کرنل اسکاٹ نے ان
دونوں کو ہلاک کرنے کے لئے قبرصی ایجنٹ اکائے کو ایکٹیو کیا تو
میں نے کرنل اسکاٹ سے فون پر رابطہ کیا۔ میں نے اسے جب بتایا
کہ میں سرخ عقاب بول رہا ہوں تو پہلے اسے میری بات پر یقین
نہ آیا لیکن بہرحال میں نے اسے یقین دلا دیا اور پھر میں نے اس
سے اس انداز میں باتیں کرنی شروع کر دیں جیسے میں واقعی عقاب
گروپ کی سربراہی سے اکتا چکا ہوں اور دولت کے حصول کے
لئے اس کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔ پہلے تو کرنل اسکاٹ نے میری
کسی بات پر یقین نہ کیا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ وہ جس
جوزف اور جوانا کو تلاش کر رہا ہے ان کے بارے میں مجھے معلوم
ہے کہ وہ کہاں ہیں تو اس نے فوری طور پر ان دونوں کو اپنے
حوالے کرنے کا کہا۔ میں نے اس سے کہا کہ ان دونوں کے لئے
وہ میرے ساتھ سودا کرے۔ میں ان دونوں کو دس لاکھ ڈالرز کے

بدلے اس کے حوالے کروں گا تو اس نے میری بات مان لی اور
پھر میری اس سے ڈیل ہو گئی۔ میں جوزف اور جوانا کو کچھ نہ بتانا
چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے انہیں بے ہوش کیا اور پھر فراسک لے
گیا جہاں میرا ایک خفیہ ٹھکانہ ہے۔ میں نے کرنل اسکاٹ کو وہیں
بلایا تھا۔ یہ سراسر رسک تھا۔ کرنل اسکاٹ پورے اسکوارڈ کے ساتھ
وہاں آ سکتا تھا اور وہ میرے خفیہ ٹھکانے پر فورس کے ساتھ حملہ بھی
کر سکتا تھا اس لئے میں نے فراسک کے علاقے میں ٹاپ شوٹرز کو
چھپا دیا تاکہ اگر کرنل اسکاٹ یا اس کے ساتھیوں کی طرف سے ہم
پر حملہ کیا جائے تو وہ ٹاپ شوٹرز ہمیں ان سے محفوظ کر سکیں۔ کرنل
اسکاٹ ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر آیا اس کے ساتھ چند مسلح افراد
ضرور تھے۔ لیکن یہ دیکھ کر مجھے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی کہ وہ
اصول پسند آدمی ہے۔ اس نے جو ڈیل کی تھی۔ اس ڈیل پر وہ
کاربند تھا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ سرخ عقاب اسرائیل اور اس کی
فورس کا کتنا بڑا دشمن ہے پھر بھی اس نے مجھ سے کوئی بات نہ کی
تھی وہ دس لاکھ ڈالرز ساتھ لایا تھا۔ میں نے اس سے ڈالرز کے
بھرے ہوئے بیگز لئے اور جوزف اور جوانا کو بے ہوشی کی حالت
میں اس کے حوالے کر دیا۔ میری خواہش تھی کہ کرنل اسکاٹ مجھے
بھی ان دونوں کے ساتھ لے جائے۔ اس نے میری یہ خواہش خود
ہی پوری کر دی اور جوزف اور جوانا کے ساتھ مجھے بھی ہیلی کاپٹر
میں اپنے ساتھ لے گیا۔ ہیڈ کوارٹر میں لے جاتے ہوئے اس نے

محض میری آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھنے پر اکتفا کیا تھا اور پھر ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اس نے میری آنکھوں سے پٹی اتروا دی تھی۔
جوزف اور جوانا کو قید کرنے کے بعد وہ مجھے اپنے آفس میں لے گیا اور پھر اس نے باقاعدہ میرے ساتھ ڈیلنگ کرنی شروع کر دی کہ اگر میں مزید دولت کمانا چاہتا ہوں تو پھر میں اس کا اسی طرح اور بھرپور انداز میں ساتھ دوں۔ میری مدد سے وہ نہ صرف عقاب گروپ کا خاتمہ چاہتا تھا بلکہ فلسطین کے ان لیڈروں تک پہنچنا چاہتا تھا جو ان کے لئے سر درد کا باعث بنے ہوئے تھے۔ اس نے شاید سوچ لیا تھا کہ عقاب گروپ کا لیڈر واقعی ان کے ساتھ مل جائے تو وہ اس کی مدد سے فلسطینیوں کو اچھا سبق سکھا سکتا ہے اور فلسطین میں ہونے والی تحریکوں کو آسانی سے کچل سکتا ہے۔ وہ نجانے اور کیا سوچ رہا تھا اور میں نے اس کی سوچ کا بھرپور فائدہ اٹھانے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ میں اپنے ساتھ ایک خاص ڈیوائس لے گیا تھا تاکہ میں اسے اس ہیڈ کوارٹر میں لگا سکوں۔ میرا پروگرام یہ تھا کہ میں اس ڈیوائس کو وہاں لگا کر آؤں گا اور پھر اپنے ساتھ مسلح ساتھیوں کو لے کر اس کے ہیڈ کوارٹر پر دھاوا بول دوں گا اور نہ صرف ہیڈ کوارٹر تباہ کر دوں گا بلکہ کرنل اسکاٹ سے بلیو ڈائمنڈ بھی حاصل کر لوں گا اور اس کی قید میں موجود جوزف اور جوانا کو بھی آزاد کرا لوں گا۔ کرنل اسکاٹ، جوزف اور جوانا کو فوری طور پر موت کے گھاٹ اتار دینا چاہتا تھا لیکن میں نے اس سے کہا کہ وہ

انہیں زندہ رکھے کیونکہ ان دونوں کو چارے کے طور پر استعمال کر کے میں اس کے سب سے بڑے دشمن یعنی آپ کو بھی لا کر اس کے سپرد کر سکتا ہوں تو اس نے میری بات مان لی۔ میں نے آپ کو اس کے حوالے کرنے کا بھی سودا کر لیا اور اس سے آپ کے بدلے میں پچاس لاکھ ڈالرز مانگے جو اس نے دینے کا وعدہ کر لیا۔
میرا مقصد صرف جوزف اور جوانا کو محفوظ رکھنے کا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے اتنا وقت دے دے کہ میں واپس آ کر فورس تیار کر سکوں اور پھر اس کے ہیڈ کوارٹر میں لگائی ہوئی ڈیوائس کی مدد سے اسے ٹریس کر کے وہاں دھاوا بول دوں۔ اس کے لئے میں نے ساری پلاننگ بھی کر لی تھی اور آج صبح میں نے پہلا کام یہی کرنا تھا۔ ہم لانچوں کے ذریعے اسرائیل پہنچتے اور پھر خفیہ راستوں سے ہوتے ہوئے ٹریکر ڈیوائس کے ذریعے اس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتے اور پھر وہاں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیتے“...... محمود بن حسان نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”تمہاری پلاننگ تو اچھی ہے لیکن اس میں رسک بہت زیادہ ہے۔ کرنل اسکاٹ سخت گیر اور شکی مزاج آدمی ہے۔ تم سے ڈیلنگ کرنے کے بعد بھی اس کا مطمئن ہونا ناممکن ہے۔ اگر وہ تم سے مطمئن ہو بھی جائے تب بھی وہ تمہیں اپنی نگرانی میں رکھنا چاہئے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی تم اس کی نظروں میں ہو اور وہ تمہاری ایکٹیویٹیز چیک کر رہا ہو“...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے اس بات کا دھیان رکھا تھا۔ مجھے بھی یقین تھا کہ کرنل اسکاٹ سائنسی آلات کی مدد سے میری نگرانی کر سکتا ہے اس لئے میں نے اس کا توڑ پہلے ہی کر لیا تھا۔ میں نے یہ جو ریسٹ واچ پہن رکھی ہے یہ ہر قسم کی ریز اور چیکنگ کرنے والے آلات کے خلاف ڈھال کا کام کرتی ہے۔ اس ریسٹ واچ سے نکلنے والی بلیک پروٹیکشن ریز کسی ریز کو میرے قریب نہیں آنے دیتی۔ یہاں تک کہ اگر مجھے سیٹلائٹ سسٹم سے بھی چیک کیا جائے تو بلیک پروٹیکشن ریز کی وجہ سے مجھ پر نظر نہیں رکھی جا سکتی۔ جوزف اور جوانا کی حوالگی کے بعد اور ان کے بدلے میں دولت لے کر میں نے کرنل اسکاٹ کو بہت حد تک مطمئن کر دیا ہے اور اسے یہ بھی یقین ہے کہ ایک پچاس لاکھ کے لئے میں آپ کو بھی اس کے حوالے کر سکتا ہوں"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ اسے کہو کہ تم مجھے اس کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں ہر قسم کا رسک لے سکتا ہوں لیکن آپ کو اس کے حوالے کرنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ جوزف اور جوانا کو زندہ رکھنے کے لئے میرے پاس آپ کا آپشن موجود تھا لیکن آپ کو اس سے بچانے کے لئے میرے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔ وہ آپ کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا ہے۔ جیسے ہی میں آپ کو اس کے حوالے کروں گا وہ ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر آپ کو ہلاک کر دے گا"۔

محمود بن حسان نے کہا۔

"تو کیا تمہارے خیال میں، میں اتنا ہی تر نوالہ ہوں کہ وہ مجھے آسانی سے ہضم کر لے گا"...... عمران نے مسکرا کہا۔

"جو بھی ہے۔ میں ایسا رسک نہیں لوں گا"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"سوچ لو۔ پچاس لاکھ ڈالرز ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پچاس لاکھ تو کیا وہ آپ کے لئے کروڑوں یا اس سے بھی زیادہ ڈالرز میرے سامنے رکھ دے تو میں اسے ٹھوکر مار دوں گا"۔ محمود بن حسان نے کہا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی کرنل اسکاٹ کے ساتھ کھیل کھیل رہے تھے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس آپ صبح تک کا مجھے وقت دے دیں۔ صبح ہوتے ہی میں فورس کے ساتھ اس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دوں گا پھر نہ کرنل اسکاٹ رہے گا اور نہ اس کا ہیڈ کوارٹر"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"تم نے اس کے ہیڈ کوارٹر میں کون سی ڈیوائس لگائی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ایکس تھری ڈیوائس"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"یہ ٹریکر ڈیوائس ہے جسے کسی بھی نیٹ ورک پر چیک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... محمود بن حسان نے جواب دیا۔

"کہاں لگائی ہے تم نے ڈیوائس"...... عمران نے پوچھا۔

"جوزف اور جوانا کو ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں رکھا گیا ہے۔ کرنل اسکاٹ چونکہ ہر وقت میرے ساتھ ساتھ تھا اس لئے مجھے کہیں اور ڈیوائس لگانے کا موقع نہیں مل رہا تھا لیکن جب وہ مجھے جوزف اور جوانا کے سامنے لے گیا تو مجھے موقع مل گیا اور میں نے ڈیوائس آن کر کے اس راڈز والی کرسی کے نیچے لگا دیا جس پر جوزف جکڑا ہوا تھا"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"تم نے ڈیوائس چیک کی ہے۔ کیا وہ اب بھی ایکٹیو ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"تین گھنٹے پہلے میں نے چیک کیا تھا تب تک تو ڈیوائس ایکٹیو ہی تھی"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"تب تو تمہیں اس لوکیشن کا بھی پتہ چل گیا ہو گا جہاں سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے لوکیشن ٹریس اور مارک کر لی ہے۔ اب اگر وہ ڈیوائس وہاں سے ہٹا بھی لی جائے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔ محمود بن حسان نے کہا۔

"کہاں کی لوکیشن ہے"...... عمران نے پوچھا تو محمود بن حسان نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک اے فور سائز کا پیپر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس پیپر پر کمپیوٹر پرنٹر سے ایک نقشہ بنا ہوا تھا جس کے مختلف مقامات کو دائرہ لگا کر ان کے

نام لکھے ہوئے تھے۔ عمران غور سے نقشہ دیکھنے لگا۔

"تو یہ ہیڈ کوارٹر اسرائیل کے شمال میں کوبرا پہاڑیوں کے دامن میں ہے جسے جھیلوں کا علاقہ کہا جاتا ہے"...... عمران نے غور سے نقشہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اس علاقے میں کم و بیش بیس جھلیں ہیں جو مختلف مقامات سے ہوتی ہوئی ایک بڑی جھیل سے آ کر مل جاتی ہیں جسے کوبرا جھیل کہا جاتا ہے"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"ہم اگر کوشش کر کے ان میں سے کسی ایک جھیل میں پہنچ جائیں تو اس جھیل کی مدد سے ہم کوبرا جھیل اور پھر کوبرا جھیل سے نکل کر سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا بھی یہی پروگرام تھا کہ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر جھیلوں کے علاقے میں جاؤں گا اور پھر ہم سب تیراکی کے لباس پہن کر کسی چھوٹی جھیل سے ہوتے ہوئے کوبرا جھیل پہنچیں گے اور پھر اس جھیل سے باہر آتے ہی ہم پہاڑی دامن میں موجود ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیں گے"...... محمود بن حسان نے کہا۔

"یہ طویل پروسیس ہے۔ پہلے جھیلوں تک پہنچنا اور پھر مختلف جھیلوں سے گزر کر بڑی کوبرا جھیل میں جانا اور پھر اس جھیل سے نکل کر میدانی علاقے میں موجود ہیڈ کوارٹر پہنچنا۔ ظاہر ہے جھیلوں کی حفاظت کے لئے وہاں خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہو گا اور پھر سب

سے بڑی بات یہ کہ کوبڑا جھیل سے میدانی علاقے کا فاصلہ ایک کلو میٹر ہے۔ اس جھیل کے اردگرد خشک اور سپاٹ میدان ہے جہاں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جھیل سے نکلتے ہی تم آسانی سے ان کی نظروں میں آ سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میدان خشک اور سپاٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ٹھوس بھی ہے اور وہاں کی مٹی کا رنگ بھورا ہے۔ اگر ہم بھورے رنگ کے لباس پہن کر رینگتے ہوئے آگے جائیں گے تو ہمیں آسانی سے چیک نہیں کیا جا سکتا ہے''...... محمود بن حسان نے کہا۔

''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ ان کی فورس میدان میں ہوئی تو ان کی نظروں سے چھپنا ناممکن ہے اور اگر ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے وہاں گن شپ ہیلی کاپٹروں سے راؤنڈ لگائے جاتے ہوں تو پھر ان کی نظروں میں آنا اور بھی آسان ہو جائے گا چاہے تم سر سے پیروں تک بھورے لباسوں میں چھپے ہوئے کیوں نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہیڈکوارٹر کی حفاظت کے لئے انہوں نے نظر نہ آنے والی ریز کے جال پھیلا رکھے ہوں اور ہیڈ کوارٹر کے اطراف میں انہوں نے زمین کے نیچے بارودی سرنگیں بچھا رکھی ہوں۔ تم رینگتے ہوئے اس طرف جاتے تو بارودی سرنگوں سے گزرنا تمہارے لئے ناممکن ہو جاتا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ بارودی سرنگوں کے بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا''...... محمود بن حسان نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''تو اب سوچ لو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا سوچوں''...... محمود بن حسان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''بھلے آدمی۔ جھیلوں بھرے علاقے میں ہیڈ کوارٹر بنانے کے لئے انہوں نے اطراف کی سیکورٹی کا خصوصی طور پر انتظام کیا ہوگا تاکہ کوئی غیر متعلق شخص یا اشخاص اس طرف نہ آ سکیں۔ تم دن کی روشنی میں جاؤ یا رات کے اندھیرے میں، ان کی نظروں میں آسانی سے آ جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''رسک تو ہے لیکن بہرحال میں کچھ نہ کچھ ضرور کر لیتا''۔ محمود بن حسان نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ کرنے سے کام نہیں چلتے گا پیارے۔ ایسے معاملوں میں بہت سوچ سمجھ کر اور محتاط انداز میں کام کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال تم نے جو پلاننگ کی ہے اس میں اگر ہم تھوڑی سی تبدیلی کر لیں تو ہمارا کام ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیسی تبدیلی''...... محمود بن حسان نے کہا۔ راہان بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا لیکن اس نے ایک بار بھی ان کی باتوں میں مداخلت نہیں کی تھی۔ خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ اگر مجھے ان کے حوالے کرنا ہوتا تو تم کیا کرتے''...... عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

''میرا ایسا پروگرام تھا ہی نہیں''...... محمود بن حسان نے کہا۔

"سمجھ لو کہ ہے۔ اب بتاؤ"...... عمران نے کہا تو محمود بن حسان
چند لمحے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس
نے ایک طویل سانس لی اور ہونٹ بھینچ لئے۔
"میں کرنل اسکاٹ کو فون کرتا۔ میری کال پر کرنل اسکاٹ اپنے
رائٹ ہینڈ کارٹر یا کسی اور کو تیز رفتاری ہیلی کاپٹر میں بھیج دیتا اور
پھر وہیں مجھے رقم دے کر آپ کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر
لے جاتا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ آپ کو بے ہوشی کی حالت میں ہی
گولی مار دیتا اور پھر آپ کی لاش ہیڈ کوارٹر لے جاتا"...... محمود بن
حسان نے کہا۔
"جب تم نے جوزف اور جوانا کو ان کے حوالے کیا تھا تب بھی
کرنل اسکاٹ کا رائٹ ہینڈ کارٹر ہی انہیں لینے آیا تھا"...... عمران
نے پوچھا۔
"جی ہاں"...... محمود بن حسان نے جواب دیا۔
"ان کے ساتھ مسلح افراد بھی تھے"...... عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں۔ چار مسلح افراد تھے"...... محمود بن حسان نے کہا۔
"کس ہیلی کاپٹر میں آئے تھے وہ"...... عمران نے پوچھا۔
"گن شپ اسٹیلتھ ہیلی کاپٹر تھا"...... محمود بن حسان نے کہا۔
"اوہ۔ اسی لئے وہ سرحد کراس کر کے خاموشی سے اس طرف آ
جاتے ہیں ورنہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ قبرص، اسرائیلی ہیلی کاپٹروں
کو اس آسانی سے سرحد کراس کرنے کی اجازت کیسے دے سکتا

ہے"...... عمران نے کہا۔
"فراسک کا علاقہ متنازعہ ہے جہاں یہودی آبادیاں قائم ہیں۔
اس طرح ان ہیلی کاپٹروں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور چونکہ یہ ایک
چھوٹا سا جزیرہ ہے اس لئے اس طرف قبرص سیکورٹی فورسز کی توجہ کم
ہی ہے لیکن اگر جزیرے سے کوئی ہیلی کاپٹر قبرص کی سرحد کی طرف
آئے تو پھر اس کا سخت نوٹس لیا جاتا ہے۔ میرا خفیہ ٹھکانہ آبادیوں
سے ہٹ کر ایک جنگل میں ہے"...... محمود بن حسان نے کہا۔
"جوزف اور جوانا کو تم نے جب ان کے حوالے کیا تھا تو کیا تم
نے اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں لیا تھا۔ میرا مطلب ہے راہان کو بھی
اس بات کا علم تھا"...... عمران نے پوچھا۔
"جی ہاں۔ آج صبح ریڈ میں اسے بھی ہمارے ساتھ ہی روانہ
ہونا تھا"...... محمود بن حسان نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب تم ایک کام کرو"۔ عمران
نے کہا۔
"کیا"...... محمود بن حسان نے پوچھا۔
"تم کرنل اسکاٹ کو فون کرو اور اس سے کہو کہ میں قبرص پہنچ
گیا ہوں۔ تم نے مجھے بے ہوش کر دیا ہے اور تم مجھے وعدے کے
مطابق اس کے حوالے کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا تو اس کی
بات سن کر نہ صرف محمود بن حسان بلکہ راہان بھی چونک پڑا۔
"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... محمود بن حسان نے پریشان

ہوتے ہوئے کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں وہی کرو''...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن......'' محمود بن حسان نے کہنا چاہا۔

''تم سے کہا ہے نا کہ جیسا کہا ہے ویسا کرو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو محمود بن حسان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کا حکم''...... محمود بن حسان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب میری بات دھیان سے سنو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو اپنی پلاننگ سمجھانے لگا۔ اس کی پلاننگ سن کر محمود بن حسان اور راہان کے چہروں پر نہ صرف سکون آ گیا بلکہ ان کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں۔

''آپ واقعی بے حد جینیئس ہیں عمران صاحب۔ واقعی سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی یہ آسان ترین ترکیب ہے۔ کرنل اسکاٹ کو شک بھی نہیں ہو گا اور ہم آسانی سے اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے''...... راہان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں بس اس بات کا دھیان رکھنا ہو گا کہ ہم پکڑے نہ جائیں اگر ہم پکڑے گئے تو وہ ہمیں زندہ رہنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے اور فوراً گولی مار دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں اس ساری سچویشن کو آسانی سے ہینڈل کرلوں گا''...... محمود بن حسان نے کہا۔

''تو پھر تم دونوں ابھی جا کر فراسک میں ان کے استقبال کی تیاری کر لو۔ جب تمہاری ساری تیاری مکمل ہو جائے تو پھر تم کرنل اسکاٹ کو فون کر دینا۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے وہ میں تمہیں بتا بھی چکا ہوں اور سمجھا بھی چکا ہوں۔ اگر تم دونوں کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی ہو تو ایک دوسرے سے سر ٹکرا لینا ہو سکتا ہے کہ سر ٹکرانے سے ایک دوسرے کی سمجھ تم دونوں میں منتقل ہو جائے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''جب تمام انتظامات ہو جائیں گے تو میں راہان کو بھیج کر آپ کو وہیں بلا لوں گا۔ اس کے بعد ہم اپنی پلاننگ پر عمل کریں گے''۔ محمود بن حسان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تینوں کچھ دیر بیٹھے پلاننگ پر ڈسکس کرتے رہے پھر راہان اور محمود بن حسان، عمران کو فلیٹ میں چھوڑ کر پلاننگ پر عمل کرنے کے لئے وہاں سے روانہ ہو گئے۔

جوزف کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اسی کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے پایا۔ اس کے قریب جوانا بھی بدستور کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ جوانا ہوش میں تھا۔ جوزف کو ہوش میں آتے دیکھ کر جوانا کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"تھینک گاڈ۔ کہ تمہیں ہوش آ گیا۔ ورنہ میں تمہارے لئے بے حد پریشان ہو رہا تھا"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن مجھے ہوا کیا تھا"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں کرنٹ لگا تھا۔ اچانک ہی تمہاری کرسی میں برقی رو دوڑ گئی تھی جس سے تم بری طرح سے چیخ اٹھے تھے اور پھر بے ہوش ہو گئے تھے"...... جوانا نے جواب دیا تو جوزف کی آنکھوں کے سامنے سابقہ مناظر گھوم گئے جب اس نے راڈ والی کرسی کے پچھلے پایوں کی طرف جاتی ہوئی تاروں میں اپنے بوٹ کی ٹو پھنسا دی تھی

اور پھر جیسے ہی اس نے بوٹ کی ٹو سے تار کو توڑا اسی لمحے اس کی کرسی میں برقی رو دوڑ گئی اور شارٹ سرکٹ کرنٹ سے اس کا جسم بری طرح سے جھنجھنا اٹھا تھا۔ اس کے بعد اب اسے ہوش آیا تھا۔

"ہونہہ۔ میں نے راڈ والی کرسی کی فنکشنل تاروں کو توڑنے کی کوشش کی تھی تا کہ میں راڈز سے آزاد ہو سکوں لیکن شاید میں نے غلط تاریں توڑ دی تھیں یا پھر برقی کی لائٹ وائر ٹوٹ کر کرسی سے چھو گئی تھی اگر مجھے فل پاور کا کرنٹ لگتا تو اب تک میں کوئلہ بن چکا ہوتا"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ شاید ایسا ہی ہوا تھا"...... جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کرنل اسکاٹ اور سرخ عقاب کہاں ہیں"...... جوزف نے پوچھا کیونکہ کمرے میں ان دونوں کے سوا اور کوئی موجود نہیں تھا۔

"تمہیں کرنٹ سے بے ہوش ہوتے دیکھ کر وہ سب یہاں سے چلے گئے تھے"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ آخر سرخ عقاب نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا تھا"...... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ دولت کا رسیا ہے اور دولت کے لئے انسان کچھ بھی کر سکتا ہے پھر اس کے لئے بھلا ہماری کیا حیثیت ہو سکتی ہے"...... جوانا نے بھی ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں کتنی دیر بے ہوش رہا ہوں"...... جوزف نے سر جھٹکتے

ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ مجھے بھی ابھی کچھ دیر پہلے ہوش آیا ہے۔ تمہارے بے ہوش ہونے کے بعد مجھے بھی انجکشن لگا کر بے ہوش کر دیا گیا تھا''...... جوانا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ سب کچھ اس سرخ عقاب کی وجہ سے ہوا ہے۔ ایک بار مجھے یہاں سے آزادی مل جائے تو میں اسے تلاش کر کے اس کی اپنے ہاتھوں سے بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... جوزف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں بھی اس کا بھیانک حشر کروں گا''...... جوانا نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''ہمیں زندہ رکھ کر انہوں نے غلطی کی ہے۔ ہمیں اس موقع کا ہر حال میں فائدہ اٹھانا ہو گا ورنہ وہ ہمیں اسی طرح بے بسی کی موت مار دیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''لیکن ہم کیا کریں۔ ہوش میں آنے کے بعد میں راڈز والی کرسی سے آزاد ہونے کی ہر ممکن کوشش کر چکا ہوں لیکن کامیاب نہیں ہو سکا''...... جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''جن تاروں کو میں نے توڑا تھا ان سے شاید راڈز اوپن کلوز نہیں ہوتے تھے۔ شاید راڈز اوپن کلوز کرنے والے بٹن ان کرسیوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ جن تک ہمارے ہاتھ نہیں پہنچ سکتے''...... جوزف نے کہا۔

''مجھے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کمرے میں کوئی کنٹرول پینل نہیں ہے''...... جوانا نے جواب دیا۔ جوزف غور سے اپنی اور جوانا کی کرسی کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ ان کرسیوں کی ساخت سے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ انہیں کس میٹریل سے بنایا گیا ہے اور ان کا فنکشن کیا ہو سکتا ہے۔ چند لمحے وہ کرسیوں کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا ہوا''...... جوانا نے اسے ہونٹ بھینچتے دیکھ کر کہا۔

''یہ راڈز وائس سسٹم کنٹرولڈ ہیں''...... جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وائس سسٹم کنٹرول۔ تمہارا مطلب ہے کہ انہیں وائس کرڈز سے اوپن کلوز کیا جاتا ہے''...... جوانا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ان کرسیوں کے راڈز کھولنے کے یا تو مخصوص کوڈز ہیں یا پھر کسی ایک شخص کی آواز سے ہی انہیں اوپن کلوز کیا جا سکتا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''اگر یہ کسی ایک شخص کی آواز سے اوپن کلوز ہوتے ہیں تو پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ کس کی آواز سے ایسا ہوتا ہو گا''...... جوانا نے پوچھا۔

''یہ کام کرنل اسکاٹ تو نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حکم دینے کا عادی ہے۔ مجرموں کو لا کر اس طرح کرسیوں پر جکڑنا اس کا کام نہیں ہے۔ یہ کام اس کا نائب کرتا ہو گا یا پھر اس ہیڈ کوارٹر کا

انچارج“...... جوزف نے سوچتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو ان راڈز کو اوپن کرنا واقعی مشکل ہو گا“...... جوانا نے کہا۔

”کام یقیناً مشکل ہوتے ہیں جوانا۔ بس ہمت، لگن اور مسلسل محنت کی ضرورت ہوتی ہے پھر ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے“۔ جوانا نے کہا۔

”تمہارے اس فلسفے سے راڈز کھلنے کا کیا تعلق ہے“...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بہت گہرا تعلق ہے“...... جوزف نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

”میں سمجھا نہیں“...... جوانا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں معلوم کر سکتا ہوں کہ ہمیں یہاں لا کر راڈز والی کرسیوں پر کیسے جکڑا گیا تھا“...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیسے“...... جوانا نے کہا۔

”اس کے لئے مجھے گزرے ہوئے وقت میں جانا پڑے گا“۔ جوزف نے کہا۔

”گزرے ہوئے وقت میں جانا پڑے گا۔ میں سمجھا نہیں۔ تم کیسے گزرے ہوئے وقت میں جاؤ گے“...... جوانا نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”الکانا کے پراسرار عمل سے“...... جوزف نے مسکرا کر کہا۔

”الکانا کا پراسرار عمل۔ کیا مطلب۔ یہ الکانا کا پراسرار عمل کیا ہے“...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”یہ افریقہ کا ایک قدیم علم ہے جس سے نیند کے عالم میں بولی اور سنی جانے والی باتوں کو پھر سے سنا جا سکتا ہے“...... جوزف نے کہا تو جوانا، جوزف کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے واقعی جوزف کی کوئی بات سمجھ نہ آ رہی ہو۔

”میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ تم جب گہری نیند میں ہوتے ہو اور میں تمہیں جگانے کی کوشش کرتا ہوں تو میری آواز تمہارے کانوں سے ہوتی ہوئی تمہارے دماغ کے ایک مخصوص حصے میں پہنچ رہی ہوتی ہے۔ اس وقت اگر تم کوئی خواب دیکھ رہے ہوتے ہو تو تمہیں میری کہی ہوئی باتیں سمجھ میں آ رہی ہوتی ہیں لیکن خواب میں تمہارے سامنے کوئی اور ہوتا ہے۔ مطلب کہ تمہارے دماغ کی سکرین پر نظر آنے والے خواب کا منظر کچھ اور ہوتا ہے جس میں میری آواز شامل ہو جاتی ہے اور تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہوتا ہے جیسے تم ایک حقیقی منظر دیکھ رہے ہو“...... جوزف نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسا تو ہوتا ہے“...... جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”خواب دیکھتے ہوئے انسان کو اگر آوازیں دے کر یا جھنجھوڑ کر

جگا دیا جائے تو اس کے دماغ پر بدستور اس خواب کا اثر رہتا ہے اور بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو خواب میں دیکھی اور سنی ہوئی ہوتی ہیں لیکن جاگ جانے کے بعد بھی وہ باتیں یاد رہتی ہیں“۔ جوزف نے کہا۔

”ہاں بالکل۔ ایسا کئی بار ہوا ہے میرے ساتھ“...... جوانا نے کہا۔

”میں نے بھی ایک خواب دیکھا تھا اس خواب میں مجھے افریقہ کے ایک کلانجی دیوتا کے پجاریوں نے پکڑ لیا تھا اور فولادی زنجیروں سے باندھ کر سیاہ کنویں میں الٹا لٹکا رہے تھے۔ اس وقت وہ قدیم زمانے کا موت کا نغمہ الاپ رہے تھے۔ اس نغمے کے بول اب بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ جس کا مطلب تھا کہ کلانجی دیوتا ہم تمہاری بھینٹ بھیج رہے ہیں۔ اپنا منہ کھول اور مکاشو کو سالم نگل جا اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے پیٹ میں قید کر لے“۔ جوزف نے کہا۔

”کیا مطلب ہوا اس خواب کا“...... جوانا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”مطلب یہ کہ جب بے ہوشی کی حالت میں ہمیں یہاں لا کر باندھا جا رہا تھا تو کچھ افراد یہاں موجود تھے جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے ان میں سے کسی نے وائس کوڈ کے ذریعے کرسیوں کے راڈز اوپن اور پھر کلوز کئے ہوں۔ اگر میں خیال خوانی

کی دنیا میں واپس چلا جاؤں تو ان باتوں کو پھر سے ذہن میں لا سکتا ہوں جو اس کمرے میں ہوئی تھیں۔ وہ تمام باتیں میرے دماغ میں آ گئیں تو پھر مجھے اس کوڈ کا آسانی سے پتہ چل جائے گا جس سے ان کرسیوں کے راڈز اوپن اور کلوز ہوتے ہیں“...... جوزف نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم اپنے دماغ کی گہرائیوں میں جھانکنا چاہتے ہو“...... جوانا نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے شعور اور لاشعور کو یکجا کرنا ہو گا اور سانس روک کر پوری توجہ سے ہمارے بے ہوش ہونے سے اب تک ہونے والی تمام واقعات کو ذہن میں لانا ہو گا۔ اس طرح ہر بات کھل کر میرے سامنے آ جائے گی“...... جوزف نے جواب دیا۔

”تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ اس عمل سے تم ان کرسیوں کے راڈز کھول سکتے ہو تو پھر سوچ کیا رہے ہو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ہمیں یہاں سے آزاد ہونا ہے ہر صورت میں“...... جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اب خاموش ہو جاؤ۔ میں الکانا کے عمل کے ذریعے اپنے ذہن میں سابقہ واقعات کو لانے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم بس دعا کرو کہ جب تک میں اپنا عمل پورا نہ کر لوں اس وقت تک کوئی یہاں نہ آئے اگر کوئی یہاں آ گیا تو میری توجہ بھٹک جائے گی پھر سارا عمل بے کار ہو جائے گا۔ اس عمل کے لئے

خاموشی اور یکسوئی کی اشد ضرورت ہوتی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کچھ نہیں بولوں گا لیکن اگر کوئی آ گیا تو پھر اس کے لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا''...... جوانا نے کہا۔

''اوکے۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اب تم خاموش ہو جاؤ کوشش کرنا کہ معمولی سا کھٹکا بھی نہ ہو''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جوزف نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر اس نے سانس روکتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ جوانا غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے بار بار بیرونی دروازے کی طرف بھی دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ جوزف کے مخصوص عمل کے دوران کوئی وہاں نہ آ جائے۔

جوزف اپنے پراسرار عمل میں مصروف تھا۔ وہ کچھ دیر سانس روکے رکھتا پھر وہ آہستہ آہستہ سانس چھوڑتا اور جب اس کے پھیپھڑے خالی ہو جاتے تو وہ پھر سانس روک لیتا اور پھر کچھ دیر بعد وہ دوبارہ سانس کھینچنے لگا لیکن یہ عمل وہ انتہائی آہستہ کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سانس لے ہی نہ رہا ہو اور پتھر کے بت میں تبدیل ہو گیا ہو۔ جوانا انتہائی بے چینی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ چونکہ اس پراسرار عمل کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا اور نہ اسے عمل تنفس کا کچھ علم تھا اس لئے اسے بھی یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جوزف نے مسلسل سانس روک رکھا ہے اور وہ سانس لینا ہی بھول گیا ہے۔

کئی بار جوانا کا دل چاہا کہ وہ جوزف کو آواز دے کیونکہ جوزف کو اس طرح ساکت ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اور عمل تنفس کی وجہ سے اس کا سیاہ چہرہ سرخ ہو کر تابنے کی طرح چمکنے لگا تھا۔ اب تو جوانا کے لئے خاموش رہنا مشکل ہو گیا۔ اس نے جوزف کو آواز دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے جوزف کی آنکھیں کھل گئیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جوزف کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے سر گھما کر جوانا کی طرف دیکھا تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر جوانا بوکھلا گیا۔

''کیا ہوا''...... جوانا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے معلوم کر لیا ہے۔ کرسیوں کے راڈز وائس کوڈ کے ذریعے ہی اوپن اور کلوز کئے جاتے ہیں''...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''گڈ شو''...... جوانا کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''جب ہمیں یہاں لا کر ان کرسیوں پر جکڑا گیا تھا تو یہاں سات افراد آئے تھے جو ہمیں بے ہوشی کی حالت میں ان کرسیوں پر بٹھا کر گئے تھے۔ ان کے باہر جانے کے بعد ایک اور آدمی یہاں آیا اور اس نے چند کوڈز بولے تو ہم کرسیوں کے راڈز میں جکڑ گئے''...... جوزف نے کہا۔

''کیا کوڈز تھے وہ''...... جوانا نے پوچھا۔

''اس نے ہمارے ہاتھ پاؤں ایڈجسٹ کر کے چیئرز کی طرف

دیکھتے ہوئے کلوز کلوز کہا تھا تو راڈز خود بخود بند ہو گئے تھے''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے ہم دو بار اوپن اوپن کہیں گے تو یہ راڈز کھل جائیں گے''...... جوانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ راڈز اوپن اوپن کہنے سے ہی کھلتے ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں کہتا ہوں اوپن اوپن''...... جوانا نے کہا اور پھر اس نے کرسیوں کی طرف دیکھ کر اوپن اوپن کہا لیکن کچھ نہ ہوا راڈز اپنی جگہ قائم تھے۔

''یہ کیا۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ اوپن اوپن کہنے سے راڈز کھل جائیں گے پھر یہ کھلے کیوں نہیں''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوپن اوپن جب تک وہ آدمی یہاں آ کر نہیں کہے گا جس نے کلوز کلوز کہا تھا اس وقت تک یہ راڈز نہیں کھلیں گے''۔ جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو کیا اس آدمی کا ہونا ضروری ہے''...... جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بہت ضروری ہے کیونکہ کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا میں اس کی آواز بھی فیڈ ہے۔ اس کی آواز کے بغیر کمپیوٹر کرسیوں سے لنکڈ نہیں ہو گا اور نہ ہی یہ راڈز کھلیں گے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ان کرسیوں سے آزاد نہیں ہو سکیں گے''...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اگر باس یہاں ہوتا اور اس نے اس آدمی کی آواز سن لی ہوتی تو شاید اس کے اوپن اوپن کہنے سے راڈز کھل جاتے لیکن ہم دوسروں کی آوازوں کی نقل نہیں کر سکتے اس لئے واقعی ہمارے لئے ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد ہونا مشکل ہے''...... جوزف نے کہا۔

''ہم دوسروں کی آوازوں کی نقل نہیں کر سکتے لیکن آوازیں تو بدل ہی سکتے ہیں۔ اگر ہم مختلف آوازوں میں اوپن اوپن کہیں تو ہو سکتا کہ ہمارے منہ سے نکلی ہوئی کوئی آواز اس آواز سے میچ ہو جائے جس سے راڈز اوپن ہو سکتے ہوں''...... جوانا نے کہا تو جوزف چونک پڑا۔

''گڈ شو۔ تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ واقعی اگر ہم آوازیں بدلیں تو کسی نہ کسی وقت ہمارے منہ سے ایسی آواز نکل سکتی ہے جو اس آدمی کی آواز سے میچ کرتی ہو جو کمپیوٹر میں فیڈ ہے''۔ جوزف نے کہا۔

''لیکن ہم یہ آواز تب ہی منہ سے نکال سکتے ہیں جب ہم نے اس آدمی کی آواز سنی ہو۔ اب وہ آدمی نجانے کس انداز اور کس لہجے میں بولتا ہے۔ اس کا لہجہ کرخت بھی ہو سکتا ہے نرم بھی اور دھیما یا پھر اونچا بھی''...... جوانا نے کہا۔

''میں نے انکاناعمل میں اس کی آواز سنی ہے۔تم رکو۔ میں اس کی آواز نکالنے کی کوشش کرتا ہوں''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے قدرے اونچی آواز میں اوپن اوپن کہنا شروع کر دیا۔ ابھی اس نے دو تین بار ہی اوپن اوپن کہا ہو گا کہ اچانک کمرہ کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی کرسیوں کے راڈز خود بخود کھلتے چلے گئے۔کرسیوں کے راڈز کھلتے دیکھ کر ان دونوں کے چہرے دمک اٹھے۔

''کھل گئے راڈز۔ ہم آزاد ہو گئے۔ گڈ شو۔تم نے جو کہا وہ کر دکھایا ہے جوزف۔ تم واقعی گریٹ ہو۔ گریٹ جوزف''...... جوانا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''میں نے کہا تھا نا کہ کوشش اور محنت کی جائے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے''...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔تم نے ٹھیک کہا تھا۔تمہاری کوشش اور محنت واقعی رنگ لائی ہے۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... جوانا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ وارم اپ کرنے لگے کیونکہ مسلسل کرسیوں پر بیٹھے رہنے سے ان کے جسموں میں خاصا اکڑاؤ پیدا ہو گیا تھا جو ظاہر ہے وارم اپ کرنے سے ہی ٹھیک ہو سکتا تھا۔

''اب ٹھیک ہے۔ آؤ''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے اوپر والے حصے میں سلاخیں لگی ہوئی تھیں جہاں سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ جوزف کا قد چونکہ لمبا تھا اس لئے اس کا سر آسانی سے سلاخوں تک پہنچ گیا اور وہ باہر جھانکنے لگا۔ باہر ایک طویل راہداری تھی۔ دروازے کے پاس دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ دونوں نے مشین گنیں کاندھوں پر لٹکائی ہوئی تھیں اور ان کے چہرے دوسری طرف تھے۔ ان دونوں کو دیکھ کر جوزف نے منہ پر انگلی رکھ کر جوانا کو خاموش رہنے کا کہا جو اس کی طرف بڑھتے ہوئے کچھ کہنے ہی لگا تھا۔ جوزف کا اشارہ دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا اور بے آواز قدم اٹھاتا ہوا جوزف کے قریب آ گیا۔

''باہر دو آدمی موجود ہیں''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے سر ہلا دیا۔ جوزف نے دروازے کا ہینڈل پکڑا اور اسے آہستہ آہستہ گھمایا۔ ہینڈل بے آواز گھوم گیا۔

''دروازہ کھولتے ہی ہمیں نہایت تیز رفتاری سے باہر نکل کر ان دونوں کو قابو کرنا ہے۔ اگر انہیں ذرا بھی موقع مل گیا تو وہ ہمیں گولیاں مار دیں گے''...... جوزف نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''دروازہ کھلا ہوا ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ لگ تو رہا ہے''...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف اور جوانا نے باہر کھڑے دونوں افراد کو ایک بار پھر دیکھا تاکہ ان کی پوزیشن ان کے ذہنوں میں رہے پھر وہ قدرے پیچھے ہٹ گئے۔ جوزف کا ہاتھ ہینڈل پر تھا۔ اس نے جوانا کو دیکھا پھر اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر باہر کھڑے دونوں مسلح افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ انہوں نے کاندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش کی لیکن جوزف اور جوانا دروازے سے نکل کر ایک ساتھ ان پر چیتوں کی سی پھرتی سے جھپٹ پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان دونوں میں سے کسی کے منہ سے کوئی آواز نکلتی، جوزف اور جوانا نے ایک ایک ہاتھ سے ان کے منہ دبوچ لئے اور دوسرے ہاتھوں سے ان کی گردنیں پکڑ لیں۔ دوسرے لمحے ماحول کڑک کڑک کی دو آوازوں سے گونجا اور دونوں مسلح افراد جوزف اور جوانا کے بازوؤں میں جھول گئے۔ جوزف اور جوانا نے انتہائی ماہرانہ انداز میں ایک ہی جھٹکے سے ان کی گردنوں کی ہڈیاں توڑ دی تھیں۔

”اندر لے چلو انہیں جلدی“...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ان دونوں نے لاشوں کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر اپنے کاندھوں پر ڈالا اور اسی کمرے میں آ گئے جہاں وہ قید تھے۔ جوزف اور جوانا نے ان دونوں افراد کی مشین گنیں سنبھالیں اور پھر وہ ان کی تلاشی لینے لگے۔ ان کی جیبوں سے انہیں فالتو میگزین مل گئے۔ میگزین انہوں نے اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔

ان دونوں کی جیبوں سے انہیں سرخ رنگ کے دو کارڈز بھی ملے ان کارڈز پر ان دونوں کے نام لکھے ہوئے تھے اور کارڈز پر چھوٹی چھوٹی ڈیوائس بھی فکسڈ تھیں۔ جوزف نے اشارہ کیا تو جوانا نے ایک کارڈ اپنی جیب میں ڈال لیا۔ جوزف نے بھی کارڈ جیب میں رکھا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔

دروازے سے باہر نکلتے ہی وہ مشین گنیں لئے سامنے راہداری میں دوڑتے چلے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا وہ دونوں اس دروازے کے پاس پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ بند تھا۔ دونوں نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر جوزف نے ہاتھ بڑھا کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھول کر جوزف نے اندر جھانکا تو اسے سامنے ایک صوفے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا دکھائی دیا۔ ادھیڑ عمر آدمی نیوز پیپر دیکھ رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونکا اور پھر وہ ان دونوں کو دیکھ کر نیوز پیپر پھینک کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ فوراً اپنی جیب کی طرف گیا۔

”خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی تو بھون دوں گا“...... جوزف نے مشین گن اس کی طرف کرتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رک گیا۔ ان دونوں کو دیکھ کر اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

”تم دروازے پر رکو۔ میں اسے دیکھتا ہوں“...... جوزف نے

جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جوزف تیز تیز چلتا ہوا ادھیڑ عمر آدمی کی طرف بڑھا۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم دونوں یہاں کیسے آ گئے۔ تم دونوں تو بلیک روم میں قید تھے“...... ادھیڑ عمر آدمی نے جوزف کی طرف دیکھ کر بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”دنیا میں ایسا کوئی قید خانہ نہیں بنا ہے جہاں ہمیں زیادہ دیر قید رکھا جا سکے“...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے ادھیڑ عمر آدمی کے نزدیک جاتے ہی اسے کوئی موقع دیئے بغیر اس کی کنپٹی پر زور دار مکا مار دیا۔ ادھیڑ عمر آدمی کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ صوفے پر گر گیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جوزف کی دوسری ضرب نے اسے ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ کر دیا۔

”یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ دروازہ بند کر کے یہاں آ جاؤ“۔ جوزف نے جوانا سے کہا تو جوانا نے دروازہ لاکڈ کیا اور پھر وہ جوزف کے قریب آ گیا۔

”اسے باندھ کر اس سے کرنل اسکاٹ کے بارے میں پوچھتے ہیں“...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کمرے کے ایک کونے میں الماری دیکھ کر وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اسے الماری میں اسلحہ اور دوسرا بہت سا سامان دکھائی دیا۔ ایک خانے میں رسی کا بنڈل دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے

بنڈل اٹھایا اور مڑ کر جوزف کی طرف اچھال دیا۔ جوزف نے ہوا میں رسی کا بنڈل دبوچا اور پھر اسے کھول کر بے ہوش ادھیڑ عمر آدمی کو رسی سے باندھنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں ادھیڑ عمر آدمی مضبوطی سے رسی سے بندھا ہوا تھا۔

”میں اسے ہوش میں لاتا ہوں“...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوانا کو الماری سے ایک تیز اور پتلی دھار والا خنجر مل گیا تھا۔ آگے آتے ہی اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر کی نوک ادھیڑ عمر کی دائیں گال چیرتی چلی گئی۔ زخم لگتے ہی ادھیڑ عمر آدمی کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ ہوش میں آ گیا۔

”گڈ شو۔ اسے تو پہلے ہی وار میں ہوش آ گیا ہے“...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہوش میں آتے ہی ادھیڑ عمر آدمی نے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا تھا۔ وہ انتہائی خوف بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ سب کیا ہے۔ تم نے مجھے کیوں باندھا ہے“۔ ادھیڑ عمر آدمی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”تم سے ہیلو ہائے کرنے کے لئے“...... جوانا نے کہا۔

”ہیلو۔ ہائے۔ کیا مطلب“...... ادھیڑ عمر نے چونک کر کہا۔

”اپنا نام بتاؤ“...... جوانا نے اس کی بات کا جواب دینے بجائے غرا کر کہا۔

''پیٹر۔ پیٹر نام ہے میرا''...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

''یہاں کیا کرتے ہو''...... جوانا نے پوچھا۔

''میں یہاں کا سیکنڈ سیکورٹی انچارج ہوں''...... پیٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری معلومات ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ مگر......'' پیٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اگر مگر چھوڑو۔ تم سے جو پوچھوں وہ بتاؤ۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر میں تمہاری آنتیں نکال کر رکھ دوں گا''...... جوانا نے غرا کر کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو تم''...... پیٹر نے اس کی غراہٹ سن کر سہم کر کہا۔

''کیا یہ واقعی سوپر ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں''...... پیٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کرنل اسکاٹ ہمیں کہاں ملے گا''...... جوانا نے اسی انداز میں پوچھا۔

''وہ اپنے آفس میں ہیں''...... پیٹر نے کہا۔

''کہاں ہے اس کا آفس''...... جوانا نے پوچھا۔

''اوپر۔ اوپر والی منزل پر''...... پیٹر نے کہا۔

''کیا ہیڈ کوارٹر میں سرچنگ کیمرے لگے ہوئے ہیں''...... اس بار جوزف نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں سرچنگ کیمرے نہیں ہیں لیکن کیمروں کی جگہ چیکنگ کے لئے گرین ریز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کنٹرول روم میں موجود شخص گرین ریز سے ہیڈ کوارٹر کا ایک ایک حصہ آسانی سے چیک کر سکتا ہے''...... پیٹر نے جواب دیا۔

''اس گرین ریز سے بچنے کا طریقہ کیا ہے''...... جوزف نے پوچھا۔

''گرین ریز صرف ان افراد کو چیک کرتی ہے جو غیر متعلق ہوتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کے پاس سپیشل پاس ہوتے ہیں جن پر چپ لگی ہوتی ہے۔ جن کے پاس چپ لگے کارڈز ہوتے ہیں وہ گرین ریز کی چیکنگ سے محفوظ رہتے ہیں اور جن کے پاس کارڈز نہیں ہوتے وہ فوراً گرین ریز کی زد میں آ جاتے ہیں اور پھر کنٹرول روم کا انچارج انہیں ان ریز سے جسمانی طور پر مفلوج کر سکتا ہے یا پھر انہیں ہاٹ ریز سے جلا کر بھسم کر سکتا ہے۔ اس کے پاس اس بات کا مکمل اختیار ہے کہ وہ کسی بھی غیر متعلق آدمی کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے پر اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کر سکتا ہے''...... پیٹر نے جواب دیا۔

''کیا یہ ہے وہ کارڈ''...... جوزف نے جیب سے کارڈ نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہا جو اس نے مسلح شخص کی جیب سے نکالا تھا۔

''ہاں۔ لیکن یہ کارڈ تمہارے پاس کہاں سے آیا''...... پیٹر نے

پریشانی کے عالم میں کہا۔

”جہاں سے بھی آیا ہے۔ اب یہ ہمارا ہے اور تمہاری باتوں سے ہمیں اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ ان کارڈز کی وجہ سے ہمیں گرین ریز سے چیک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہم ان کارڈز کو جیب میں رکھ کر آسانی سے ہیڈ کوارٹر میں گھوم پھر سکتے ہیں“...... جوزف نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن تمہارا تعلق ہیڈ کوارٹر سے نہیں ہے۔ یہاں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ جو تمہارے بارے میں جانتے ہیں۔ تم ان کی نظروں میں آ گئے تو وہ تمہیں ایک لمحے میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے“...... پیٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”دیکھا جائے گا۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا تم کوئی ایسا راستہ جانتے ہو جہاں سے ہم فوری طور پر کرنل اسکاٹ کے آفس میں پہنچ جائیں۔ میرا مطلب ہے کہ یہاں موجود محافظوں کی نظروں میں آئے بغیر“...... جوزف نے کہا۔

”نہیں۔ یہاں ایسا کوئی راستہ نہیں ہے“...... پیٹر نے کہا تو جوزف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”جوانا۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے“...... جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے“...... جوانا نے جواب دیا۔ ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ پیٹر کی دلدوز

چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے ایک ہی وار میں اس کی ناک آدھی سے زیادہ اُڑا دی تھی۔ اس کی کٹی ہوئی ناک سے خون کا فوارہ سا چھوٹ پڑا تھا۔

”سچ بتاؤ۔ ورنہ میں تمہاری ایک ایک بوٹی الگ کر دوں گا۔ بولو۔ جلدی بولو ورنہ......“ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں کسی خفیہ راستے کے بارے میں نہیں جانتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں“...... پیٹر نے ادھر ادھر سر مارتے ہوئے بری طرح سے چیخ کر کہا دوسرے لمحے کمرہ اس کی اور زیادہ تیز چیخوں سے گونجنے لگا۔ جوانا نے اس کا جواب سن کر ایک بار پھر خنجر چلا دیا تھا اور اس بار اس کے خنجر کی نوک پیٹر کی دائیں آنکھ میں گھس گئی۔ جوانا نے خنجر ایک جھٹکے سے باہر کھینچا تو پیٹر کی آنکھ کا ڈیلا خنجر کی نوک کے ساتھ باہر آ گیا اور اس کی آنکھ سے غلیظ مواد سا بہہ نکلا۔ پیٹر رسیوں میں بندھا ہونے کے باوجود بری طرح سے تڑپنے لگا۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ ناقابل برداشت تکلیف نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

”ہونہہ۔ انتہائی بودا انسان ہے یہ تو۔ ابھی تو میں نے اسے معمولی سے ہاتھ دکھائے ہیں اور بے ہوش ہو گیا ہے“...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اسے ہوش میں لاؤ۔ اسے سب کچھ معلوم ہے۔ ہمیں یہ اچھا موقع ملا ہے اور ہمیں ہر حال میں اس موقع سے فائدہ اٹھانا ہے“۔

جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے خنجر دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر زور زور سے پیٹر کے منہ پر تھپڑ برسانے شروع کر دیئے۔ دو تین تھپڑ پڑتے ہی پیٹر نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر کمرے میں جیسے اس کی چیخوں کا طوفان سا امڈ آیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے درد کی شدت سے بری طرح سے چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا۔

"خاموش ہو جاؤ۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا"...... جوانا نے گرجتے ہوئے کہا تو پیٹر یوں خاموش ہو گیا جیسے چابی والے کھلونے کی چابی ختم ہو جائے تو وہ یکلخت رک جاتا ہے۔

"تت۔ تت۔ تم درندے ہو۔ انتہائی سفاک اور بے رحم درندے"...... پیٹر نے ہذیانی انداز میں کہا۔ اس کا جسم تکلیف کی شدت سے بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

"ابھی تم نے میری درندگی کہاں دیکھی ہے پیٹر۔ میں ابھی تم سے انتہائی نرم انداز میں پیش آ رہا ہوں"...... جوانا نے کہا تو جوزف کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"یہ تمہارا نرم انداز ہے"...... پیٹر نے حیرت سے چیخ کر کہا۔

"ہاں۔ میں اگر اپنی درندگی پر آ جاؤں تو تمہارے جسم کا ایک ایک حصہ تڑپنا شروع کر دے گا وہ بھی کمرے کے الگ الگ حصوں میں"...... جوانا نے غرا کر کہا۔

"اوہ۔ گاڈ۔ تم جیسا ظالم انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔

تم واقعی درندے ہو بے رحم اور انتہائی خوفناک درندے"...... پیٹر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اب اگر میری درندگی کی انتہا نہیں دیکھنا چاہتے تو بتاؤ۔ سچ سچ بتاؤ۔ اب اگر تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی جھوٹ نکلا تو وہ تمہاری زندگی کا آخری جھوٹ ثابت ہو گا"...... جوانا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا"...... پیٹر نے کہا۔

"تو بتاؤ۔ کرنل اسکاٹ کے آفس تک پہنچنے کا خفیہ راستہ کہاں ہے"...... جوانا نے غرا کر کہا۔

"میرے کمرے کی شمالی دیوار میں ایک راہداری ہے۔ وہاں کوئی نہیں ہوتا۔ اس راہداری کے آخر میں ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے سے گزر کر جیسے ہی تم اوپر جاؤ گے تم ڈائریکٹ کرنل اسکاٹ کے دفتر کے دروازے کے سامنے پہنچ جاؤ گے"...... پیٹر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا کرنل اسکاٹ اسی راستے سے آتا جاتا ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ ایمر جنسی وے ہے۔ اگر ہیڈ کوارٹر میں کوئی خطرہ ہو تو کرنل اسکاٹ اس راستے سے گزر کر یہاں آتا ہے اور پھر تہہ خانے میں جا کر ایک سرنگ کے راستے اس ہیڈ کوارٹر سے خفیہ طور

پر نکل سکتا ہے''...... پیٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں ہے تہہ خانہ کی سرنگ''...... جوزف نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا تو پیٹر اسے سرنگ کے بارے میں بتانے لگا۔

''اب یہ بتاؤ کہ کیا اس ہیڈ کوارٹر میں اسلحے کا ذخیرہ بھی موجود ہے یا نہیں''...... جوزف نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہاں اسلحے کا ایک ڈپو ہے۔ جو بڑا تو نہیں ہے لیکن وہاں ہر قسم کا اسلحہ وافر تعداد میں موجود ہے''...... پیٹر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کہاں ہے ڈپو''...... جوانا نے پوچھا۔

''نیچے تہہ خانے میں''...... پیٹر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ایک بات اور بتاؤ۔ سوپر ایجنسی کے فارن ایجنٹ نے جو پاکیشیا میں موجود تھا اس نے کرنل اسکاٹ کو نیلے رنگ کا ایک قدیم ہیرا لا کر دیا تھا۔ وہ ہیرا اب کہاں ہے''۔ جوزف نے پوچھا۔

''مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ نیلے رنگ کا ایک ہیرا جو انتہائی قدیم دور کا ہے پاکیشیا کے ایک فارن ایجنٹ نے کرنل اسکاٹ کو لا کر دیا تھا۔ وہ ہیرا کرنل اسکاٹ کے پاس ہے یا اس نے کسی کو دے دیا ہے اس کے بارے میں وہی جانتا ہے اور کوئی نہیں''...... پیٹر نے کہا تو جوزف اور جوانا ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔ پیٹر کے بولنے کے انداز سے ہی

انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ وہ غلط بیانی نہیں کر رہا ہے۔

''یہ بتاؤ کہ یہ ہیڈ کوارٹر اسرائیل کے کس حصے میں ہے اور کیا اس ہیڈ کوارٹر کے گرد کوئی آبادی موجود ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہیڈ کوارٹر کے ارد گرد سینکڑوں کلو میٹر تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر ویران پہاڑیوں میں موجود ہے''...... پیٹر نے کہا اور پھر وہ انہیں ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ اس کے زخموں سے مسلسل خون کا اخراج ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی قوت مدافعت کم ہوتی جا رہی تھی اور جوں جوں اس کی قوت مدافعت کم ہو رہی تھی اس کی آواز میں بھی لرزش آتی جا رہی تھی۔ اس کا رنگ ہلدی کی مانند زرد ہو گیا تھا۔ بولتے ہوئے اب اس کی زبان میں لڑکھڑاہٹ آ گئی تھی۔ وہ رک رک کر بول رہا تھا اور بار بار اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ وہ سر جھٹک جھٹک کر اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے دماغ پر نقاہت کا دباؤ بڑھ چکا تھا جو اسے ہوش کی دنیا سے بیگانہ کر رہا تھا۔

''اس پر شدید نقاہت طاری ہو گئی ہے۔ اب یہ مزید ہمارے سوالوں کے جواب نہیں دے سکے گا''...... جوزف نے پیٹر کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو پھر۔ کیا کرنا ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ختم کرو اسے اور چلو۔ اب ہمارے باقی سارے سوالوں کے

جواب کرنل اسکاٹ دے گا''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا۔ ایک ہی وار میں اس نے پیٹر کا نرخرہ کاٹ دیا تھا۔ نرخرہ کٹتے ہی پیٹر کی بند ہوتی ہوئی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ خوف کے تاثرات تھے۔ اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور پھر اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

جوزف تیزی سے شمالی دیوار کی طرف بڑھا جو سپاٹ نظر آ رہی تھی۔ جوزف نے دیوار کی جڑ کے اس مخصوص حصے میں زور دار ٹھوکر ماری جس کے بارے میں پیٹر نے بتایا تھا۔ ٹھوکر لگتے ہی سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کا ایک حصہ کھل گیا اور دوسری طرف ایک راہداری دکھائی دی۔ راہداری روشن لیکن خالی تھی۔ وہاں واقعی کوئی موجود نہیں تھا۔

''آ جاؤ۔ یہاں واقعی کوئی نہیں ہے''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ خنجر پیٹر کے کپڑوں سے صاف کر کے اسے جیب میں ڈالتا ہوا اس کی طرف آ گیا اور دونوں راہداری میں داخل ہو گئے۔ جیسے ہی وہ دونوں راہداری میں آئے ان کے عقب میں خلاء خود بخود بند ہو گیا۔ دونوں رکے بغیر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ راہداری کے دوسرے سرے پر پہنچ گئے جہاں ایک بند دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل پکڑ کر کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ جوزف نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا تو اسے سامنے سیڑھیاں دکھائی دیں۔ دونوں دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایک راہداری میں پہنچے۔ اتفاق سے یہ راہداری بھی خالی تھی۔ وہاں کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر ایک نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی جس پر کرنل اسکاٹ کا نام لکھا ہوا تھا۔ کرنل اسکاٹ کا نام دیکھ کر جوزف کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''یہاں بھی کوئی نہیں ہے۔ آ جاؤ''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ جوانا نے بھی اس کے پیچھے آنے میں دیر نہ لگائی۔ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے کرنل اسکاٹ کے آفس کے دروازے کے پاس آ گئے۔ انہوں نے ادھر ادھر دیکھا پھر وہاں کسی کو موجود نہ پا کر جوزف آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے دروازے پر لات مار دی۔ دروازہ زور دار دھماکے سے کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی جوزف اور جوانا مشین گنیں لئے اچھل کر کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کہ کرنل اسکاٹ کمرے میں کسی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہو گا لیکن کرنل اسکاٹ کمرے کے درمیان میں کھڑا تھا۔ دروازہ دھماکے سے کھلنے کی آواز سن کر وہ زخمی ناگ کی طرح مڑا اور پھر جوزف اور جوانا کو دیکھ کر وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

"تت۔ تت۔ تم یہاں"...... کرنل اسکاٹ نے ان دونوں کو دیکھ کر بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں ہمیں دیکھ کر تمہاری جان کیوں ہوا ہو گئی ہے"۔ جوزف نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم دونوں یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیا باہر موجود مسلح افراد نے تمہیں یہاں آنے سے روکنے کی کوشش نہیں کی"...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔

"باہر کوئی نہیں ہے کرنل اسکاٹ اور اگر کوئی ہوتا تو ہم اس کی لاشیں گراتے ہوئے یہاں پہنچ جاتے"...... جوانا نے غرا کر کہا۔

"لیکن تم دونوں تو بلیک روم میں تھے اور راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے پھر تم ان کرسیوں سے آزاد کیسے ہو گئے اور تم ہیڈ کوارٹر میں موجود مسلح افراد کی نظروں سے بچ کر یہاں کیسے پہنچ گئے"...... کرنل اسکاٹ نے اسی انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ ہیڈ کوارٹر میں مسلح افراد کی نظروں میں آئے بغیر کوئی کس طرح اس کے آفس تک پہنچ سکتا ہے۔

"تمہاری موت ہمیں قید خانے سے نکال لائی ہے"...... جوانا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے یکلخت کرنل اسکاٹ کی گردن پکڑی اور اسے اٹھاتے ہوئے پوری قوت سے سائیڈ میں موجود صوفوں کی طرف اچھال

دیا۔ کرنل اسکاٹ اس ناگہانی افتاد کے لئے تیار نہیں تھا۔ وہ چیختا ہوا صوفے سے ٹکرایا اور صوفے سمیت دوسری طرف الٹ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور الٹے ہوئے صوفے کو پھلانگ کر اس طرف آ گیا جہاں کرنل اسکاٹ گرا تھا۔ جوانا نے اسے ایک بار پھر گردن سے پکڑا اور ایک ہاتھ سے یوں اوپر اٹھا لیا جیسے کرنل اسکاٹ کاغذ کا بنا ہوا ہلکا پھلکا انسان ہو۔ وہ چیختا ہوا بری طرح سے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ جوانا اسے اسی طرح اٹھائے صوفے کے پیچھے سے نکل کر آیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور کرنل اسکاٹ فرش پر پڑے قالین پر آ گرا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ اس بار بے حد تیز تھی۔ اس سے پہلے کہ کرنل اسکاٹ اپنی جگہ سے اٹھتا جوانا آگے بڑھا اور اس نے انتہائی بے رحمانہ انداز میں کرنل اسکاٹ کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس پر دباؤ ڈال دیا۔ گردن پر پاؤں کا دباؤ پڑتے ہی کرنل اسکاٹ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور اس کے حلق سے عجیب خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"بلیو ڈائمنڈ کہاں ہے۔ بولو ورنہ......" جوانا نے اس کی گردن پر رکھے بوٹ کی نوک موڑتے ہوئے کہا۔ بوٹ کی نوک مڑتے ہی کرنل اسکاٹ کی حالت غیر ہو گئی اور اس کا نچلا جسم بری طرح سے اچھلنے لگا۔

"جلدی بولو۔ ورنہ......" جوانا نے انتہائی بے رحمانہ لہجے میں

کہا۔

''وہ۔ وہ''...... کرنل اسکاٹ کے منہ سے بمشکل نکلا۔

''اس کی گردن پر دباؤ کم کرو ورنہ اس کے منہ سے آواز نہیں نکلے گی''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے کرنل اسکاٹ کی گردن پر بوٹ کی نوک کا دباؤ کم کر دیا۔

''اب بولو۔ کہاں ہے بلیو ڈائمنڈ''...... جوانا نے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میرے پاس نہیں ہے۔ میرے پاس نہیں ہے بلیو ڈائمنڈ''...... گردن پر بوٹ کی نوک کا دباؤ کم ہوتے ہی کرنل اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس نہیں ہے تو پھر کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہیں شدید ترین عذاب میں مبتلا کر دوں گا''...... جوانا نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں نے اسے اعلیٰ حکام کو بھیج دیا تھا''...... کرنل اسکاٹ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ وہ ہیرا تمہارے پاس ہی ہے''...... جوزف نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ بلیو ڈائمنڈ میرے پاس نہیں ہے''...... کرنل اسکاٹ نے بری طرح سر مارتے ہوئے کہا اور پھر اس کی چیخوں سے کمرے کی چھت اڑنے لگی۔ جوزف کے

اشارے پر جوانا نے ایک بار پھر بوٹ کی ٹو موڑ دی تھی جس سے کرنل اسکاٹ تڑپنے لگا تھا۔

''بس کرو۔ فار گاڈ سیک۔ یہ خوفناک عذاب ختم کرو۔ میں اس بھیانک عذاب کو نہیں سہہ سکتا''...... کرنل اسکاٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں بتا دو تو تمہیں اس عذاب سے نجات مل جائے گی ورنہ......'' جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ کرنل اسکاٹ کوئی جواب دیتا اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور کرنل اسکاٹ کا نمبر ٹو کارٹر اپنے ایک ساتھی کے ساتھ تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا اور کمرے کا منظر دیکھ کر دونوں ٹھٹھک کر رک گئے۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر جوزف بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کی طرف مڑا اور اس نے مشین گن کا رخ ان دونوں کی طرف کر دیا۔

''خبردار۔ وہیں رک جاؤ ورنہ بھون کر رکھ دوں گا''...... جوزف نے غرا کر کہا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... کارٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کی آواز سن کر نہ صرف جوزف بلکہ جوانا بھی چونک پڑے۔ یہ آواز عمران کی تھی۔

''باس تم''...... جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مشین گن کی نال نیچے جھکا لی۔

''ہاں۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ اس بدبخت کرنل اسکاٹ نے تم

دونوں کا سیاہ مربہ بنا کر چٹ کر لیا ہو گا لیکن یہ تو الٹا تمہارے قدموں میں چٹنی بنا پڑا ہے''...... کارٹر نے کہا جو عمران تھا۔

''اس نے ہمیں قید کر رکھا تھا ماسٹر لیکن ہم اس کی قید سے نکل آئے اور اس کے ساتھی کے بتائے ہوئے ایک خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے اس کے آفس میں پہنچ گئے اور اب ہم اس سے بلیو ڈائمنڈ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں''...... جوانا نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے پیروں کے نیچے گرا ہوا کرنل اسکاٹ بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کارٹر کی طرف دیکھ رہا تھا جو کسی اور آواز میں بول رہا تھا۔

''چھوڑو اسے''...... عمران نے کہا تو جوانا نے فوراً کرنل اسکاٹ کی گردن سے پیر ہٹا لیا۔ کرنل اسکاٹ نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کک کک۔ کارٹر۔ یہ سب کیا ہے اور یہ تم کس زبان میں بول رہے ہو''...... کرنل اسکاٹ نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''اسی زبان میں جو قدرت نے میرے منہ میں لگا رکھی ہے''۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم کارٹر نہیں ہو''...... کرنل اسکاٹ نے ہکلاہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ بے چارہ تو اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ دنیا کے اس پار

چلا گیا ہے جہاں سے واپسی کا ٹکٹ ہی نہیں ملتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے کارٹر کو ہلاک کر دیا ہے''۔ کرنل اسکاٹ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ بے چارہ ہیلی کاپٹر میں چار مسلح افراد کے ساتھ سرخ عقاب سے مجھے بے ہوشی کی حالت میں حاصل کرنے آیا تھا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ میں اور سرخ عقاب پہلے سے ہی فراسک کے جنگل میں اس کی گھات میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر سے باہر آیا میں نے اور سرخ عقاب نے مل کر ایک ساتھ ان پر حملہ کر دیا۔ کارٹر کے ساتھیوں کو ہم نے فوراً ہلاک کر دیا تھا اور کارٹر کو میں نے زندہ پکڑ لیا تا کہ اس سے تمہارے ہیڈکوارٹر کا حدوداربعہ معلوم کر سکوں۔ وہ میرے سامنے زیادہ دیر زبان بندی نہیں کر سکا تھا۔ اس نے مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ تمہیں سرخ عقاب کی ساری گیم کا علم ہو گیا تھا اور تم نے کارٹر کو حکم دیا تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر کے میری لاش اور سرخ عقاب کو بے ہوش کر کے تمہارے پاس لائے تا کہ تم اسے غداری کی سزا دے سکو۔ ساری حقیقت معلوم کرنے کے بعد میں نے اسے ہلاک کیا اور پھر اس کا میک اپ کر کے سرخ عقاب اور اس کے مسلح ساتھیوں کے ساتھ اسی ہیلی کاپٹر میں یہاں پہنچ گیا۔ میرا خیال تھا کہ تم تک پہنچنے کے لئے مجھے اس ہیڈ کوارٹر میں نجانے کن کن

مرحلوں کو عبور کرنا پڑے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ تمہارے بعد شاید اس ہیڈ کوارٹر کا کرتا دھرتا کارٹر ہی تھا۔ مجھے دیکھ کر ہیڈ کوارٹر میں ہر طرف ایڑیاں بج اٹھی تھیں۔ تمہارے آفس تک پہنچنے میں بھی مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں سرخ عقاب کے ساتھ یہاں آتے ہی تمہیں دبوچ لوں گا لیکن میرے کالے دیوؤں نے پہلے سے ہی میدان مار لیا تھا اور وہ تم تک پہنچ گئے تھے''...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اسرائیل داخل ہونے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ پر اسلو میں تم سب کو پکڑنے اور ہلاک کرنے کے لئے ہر طرف موت کے جال پھیلا دیئے تھے لیکن ان سب کے باوجود تم یہاں اس طرح پہنچ جاؤ گے اس کے بارے میں مجھے گمان بھی نہیں تھا۔ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی جو میں نے سرخ عقاب کے ٹریپ میں پھنس گیا اور یہ پہلا موقع ہے کہ میں نے انسان کو پرکھنے اور اسے سمجھنے میں غلطی کی ہے ورنہ میں انسانی چہرے دیکھ کر انسان کے دل کے حال جان لینے کی صلاحیت رکھتا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''سرخ عقاب نے تمہیں ڈاج دینے کے لئے زبردست پلاننگ کی تھی کرنل اسکاٹ۔ اگر اس کی پلاننگ میں معمولی سی بھی خامی ہوتی تو تمہاری جگہ اس حال میں وہ ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''سرخ عقاب نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا تھا باس۔ اس نے

ہمیں کرنل اسکاٹ کے حوالے کر دیا تھا اور......'' جوزف نے کہا۔

''اس نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا جوزف۔ اگر یہ ایسا نہ کرتا تو اس وقت نہ تم یہاں ہوتے اور نہ میں۔ سرخ عقاب نے ہمیں طویل اور خطرناک راستوں سے گزرنے سے بچانے کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا تاکہ ہم سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں سرخ عقاب کی پلاننگ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''اوہ۔ اچھا کیا ماسٹر کہ تم نے ہمیں سرخ عقاب کے بارے میں بتا دیا ہے ورنہ ہمارا یہی پروگرام تھا کہ یہاں سے نکلتے ہی ہم اس کی گردن دبوچ لیتے اور اس کے ٹکڑے اُڑا دیتے''...... جوانا نے کہا۔

''تو یہ کام اب کر لو۔ یہ تمہارے سامنے ہی موجود ہے''۔ عمران نے اپنے ساتھ آئے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سرخ عقاب ہے''...... جوزف نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم کیا سمجھ رہے تھے کہ یہ نیلا یا پیلا عقاب ہے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ ہم سمجھے تھے کہ یہ سرخ عقاب کا کوئی ساتھی ہو گا۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے باس۔ کرنل اسکاٹ کہہ رہا ہے کہ بلیو

ڈائمنڈ اس کے پاس نہیں ہے۔ اس نے بلیو ڈائمنڈ اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''تم دونوں اب چھٹی کرو اور اسے چھوڑ کر سرخ عقاب کے ساتھ باہر چلے جاؤ۔ تم دونوں کے لئے باہر بہت کام ہے۔ کرنل اسکاٹ کو میرے پاس چھوڑ دو۔ میں خود ہی اس سے معلوم کر لوں گا کہ بلیو ڈائمنڈ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ دونوں سرخ عقاب کے ساتھ کرنل اسکاٹ کے آفس سے نکلتے چلے گئے۔

''اب یہ باہر جا کر تمہارے ہیڈ کوارٹر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ تمہارا خفیہ ہیڈ کوارٹر اب ختم ہوا سمجھو''...... ان کے باہر جاتے ہی عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کرنل اسکاٹ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے انہیں باہر تباہی پھیلانے کے لئے بھیجا ہے''۔ کرنل اسکاٹ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا

''اور تمہارا کیا خیال ہے وہ باہر تفریح کرنے یا پنگ پانگ کھیلنے گئے ہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''انہیں روکو۔ فار گاڈ سیک انہیں روکو عمران۔ ان سے کہو میرا ہیڈ کوارٹر تباہ نہ کریں۔ میں نے بڑی مشکلوں اور طویل جدو جہد کے بعد یہ سارا سیٹ اپ بنایا ہے۔ اگر یہ تباہ ہو گیا تو میرا سب کچھ ختم ہو جائے گا''...... کرنل اسکاٹ نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

''بلیو ڈائمنڈ دے دو تو میں انہیں روک دوں گا ورنہ انہیں روکنا میرے بس کی بھی بات نہیں ہے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''لیکن بلیو ڈائمنڈ میرے پاس نہیں ہے۔ میں نے اس سے ڈیٹا نکلوانے کے لئے اسے ایک اسرائیلی سائنس دان کے حوالے کر دیا ہے۔ سر ڈگلس نام ہے اس سائنس دان کا''...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''کس لیبارٹری میں کام کرتا ہے یہ سر ڈگلس''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بی ون ہنڈرڈ لیبارٹری میں''...... کرنل اسکاٹ نے فوراً کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... کرنل اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اسرائیل میں ٹوٹل تیس لیبارٹریاں قائم ہیں جن میں سے بائیس سیکرٹ ہیں اور آٹھ ٹاپ سیکرٹ ہیں۔ میں ان سب کے نام جانتا ہوں اور ان لیبارٹریوں میں کون کون سا سائنس دان کام کرتا ہے ان کے بارے میں پوری ڈیٹیل میرے پاس موجود ہے کہو تو میں تمہیں ان سب کے نام بتا دوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل اسکاٹ کا رنگ بدل گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب''...... کرنل اسکاٹ نے ہکلاتے

ہوئے کہا۔

”یہی کہ بی ون ہنڈرڈ نام کی کوئی سائنسی لیبارٹری اسرائیل میں موجود نہیں ہے۔ یہ ایکریمین لیبارٹری ہے جو ساؤتھ ایکریمیا کی ڈان سان ریاست میں ڈاؤس کراس جھیل کے نیچے موجود ہے“...... عمران نے کہا۔

”تت۔ تت۔ تم یہ سب کیسے جانتے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اسرائیل میں تیس لیبارٹریاں قائم ہیں جو سیکرٹ اور ٹاپ سیکرٹ ہیں“...... کرنل اسکاٹ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”کیونکہ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں اور میری قوت شامہ، قوت گویائی، قوت سماعت اور قوت بصارت ہر وقت کھلی رہتی ہیں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”کیا مطلب ہوا اس بات کا“۔ کرنل اسکاٹ نے منہ بنا کر کہا۔

”ہر بات کا مطلب بتانے کا میں پابند نہیں ہوں۔ اب بتاؤ تم بلیو ڈائمنڈ میرے حوالے کر رہے ہو یا نہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر کرنل اسکاٹ کا رنگ مزید زرد ہو گیا۔

”اگر میں تمہیں بلیو ڈائمنڈ دے دوں تو کیا تم میری جان بخش دو گے اور میرے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کئے بغیر اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ گے“...... کرنل اسکاٹ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

”اس کا فیصلہ میں بلیو ڈائمنڈ دیکھ کر کروں گا۔ جب تک مجھے اس بات کی تسلی نہیں ہو گی کہ بلیو ڈائمنڈ سے میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا نہیں نکالا گیا ہے اس وقت تک میں تم سے کوئی وعدہ نہیں کر سکتا“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی میں نے بلیو ڈائمنڈ سے ڈیٹا حاصل نہیں کیا ہے۔ اس سے ڈیٹا حاصل کرنے کے لئے مجھے ماسٹر گن کی ضرورت ہے جو ابھی تک مجھے نہیں مل سکی ہے“...... کرنل اسکاٹ نے کہا۔ عمران نے اس کے لہجے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”یہ سب میں نہیں جانتا۔ اس بات کا یقین مجھے بلیو ڈائمنڈ دیکھ کر ہی آئے گا کہ تمہاری بات سچ ہے یا جھوٹ“...... عمران نے جان بوجھ کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کرنل اسکاٹ کی باتوں پر یقین نہ آیا ہو۔ کرنل اسکاٹ چند لمحے اس کی جانب پریشان نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بلیو ڈائمنڈ دے دیتا ہوں۔ اسے دیکھ کر یقیناً تمہاری تسلی ہو جائے گی کہ واقعی ابھی تک اس میں سے ڈیٹا نہیں نکالا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جب تمہاری تسلی ہو جائے گی تو تم مجھے اور ہیڈ کوارٹر کو چھوڑ دو گے اور یہاں کوئی نقصان پہنچائے بغیر لوٹ جاؤ گے۔ اگر تم اسرائیل سے نکلنا چاہو تو اس سلسلے میں بھی میں تمہاری مدد کروں گا“...... کرنل اسکاٹ نے شکست خوردہ لہجے میں سے کہا۔ جوزف اور جوانا کے بعد عمران کو

بھی کارٹر کے روپ میں اپنے سامنے پا کر وہ اپنی ساری چوکڑیاں بھول گیا تھا اور اب عمران کے روپ میں اسے اپنی یقینی موت دکھائی دے رہی تھی اس لئے اس نے بلیو ڈائمنڈ عمران کو واپس دے کر اپنی جان بچانے کے ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر کو بھی بچانے کا فیصلہ کیا تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ بلیو ڈائمنڈ تمہارے پاس یہیں موجود ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... کرنل اسکاٹ نے ایک طویل اور سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میری میز کی نچلی دراز میں۔ میں ابھی نکال کر دیتا ہوں''۔ کرنل اسکاٹ نے کہا۔

''تم تکلیف مت کرو۔ میں خود نکال لیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو کرنل اسکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران تیزی سے اس کی میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کرنل اسکاٹ پر نظر رکھتے ہوئے اس کی میز کی نچلی درراز کھول لی۔ کرنل اسکاٹ کائیاں انسان تھا وہ موقع کا فائدہ اٹھانے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا جبکہ عمران اسے ایسا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ میز کی نچلی دراز میں اسے سرخ رنگ کی ایک پوٹلی دکھائی دی۔

''کیا اس پوٹلی میں ہے بلیو ڈائمنڈ''...... عمران نے پوچھا۔

عمران کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی پوٹلی دیکھ کر کرنل اسکاٹ کی آنکھوں میں تاسف اور شکستگی کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہاں۔ اسی میں ہے''...... کرنل اسکاٹ نے مردہ سے لہجے میں کہا تو عمران نے سر ہلا کر پوٹلی کا منہ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر بلیو ڈائمنڈ نکال لیا۔ بلیو ڈائمنڈ سے نیلے رنگ کی تیز روشنیاں نکل رہی تھیں۔ اس کی تیز روشنی سے ایک لمحے کے لئے عمران کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔ جیسے ہی اس کی آنکھیں چندھیائیں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کرنل اسکاٹ نے پوری قوت سے عمران کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ پوری قوت سے عمران سے ٹکرانا چاہتا تھا لیکن عمران کی آنکھیں بند ہوئی تھیں۔ اس کے کان اور اس کا دماغ اوپن تھا۔ اسے فوراً کرنل اسکاٹ کے حملے کا احساس ہو گیا۔ دوسرے لمحے کمرے میں یکے بعد دیگرے دو فائر ہوئے اور ساتھ ہی کمرہ کرنل اسکاٹ کی تیز اور کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس کے چھلانگ لگانے کی حرکت کی آواز محسوس کرتے ہی ریوالور والا ہاتھ اٹھا کر ٹریگر دبا دیا تھا۔ اس کی چلائی ہوئی دونوں گولیاں ہوا میں اچھلے ہوئے کرنل اسکاٹ کو لگیں۔ ایک گولی اس کی دائیں کاندھے میں پیوست ہوئی تھی جبکہ دوسری گولی ٹھیک اس کے سر پر پڑی تھی اور یہی گولی اس کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی وہ دھب سے گرا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ عمران نے بلیو ڈائمنڈ پوٹلی میں ڈالا اور پھر اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال

لیا۔

''افسوس۔ اپنی موت کو تم نے خود دعوت دی تھی کرنل اسکاٹ ورنہ میں واقعی تمہیں زندہ چھوڑنے کا سوچ رہا تھا''...... عمران نے آنکھیں کھول کر میز کے پاس کرنل اسکاٹ گری ہوئی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں سرخ عقاب، جوزف اور جوانا واپس آ گئے۔ ان کے چہرے جوش سے تمتما رہے تھے۔ کرنل اسکاٹ کی لاش دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئے۔

''آپ نے اسے ہلاک کر دیا ہے اور وہ بلیو ڈائمنڈ''...... سرخ عقاب نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ بلیو ڈائمنڈ میری جیب میں ہے''...... عمران نے کہا تو نہ صرف سرخ عقاب بلکہ جوزف اور جوانا کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''ہم نے بھی ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ جوزف اور جوانا نے بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے تہہ خانے میں اسلحہ کا ایک ڈپو موجود ہے۔ میں ان کے ساتھ ڈپو میں گیا تھا اور ہم نے وہاں سے چند ٹائم بم نکال کر ہیڈ کوارٹر کے مختلف حصوں میں نصب کر دیئے ہیں۔ ان پر بیس منٹ کا ٹائم فکسڈ کر دیا ہے۔ اس لئے ہمیں یہاں سے جلد سے جلد نکلنا ہو گا''۔ سرخ عقاب نے کہا

''ٹھیک ہے۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں بدستور کارٹر کے روپ میں ہوں سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے

ہمارے لئے یہاں سے نکلنا آسان رہے گا۔ ہم فوری طور پر فراسک جنگل جائیں گے اور پھر قبرص پہنچ کر پاکیشیا کے لئے واپس روانہ ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا تو سرخ عقاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہیلی کاپٹر پر سوار تیزی سے وہاں سے نکلے جا رہے تھے۔ ابھی ہیلی کاپٹر میں وہ کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں پہاڑیوں کے پیچھے سے زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور انہوں نے پہاڑیوں کے پیچھے آتش فشاں پھوٹتے دیکھا۔ جوزف، جوانا، سرخ عقاب اور اس کے ساتھیوں نے سوپر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں جو ٹائم بم نصب کئے تھے وہ بلاسٹ ہو رہے تھے اور سوپر ایجنسی کا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح ہوا میں اُڑتا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیڈ کوارٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر جوزف اور جوانا کے چہروں پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے۔ انہیں اس بات کی بھی خوشی تھی کہ عمران نے کرنل اسکاٹ سے بلیو ڈائمنڈ بھی حاصل کر لیا تھا جس کے لئے انہوں نے طویل جدوجہد کی تھی۔

فراسک جنگل پہنچ کر وہاں سے قبرص پہنچنے اور پھر قبرص سے واپس پاکیشیا روانہ ہونے میں اب انہیں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑ سکتا تھا اس لئے وہ سب بے فکر اور مطمئن تھے۔ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر سرخ عقاب بیٹھا ہوا تھا وہ انہیں لئے تیزی سے فراسک جنگل کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیڈی گھوسٹ سے شروع ہونے والی کہانی آخر کار اپنے انجام تک پہنچ ہی گئی ہے۔ نہ صرف دونوں لیڈی گھوسٹ ہمارے قابو میں آ گئی ہیں بلکہ ان کی غلطی سے جو بلیو ڈائمنڈ اسرائیل پہنچ گیا تھا وہ بھی واپس پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ میں نے فارن ایجنٹس سے کہا ہے کہ وہ ایکریمیا کے کسی ٹاپ ایجنٹ کو تلاش کر کے اس سے ماسٹر گن حاصل کریں تاکہ ماسٹر گن کی مدد سے بلیو ڈائمنڈ سے میزائل اسٹیشن کا ڈیٹا نکال کر ضائع کر دیا جائے۔ بلیو ڈائمنڈ سے ڈیٹا نکلنے کے بعد ہی ہم اسے میوزیم کو واپس کر دیں گے جہاں سے اسے چوری کیا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میری بھی کارمن میں جونیئر سے بات ہوئی تھی۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ایک ایکریمین ٹاپ ایجنٹ کو جانتا ہے جس کے پاس ماسٹر گن موجود ہے۔ وہ جلد سے جلد اس سے ماسٹر گن حاصل کر لے گا اور پھر وہ ماسٹر گن لے کر یہاں آ جائے گا اور ہم بلیو ڈائمنڈ سے ڈیٹا نکال کر ضائع کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب بس ہمارے لئے وہی ایک مسئلہ باقی بچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیسا مسئلہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ ممبران کے ساتھ اب کیا کیا جائے جو ایکسٹو کے راز سے واقف ہو چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے جانے کے بعد تمہاری کسی سے بات ہوئی تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ میں نے سیل فون پر انہیں میسج کے ذریعے لیڈی گھوسٹ کا کیس ختم ہونے کی اطلاع دے دی تھی تاکہ وہ مزید بھاگ دوڑ نہ کریں۔ جولیا نے ایک بار مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے جان بوجھ کر اس کی کال اٹنڈ نہیں کی تھی۔ آپ کی غیر موجودگی میں بھلا میں اس سے کیا بات کر سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ایک کام کرو"...... عمران نے کہا۔

"کیسا کام"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ چوہان، نعمانی اور خاور کی حالت کیسی ہے۔ وہ ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے ہیں یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک وہ ہسپتال میں ہی ہیں۔ میری ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی تھی ان کے کہنے کے مطابق ابھی انہیں مزید ایک ہفتے تک بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان تینوں کو رہنے دو اور باقی سب کو کال کر کے میٹنگ روم میں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میٹنگ روم میں۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"اب میں تمہیں انہیں میٹنگ روم میں بلانے کا مطلب بھی بتاؤں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"یہ بات نہیں ہے۔ میں اس لئے حیران ہو رہا ہوں کہ آپ انہیں اچانک میٹنگ روم میں کیوں بلا رہے ہیں اور کیا وہ میرے کہنے پر میٹنگ روم پہنچ جائیں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو کا حکم سن کر وہ نہ آئیں یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کس ایکسٹو بات کر رہے ہیں آپ"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسی ایکسٹو کی جس کی دھاک اب بھی ممبران پر بیٹھی ہوئی ہے اور جو ایکسٹو کی آواز سن کر ہی لرز جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصلیت جاننے کے باوجود کیا وہ اب بھی ایکسٹو کی آواز سن کر لرزیں گے"...... بلیک زیرو نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہاں۔ تم انہیں ایک جھاڑ پلا دو پھر دیکھنا وہ تمہاری آواز سن کر کس بری طرح لرزنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا خون خشک نہ ہو جائے تو کہنا"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ممبران آپ کو بطور ایکسٹو تسلیم کر لیں گے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں صرف اسی حقیقت کا پتہ ہے جو ان کے سامنے ہے۔ وہ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ ایکسٹو کا اصل سیٹ اپ کیا ہے اور ایکسٹو کے نقاب کے پیچھے کس کا چہرہ ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ممبران پر ہماری حقیقت نہیں کھلی ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ابھی تک ایکسٹو کا راز، راز ہی ہے۔ ان میں سے سوائے تنویر کے کوئی نہیں جانتا کہ ایکسٹو کون ہے"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو شدید حیرت کی وجہ

سے حقیقتاً اچھل پڑا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ان سب نے تو تنویر کے واچ ٹرانسمیٹر سے آپ کی، میری اور سر سلطان کی ساری باتیں سن لی تھیں اور آپ نے خود بھی تنویر کے واچ ٹرانسمیٹر کو آن اور فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ دیکھا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب درست ہے لیکن میری، تمہاری، تنویر اور سر سلطان کی ایک بھی بات ان کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو عمران کی طرف یوں دیکھنے لگا جیسے وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ یہ باتیں عمران محض دل کو تسلی دینے کے لئے کر رہا ہو۔

''ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''اس وقت کے حالات دیکھ کر میں بھی چکرا گیا تھا اور جو کچھ میرے سامنے ہوا تھا اس سے مجھے بھی ایسا ہی معلوم ہوا تھا کہ سب کچھ ختم ہوگیا ہے اور تنویر سمیت سب کو اس بات کا علم ہوگیا ہے کہ ایکسٹو کا راز کیا ہے۔ میں واقعی اس بات سے ہل گیا تھا کہ اب مجھے یا تو یہ سارا سیٹ اپ ختم کرنا پڑے گا یا پھر رولز آف لاء کے تحت ایکسٹو کا راز جاننے والوں کو موت کی سزا دینا پڑے گی۔ جب میں بلیو ڈائمنڈ لے کر واپس پاکیشیا لوٹ رہا تھا تو میں ممبران سے نپٹنے اور انہیں ایکسٹو کی بھیانک سزا سے بچانے کا ہی سوچتا آیا تھا۔

اسی سوچ میں مجھے ایک بات یاد آگئی۔ اس بات کے یاد آتے ہی میں خود کو دنیا کا سب سے بڑا چغد محسوس کرنے لگا کہ اس قدر اہم اور ضروری بات میں کیسے بھول گیا تھا اور کیوں خواہ مخواہ ممبران کی جان کے درپے ہو رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات یاد آئی تھی آپ کو''...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر جمشید عباسی کہاں ہے''...... عمران نے اس سے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

''زیرو ایٹ لیبارٹری میں ہے اور کہاں ہوسکتا ہے وہ''۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اور زیرو ایٹ لیبارٹری ہم نے جن پہاڑیوں میں بنائی ہے وہاں ہر طرف سپیشل جیمر اور خاص طور پر کال بلاکر لگے ہوئے ہیں تاکہ اس علاقے میں کوئی بھی سائنسی آلہ کام نہ کر سکے اور کسی کو اس بات کا کوئی ثبوت نہ مل سکے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کام کر رہی ہے۔ اس علاقے میں لگے ہوئے بلاکر اور جیمرز کی موجودگی میں پانچ سو میٹر کی رینج تک نہ تو کوئی سائنسی آلہ کام کرتا ہے اور نہ کوئی ٹرانسمیٹر اور نہ ہی سیل فون۔ اگر وہاں کوئی ٹرانسمیٹر یا سیل فون بھی آن ہو تو وہ بلاک ہو جاتا ہے۔ نہ اس پر کوئی کال آتی ہے اور نہ ہی کہیں کال کی جا سکتی ہے۔ میں نے وہاں سے تمہیں جو فون کیا تھا وہ سپیشل سیٹلائٹ سسٹم

سے کیا تھا ورنہ میری بھی تم سے بات نہ ہوتی۔ میری اسی کال نے تو تنویر کے سامنے ایکسٹو کا راز اوپن کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

بلیک زیرو چند لمحے حیرت سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر جیسے ہی ساری بات اس کی سمجھ میں آئی وہ یکلخت اچھل پڑا اور اس کا چہرہ جوش و مسرت کے تاثرات سے تمتما اٹھا۔

''اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے لگے ہوئے جیمرز اور بلاکر کی وجہ سے تنویر کا واچ ٹرانسمیٹر بھی بلاک ہو گیا تھا جو بظاہر آن تھا لیکن اس سے نہ تو کہیں کال کی جا سکتی تھی اور نہ سنی جا سکتی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ جولیا اور سیکرٹ سروس کے کسی ممبر نے اس ٹرانسمیٹر سے کوئی بات نہیں سنی۔ ہم خواہ مخواہ ہی اس بات کو اپنے سر کا درد بنا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ تنویر کے واچ ٹرانسمیٹر کی وجہ سے ان سب کو ایکسٹو کے راز کا علم ہو گیا ہے۔ جبکہ ایسا ہوا ہی نہیں تھا''...... بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ بات مجھے بھی یاد نہیں رہی تھی ورنہ اس معاملے کی وجہ سے ہمیں اس قدر پریشانی نہ ہوتی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے ہماری لاج رکھ لی ورنہ میں تو یہ سوچ سوچ کر ہی پاگل ہو گیا تھا کہ اب ایکسٹو کا کیا ہو گا۔ کیا یہ سیٹ اپ برقرار رہے گا یا پھر ایکسٹو کو واقعی استعفیٰ دینا پڑے گا''...... بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''تو دے دو استعفیٰ۔ اس سے کیا ہو گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم یہ عہدہ چھوڑ کر کسی گاؤں میں جا کر اپنا گھر بار بساؤ تا کہ دو چار سال بعد تمہارے گھر میں چیاؤں میاؤں شروع ہو جائے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ یہ سن کر اس کا واقعی سیروں خون بڑھ گیا تھا کہ وہ جس بات کو لے کر پریشان اور خوفزدہ ہو رہا تھا وہ بات سرے سے ہوئی ہی نہیں تھی۔ ایکسٹو کے راز سے جس طرح ممبران پہلے انجان تھے اب بھی وہ اس کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔

''میرے ساتھ ساتھ آپ کو بھی استعفیٰ دینا پڑے گا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں بھائی''...... عمران نے کہا۔

''یہ ساری ٹینشن آپ کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ آپ اگر پہلے ہی سر لڑا لیتے کہ زیرو ایٹ لیبارٹری کے قریب کوئی سائنسی آلہ کام نہیں کرتا ہے تو نہ اتنا وقت آپ پریشان رہتے اور نہ میں۔ خواہ مخواہ آپ کی وجہ سے میری جان بھی ہلکان ہو ئی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''شکر کرو کہ اس بات کا کسی کو علم نہیں ہوا ہے ورنہ ہم دونوں یہاں واقعی ایک دوسرے کو ٹکریں مار رہے ہوتے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"پھر بھی ہمارے ایک ساتھی کو تو ساری حقیقت کا پتہ چل گیا ہے جو باقی ممبران سے کہیں زیادہ خطرناک اور تیز ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"خطرناک اور تیز ہونے کے ساتھ ساتھ وہ میرا رقیب روسفید بھی تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اگر اس نے سب کو بتا دیا تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اس کی بات پر یقین نہ کرے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں نے اس کا مائنڈ بلینک کر دیا ہے۔ وہ بے چارہ سب کچھ بھول چکا ہے۔ میں نے تو موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کے دماغ سے جولیا کا خیال بھی نکالنے کی کوشش کی تھی کہ جب وہ ہوش میں آئے اور جولیا اس کے سامنے آئے تو وہ اسے اپنی بہن سمجھنا شروع کر دے۔ لیکن افسوس۔ اس معاملے میں وہ انتہائی ہارڈ مائنڈ واقع ہوا ہے۔ ہزار کوششوں کے باوجود میں اس کے دماغ سے جولیا کا خیال نہیں نکال سکا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنس دیا۔

"تو کیا اب تنویر نارمل ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اس کے ذہن سے وہ سارے باتیں حذف کر دی ہیں جو اس نے زیرو ایٹ لیبارٹری کے باہر سنی تھیں۔ لیکن اسے ابھی دو تین دن انڈر آبزرویشن رہنا پڑے گا۔ تین دنوں بعد جب وہ ہوش میں آئے گا تو اس کے مائنڈ میں ایکسٹو کا راز دفن ہو گیا

ہو گا۔ اسی طرح ایکسٹو کے راز کو موت آ سکتی تھی۔ پھر اسے میں اس بات کے ثبوت بھی دوں گا کہ میں ہی ایکسٹو ہوں تو وہ میری بات نہیں مانے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"ایکسٹو کے راز کی موت۔ گڈ شو۔ یہ سن کر واقعی اب دل ہلکا ہو گیا ہے۔ اب میں پوری طرح سے مطمئن ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس راز کی موت نہ ہوتی تو پھر میں تمہارے اطمینان اور سکون کا پوچھتا"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"سیٹا کا کیا کیا ہے۔ وہ بھی تو ایکسٹو کے راز سے واقف ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے مشکل تو ہوئی تھی لیکن میں نے اس کا مائنڈ بھی سیٹ کر دیا ہے۔ وہ ایک قابل اور ذہین سائنس دان ہے۔ اس نے اپنی بہن کے ساتھ مل کر نیگیٹو انداز میں کام کیا تھا۔ اگر اس کی سوچ پوزیٹو ہو جائے تو وہ ملک وقوم کی بھلائی کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہے۔ ایسی ذہین اور قابل لیڈی سائنس دان کو ہلاک کرنا میرے بس میں نہیں تھا اس لئے میں نے ایکسٹو کی حقیقت کے ساتھ ساتھ اس کے دماغ سے اس کی ساری نیگیٹو سوچ کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اب وہ بھی پاکیشیا کے لئے کام کرے گی اور اپنی زندگی ملک وقوم کے لئے وقف کر دے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

''دو افراد کا مائنڈ کلیئر کرنے میں آپ کے مائنڈ میں تو فرق نہیں پڑا''...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''پڑا تو ہے لیکن چند روز کے ریسٹ اور متوازن غذا سے میں خود کو سنبھال لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''اب میں اگر ممبران کو میٹنگ کال کروں تو اس کا ایجنڈا کیا ہو گا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ممبران کو لیڈی گھوسٹ سے شروع ہونے والی تمام باتوں سے باخبر کر دو اور انہیں بلیو ڈائمنڈ کی واپسی کا بھی بتا دو تاکہ ان کے ذہنوں میں کوئی شک نہ رہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بلا لیتا ہوں انہیں''...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

''لیں''...... رابطہ ملتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ لیس چیف۔ جولیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اس کا مؤدبانہ لہجہ سن کر بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے واقعی اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو۔ اس کے دل میں ایکسٹو کا راز اوپن ہونے کا جو خوف تھا جولیا کی آواز سنتے ہی ختم ہو گیا تھا۔

''ممبران کو لے کر میٹنگ ہال میں پہنچو۔ لیڈی گھوسٹ کے کیس کے حوالے سے بریفنگ دینی ہے''...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیس چیف۔ ہم سب بھی اسی انتظار میں تھے کہ لیڈی گھوسٹ کا کیس ختم ہو گیا ہے لیکن آپ نے ہمیں اس کی تفصیلات نہیں بتائی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اسی لئے تمہیں کال کی ہے۔ ایک گھنٹے بعد تمام ممبرز کو میٹنگ ہال میں ہونا چاہئے''...... ایکسٹو نے اسی انداز میں کہا اور پھر جولیا کا جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ واقعی مسرت سے کھلا ہوا تھا۔ جولیا کی مؤدبانہ آواز اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اور سیکرٹ سروس کے باقی سب ممبران ایکسٹو کے راز سے آگاہ نہیں تھے۔

''میں بہت خوش ہوں عمران صاحب۔ جولیا سے بات کر کے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ایکسٹو کو ایک نئی زندگی مل گئی ہو''۔ بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس خوشی میں مجھے میرا چیک دینا نہ بھول جانا''...... عمران نے کہا۔

''چیک۔ کون سا چیک''...... بلیک زیرو نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ میں نے جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر بلیو ڈائمنڈ

حاصل کرنے کے لئے اسرائیل میں جو مشن مکمل کیا ہے اس کا چیک اور اس مشن میں جوزف اور جوانا نے بھی کام کیا ہے اس لئے چیف ایکسٹو کو میرے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا کے نام کے بھی چیک دینا ہوں گے۔ تین بڑے بڑے چیک"...... عمران نے کہا۔

"اگر میں آپ کو چیک دینے سے انکار کر دوں تو آپ کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ میں تنویر کے دماغ کو پھر اسی پوزیشن پر لے آؤں گا تاکہ وہ ممبران کو تمہاری حقیقت سے آگاہ کر دے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مطلب کہ آپ اپنے ہاتھوں سے ایکسٹو کے راز کا بھانڈا پھوڑیں گے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جب تم چیک دینے سے انکار کرو گے تو تمہیں بلیک میل کرنے کے لئے مجھے یہ سب تو کرنا ہی پڑے گا۔ اب سوچ لو تمہیں چیک دے کر اپنا راز بچانا ہے یا پھر واقعی گاؤں جا کر اپنی نئی زندگی شروع کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے حلق سے بے اختیار قہقہے امنڈ پڑے۔ بھرپور خوشی کے قہقہے۔

ختم شد